PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

25th September, 1967

20th Jamadi-us-Sani, 1387 A. H.

Vol. VI—No. 1

OFFICIAL REPORT

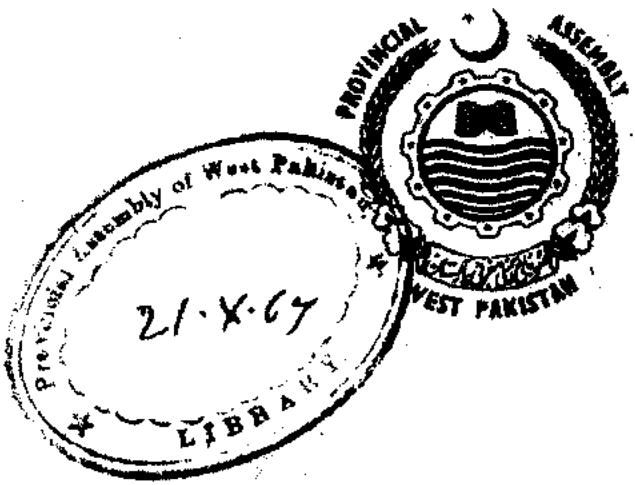

CONTENTS

Monday, the 25th September, 1967

	Pages
Recitation from the Holy Qur'an	1
Suspension of the Question Hour	2
Reference to Late Madar-i-Millat Mohtarama Miss Fatima Jinnah	2

Price : Rs.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 25th September, 1967

دو شنبہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱۴۔ س ۱۶۔ رکوع ۱۴۔ آیات ۹۳ تا ۹۷)

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے محروم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو اُن کے بارے میں تم سے ضرور باز پرس کی جائے گی۔

اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ لوگوں کے قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ سے بھی کہ تم نے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا تو تم کو عقوبت کا مزہ چکھنا پڑے اور بڑا سخت عذاب ملے۔ اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کو تھوڑی سی قیمت کی خاطر مت بیچو۔ کیونکہ (ایفائے عہد) کا جو صلہ اللہ کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ جو لوگ صبر کریں گے ہم اُن کو اُن کے اعمال کا بہت اچھا بدلا دیں گے۔

جو شخص اچھے کام کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا بھی ہو تو ہم اُس کو دنیا میں بھی پاک اور عیش کی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں اُنکے کاموں کا نہایت عمدہ صلہ دیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

Mr. Speaker, Sir — **وزیر زراعت و خوراک** (ملک خدا بخش) میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں ایک عرض پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے محترمہ مادر ملت فاطمہ جناح صاحبہ کا انتقال پر ملال ہوچکا ہے میں یہ تحریک پیش کرنے والا ہوں کہ ایوان میں آج کوئی کارروائی نہ کی جائے ۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ایوان کی رائے معلوم فرمائیں اور اس کے بعد وقفہ سوالات ملتوی کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : May I know the sense of the House?

Khawaja Muhammad Safdar : No objection, Sir.

Mr. Speaker : I think the sense of the House is that the question hour should be suspended. So the question hour is suspended.

REFERENCE TO LATE MADAR-I-MILLAT MOHTARAMA MISS FATIMA JINNAH

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) — صدر محترم ۔ گذشتہ اجلاس کے بعد مادر ملت کا انتقال پر ملال واقع ہوا ۔ ان کی وفات حسرت آیات سے ہماری قوم کو ایک عظیم نقصان ہوا ہے اور ہماری قومی زندگی میں ایک خلا پیدا ہوگیا ہے محترمہ مرحومہ قائداعظم کی جدو جہد میں برابر کی شریک رہی ہیں ۔ اور دراصل وہ اب ہمارے لئے قائد اعظم کی یادوں کی سرچشمہ تھیں ۔ انہوں نے اپنے ایثار و قربانی ۔ اپنے کردار اور اپنی خدمات کی وجہ سے قوم کے در مکتب فکر میں ایک اونچا بلند اور منفرد مقام حاصل کرلیا تھا ۔ پاکستانی قوم ان کی دل سے قدر و منزلت کرتی ہے ۔ ان کا احترام ہر بچہ جوان اور بوڑھا کیا کرتا تھا ۔ ان کی عظیم شخصیت بلکہ تاریخی شخصیت اور تاریخ ساز شخصیت ہمارے لئے ایک مشعل ہدایت اور ایک شمع روشن کی صورت اختیار کر چکی تھی ۔ انہوں نے قوم کے لئے ہمیشہ اپنی صوابدید کے مطابق بے لوث خدمات سرانجام دیں ۔ دراصل قائد آعظم یعنی بانی پاکستان بابائے ملت نے قیام پاکستان کا جو کٹھن کام یعنی مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے کے لئے جو کام شروع کیا تھا اور اس کو بفضل تعالےٰ کامیابی سے اور بہ طریق احسن سرانجام دیا

تھا میں سمجھتا ہوں کہ اگر محترمہ مرحومہ و مغفورہ ان کے ساتھ اس کام میں شریک نہ ہوتیں تو قائداعظم کے لئے یہ مشکل کام زیادہ کٹھن ہو جاتا انہوں نے اپنے عظیم بھائی کے ساتھ وابستہ رہ کر قوم کے لئے قابل قدر اور ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ محترمہ کا ہماری تاریخ میں ایک خاص مقام رہے گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وفات حسرت آیات سے قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔ اور انکی وفات پر قوم کے ہر مکتب فکر نے اور مسلم لیگ کی جماعت نے بیحد رنج و غم کا اظہار کیا اور ہونا بھی یہی چاہیئے تھا اور ہمارے پاس سوائےاس کے کوئی چارہ کار بھی نہ تھا کہ اس عظیم خاتون اور اس تاریخی شخصیت کی وفات پر خراج عقیدت اور محبت ان کی خدمت میں نچھاور کر دیا جائے صدر محترم۔ دنیا ناپائدار ہے انسان کو بقا نہیں ہے۔ صرف اللہ تعالی کی ذات بابرکات کو بقا حاصل ہے اس دنیا میں جو آتا ہے اس کو چلا جانا ہے اور اللہ تعالی کی رضا پر ہر مسلمان کو سر جھکانا لازم ہے۔ لہذا ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم صبر سے کام لیں اور ان کی یاد میں ہم اس قسم کے کردار کا مظاہرہ کریں جس سے ان کی روح کو اطمینان و سکون حاصل ہو۔ میں اس سلسلے میں یہ تحریک پیش کروں گا کہ آج کا اجلاس محترمہ مرحومہ و مغفورہ کے احترام میں بغیر کسی کارروائی کے ملتوی فرمایا جائے۔ اور ساتھ ہی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز و منفرد اور بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی روح کو سکون عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان ——دراصل ان کے پسماندگان میں جناب والا تمام پاکستانی عوام ہیں۔ ہم تمام پاکستانی عوام ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالی انہیں بھی اور ہمیں بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ میں ان چند الفاظ کیساتھ آپ کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مرحومہ کی یاد میں مرحومہ کے احترام میں۔ اور مرحومہ کی عزت میں اس معزز ایوان کا آج کا اجلاس بغیر کسی کارروائی کے ملتوی فرمایا جائے۔ یہی ایک چھوٹا سا عقیدت کا پھول ہے جو اس وقت ہم ان کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

خواجہ محمود صفدر (سیالکوٹ۔ ۱) — جناب صدر۔ میں اس خیال میں محترم قائد ایوان کا ہمنوا ہوں کہ محترمہ مادرملت کی وفات حسرت

آیات نے ہماری تاریخ کے ایک زرین باب کو ختم کر دیا ہے۔ جو شخص بھی اس دنیا میں آتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے وقت مقررہ پر اس دنیا سے رحلت کر جائے۔ لیکن بعض شخصیتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان کی وجہ سے قوموں کو حیات ملتی ہے۔ قوموں کو زندگی میسر آتی ہے اور جب وہ شخصیتیں اس دنیا سے رحلت فرماتی ہیں تو قوم کا ہر فرد یہ تصور کرتا ہے یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی اپنی زندگی کی متاع عزیز لٹ گئی۔ ۱۹۴۸ء میں جب بابائے ملت حضرت قائد اعظم رحمت‌اللہ علیہ نے رحلت فرمائی تو یہ احساس ہر پاکستانی کے دل میں تھا اور اس سال جولائی کے مہینے میں جب مادرملت نے اس دار فانی سے اچانک اور ناگہانی کوچ کیا تو ہر ایک کے دل میں ہر چھوٹے بڑے کے دل میں بلکہ پاکستان بھر میں ہر فرد بشر کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ یتیم ہو گیا ہے۔ ساری قوم نے ان کی رحلت پر جس رنج و غم کا اظہار کیا اور جس والہانہ شیفتگی کا اظہار کیا وہ اس بات کی دلیل تھا (اگرچہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی) کہ مرحومہ کو اس ملت کے دل میں کیا مقام حاصل تھا۔

جناب سپیکر۔ مرحومہ کا نام قائد اعظم کی زندگی میں تحریک پاکستان کے دنوں میں اور قیام پاکستان کے بعد بھی قائداعظم کی رحلت تک قائد اعظم کے ساتھ آیا کرتا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی تمام تر زندگی قوم اور ملت کے لئے وقف کر دی تھی۔ وہ پاکستان کے حصول کی جد و جہد میں قائد اعظم کے ساتھ ساتھ ہر صغیر پاک و ہند میں شہر بہ شہر اور قریہ قریہ گھومیں قیام پاکستان کے بعد انہوں نے پاکستان کے انتہائی مشکل حالات میں قائد اعظم کا ساتھ دیا اور ان کی رفیقہ کار رہیں اور قائد اعظم کی رحلت کے بعد اگرچہ انہوں نے عملی سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی لیکن قومی دنوں کے موقعوں پر وہ ہمیشہ اپنے قیمتی خیالات اور جذبات سے قوم کی رہنمائی فرماتی رہیں۔ انہوں نے ہر حکمران کو اس کی غلط روش پر ٹوکا اور للکارا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی یہ آواز قوم کی آواز ہوا کرتی تھی اور مشکل سے مشکل حالات میں انتہائی بے صبری سے ان پیغامات کا انتظار کیا کرتی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ مرحومہ بابائے ملت معمار قوم حضرت قائد اعظم رحمت‌اللہ علیہ کی آخری نشانی کی حیثیت سے اس ملک میں نہایت ارفع اور بلند مقام رکھتی تھیں۔ لیکن ان کا مقام یہیں تک

نہیں تھا وہ اپنی ذاتی شخصیت کے لحاظ سے بھی اور اپنے عزم اپنی ہمت اپنے حوصلے اور اپنی فہم و بصیرت کی بنا پر اس دور کی عظیم ترین شخصیت تھیں ۔ انہوں نے انتہائی پیرانہ سالی اور صحت کی خرابی کے باوجود محض ان اصولوں کی احیا اور بقا کے لئے جن کی وجہ سے یا جن کی بنا پر قائداعظم رحمتہاللہ علیہ نے اس ملک کو حاصل کیا تھا اور اس ملک کو قائم کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم کیا تھا انہی اصولوں کی بنا پر انہی اصولوں کی احیا و بقا کے لئے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود گذشتہ انتخاب میں حصہ لے کر اپنے نام اپنی عزت اور اپنے مقام کو خطرہ میں ڈال دیا ۔ اس فقرہ سے میرا مطلب غلط نہ سمجھا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے قوم کی اس دور میں خدمت کی جب کہ وہ بنیادی اصول جن کی بنا پر یہ ملک معرض وجود میں آیا تھا خطرے میں پڑ چکے تھے ۔ اس وقت انہوں نے سابقہ صدارتی انتخاب میں حصہ لے کر قوم کو ایک نیا دماغ اور شعور بخشا ۔ قوم کو زبان بخشی اور وہ تمام اصول جن کی بنا پر پاکستان معرض وجود میں آیا تھا انہیں ایک بار پھر قوم کے سامنے اجاگر کیا ۔ ان کی یہ خدمت اس قسم کی ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی ۔ آنے والی نسلیں ہمیشہ ان کی اس خدمت کو بہ نظر استحسان ہی نہیں بلکہ شکر گزاری اور تشکر کے جذبات کے ساتھ دیکھیں گی ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ پاکستان کے لئے زندہ رہیں اور انہوں نے پاکستان کے لئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی ۔

میں قائد ایوان کا ممنون ہوں کہ مرحومہ کو اس اسمبلی کی جانب سے خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس اجلاس کی کارروائی کو ملتوی فرمایا جائے ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس ایوان میں مرحومہ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں اور بخششوں سے نوازیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی ہستی کو خراج عقیدت پیش کرنے کا طریقہ ایک اور بھی ہے ـــ ہمارے مذہب نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ان کے لئے دعائے مغفرت کریں مگر ہمارا مذہب یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ اپنے مشاہیر کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں ۔ آئیے ہم آج یہ دعا بھی کریں کہ مرحومہ جن اصولوں کے لئے زندہ رہیں اور جن کے لئے انہوں نے اپنی جان دی اور جن اصولوں کو انہوں نے زندگی بھر اپنی متاع عزیز تصور

کئے رکھا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان اصولوں پر چلنے کی توفیق دیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور-۶) — جناب سپیکر — مسلمانوں کے محسن عظیم اور بانی پاکستان کی عظیم بہن کو خراج عقیدت پیش کرنے کا میرے نزدیک ابھی موزوں موقع نہیں ہے ۔ ہم لوگ ابھی اس دور کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں ۔ تاہم چند معروضات حسب حال پیش کرتا ہوں ۔

مادر ملت نے تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے میں بانی پاکستان کی معیت میں جس ایثار، ثابت قدمی اور انہماک کا ثبوت دیا اس کے لئے ساری قوم ان کی ممنون احسان ہے اور ہمیشہ رہے گی ۔ کہتے ہیں کہ اپنوں کی غلامی غیروں کی غلامی کے مقابلہ میں زیادہ کٹھن اور صبر آزما ہوتی ہے ۔ مادر ملت نے اس تاریک دور میں جب کہ بڑے بڑے جوانمردوں کی قوت اور حوصلے جواب دے چکے تھے ۔ جس طرح ناسازگاری حالات سے بے نیاز ہو کر قوم کی کشتی کو سہارا دینے کی کوشش کی وہ انہی کا حصہ تھی ۔ ہر قومی تہوار اور اہم موقع پر ملکی حالات پر ان کا بے لاگ تبصرہ خامیوں کی نشان دہی اور اصلاح احوال کے لئے قیمتی مشوروں سے پاکستانی قوم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی ہے ۔ پاکستان کی یہ عظیم شخصیت ذاتی مفاد، لالچ ، ہوس اقتدار اور دولت کی پوجا جیسی تباہ کن بیماریوں سے مبرا اور بے نیاز تھی ۔ آج بھی یہاں مشورہ دینے والوں اور نصیحت کرنے والوں کی کمی نہیں ۔ لیکن بے داغ کردار کی مالک ہونے کی حیثیت سے محترمہ کو مشورہ دینے اور نصیحت کرنے کا حق حاصل تھا ۔ افسوس آج وہ ہم میں نہیں اور قوم ان کی عظیم خدمات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی ہے آج ان کے چلے جانے کے بعد پاکستانی قوم بہت ہی زیادہ غریب اور صحیح معنوں میں یتیم ہو گئی ہے ۔ آئیے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہم یہ مصمم ارادہ کریں کہ جن اصولوں کے لئے وہ زندہ رہیں اور جن کے لئے انہوں نے عظیم قربانیاں دیں ہم بھی انہی اصولوں کی پیروی کریں گے ۔ اور جس چراغ کو وہ روشن کر گئی ہے ہم اسے جلتا رکھیں گے ۔

آخر میں میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں فردوس بریں میں جگہ دیں ۔

ملک محمد اختر (لاهور — ۲) — جناب سپیکر - جولائی ۱۹۶۲ء کے دوسرے ہفتہ میں محترم بابائے ملت معمار قوم کی همشیره جو جدوجہد پاکستان میں ایک طویل عرصے تک بابائے ملت کی رفیق کار رہیں ہم سے جدا ہو گئیں - جناب سپیکر - ۱۹۲۹ء کے بعد نہرو رپورٹ سے جب یہ واضح ہو گیا کہ مسلمان ، ہندو اور دیگر قومیں علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں تو اس وقت پاکستان کا تصور سامنے آیا اور قائد اعظم نے اپنے لئے ایک نئی راہ متعین کی اور انہوں نے ایک جدو جہد شروع کر دی جسے اس وقت ایک خواب سمجھا جاتا تھا - اس وقت سے قائد اعظم کی تنہا زندگی میں محترمہ ایک روشن شمع کی طرح ان کے همراہ رہیں اور قائد اعظم کو سیاسی حالات کی جن تاریک راہوں سے گذرنا پڑا مرحومہ اپنی رفاقت اور اپنے مشوروں سے ان تاریک راہوں کو اجالا بخشتی رہیں - اور قیام پاکستان کے بعد بھی وہ اسی طور اور اسی طریقہ پر قائداعظم کے دوش بدوش سر گرم عمل رہیں اور ان کی وفات کے بعد بھی وہ انہی اصولوں پر جو انہوں نے قائد اعظم کی رفاقت میں سیکھے تھے عمل پیرا رہیں - جناب سپیکر - گذشتہ صدارتی انتخاب میں محترمہ نے جس جرات اور ہمت کا ثبوت دیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - وہ ایک ایسے امیدوار کے سامنے مقابلہ کے لئے آئیں جو اس وقت بھی صدر مملکت تھے -

جناب سپیکر - آپ پاکستان کو تعمیر کرنے والے اس خاندان کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ لاکھوں افراد نے کراچی اور لاهور میں ان کا استقبال کیا اور انہوں نے بغیر ان تمام سہولتوں کے جو ان کے مد مقابل امیدوار کو حاصل تھیں بنیادی جمہوریت کے اراکین سے جس تعداد میں ووٹ حاصل کئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تعداد اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگوں نے اس خاندان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جس نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا تھا -

جناب سپیکر - قائد حزب اختلاف اور میرے محترم بھائی حمزہ صاحب نے بجا طور پر فرمایا ہے کہ اگر آج بھی ہم قائد اعظم کے ان اصولوں پر چلنے کی کوشش کریں جن پر مرحومہ اپنی ضعیفی کے باوجود عمل پیرا رہیں تو ہم پاکستان میں نہ صرف صحیح جمہوریت کی طرح

ڈال سکیں گے بلکہ ہم ایسی برائیوں کا سد باب بھی کر سکیں گے جو قائد اعظم کی وفات کے بعد متواتر اور بتدریج بڑھتی گئیں ۔ میں قائد ایوان کی اس تجویز کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آج ہم مرحومہ کے احترام کے طور پر کام نہ کریں اور آج کے اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸)—جناب سپیکر ۔ آج سے بہت سال پہلے جب قائد اعظم مرحوم نے ہمارا ساتھ چھوڑا تھا اور اپنے رب حقیقی سے جا ملے تھے اس وقت لوگوں نے شاعر ملت علامہ اقبال کا یہ شعر دھرایا تھا ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور آج پھر ہم اس شعر کو دھراتے ہیں

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب والا ۔ تاریخ کے صفحات پر قوموں کی زندگی میں بے شمار شخصیتیں آپ کو ایسی نظر آئیں گی جنہوں نے اپنی زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر مساعی وقف کر دی تھیں لیکن آپ کو بہت کم شخصیتیں ایسی نظر آئیں گی جنہوں نے استقلال اور استواری سے اپنی سیاسی زندگی کو اول دن سے آخری دن تک ایک ہی مقصد کے حصول کے لئے وقف کر دیا ہو اور ان کے عزائم میں کوئی فرق نہ آیا ہو ۔ ان کے کردار میں کوئی داغ نہ آیا ہو ایسی شخصیتیں آپ کو بہت کم ملیں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ فاطمہ جناح ان شخصیتوں میں سے ایک ہیں ۔ اگر کوئی شخص ان کی زندگی کا مطالعہ کرے تو پتہ چلتا ہے کہ قائد اعظم مرحوم کی تحریک پاکستان کی جدوجہد میں انہوں نے ان کا دست راست بن کر حصہ لیا ۔ اس وقت سے لے کر ان کی وفات تک ان کا کردار ایک ہی رہا ہے ۔ ان میں استقلال تھا ۔ ان کے عزائم میں استقلال تھا ۔ یہ دنیا کا عام اصول ہے اور اسلام کے نزدیک بھی یہی اصول ہے ۔ کہ جب مقابلہ ہو تو اس وقت اگر حالات ناساز گار ہوں تو

حالات سے مقابلہ کیا جائے اور ''چلو ادھر کو ہوا ہو جدھر کی،، پر عمل پیرا نہ ہوا جائے ۔ ہمارا اسلام اس بات کو قبول نہیں کرتا ہے ۔ ہمارا معاشرہ بھی اس بات کو قبول نہیں کرتا ہے بلکہ ہمارا معاشرہ اور ہمارا مذہب تو ہمیں ۔

''زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ستیز،،

کا سبق دیتا ہے ۔ اگر زمانہ تمہارا ساتھ نہیں دیتا تو تم زمانے کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کرو ۔ تم اس کے ساتھ لڑتے رہو ۔ مادر ملت کی زندگی کے آخری حصہ میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے جس طرح ہم انگریز سے لڑے ۔ ہندوؤں سے مقابلہ کیا اسی طرح انہوں نے بھی اس ملک کے رہنے والوں کی آواز کو بلند کرنے کے لئے اور عوام کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اپنی آخری عمر میں اور اپنی پیرانہ سالی کے باوجود قوم کی راہنمائی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی ۔ ایک نحیف و نزار خاتون جس کے جسم پر گوشت سے زیادہ ہڈیاں ہوں۔ جس کے جسم میں خون کی کمی ہو تو اس نے گرمیوں کی لو میں پورے ملک کا دورہ کیا ۔ اس دورے کا مقصد صرف لوگوں کے حقوق کی بحالی اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرنا تھا ۔

جناب والا ۔ محترمہ فاطمہ جناح کو اولاد کے لئے کچھ نہیں کرنا تھا ۔ ان کو کوئی ذاتی ہوس نہیں تھی ۔ ان کو اپنے ذاتی اقتدار کی خواہش نہ تھی ۔ صدر نہ بننے کے باوجود ملک اور دنیا میں ان کا مقام اونچا تھا۔ لوگ ان کو مادرملت کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کو روپیہ کی ضرورت نہ تھی ان کو کارخانوں کی ضرورت نہ تھی ۔ ان کو اولاد کی بہبود کے لئے کوئی حاجت نہ تھی ۔ ان کو صرف اس اولاد کے لئے کچھ کرنا تھا جو اس سارے وسیع ملک میں پھیلی ہوئی تھی۔ اسی لئے انہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود قوم کی راہنمائی کی ۔ آج ان جیسی شخصیت پاکستان کے طول و عرض میں نظر نہیں آتی یہ شخصیت ایک پہلی شخصیت (قائداعظم) کا نعم البدل تھی جس نے ان کے نقش قدم پر چل کر ہماری راہنمائی کی ۔

جناب والا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ قائد ایوان کی تجویز کی تائید کرتا ہوں اور قائد حزب اختلاف کا ہمنوا ہوں کہ ایوان کی کارروائی محترمہ کے احترام کے طور پر ملتوی کی جائے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے اور یہ عہد کیا جائے کہ ہم جمہوریت کے لئے جو بات زبان سے ادا کرتے ہیں خداوندتعالیٰ ہمیں اس پر عملاً چلنے کی توفیق بھی عطا فرمائے ۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ - ۲) — جناب سپیکر قائداعظم کی رفیق کار اور عظیم خاتون محترمہ فاطمہ جناح کا ہم سے جدا ہو جانا ملک کے لئے ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں ہے - انہوں نے قوم کی رہنمائی کی - ان کے غم اور سوگ میں میں بھی ان جذبات اور خیالات کا اعادہ کرتا ہوں جن خیالات اور جذبات کا اظہار مجھ سے پیشتر معزز ممبران اور جناب قائد ایوان اور محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ ہمیں ان اصولوں کی پیروی کرنی چاہیئے جن اصولوں کو اپنا کر وہ اپنی زندگی میں جد و جہد کرتی رہی ہیں اور وہ اصول یہ تھے کہ اس ملک کو مضبوط اور مستحکم بنایا جائے اور اس قوم کو ایک خوشحال اور با وقار قوم بنایا جائے - ہمیں اس مرحلے پر یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم بھی اس ملک کو خوشحال مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور ان اصولوں کی پیروی کریں گے جن اصولوں کے لئے قائداعظم نے پاکستان بنایا تھا - اور محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے جدوجہد کی تھی -

ان الفاظ کے ساتھ میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی تائید کرتا ہوں -

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدابخش) — جناب والا - میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری تجویز کا مقصد تو اس معزز ایوان کی کارروائی کو مرحومہ کے احترام میں ملتوی کرنا تھا - لیکن جیسا کہ ظاہر ہو رہا ہے - اس اندوہناک واقعہ کی وجہ سے ہر معزز رکن کا دل جذبات سے معمور ہے اور جملہ اصحاب اس سلسلے میں اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کرنے کے لئے بے چین ہیں - لیکن اگر آپ نے تمام معزز اراکین کو تقاریر کرنے کا موقع مرحمت فرمایا تو اس طرح میری تجویز کا مقصد پورا نہیں ہو گا - میرا یہ خیال تھا اور میں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ میرے محترم دوست جناب قائد حزب اختلاف کی تقریر کے بعد جناب والا اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے جو کہ یقیناً اس معزز ایوان کے جملہ اراکین کے جذبات کا اظہار ہوگا اور جسکے بعد بات ختم ہو جائے گی - ورنہ ویسے تو اس جانب بیٹھنے والے اصحاب کل تمام بھی اس بات کے لئے مضطرب تھے کہ انہیں اس سلسلے

میں اپنے جذبات و خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے - لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ ایوان ایک سو پچپن معزز اراکین پر مشتمل ہے اور اس طرح اگر ان سب حضرات کو فرداً فرداً تقریر کرنے کا موقع دیا جائے تو ایوان کی کارروائی یقینی طور پر ڈیڑھ بجے تک جاری رہے گی - میرا یہ خیال تھا اور جناب قائد حزب اختلاف نے بھی مجھے یہ تاثر دیا تھا کہ وہ اپنے رفقائے کار سے یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ہم اس موقع پر اس قسم کے کردار کا اظہار کریں کہ جس سے مرحومہ کی یاد اور عزت و احترام میں اضافہ ہو تو چونکہ مجھے تمام معزز اراکین کے جذبات و خیالات کا علم ہے لہذا میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ از راہ نوازش صبر و تحمل سے کام لیں تاکہ آپ کی تقریر کے بعد ایوان کی آج کی کارروائی ملتوی ہو سکے -

مسٹر سپیکر - محترمہ فاطمہ جناح پاکستان کی ایک عظیم خاتون تھیں - انہوں نے تحریک پاکستان میں جس خلوص اور محنت سے حصہ لیا وہ اہل پاکستان کے دلوں میں ہمیشہ محفوظ رہے گا - مرحومہ قائداعظم کے دوش بدوش جدوجہد آزادی میں برابر شریک رہیں - انہوں نے بحیثیت ایک بہن کے نہ صرف قائداعظم کی ہی خدمات سر انجام دیں بلکہ تمام ملک و قوم کی خدمت بھی سر انجام دی - قوم ان کی گرانقدر خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی اور تاریخ پاکستان اس نامور خاتون کو ہمیشہ یاد رکھے گی - ان کی وفات سے ملک کو ایک بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے اور قوم ایک راہنما خاتون سے محروم ہوگئی ہے - آئیے ہم سب ملکر ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں کہ خداوند تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے -

(اس مرحلے پر جملہ حاضرین نے دعائے مغفرت پڑھی)

اب محترمہ فاطمہ جناح کے احترام میں ایوان کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

The Assembly then adjourned (at 9·15 a.m.) till 8·30 a.m. on Tuesday, the 26th September, 1967.

197 PBA—555—14.10.67—SGPWP, Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 26th September, 1967.
سہ شنبہ - ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(آیات ۵۴ تا ۵۶)
پ ۶ - س ۵ - ع ۱۲ -

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دیگا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ لوگ دوست رکھیں اور مومنوں کے حق میں نرمی کرینگے اور کافروں سے سختی سے پیش آئینگے اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش و وسعتوں والا علیم ہے۔

تمہارے دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور مومن لوگ ہی ہیں۔ جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے روبرو جھکتے ہیں۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہو جائے گا پس بلاشبہ اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

POINT OF ORDER

RE: THE COUNCIL OF MINISTERS APPOINTED BY GOVERNOR MUHAMMAD MUSA, HAVING CEASED TO EXIST ON THE APPOINTMENT OF MR. S.I. HAQ AS THE ACTING GOVERNOR OF WEST PAKISTAN

Malik Muhammad Akhtar : Sir I rise on a point of order,

Mr. Speaker : Yes please.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس ہاؤس میں اس وقت چند اشخاص strangers ہیں ۔ اپنے پوائنٹ کی وضاحت کے لئے میں گیزٹ نوٹیفیکیشن مورخہ ۲-۹-۶۷ پڑھے دیتا ہوں جس کے تحت صدر مملکت نے مسٹر ایس آئی حق کو Acting Governor مقرر کیا تھا ۔

"In exercise of the powers conferred by Article 69 of the Constitution, the President is pleased to appoint Mr. S. Ikramul Haq, S. Pk., CSP., Chief Secretary, Government of West Pakistan, to act as Governor of the Province of West Pakistan, and to perform the functions of that Office during the absence abroad of Mr. Muhammad Musa, H. Pak., N. Pk. Governor of the Province of West Pakistan from 5th September, 1967."

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نوٹیفیکیشن اور آئین کی pro-vision میں تضاد ہے ۔ آپ کی اجازت سے مجھے متعلقہ provision پڑھنی ہو گی جس کے تحت مسٹر اکرام الحق کو Acting Governor کے طور پر متعین کیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ اس provision کا نمبر ۶۹ ہے جس میں لکھا ہے :

"At any time when a Governor is absent from Pakistan or is unable to perform the functions of his Office due to illness or some other cause, such other person as the President may direct shall act as Governor and perform the functions of that Office."

جناب والا ۔ آرٹیکل ۶۹ ۔ کے تحت جناب حق صاحب کو acting گورنر کا عہدہ سونپا گیا اس عہدہ کے سونپنے کے بعد ان کا legal status کیا بن گا ۔ اس کے متعلق constitution کے provision میں کافی تضاد ہے ۔ میں آپ کی توجہ آرٹیکل ۸۰ کی طرف لے جاتا ہوں ۔ (میں اسے کتاب سے نہیں پڑھنا چاہتا ہوں کیوں کہ اس کے لئے میرے پاس اپنے نوٹ ہیں) ۔ آرٹیکل ۸۰ـــمیں یہ ہے

"The executive authority of a Province is vested in the Governor of the Province and shall be exercised by him, either directly or through officers subordinate to him, in accordance with this Constitution, and the directions of the President."

اسی طرح آرٹیکل ۶۹ـــکے تحت جناب acting گورنر صاحب نے تمام اختیارات سنبھال لئے جو گورنر صاحب کو حاصل تھے ۔ اس کے بعد جو تضاد پیدا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ acting گورنر مقرر ہوـ اورمقرر ہونے کے بعد جب انہوں نے تمام اختیارات سنبھال لئے جو گورنر کے تھے تو اس میں جو پروسیجر violate کیا گیا ہے وہ یہ ہے ۔ میرے پاس ۶ـــستمبر ۱۹۶۷ء کا اخبار ''پاکستان ٹائمز'' ہے ۔ اس میں ایک بڑی سی تصویر بھی آئی ہے ۔

"Mr, S. Ikramul Haque, Chief Secretary, West Pakistan, being sworn in as acting Governor of West Pakistan by Mr. Justice Wahiduddin Ahmhd, Chief Justice, West Pakistan High Court, at the Governor's House, Lahore, on Tuesday."

جناب والا ۔ دوسرا تضاد constitution کے provision سے پیدا ہوتا ہے جس کے لئے constitution کا آرٹیکل ـــ۶۸ پڑھنا میرے لئے نہایت ضروری

compare ہو گا ۔ اور مجھے اسے پریذیڈنٹ اور acting پریذیڈنٹ کے ساتھ کرنا ہو گا ۔ ۶۸ میں یہ provided ہے ۔ ۔ ۔ ۔

"Before he enters upon his office, the Governor of a Province shall make before the Chief Justice of the High Court of the Province an oath in such form set out in the First Schedule as is applicable to his office."

اب جناب والا ۔ انہوں نے جو oath لی وہ یہ ہے :

Mr. Speaker : I know the form of the oath. The Member need not read it.

Malik Muhammad Akhtar : But the House should know it.

Mr. Speaker : The House is not to decide this point of order. I have to decide it. I know the form of the oath because it was administered in my presence.

Malik Muhammad Akhtar : I will read only one line.

".....That, as Governor of the Province, I will discharge my duties, and perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully in accordance with the Constitution and the law, and always in the interest of the solidarity, integrity, well-being and prosperity of Pakistan."

executive functions اس کے بعد پوزیشن یہ ہوئی کہ ان کے پاس تمام بحیثیت گورنر کے آ گئیں ۔

Mr. Speaker : Please answer one question of mine. Had Mr. Mohammad Musa ceased to be the Governor of the Province of West Pakistan ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes, he ceased to be the Governor of the Province.

Mr. Speaker : Under what provision of the Constitution ?

Malik Muhammad Akhtar : I am coming to that. Why are you anticipating, Sir ?

Mr. Speaker : Please come to that provision directly ?

Malik Muhammad Akhtar : I am trying to narrate the position.....

اگر ہمیں کہنے بھی نہ دیا جائے گا تو پھر آبوزیشن اور ان افراد کیا ضرورت ہے آپ مجھے کہہ لینے دیجئے ۔

Mr. Speaker : But the Member should be relevant and subject to decisions of the Chair.

ملک محمد اختر ۔ Certainly Sir. میری مودبانہ گذارش ہے کہ جو کچھ متعلقہ بات ہے میں اس کے beyond نہیں جاؤں گا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ

"The executive authority of a Province is vested in the Governor of the Province....."

——پھر اس کے بعد میں ایک بات نہایت مودبانہ عرض یہ کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے apologise کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں (کیوں کہ یہ شاید کچھ ناراضگی کا باعث ہو) کہ آرٹیکل—۸۲ کے تحت گورنر کی کونسل آف منسٹرز کا ذکر ہے اور ۸۴ کے تحت پارلیمنٹری سیکریٹریز وغیرہ کا ذکر ہے ۔

First I will read Article 82 which says—

"To assist him in the performance of his functions, the Governor of a Province may (with the concurrence of the President), from amongst per-

sons qualified to be elected as members of the Assembly of the Province, appoint persons to be members of a Council of Ministers, to be known as the Governor's Council of Ministers for the Province."

Now, I will read Article 84—

"The Governor of a Province may, from amongst the members of the Assembly of the Province, appoint persons (not exceeding in number of departments of the Government of the Province established by the Governor) to be Parliamentary Secretaries, and persons so appointed shall perform such functions in relation to those departments as the Governor may direct."

جناب والا - آرٹیکل ۸۲—اور ۸۴ کے تحت جنرل محمد موسیٰ کو منسٹر اور پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا تھا لیکن جب مسٹر اکرام الحق کو oath adminsiter کی گئی تو ان دونوں تقریروں میں جو ۸۲—اور ۸۴ کے تحت کی گئیں میں تضاد آ گیا ہے اور confusion پیدا ہو گیا -

Mr. Speaker : The Member means to say that by taking the oath of office the Acting Governor had become the Governor inspite of the fact that he was not appointed as the Governor by the President of Pakistan by any letter of appointment ?

Malik Muhammad Akhtar : Unfortunately, this Constitution has got inconsistent provisions. One provision is inconsistent with the other and, therefore, lot of confusion has been caused.

آپ مجھے دو سیکشن کہہ لینے دیجئے -

خواجہ محمد صفدر - سارے پراویژن ہی confused ہیں -

ملک محمد اختر - جناب والا - آرٹیکل ۱۱۹—یہ کہتا ہے -

"A Minister or Parliamentary Secretary appointed by the Governor of a Province, and the Advocate-General for a Province shall hold office during the pleasure of the Governor of the Province, and subject to clause (2) of this Article, may be removed from office at any time by the Governor without any reason being assigned for his removal."

Now I will read Article 119(2)—

"A Governor shall not remove a Minister from office without the concurrence of the President.

(3) A Minister or Parliamentary Secretary appointed by the Governor of a Province, or the Advocate-General for a Province, may resign his office by writing under his hand addressed to the Governor of the Province."

Now, this is the provision which I wanted to emphasize.

"4. A Minister or Parliamentary Secretary appointed by a Governor shall cease to hold office upon the successor to that Governor entering upon his office.

Mr. Speaker : Even if they are not Parliamentary Secretaries, they are Members of the House.

ملک محمد اختر ۔ جب ایک نیا گورنر یا اس کا successor آتا ہے تو پارلیمنٹری سیکرٹری اور منسٹر اپنے offices کو vacate کر جاتے ہیں ۔ اب مجھے compare کرنا ہے کہ انہوں نے یہ safeguard ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Does the Member consider that Mr. Haq was the successor of Governor Mr. Muhammad Musa ?

Malik Muhammad Akhtar : That is my view point if you will kindly let me explain it.

میں تو جناب والا وقت بچانے کے لئے ٹائپ کرا لیتا ہوں جو چیز گھنٹے میں کہنی ہوتی ہے وہ ۱۰ منٹ میں کہہ لیتا ہوں ۔

Art. 16. (1) At any time when—

(a) the office of President is vacant ; or

(b) the President is absent from Pakistan or is unable to perform the functions of his office due to illness or some other cause ;

The Speaker of the National Assembly shall act as President and, except as provided in clause (2) of this Article, shall perform the functions of President."

اب جناب والا گورنر کے لئے کوئی پروویژن نہیں ہے ۔

"16. (2) A person acting as President—

(a) shall not dissolve the National Assembly or exercise the powers conferred on the President in Article 121 ; and

(b) unless the office of President is vacant, shall not remove a Governor, Minister or Parliamentary Secretary from office."

اسی طرح جناب والا سیکشن ۱۱ میں کچھ اور restriction ہے ۔ جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ گورنر تو full-fledged ہو جاتا ہے لیکن acting پریذیڈنٹ acting پریذیڈنٹ ہی رہتا ہے اور وہ نیشنل اسمبلی کو dissolve بھی نہیں کر سکتا ۔ میرا اصل نکتہ جو ہے وہ جناب والا ٹھیک ہے اور اس کو support کرنے کے لئے میں آرٹیکل ۱۱ پڑھتا ہوں :

"(1) Before he enters upon his office, a President shall make before the Chief Justice of the Supreme Court an oath in such form set out in the First Schedule as is applicale to his office.

(2) This Article does not apply to a person acting as President."

اب جناب والا جو "a person to act as President" اس نے oath نہیں لی مگر acting گورنر جو ہے اس نے oath لینی ہے ۔ جناب والا یہ schedule ایک کو ذرا زحمت گوارا کرکے ملاحظہ فرمائیے ۔

Mr. Speaker : I have followed your point of order ; please resume your seat now.

ملک محمد اختر - جناب والا - ۲۴۷ میں دیا ہوا ہے کہ کوئی بھی شخص جو کسی کو succeed کرے وہ میں ۲۴۷ کو پڑھ دیتا ہوں I am helping you Sir.

> "For the purposes of this Constitution, a person who acts in an office shall not be regarded as the successor to the person who held that office before him or as the predecessor to the person who holds that office after him."

Mr. Speaker : Will it not dispose of your point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly not, Sir.

اسی لئے میں نے کہا ہے - میں جناب والا - ۲۴۷ کی provision سے واقف ہوں - یہ چیزیں اکاؤنٹنٹ جنرل اور اٹارنی جنرل کے عہدوں میں ہو سکتی ہیں لیکن oath لینے کے بعد acting گورنر کی صورت میں acting گورنر گورنر ہو جاتا ہے اور اسی لئے انہوں نے یہ proviso لگا دی ہے کہ کوئی acting پریذیڈنٹ oath نہ لے - میں ایک سوال کرتا ہوں کہ یہ restriction acting پریذیڈنٹ کی صورت میں کیوں لگائی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں اس لئے لگائی گئی ہے کہ acting پریذیڈنٹ پریذیڈنٹ نہ بن جائے لیکن آئین کے بنانے والوں نے یہ omission کر دی ہے - اب ۲۴۷ میں جو oath لینے کی pro- vision ہے وہ واضح ہے جو اس طرح ہے کہ

Specific provision shall prevail upon the general provision.

اور اس کے بعد ایک اور نکتہ ہے یعنی جب وہ آفس میں آ جائے -

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا نکتہ مضبوط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اختر صاحب نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے کہ گورنر محمد موسیٰ جب ملک سے غیر حاضر تھے تو ان کی عدم حاضری میں مسٹر ایس آئی حق نے جنہیں قائم مقام گورنر مقرر کیا گیا تھا ۔ حلف وفاداری اٹھایا اور وہ قائم مقام گورنر تعینات کئے گئے اور ان کی تعیناتی پر جو گورنر محمد موسیٰ صاحب کی کونسل آف منسٹرز تھی وہ کونسل آف منسٹرز نہ رہی ۔ اسی طرح وزراء صاحبان اس ہاؤس میں اجنبی اشخاص ہیں ۔ میں نے ملک محمد اختر صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کو سنا ہے اور آئین کی دفعات کا ملاحظہ بھی کیا ہے ۔ دفعہ ٦٦ کے تحت ہر صوبے کے لئے ایک گورنر صدر مملکت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے اور دفعہ ٦٩ کے تحت جب کوئی گورنر قائم مقام پہلے گورنر کی غیر حاضری کی وجہ سے صدر مملکت کی طرف سے تعینات کیا جائے تو اس صورت میں وہ تمام فرائض گورنر کے سر انجام دیتا ہے ۔ اس کے علاوہ آرٹیکل ١١٩ سب سیکشن ٣ کے تحت کوئی وزیر یا پارلیمنٹری سیکرٹری جو کہ گورنر کی طرف سے تعینات کئے گئے ہوں وہ اپنے عہدے پر شمار نہیں کئے جائیں گے ۔ جونہی کہ گورنر کا جانشین اس کے عہدے پر تعینات ہو گا ۔ تو اس سب سیکشن کے تحت پارلیمنٹری سیکرٹری گورنر مقرر کرتا ہے اور گورنر جب تک چاہے وہ اس عہدے پر قائم رہتے ہیں ۔ ملک محمد اختر صاحب کے کہنے کے مطابق مسٹر ایس آئی حق گورنر محمد موسیٰ صاحب کی عدم حاضری میں گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور جو ان کی کونسل آف منسٹرز تھی وہ

اب کونسل آف منسٹرز نہیں رہی ۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں اور اس کی وجوہات یہ ہیں کہ اس سے پہلے زیر دفعہ ۹۶ مسٹر ایس آئی حق بحیثیت گورنر صوبہ نہیں تھے اس کے علاوہ آرٹیکل ۱۱۹ کے تحت اور سب سیکشن ۳ کے تحت وزراء کا تقرر گورنر کرتا ہے ۔ کوئی قائم مقام گورنر یہ کام نہیں کرتا ۔ اس کے علاوہ میں ان سے اس بات پر بھی اتفاق نہیں کرتا کہ مسٹر محمد موسیٰ اپنی عدم حاضری کے دوران گورنر نہیں تھے ۔ مسٹر ایس آئی حق acting گورنر تھے اور ان کے قائم مقام گورنر مقرر ہونے سے گورنر موسیٰ کی قائم کردہ کونسل آف منسٹرز بدستور کونسل آف منسٹرز رہے گی اور اس کے علاوہ آرٹیکل ۲۴۷ اس چیز کو واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی عدم حاضری میں اس کے فرائض سرانجام دے تو وہ اس کا جانشین نہیں کہلائے گا ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسٹر ایس آئی حق مسٹر محمد موسیٰ کے جانشین نہیں تھے اور کونسل آف منسٹرز جو مسٹر محمد موسیٰ گورنر نے مقرر کی وہ بدستور ہے اور اس ہاؤس میں کوئی اجنبی نہیں ہے ۔ لہذا ملک محمد اختر صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر مسترد کیا جاتا ہے ۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Nawaz.

ASSESSMENT OF URRAN IMMOVABLE PROPERTY TAX IN SAHIWAL CITY

***8223. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state that the year in which the last assessment of Urban Immovable Property Tax was made in Sahiwal City alongwith the basis on which the said Tax was assessed ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The last assessment operations in Sahiwal City were carried out during the year 1961-62 and the valuation list enforced, with effect from 1st July, 1962. The assessment was made in accordance with the provisions of the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Law and instructions issued by the Government from time to time.

چودھری محمد نواز ۔ کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ یہ property کتنے عرصے کے بعد assess کی جاتی ہے ؟

Minister of Excise and Taxation : It is enirely a new question Sir, It is, however, done after 5 years.

Mr. Speaker : Next question.

*۸۲۲۴ - چودھری محمد نواز - کیا وزیر آب کاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ساھیوال شہر میں اس وقت متعین ٹیکسیشن کے سب انسپکٹروں اور انسپکٹروں کے نام کیا ھیں - نیز

(اول) ان کے آبائی اضلاع کے نام کیا ھیں -

(دوم) ساھیوال میں وہ کون سی تاریخ کو متعین کئے گئے -

(سوم) متذکرہ محکمہ میں ان کی کل سروس کتنی ھے -

(ب) موجود عہدے میں انہوں نے دوسرے کون سے مقامات پر ملازمت کی اور ھر ایک مقام پر کتنا عرصہ متعین رھے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر احمد سعید کرمانی) : (الف) و (ب) کیفیت نامہ پیش ایوان ھے -

ضمیمہ

نمبر شمار	نام	آبائی ضلع	ساہیوال میں تعیناتی کی تاریخ	ایکسائز محکمہ ٹیکسیشن میں کل سروس
۱	آغا عبدالوسعی	جھنگ	۹-۷-۱۹۶۴	۳۱-۶-۲ کل ۲۶ سال
۲	چودھری اعجاز احمد ٹیکسیشن انسپکٹر	گجرات	۶-۷-۱۹۶۶	۴۸-۶-۱۲ ۱۹ سال

کیفیت

دوسری جگہوں کے نام جہاں تعیناتی ہوئی

بمعہ عرصہ

تک	از	تا	از
گجرات ۳۱-۳-۶۰	۲۴-۴-۵۹	ملتان ۱۵-۷-۴۴	۲-۶-۴۴
لاہور ۳۱-۸-۶۰	۳-۴-۶۰	لائلپور ۳۰-۴-۴۷	۲۲-۷-۴۴
لاہور ۲۲-۳-۶۳	۱-۹-۶۰	منٹگمری ۲۷-۶-۴۱	۱-۵-۴۷
کراچی ۳۱-۷-۶۳	۱۵-۴-۶۳	ملتان ۱-۱۱-۵۱	۲۹-۶-۴۹
بہاولپور ۳۱-۷-۶۴	۱۰-۸-۶۳	لاہور ۳۱-۳-۵۶	۲-۱۱-۵۱
ساہیوال ۹-۷-۶۴		سرگودھا ۲۰-۷-۵۷	۸-۴-۵۶
		گجرات ۱۳-۴-۵۹	۲۲-۷-۵۷
ملتان ۱۵-۸-۶۲	۷-۷-۶۲	شیخوپورہ ۲۹-۹-۴۸	۱۲-۶-۴۸
بہاولپور ۳۱-۸-۶۲	۲۱-۸-۶۲	منٹگمری ۳۱-۳-۵۳	۷-۱۰-۴۸
منٹگمری ۱۰-۵-۶۳	۲-۵-۶۳	کیمبل پور ۲۹-۸-۵۸	۸-۴-۵۸
منٹگمری ۳۰-۶-۶۵	۲-۵-۶۳	راولپنڈی ۳۱-۳-۵۸	۸-۴-۵۳
لاہور ۳۰-۶-۶۶	۸-۷-۶۵	لاہور ۵-۱۰-۶۰	۳۱-۸-۵۸
ساہیوال ۶-۷-۶۶		گوجرہ ۴-۲-۶۰	۶-۱۰-۶۰
		منٹگمری ۳۰-۶-۶۲	۱۳-۲-۶۱

۳	شیخ عبدالعزیز ٹیکسیشن سب انسپکٹر	جھنگ	۹-۱-۱۹۶۷	از ۹-۸-۴۹ کل ۱۸ سال	
۴	مسٹر محمد امجد لودھی ٹیکسیشن سب انسپکٹر	ساھیوال	۶-۷-۱۹۶۵	از ۸-۳-۶۳ کل ۴ سال چھ ماہ	
۵	مسٹر محمد رمضان ٹیکسیشن سب انسپکٹر	لائلپور	۲۲-۸-۱۹۶۷	از ۱-۳-۶۷ کل چھ ماہ	

رحیم یار ۳۰-۱-۶۴ خان — ۱-۵-۶۲

صادق آباد ۲-۱-۶۷ — ۱-۱۰-۶۳

ساہیوال ۱۶-۱-۶۷

بہاولپور ۶-۸-۵۸ — ۱۴-۱۲-۵۷

ملتان ۶-۱۲-۵۸ — ۷-۸-۵۸

بہاولپور ۳۱-۳-۶۲ — ۷-۱۲-۵۸

ملتان ۳۰-۴-۶۲ — ۱-۴-۶۲

لائلپور ۱۲-۷-۶۳ — ۱۸-۳-۶۳

ملتان ۲۳-۱۰-۶۳ — ۳۰-۷-۶۳

لاہور ۳۰-۶-۶۶ — ۳۱-۱۰-۶۳

ساہیوال ۶-۷-۶۶

لاہور ۳۰-۶-۶۷ — ۱-۳-۶۷

احمد پور شرقی ۲۳-۸-۶۷ — ۷-۷-۶۷

ساہیوال ۲۲-۸-۶۷

CENTRE ATTENDENTS WORKING AS PEONS IN B.N.R. HEAD OFFICE

*8228. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the number of Centre Attendants working as peons in the B.N.R. Head Office as on 31st May 1965, alongwith with the number of B.N.R. Centres outside Lahore and the number of Centre Attendents in the said Centres ;

(*b*) the number of employees rendered jobless as a result of the closure of certain B.N.R. Centres alongwith (*i*) their names, (*ii*) tenure of service and (*iii*) educational qualifications ;

(*c*) whether it is a fact that recently 2 new Centre Attendents namely, Abdul Raheem and Barkat Ali have been employed, if so, reasons for not making these appointments from out of the discharged personnel mentioned in (*b*) above ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Five Centre Attendents were working as peons in the Head Office on 31st May 1965. The B.N.R. Centres outside Lahore on that date was 74. The number of Centre Attendants provided in the Centres outside Lahore was 66.

(*b*) The total number of Centre Attendants whose services were dispensed with following the closure of B. N. R. Centres is 66. The answer to (*i*), (*ii*) and (*iii*) are contained in the List of Names, etc., placed on the table. *

(*c*) It is a fact that Abdul Rahim has been employed as a Centre Attendent on 13th April 1967 and Baqir Ali (not Barkat Ali as stated in the question), has been employed on 18th May 1967.

*Please see Appendix I at the end.

The Centre Attandents who had been discharged earlier were in most cases nominees of Nazims (Supervisors) who were running the Centres. The majority of them had had no training as to make them efficient hands; it was also not possible to trace each individual. Thus the necessity of re-appointing any of the discharged personnel has not been felt.

چودھری محمد ادریس ۔ سوال یہ تھا ۔ کہ عبدالرحیم اور باقر علی کو centre attendent کرنے کے بعد ان لوگوں کی جو پہلے discharge کئے گئے تھے ۔ کیوں تقرری نہیں کی گئی ؟ جواب میں اس کی وجہ یہ دی گئی ہے کہ جو لوگ discharge کئے گئے تھے وہ عارضی تھے ۔ میں ان کی توجہ سیریل نمبر ۳ پر مبذول کراتا ہوں ۔ یہ شخص ہے جس کی سروس ساڑھے چھ سال تھی ۔ اس کی تعلیم میٹرک ہے ۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ آیا اس شخص کی efficiency زیادہ ہے یا اس کی جو ن پڑھ ہو اور سروس میں نیا آیا ہو ؟

Minister for Info-mation: As a matter of fact it is a new question. Anyhow, there are three or four reasons which stood in the way of our re-employing the already discharged persons.

Firstly, during their continuance in service they proved useless. The Department did not think them suitable enough to re-appoint them if there was a vacancy.

Secondly, most of the persons who were discharged from service could not be traced. Some of them had been employed elsewhere and it was not possible to force any one of them to leave employment from there and then to seek employment in this Department. Essentially it depends upon the desire of a particular person to serve in any department he likes. It

is the desire of a person that matters. If anybody is not keen to be re-employed there is no law to force him to resign from another Department and seek employment in this Department.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ لوگ جو بطور attendent کام کر رہے تھے یہ سنٹرز بند ہو جانے کی وجہ سے ملازمتوں سے ہٹا دیئے گئے تھے نہ انھوں نے استعفیٰ دیا۔ نہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سروس چھوڑتے ہیں ۔

Minister of Information : This is again a different question altogether. This is not in dispute that they were discharged because the Centres were closed nor is it the case that Centres remained open and yet they were discharged.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر اطلاعات از راہ کرم مجھے بتائیں گے کہ وہ یہ کہنے میں کس حد تک حق بجانب ہیں کہ ان کے محکمہ کے پاس ان تمام ملازموں کے پتے بھی موجود نہیں ہیں ؟

Minister of Information : I have not followed the question.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے ۔

We could not trace them because we did not know about their addresses.

جب وہ آپ کے پاس اتنا عرصہ ملازم رہے تو آپ کا محکمہ یہ جواب دینے میں کہ ہم ان کا پتہ معلوم نہیں کر سکے کس حد تک حق بہ جانب ہے ؟

Minister of Information : I have used the words "some of them" and not all. The peons ordinarily.....

حاجي سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - یہ سوال جو ہے اس کا جواب وزیر صاحب اردو میں دیں تاکہ ہم بھی سپلیمنٹری کر سکیں -

مسٹر سپیکر - آپ سپلیمنٹری پوچھیں وہ آپ کے سوال کا جواب اردو میں دیں گے -

Chaudhri Muhammad Idrees : I want to know whether any attempt was made to trace them ?

Minister of Information : It is again a vague question. If you had put the question, whether any attempt was made with regard to so and so, then this question would have been specific. Then I would have been in a position to answer it and that too after due notice.

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کوئی سوال vague ہے یا نہیں Chair کا کام ہے یا منسٹر کا کام ہے -

وزیر اطلاعات - میں نے یہ نہیں کہا یہ میرا کام ہے - میں نے Chair کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ

this is a vague question. This may be kept in view while asking questions. I have not usurped the rights of the Speaker.

چودھری محمد ادریس - میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان ملازموں

کو جن کی لسٹ یہاں دی گئی ہے trace کرنے کی کوئی کوشش کی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب - آپ کا یہ سوال کون سے جواب سے پیدا ہوتا ہے ؟

Chaudhri Muhammad Idrees : Last line Sir. "...it was also not possible to trace each individual." I want to know whether any attempt was made to trace any one of them.

Minister for Information : It is not possible to answer the question of hand and, therefore, I would like to have fresh notice.

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عبدالرحیم اور باقر علی انہیں خود سے کیسے مل گئے اور وہ باقی کیوں نہیں ملے ؟

وزیر اطلاعات - یہ اس ملک کے شہری ہیں qualified تھے - مناسب آدمی تھے - انہوں نے درخواست دی - انہیں نوکری مل گئی -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان کی تقرری کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا گیا تھا ؟ انہوں نے کیسے معلوم کر لیا کہ ان کے پاس یہ دو اسامیاں ہیں ؟

Minister for Information : Again it is a new question.

GRANTS TO YOUNG FOLKS LEAGUE AND WOMEN'S WELFARE SOCIETY

*8229. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the grants of Young Folks, League and Women's Welfare Society are operated by Mr. Mustafa Khalid, Deputy Director, B.N.R. if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that the paraphernalia of Young Folks League is lying in the B.N.R. Head Office ; if so, reasons therefor ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) It is not a fact that the grants of the Young Folks' League and the so-called Women's Welfare Society are operated by Mr. Mustafa Khalid, Deputy Director.

(*b*) One almirah which contained old record, and various odds and ends, pertaining to the Young Folks, League was kept in the verandah of the B.N.R. Centre on the Mall. This, along with many other almirahs containing old records of the Centre, were removed from the Centre to the B.N.R. Head Office because the ever-increasing record had created a major problem ; lack of space for storing it. Also, the collection of an unduly large number of almirahs made it impossible to keep the Centre clean and tidy. The so-called "paraphernalia" of the Young Folks' League in this almirah is not required to be kept in the Centre, and in view of the circumstances explained, this almirah was removed for safe custody to the B.N.R. Head Office.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب ولا ۔ سوال کے جواب میں دو جگہ "so called" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھتا

ہوں کہ اگر وہ اس لفظ کو استعمال نہ کرتے تو کیا ان کا جواب مکمل نہ ہوتا ؟

Mr. Speaker : This is not a question asking for any information.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آپ نے جواب کے حصہ "الف" میں فرمایا ہے کہ مسٹر مصطفیٰ خالد اس account کو operate نہیں کرتا ہے تو پھر اس account کو کون operate کرتا ہے اس کا نام کیا ہے ؟

Minister of Information : Which account the Member is referring to ? He has not referred to any account in his question and this supplementary does not arise out of the question.

Chaudhri Muhammad Nawaz : In part (a) it is written :

> "It is not a fact that the grants of the Young Folks' League and the so-called Women's Welfare Society are operated by Mr. Mustafa Khalid, Deputy Director."

آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس account کو operate نہیں کر رہے ہیں پھر اس account کو کون operate کر رہا ہے ؟

Minister of Information : Sir, the factual position is that both of these organizations are not Government organizations ; they are private organizations, and the Government Officer has no authority whatsoever to operate the accounts of these organizations. All that we do is that we give them some grants, but we do not operate their accounts, much less Mr. Mustafa Khalid, Deputy Director. It is a voluntary organization. What has the Government to do with the operating of their accounts. It is their sweet will to operate the account or not to operate the account.

چودھری محمد ادریس - کیا وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گے کہ Young Folks, League سازو سامان اور ریکارڈ کی الماری کو بی - ایچ - آر سنٹر مال روڈ کے دفتر میں محفوظ رکھنے کی خاطر کیوں رکھا ہے ؟

Minister of Information : Again it was due to sheer courtesy that they were allowed to place their things in the Almirah. We have removed it to the Head Office. But it is entirely the property of the Young Folks' League, and they are at liberty to take it at any time they like. We have no control over that record or the Almirah. Anyhow, if the questioner wants that we should throw it on the roadside, we will do that.

چودھری محمد ادریس - کیا یہ حقیقت تو نہیں ہے کہ Young Folks, League کا دفتر مسٹر مصطفیٰ خالد جس کا ذکر سوال میں ہے کا قائم کردہ ایک bogus ادارہ ہے ؟

Minister of Information : This is not correct.

TECHNICAL STAFF OF INFORMATION DEPARTMENT

*8230. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the total number of (*i*) Operators, (*ii*) Technical Assistants, (*iii*) Technical Officers, and (*iv*) Assistant Directors, Technical, working at present in the Information Department along with their names, pay scales and length of service of each of the said officials along with their respective duties ;

(*b*) the initial qualifications prescribed for recruitment to the posts mentioned in (*a*) above ;

(*c*) whether it is a fact that all the officials mentioned in (*a*) above have been debarred from promotion to next higher posts on seniority-*cum*-efficiency basis ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for depriving the said officials from promotion and whether Government intend to re-consider their cases ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) The requisite information is given below :—

Designation of officials	Total No of officials		Name of officials	Pay scale	Length of service upto 30th June 1967 Y. M. D.
Operators	Twelve	1.	Mr. Abdul Hamid	Rs. 175—10—215—15—350	24 6 27
		2.	Mr. Muhammad Afzal Chaughtai	Ditto	21 4 14
		3.	Mr. Muhammad Ajmal	Ditto	20 9 23
		4.	Mr. Bashir Ahmed	Ditto	20 2 00
		5.	Mr. Manzur Ali	Ditto	17 6 29
		6.	Mr. Fazal Ahmed	Ditto	17 7 00
		7.	Mr. Muhammad Shafi	Ditto	13 3 21
		8.	Mr. Ghulam Hussain	Ditto	11 8 16
		9.	Mr. Muhammad Sarwar Nusrat	Ditto	9 2 23

		10. Mr. Mushtaq Ahmed	Ditto	2	2	25
		11. Mr. Aurang Zeb Babri	Ditto	1	5	29
		12. Post vacant				
Technical Assistants.	Two	1. Sh. Nasrullah	Rs. 215—15—350	21	5	29
		2. Malik Anwar Ali	Ditto	16	7	14
Technical Officer	One	Mirza Muhammad Ikram	Rs. 350—35—525/40—925	10	1	29
Assistant Director (Technical)	One	Ch. Nusrat Ali	Rs. 450—50—1,000	5	2	6

Their duties are :—

(1) Assistant Director (Technical).	He is overall Incharge of Technical Cell.
(2) Technical Officer	He assists the Assistant Director (Technical) in Administrative and technical matters and procures technical stores from abroad and local markets through Industries Department and issuing authority of stores. He is also appointing authority four ministerial and technical staff of the Technical Cell.
(3) Technical Assistant (Auto and Sound)	He is the Incharge of Auto Workshop and Sound Section.
(4) Technical Assistant (Cinema).	He is the Incharge of Cinema Section and Projection Hall.
(5) Operators (Sound)	There are mobile loudspeaker units which arrange loudspeaker services as Government functions. Each Operator is Incharge of one mobile loudspeaker unit.

(6) Operators (Cinema)	There are mobile cinema units which arrange Cinema shows of documentaries in rural areas. Each Operator is Incharge of a Unit.
(7) Operators (for Departmental Projection Hall).	They screen commercial films for censor purposes and also screen various types of documentaries and news reels for V. I. Ps. They also screen Agricultural Films for general public once a week.

(*b*) The requisite information is given below :—

Designation of officials	*Initial qualifications prescribed for recruitment*
Operator	(*i*) Matriculation or equivalent certificate, preferably in 2nd Division from a recognized University or Board ; and (*ii*) five years experience in the working of projection equipment both 35mm. and 16mm.
Technical Assistant	(*i*) Matriculation (2nd Division) from a recognized University or Board ; and (*ii*) three years experience as Cinematograph or Auto-Engineer or holds diploma from a recognized Institute in Cinematography or Auto-Engineering.
Technical Officer	Recruitment Rules for this post are under preparation. It has been decided by the Service Rules Sub-Committee that the recruitment to the post shall be made by promotion from Technical Assistants working in the Technical Cell at Lahore or in the Region, as the case may be, with at least five years experience as such. In case no suitable Technical Assistant is available for promotion, the post will be filled by initial recruitment from persons who are within the age limits of 21 and 25 years and have the following qualifications :—

(*a*) Holds a Matriculation Certificate (2nd Division).

or equivalent certificate from a recognized University or Board ; and

(*b*) has three years experience as a Cinematograph Engineer or Auto Engineer or Radio/Sound Service Engineer ; and

(*c*) Holds diplomas of recognized Polytechnic or Institute in (*i*) "Automobile and Diesel Technology" and (*ii*) "Radio and Electricians" or cinema, sound or Television Technology.

Assistant Director (Technical) (*i*) Diploma in Cinema Sound and Auto Engineering from a recognized University for Institute ; and

(*ii*) five years experience in the running of Audio Visual Publicity Organisation.

(*c*) No. However, Operators have no future prospects of promotion to higher posts under the relevant Recruitment Rules but they can compete with other candidates for initial appointment to the posts of Technical Assistants. Similarly, Draft Recruitment Rules for the post of Technical Officer provide that suitable Technical Assistants shall be eligible for promotion as Technical Officer. The Services and General Administration Department has also been requested to amend the existing West Pakistan Information Department (Senior Gazetted posts) Recruitment Rules, 1966 to provide for making the Technical Officer eligible for promotion as Assistant Director (Technical). The present Assistant Director (Technical) is eligible for promotion as Director.

(*d*) Question does not arise.

چودھری محمد نواز - جناب والا - فہرست سوالات کے صفحہ ۱۱ پر آپ نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں ان میں ٹیکنیکل اسسٹنٹ کی تنخواہ کا سکیل ۲۱۵-۱۵-۳۷۰ ہے - اگر میں یہ کہوں کہ یہ ۳۵۰ سے ۴۰۰ تک ہے اور آپ نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ غلط ہیں تو یہ کہاں تک ٹھیک ہوگا ؟

Minister of Information : When we furnish the information we furnish the correct information, and it is too much to expect from a Minister to say that I have furnished the information and yet I am furnishing inaccurate information.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - فہرست سوالات کے صفحہ ۱۰۱ میں سیریل نمبر ۶ پر ہے مسٹر فضل احمد کا نام لکھا ہوا ہے - میں اس کے متعلق یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی ڈیوٹی کیا ہے ؟ کیونکہ سوال میں خاص طور پر پوچھا گیا ہے کہ

their names and their respective duties.

آپ نے اس کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ اس کی ڈیوٹی کیا ہے ؟

Minister of Information : These are the Operators ; please see column No. 1.

چودھری محمد نواز - جناب والا - سوالات کی فہرست کے صفحہ ۱۱ پر ٹیکنیکل آفیسر مرزا محمد اکرام لکھا ہوا ہے - جہاں تک مجھے علم ہے وہ ایک آپریٹر تھا اور وہ ترقی کرکے ٹیکنیکل آفیسر بن گیا ہے - اب کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کون سی چیز آپ کے راستے میں حائل ہے کہ آپ

دوسرے آپریٹر کو ترقی نہیں دے رہے ہیں ؟

Minister of Information : In the first place, I am not in a position to support what he has said that Mr. Muhammad Ikram Mirza was once upon a time an operator. I think this is factually not correct, so far as I recollect from my memory ; but still I am not in a position to make a firm statement with regard to that.

The second portion of the question is that whether the operators have any chances of promotion. With regard to that, an answer has already been given in (*c*), and for the convenience of the member I will like to read it :

> "No. However, Operators have no future prospects of promotion to higher posts under the relevant Recruitment Rules but they can compete with other candidates for initial appointment to the posts of Technical Assistants."

چودھری محمد ادریس - جناب والا - بی—این—آر سنٹر کی working کے متعلق اس ہاؤس میں مختلف اوقات میں - قاعدگیوں کے متعلق وزیر موصوف کی توجہ دلائی گئی ہے - آپ بی—این—آر سنٹر کو ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں بے قاعدگی کیا ہے ؟

وزیر اطلاعات - جناب والا - ابتدا میں جو بے قاعدگیاں ہاؤس کے نوٹس میں لائی گئی تھیں وہ بے قاعدگیاں تفتیش کے بعد ثابت نہیں ہوئیں - دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کوئی بے قاعدگی وزیر متعلقہ کے نوٹس میں لاتے ہیں تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بےقاعدگی کو دور کریں -

چودھری محمد نواز - جناب والا - فہرست سوالات کے صفحہ ۱۳

پر لکھا ہے کہ ٹیکنیکل آفیسر کی آسامی کے لئے اگر ٹیکنیکل اسسٹنٹ available نہ ہوں تو اس آسامی کےلئے باہر سے جو لوگ لیں گے ان کی تعلیم کے متعلق صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ "holds a Matriculation Certificate (2nd Division)" اور جہاں تک ان کی تنخواہ کا تعلق ہے وہ ۳۵۰—۳۵—۵۲۵ ۴۰۰—۹۲۵ ہے ایک طرف آپ نے ٹیکنیکل آفیسر کی تنخواہ اتنی رکھی ہے اور دوسری طرف آپ ناتجربہ کار سیکنڈ ڈویژن میٹرلوکیٹ کو بھرتی کر رہے ہیں ۔ اس کے متعلق محکمہ کے پاس کیا جواز ہے اور کیا higher qualification کے لئے کوئی provision رکھی ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس کو تھوڑا سا confuse کر دیا ہے ۔ سوالات کی فہرست کے صفحہ ۱۳ پر ٹیکنیکل آفیسر کے متعلق لکھا ہے اور صفحہ ۱۱ پر مرزا محمد اکرام کا نام ہے اور ان کی تنخواہ دی گئی ہے ۔ وہ تو نیچے سے promote ہو کر اوپر آئے ہیں ۔ اس تنخواہ سے یہ مطلب نہیں ہے کہ آئندہ جو آئیں گے وہ یہ تنخواہ لیں گے ۔

Mr. Speaker : The Minister means to say that this is not the pay scale of the post ?

Minister of Information : This is what I understand from the answer.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir in part (*c*) it had been asked :

> "whether it is a fact that all the officials mentioned in (a) above have been debarred from promotion to next higher posts on seniority-cum-efficiency basis ;"

and the answer is :

> "The Services and General Administration Department has also been requested to amend the existing West Pakistan Information Depart-

ment (Senior Gazetted Posts) Recruitment Rules, 1966, to provide for making the Technical Officer eligible for promotion as Assistant Director (Technical),"

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعی ان کی ترقی میں روکاوٹ موجود ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان کا کیس کب گورنمنٹ کو refer ہوا اور کب تک rules میں ترمیم ہو جائے گی ؟

Minister of Information : The matter is under the consideration of the Service and General Administration Departmsnt. I think in the near future we will be able to get these rules amended and will be enforcing them without any loss of time.

FUNDS FOR DEVELOPMENT SCHEMES OF FRONTIER REGION

*8272. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the basis for allocation of funds to various regions in West Pakistan for Development Schemes ;

(*b*) the amount of funds allocated for the tribal areas of the Frontier Region during the year 1966-67 alongwith the names of schemes for which the amount was allocated ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) The allocation of funds to various regions for Development Schemes in a particular year is made after taking into consideration various factors e.g. :—

(1) availability of total resources to West Pakistan Government Programme for a particular year ;

(2) proper examination of schemes to see that they are in confirmity with the objectives of Five Year Development Plan ;

(3) allocations to a particular region in previous years ;

(4) utilization and absorption capacity of the region ; and

(5) availability of economically feasible schemes at district, divisional and regional levels.

(*b*) A list of schemes indicating the allocation against each in respect of Frontier Regions included in the Annual Development Programme 1966-67 is laid on the table.*

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر خزانہ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں جو رقم مخصص کی گئی تھی اس میں سے سابق صوبہ پنجاب کے لئے کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی اور یہ رقم کس تناسب سے مخصوص کی گئی تھی ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے لئے آپ علیحدہ سوال پوچھیں ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : In part (*b*) of the question it has been asked—

> "(b) the amount of funds allocated for the tribal areas of the Frontier Region during the year 1966-67 alongwith names of schemes for which the amount was allocated ?"

یہ فہرست جو مہیا کی گئی ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "survey and investigation" تو یہ کوئی سکیم تو نہیں ہے ۔ بلکہ سروے اور تحقیقات پر ہی روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے اور کوئی اصل سکیم سامنے

**Please see Appendix II at the end.*

نہیں آ سکی ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی سکیم سامنے نہ لانے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ آپ نے تو funds کی allocation کے متعلق سوال کیا ہے کہ کس کس سکیم کے لئے allocations کی گئی ہیں ۔ تو اس کا جواب دیے دیا گیا ہے ۔ اب یہ کہ سکیموں پر عمل کیوں نہیں ہو رہا ہے ۔ تو اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ ابھی تو سال کا آغاز ہی ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا وزیر خزانہ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آپ نے "Basis for allocation of funds to various Regions" کا جو جواب دیا ہے وہ تو محض ہنگامی طور پر دیا گیا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے آبادی یا آمدنی کو مدنظر رکھ کر مستقل طور پر فیصلہ کیا ہوا ہے کہ Region-wise کتنی کتنی allocation کی جائے ؟

Minister for Finance : The answer has been given in part 2 of the reply. Please read the answer, it says—

> "proper examination of schemes to see that they are in conformity with the objectives of Five-Year Development Plan."

اس پلان میں تمام عوامل کو زیر غور رکھا جاتا ہے کہ کس علاقے میں کتنی آبادی ہے اور وہاں کے حالات کیا ہیں ۔ ہم اس پلان کے اندر رہ کر ہی رقوم مختص کرتے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ اس جواب سے میری

تسلی نہیں ہوئی اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ حکومت جس جگہ کے لئے جس قدر رقم چاہے خود ہی مختص کر لیتی ہے اور اس کے پاس مستقل طور پر کوئی اصول ہی نہیں ہے کہ رقوم کس طرح مختص کی جائیں ۔ کیا وزیر خزانہ اس کی وضاحت کریں گے ؟

Minister of Finance : Please read parts (4) and (5) of the answer carefully.

"(4) utilization and absorption capacity of the region ; and
(5) availability of economically feasible schemes at district, divisional and regional levels."

اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ utilization اور absorption کی استعداد کسی علاقے میں کتنی ہے ۔

It is not haphazzard. There are processes, there are departments and there are people who deal with it, examine it and re-examine it and then funds are allocated.

اور سکیمیں ویسے ہی منظور نہیں ہو جاتیں ۔ اس کے لئے بہت سے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور بہت کچھ دیکھا جاتا ہے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ کیا وزیر خزانہ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے تاکہ وہ ترقی یافتہ علاقوں کے برابر ہو سکیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس بات کا خیال ہر سال ہی رکھا جاتا

ہے اور فاضل رکن کو بھی یاد ہوگا کہ امسال بجٹ تقریر کے دوران میں نے رقوم مختص کرنے کے لئے جو تین اصول گنوائے تھے ان میں سے ایک اصول یہ بھی تھا کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی تاکہ انہیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جا سکے ۔

حاجی رئیس دریا خان جلبانی ۔ کیا وزیر خزانہ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ان کے خیال میں سابق صوبہ سندھ کم ترقی یافتہ علاقہ ہے یا نہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ سابق سندھ کا کچھ علاقہ ترقی یافتہ ہے اور کچھ حصہ کم ترقی یافتہ ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے کہ پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جاتی ہے ۔ میں اس سلسلے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ سندھ کو پسماندہ علاقہ سمجھتے ہیں یا نہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ میں اس سوال کا جواب ابھی دے چکا ہوں ۔

———

PAYMENT OF FIXED T. A. TO THE STAFF OF MOBILE DISPENSARIES IN AGENCIES

*8290. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the payment of fixed T. A. admissible to the staff of mobile dispensaries in the Agencies has been stopped with effect from 1st June, 1962 ;

(*b*) whether it is also a fact that the fixed T. A. is admissible to such staff in all other Districts of the Province ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to revive the payment of fixed T. A. in Agencies ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Fixed T. A. was being drawn by the staff of mobile dispensaries in the Agencies without the sanction of the Provincial Government. Payment was, therefore, stopped with effect from 1st June 1962 after regularising the amounts already drawn. A proposal to sanction the allowance was considered by the Finance Department but for want of sufficient justification the sanction could not be accorded.

(*b*) No.

(*c*) Government are reconsidering the question of grant of fixed T. A. to the staff of the mobile dispensaries in the Agencies. However, the case is not yet ripe for decision.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یکم جون ۱۹۶۲ء سے سفر خرچ کو غیر قانونی قرار دے کر بند کر دیا ۔ تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اب جو عملہ کام کر رہا ہے اور وہ دورے بھی کر رہا ہے تو کیا اس کے لئے سفر خرچ مقرر کرنے کی غرض سے کوئی قانون بنانے کی تجویز ہے ۔ کیونکہ ۱۹۶۲ء میں اسے بند کیا گیا تھا اور اب پانچ سال گذر جانے کے بعد آپ یہ کہتے ہیں کہ "The case is not ripe for decision" تو کیا آپ اس بارے میں ذرا وضاحت کریں گے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ لکھا ہے کہ اب حکومت

اس پر دوبارہ غور کر رہی ہے تو غور کا یہ عمل ابھی جاری ہے اور ابھی تک یہ معاملہ اس قابل نہیں ہوا کہ غور کے اس عمل کو اختتام تک پہنچایا جائے اور اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کیا جا سکے ۔ لیکن فیصلہ انشاء اللہ جلد کیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا میں وزیر خزانہ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا وہ محسوس کرتے ہیں کہ اس عملے کا بھتہ بند کرنے سے عوام کو بھی کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ نے اپنے جواب میں لفظ 'غور' پر بڑا زور دیا ہے ۔ لیکن کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ جب گشتی شفاخانے دیہاتوں میں جاتے ہیں اور ان کو اس کام کے لئے کوئی سفر خرچ نہیں ملتا ۔ تو کیا اس طرح اس بات کا امکان نہیں کہ وہ اپنا کام صحیح طور پر نہیں کرتے اور یہ کہ اس سے عوام کو بھی تکلیف ہوتی ہوگی ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ حکومت اس مسئلے کے اس پہلو پر بھی غور کر رہی ہے اور جب اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا تو وہ ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کیا جائے گا ۔

*۸۳۴۴—میاں نذیر احمد — کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تنخواہوں پر نظر ثانی کے قواعد بابت ۱۹۶۴ء کے تحت مورخہ ۱۴-۵-۱۹۶۷ کو میو ہسپتال، لیڈی ولنگڈن ہسپتال اور لیڈی ایچیسن ہسپتال کے عملے کی تنخواہیں بڑھا دی گئی تھیں۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت صوبے کے دوسرے ہسپتالوں کے عملہ کو بھی یہی سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

وزیر خزانہ (مسٹر احمد سعید کرمانی) (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

TAX DUE FROM TRANSPORTERS

*8346. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that heavy amount of tax is due from transporters in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total amount due (*ii*) the number of individual persons and Transport Companies and Corporations from whom the tax is due alongwith the amount of tax due ;

(c) what steps Government have taken for an early recovery of the said tax ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

INCOME ACCRUING FROM LIQUOR LICENCES

*8361. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the total amount accrued to the Government during 1966-67 on account of fee (*i*) for issuing licences for liquor shops, (*ii*) for issuing licences for liquor on doctor's prescription and (*iii*) for renewal of licences for drinking purposes ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information asked for is as under :—

(*i*) Rs. 1,37,43,658.29

(*ii*) Rs. 31,604.00

(*iii*) Rs. 42,160.00

چودھری محمد ادریس ۔ گورنمنٹ کو شراب یا دیگر ایسی مدوں سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ کی آمدنی ہوتی ہے ۔ اگر یہ آمدنی بند ہو جائے تو کیا صوبہ اس کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا ؟ تاکہ اس مد کو بالکل ختم کر دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جہاں تک کہ اس سوال کا تعلق ہے منسٹر صاحب نے اس کا جواب صحیح طور سے نہیں دیا ہے بلکہ ٹالنے کی کوشش کی ہے میں جناب سپیکر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ واضح جواب وزیر متعلقہ سے دلوائیں ۔

Mr. Speaker : I think that was not a supplementary question but a suggestion.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر خزانہ صاحب بتلا سکتے ہیں کہ حکومت جو رقوم شراب کے ذریعہ حاصل کرتی ہے ان رقوم کے بغیر حکومت کا گزارہ ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

Minister for Finance : Again Sir, I respectfully say it does not arise out of this question, and I need fresh notice for that.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا شراب کی فروخت سے حاصل کی ہوئی رقم کا استعمال پاکستان میں جائز ہے ؟

Mr. Speaker : Next quession.

DAILY, WEEKLY AND MONTHLY PUBLICATIONS IN THE PROVINCE

*8362. **Chaudhri Muhammed Idrees** : Will the Minister of Information be pleased to state the names of daily, weekly and monthly publications in the Province of which the declarations were approved during 1966-67 alongwith the names of proprietors, printers, editors thereof and places of their publications separately ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : A List containing the names of daily, weekly and monthly publications in the Province the declarations of which were approved during 1966-67 alongwith the names of proprietors, printers, editors and place of their publication is placed on the table of the House.*

CINEMA HOUSES IN THE PROVINCE

*8363. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the total number of Cinema Houses in the Province on 30th June, 1966 ;

(*b*) the number of new Cinema Houses for which permission was accorded during the period from 1st July, 1966 to 30th June, 1967 ;

(*c*) the number of new Cinema Houses which were constructed during 1966-67 and started functioning accordingly ;

(*d*) the names of newly established Cinema Houses, their location, accommodation alongwith the names and addresses of their owners ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) :

(*a*) 343

(*b*) 30

(*c*) 14

**Please see Appendix III at the end.*

(*d*)

Sr. No.	Name of Cinema and its location.	Accommodation.	Name & address of owners.
1.	Rialto Cinema, Murree Road, Rawalpindi.	806	Mian Ghulam Yaqub Bandey of Rawalpindi.
2.	Shabistan Cinema, Committee Chowk, Murree Road, Rawalpindi.	...	Mr. G. A. Gul, of Evernew Pictures, Lahore.
3.	Naghma Cinema, Abbot Road, Lahore.	761	Mr. Amir-ud-Din Mst. Afzal and Mr. S.G. Mohy-ud-Din r/o 87 Ferozpur Road, Lahore.
4.	Mehfil Cinema, Abbot Road, Lahore.	794	M/S Irfan Ahmad & Faizan-ul-Haq, r/o 47-C, Model Town, Lahore.
5.	Liberty Cinema, 96-D/1, Gulberg III, Lahore.	655	Mian Muhammad Saeed, 76-D Gulberg III, Lahore.
6.	Sahar Cinema, Shalimar Link Road, Lahore	659	Mst. Aziz Begum w/o K.B. Mian Jamal-ud-Din r/o Chauk Madina, Baghbanpura, Lahore.

7.	Neelam Cinema, Kamoke, District Gujranwala.	566	Mr. Mahammad Latif s/o Sh. Hussain Bux r/o Kamoke.
8.	Shish Mahal Cinema, Kamoke, District Gujranwala.	621	M/S Muhammad Bashir, Rahim Bux s/o Mian Wazir Muhammad caste Bhatti r/o inside Bhati Gate, Lahore.
9.	Rex Cineama, Sialkot Pasrur Road, Sialkot.	654	M/s Sh. Munir Ahmad, Muhammad Ismail & Co., Majidpura, Sialkot City.
10.	Shaheen (PAF) Cinema PAF Camp, Sargodha.	400	P.A.F.
11.	Shabnam Cinema, Lyallpur.	828	Mr. Mohammad Tufail S/o Nizam Din, Chak No. 223/ RB, Tehsil Lyallpur.
12.	Naz Cinema, T.T. Singh, District Lyallpur.	503	M/s Mohammad Yaqub Wali Mohammad of T.T. Singh.

13.	Shabnam Cinema, Jaranwala District Lyallpur.	576	M/S Rehmat Ullah and Shaukat Ali Shah of Jaranwala.
14.	Gulshan Open Air Cinema, Mianwali City.	...	Mr. Muhammad Nawaz Khan s/o Ghulam Hussain Khan caste Pathan r/o village Rokheri Tehsil & District Mianwali.
15.	Nishat Open Air Cinema, Kundian, Tehsil Mianwali.	...	Mr. Ghulam Muhammad Khan s/o Abdul Khan caste Pathan Kundian Tehsil and District Mianwali.
16.	Firdous Open Air Cinema, Kot Adu District Muzaffargarh.	508	Mr. Muhammad Zaman Khan s/o Bahadur Khan r/o Kaloor-kot.
17.	Khayam Cinema, Water Works Road, Multan.	914	Seth Mansoor Ali s/o Seth Abdul Qadir Caste Boora r/o House No. 411 Gujjar Khada, Multan.

18.	Paradize Cinema, Nawankot Road, Khanpur District Rahimyarkhan.	805	Sh. Piran Ditta s/o Sh. Nazzar Ali r/o Rahimyarkhan.
19.	Kohi-i-Noor Cinema, Gari Khata, Hyderabad.	...	Mr. Abdul Nabi Memon s/o Ghulam Nabi Memon, Memon Mohalla, Hyderabad.

چودھری محمد ادریس - لسٹ نمبر ۲ پر جہاں ''شبستان'' لکھا ہوا ہے اس میں accommodation نہیں بتائی گئی بلکہ صرف ۲ نقطے لگے ہوئے ہیں - میں اس کی وجہ وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں -

Minister for Finance : I concede that accommodation is not given but if the Member insists, I can place information before the House on the next turn.

Mr. Speaker : The Minister may furnish this information privately if he is very keen. Next question.

ENTERTAINMENT TAX PAYABLE BY CINEMAS IN SARGODHA AND LYALLPUR DISTRICTS

*8364. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the amounts of the arrears payable by the owners of cinemas functioning at Sargodha and Lyallpur Districts on account of entertainment duty and steps being taken for its realisation ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The total amount of Rs. 9,812·75 is payable by the cinema owners of Sargodha and Lyallpur Districts. Efforts are being made to recover the same.

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر خزانہ صاحب بتلائیں گے کہ اب تک وصولی کے سلسلے میں جو کارروائی ہوئی ہے اس کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ان کو نوٹس دیئے گئے ہیں یا نہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ ان کو نوٹس دیئے جا چکے ہیں اور یہی کارروائی قانون کے ذریعے ہو سکتی تھی ۔ اگر نوٹس نہ دئیے جاتے تو arrears کو recover کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا تھا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ arrears کافی عرصے سے پڑے ہوئے ہیں ان کی وصولی کے لیے اب تک کوئی موثر اقدام کیوں نہیں کئے گئے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ آپ نے یہ کہاں سے اطلاعات حاصل کی ہیں کہ موثر اقدام نہیں کیے گئے ۔

ENTERTAINMENT DUTY FOR CINEMAS IN LYALLPUR AND SARGODHA DISTRICTS

***8365. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the total amount of entertainment duty realised during 1965-66 and 1966-67 from the cinemas functioning in Lyallpur and Sargodha Districts alongwith the number of seats in different classes in each of the above said Cinema Houses ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) :

STATEMENT SHOWING THE TOTAL AMOUNT OF ENTERTAINMENT DUTY REALISED DURING THE YEAR 1965-66 AND 1966-67 IN LYALLPUR AND SARGODHA DISTRICTS

Serial No.	Name of District	Name of Cinema	Seating capacity		Total amount of Entertainment Duty realised	
					1965-66	1966-67
					Rs.	Rs.
1	Lyallpur	Tariq	Box	24	73,546·00	62,804·00
			Balcony	54		
			Reserve	114		
			1st	336		
			Ladies	21		
			2nd	120		
			Total	669		
2	Do.	Nadir	Box	66	38,274·00	50,332·00
			Balcony	212		
			Reserve	154		
			1st	270		
			Ladies	24		
			Second	156		
			Total	882		

3	Lyallpur	Nishat	Box	32	1,22,855·00	1,34,408·00
			Balcony	52		
			Reserve	106		
			1st	237		
			Second	150		
			Total	577		
4	Do	Regal	Box	50	70,308·00	91,840·00
			Gallery	24		
			1st	142		
			Ladies	24		
			Second	195		
			Total	435		
5	Do	Minerva	Box	24	1,36,881·00	1,45,625·00
			Gallery	91		
			Reserve	117		
			Ladies	24		
			1st	189		
			Second	264		
			Total	718		

6	Do.	Babar	Box	68	1,35,704·00	1,53,020·00
			Balcony	147		
			Reserve	153		
			1st	299		
			Second	125		
			Ladies	28		
			Total	820		
	Lyallpur	Novelty	Box	24	85,510·00	1,05,552·00
			Balcony	102		
			Reserve	72		
			1st	264		
			Ladies	22		
			2nd	192		
			Total	676		
8	Do.	Javid	Box	54	53,511·80	61,290·00
			Gallery	126		
			Reserve	54		
			1st	192		
			2nd	150		
			Ladies	48		
			Total	624		

			Box	60		
9	Do.	Shabnam			(Started in	6,678·00
			Balcony	234	June, 1967).	
			Reserve	78		
			1st	312		
			2nd	144		
			Total	828		
10	Do.	Odeon	Box	40	1,22,718·00	1,32,684·00
			Balcony	78		
			Reserve	98		
			1st	240		
			Ladies	36		
			2nd	176		
			Total	668		
11	Lyallpur	Rex	Box	6	50,837·00	62,762·40
			Gallery	90		
			Reserve	90		
			1st	242		
			Ladies	10		
			2nd	195		
			Total	636		

12	Do	Rio	Box	48	71,073·00	59,572·75
			Gallery	112		
			Reserve	117		
			1st	252		
			Ladies	54		
			2nd	200		
			Total	783		
13	Do	Naz	Box	24	74,140·00	87,553·73
			Balcony	102		
			Reserve	60		
			1st	264		
			Ladies	24		
			2nd	216		
			Total	680		
14	Do	Mehal	Box	54	Started in March 1967.	40,832·00
			Balcony	110		
			Reserve	132		
			1st	264		
			2nd	110		
			Total	670		

15	Sargodha	Taj	Box	15		
			Gallery	100		
			Reserve	154		
			1st	355		
			2nd	100		
			Total	715		
16	Do.	Nishat	Box	18		
			Gallery	60		
			Reserve	150		
			1st	200		
			2nd	100		
			Total	528		
17	Do.	Rex	Box	...		
			Gallery	140		
			Reserve	144		
			1st	252		
			2nd	168		
			Total	704	3,11,225·60	3,04,213.21
18	Do.	Shama	Box	56		
			Gallery	200		
			Reserve	172		
			1st	200		
			2nd	144		
			Total	772		

19	Do.	Shaheen	Box	...	
			Gallery	...	
			Reserve	14	
			1st	192	
			2nd	52	
			Total	388	
20	Sargodha	Taj Mahal	Box	...	
			Gallery	...	
			Reserve	...	
			1st	109	
			2nd	225	
			Total	334	
21	Do.	Dilawar	Box	...	
			Gallery	...	
			Reserve	...	
			1st	72	
			2nd	478	
			Total	550	
			Grand Total	13,47,583·40	15,49,364.60

چودھری محمد ادریس ۔ Serial No 1 ۔ین طارق سینما ہے ۔ اس کی آمدنی کیوں کم ہو گئی ہے ؟

Minister for Finance : The reason is obvious that few visitors would have gone there or just possible the picture was not good.

CINEMA COMMITTEE

*8468. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to refer to the answer to starred question No. 6507 given on the floor of the House on 6-7-67 and state :—

(*a*) when the Cinema Committee was formed, the names of official and non-official members of the said Committee and the number of meetings held by the Committee since its formation ;

(*b*) the number of applications sanctioned after the formation of the said Committee and the names of the applicants ;

(*c*) the number of cinema houses constructed after the said sanction ;

(*d*) the number of applications still pending with the said Committee alongwith the names of applicants and the dates of the said applications ;

(*e*) when the applications stated in (*d*) above will be finally disposed of ?

Minister for Information (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : The required information is being collected from all District Magistrate's and Commissioners and will be placed before the House as soon as it becomes completely available.

Chaudhri Muhammad Idrees : This may kindly be repeated, Sir.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

TRANSFERRING OPIUM SUB-INSPECTORS

*8508. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to refer to the answer to my starred question No. 5589 given on the floor of the House on 29-5-67 and state :—

(*a*) whether deputation allowance was paid to one Inspector and four

Sub-Inspectors who remained on deputation with the Provincial Government for the period from 23rd April 1956 to 17th August 1965;

(*b*) whether it is a fact that in the conference of Central and Provincial Government officials held on 15th July 1965 at Customs House, Lahore, it was decided that one Inspector and four Sub-Inspectors should be transferred to their parent Departments, if they so desired ; if so, whether the decision arrived at was communicated to the officials concerned and options for reversion to the Central Government were obtained from them ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) No.

(*b*) It was agreed in the meeting held on 15th of July, 1965 in the Custom House, Lahore to revert one Inspector and four Sub-Inspectors who held their lien in Central Excise Department. This decision was not communicated to the official concerned and options for reversion to the Central Government were not obtained.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صاحب بتلائیں گے کہ جب میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان کو revert کیا جائے ۔ تو بعد میں متعلقہ افسران کو اس کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی اور ان کا option کیوں نہیں لیا گیا ۔ آخر اس فیصلہ پر اب تک عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا ؟

Minister for Excise and Taxation : I could not follow that question Sir.

Mr. Speaker : Please repeat the question.

مسٹر حمزہ ۔ آپنے میرے سوال کے حصہ (ب) میں یہ فرمایا ہے کہ میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ایک انسپکٹر اور چار سب انسپکٹر صاحبان

کو ان کے parent deptt. کی طرف revert کیا جائے تو کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ اس فیصلہ پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ؟

Minister for Excise and Taxation : Sir, I require a fresh notice for finding out as to why this decision was not communicated to the concerned officials but even then the fact remains that this decision was not communicated to the officials concerned. If the Member insists on knowing the reasons such a failure on the part of the Department concerned, I can place that information before the House on the next turn.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر صاحب یہ بتلائیں گے کہ چونکہ یہ جواب مکمل نہیں ہے کیا آپ اس سوال کا جواب آئندہ دیں گے ؟

Minister for Excise and Taxation : You had asked about the decision only and that information I have given. If you want some other information I can give that too.

مسٹر حمزہ ۔ میرے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ کا محکمہ کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس پر عمل درآمد ہوا یا نہیں ۔ آخر یہ میٹنگیں کرنے کی غرض و غایت ہی کیا ہے ؟

Minister for Excise and Taxation : Had you also inserted in your question the reason why the decision was not communicated, I would have answered. But this is not the form of your question. If you are keen, it can be supplied to you.

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Levy of Property Taxes on Residents of Lyari Quarters

*8512. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Council, Karachi unanimously passed a resolution at its meeting held on 8th February, 1967, demanding that property tax should not be levied on the residents of Lyari Quarters in Karachi till such time as they have not been granted proprietary rights of the land in their possession ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken in this behalf ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) The Divisional Council has been informed that property tax is levied on all buildings. The fact that the land on which the building is built is acquired without authority by the owner of the building makes no difference to the levy. The owners of these properties in Lyari Quarters, residential or commercial, are deriving full benefit by self-use or letting them out.

The Municipal Corporation is also levying and recovering its tax and service charges on these buildings.

There is, therefore, no justification for exempting these buildings from property tax.

Suspension of Property Tax on resdients of Landhi and Korangi Quarters

*8513. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the residents of the quarters in Landhi and

Korangi in Karachi have been assessed for property tax and an attempt is being made to recover the same from them ;

(*b*) whether it is a fact that not only are these quarters as yet not the property of the occupiers, but the Government has also as yet not even fixed the final price of the same ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to suspend the levy of property tax on these quarters till such time as proprietary rights are granted ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

SCRUTINY OF BOOK NAMED "THE STORY HISTORY OF RELIGION" PUBLISHED BY E. H. KELIET

*8720. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the fact that a book named "The Story History of Religion" published by E.H. Keliet has been circulated and sold in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that on pages 332 to 369 of the book in the Chapter entitled "MUHAMMADANISM" the author has taken the liberty of using very obnoxious language against the Holy Prophet (may peace be upon him), the Holy Quran and the early Caliphs of Islam and has given a very misleading picture of Islam ;

(*c*) whether the said book was properly scrutinised by any official of the Provincial Government before it was publically sold; if so, (*i*) the name with designation of the official who scrutinised the book (*ii*) the action Government have taken, or intend to take against the said official ?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The book

entitled 'Short History of Religion' by E.E. Kellet has not come to the notice of the Information Department. It is a foreign publication and is not available in the market. Therefore, reply to clauses (*b*) and (*c*) is not possible,

Preliminary the responsibility ; to deal with books of foreign origin rests with the Central Government.

CONSTRUCTION OF KINGHI-TAUNSA BARRAGE ROAD

*8827. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount provided for the construction of Kinghi-Taunsa Barrage Road during 1965-66 ;

(*b*) the amount spent on the scheme during the said year ;

(*c*) reasons for excess or surrender, if any ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Rs. 3 lacs for Kingri-Taunsa Road.

(*b*) Nil.

(*c*) On account of Indo Pakistan War, execution of all new schemes was dropped.

EXPENDITURE INCURRED ON SCHEMES OF VARIOUS DEPARTMENTS

*8847. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Finance please refer to the answer to starred question No. 4348, given on the floor of the House on 29th May, 1967 and state the department-wise and year-wise allocation for the expenditure incu re l on the schemes of various Departments against the allocation of Rs. 18.17 crore for Second Five Year Plan outlay of Quetta Division ?

Minister of Finance (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : The information is being collected from the Departments concerned.

CONSUMPTION OF LIQUOR

*8848. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of liquor consumed and income derived therefrom in each Division during the years from 1947-48 to 1966-67 ;

(*b*) reasons for increase, if any, in its consumpcion and the action Government intend taking to reduce consumption of liquor in each Division of West Pakistan; if not, reasons therefor ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

SECOND FIVE YEAR PLAN OUT LAY FOR VARIOUS SCHEMES IN KALAT DIVISION

*8849. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the total amount of Second Five Year Plan outlay for various schemes in Kalat Division ;

(*b*) the total amounts, out of that mentioned in (*a*) above, utilised for the purpose ;

(*c*) whether it is a fact that huge amount was surrendered out of the amount referred to in (*a*) above ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not utilising the entire amount ;

(*e*) the action taken or intended to be taken against the officials responsible for not fully utilising the said amount ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) The Second Five Year Plan Allocation for various schemes in Kalat Division is as follows :—

(*Figures in lacs of rupees*)

1960-61	51·23
1961-62	55·70
1962-63	79·66
1963-64	136.33
1964-65	218·36
Total :—	541·28

Information in respect of parts (*b*), (*c*), (*d*), (*e*) of the question is being collected from the Departments concerned.

RECOVERY OF MOTOR VEHICLE TAX FROM TRANSPORTERS IN KARACHI

*8926. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that heavy arrears on account of motor vehicle tax is due from transporters in Karachi ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total amount due as on 31st March, 1967 and (*ii*) the names of transporters from whom the said tax is due and the amount of tax due from each of them ;

(*c*) the steps Government have taken or intend to take for the speed recovery of the said arrears of tax ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) (*a*) Yes.

(b) (*i*) Total amount due on 31st March 1967 is Rs. 13, 17, 429·63.

(*ii*) A list showing the amount of motor vehicle tax due on 31st March 1967 with the names of the Transporters from whom the tax is due in each case, is enclosed.*

(*c*) The said amount is being recovered from the defaulters by the local authorities.

RECOVERY OF ENTERTAINMENT TAX FROM KARACHI

*9112. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to refer to answer to my starred question No. 7475 given on the floor of the House on 5th July 1967 and state :—

(*a*) the amount of entertainment tax recovered from Karachi Cinemas during 1966-67 ;

(*b*) the total number of Cinemas in the Province excluding Karachi and Lahore Cities ;

(*c*) the number of foreign films shown during the year 1965-66 in the said Cinemas ;

(*d*) the number of local films produced in Punjabi during 1965-66 ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

CONSUMPTION OF FOREIGN LIQUOR IN KARACHI

*9126. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) quantity of foreign liquor consumed in Karachi during 1965-66 ;

(*b*) the location of distilleries operating in Karachi and the names of their owners ;

**Please see Appendix IV at the end.*

(*c*) the amount of excise duty realised from the owners of the said distilleries during 1965-66 ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

LIQUOR CONSUMPTION IN KARACHI, HYDERABAD, LAHORE, RAWALPINDI AND PESHAWAR DURING 1966-67.

***9152. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the quantity of liquor in gallons consumed in Karachi, Hyderabad, Lahore, Rawalpindi and Peshawar, respectively, during the year 1966-67 ;

(*b*) the number of persons to whom liquor permits were issued in the said year in Lahore and Rawalpindi ;

(*c*) the number of persons to whom the said permits were issued after prohibiting the use of liquor in Hyderabad ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

QUESTION OF PRIVILEGE

STATEMENT OF THE LAW MINISTER APPEALING TO THE M.P.As FROM HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS TO ATTEND THE ASSEMBLY SESSION

Mr. Speaker : We will now take up the privilege motions. The first privilege motion is from Malik Muhammad Akhtar. (*interruptions*)

Mr. Speaker : Order please.

Malik Muhammad Akhtar : Probably it pertains to the statement of the Revenue Minister.

Mr. Speaker : The Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave of the House to raise a question of the privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred by the statement of the West Pakistan Minister for Law and Parliamentary Affairs made on 19th September, 1967 at Hyderabad Railway station appealing to the Members of the Provincial Assembly from Hyderabad and Khairpur Divisions to attend the coming session of the Assembly so that the Land Revenue Bill could be completed within the scheduled time. The Minister has urged the Members from that region to attend the session as according to him, because of the late sowing of the Rabi crop in the Central Region of West Pakistan the MPAs of these areas might not be so enthusiastic about their attendance.

The remarks of the Minister were defamatory as all the MPAs always give preference to their attending the Assembly session over all other business. The statement of the Minister has breached the privilege of the Members of the Assembly.

Mr. Speaker : Which privilege has been breached ?

Malik Muhammad Akhtar : The Members have been defamed by this remark.

Mr. Speaker : The Members means to say, Members from Khairpur and Hyderabad Regions ?

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, Members from the Central Region. The Minister has been pleased to make this remark. The Minister issued the appeal while taking to newsmen at the Hyderabad railway station shortly before his departure for Lahore for a three-day visit. The Minister said that because of late sowing of Rabi crop in the Central Region of West Pakistan the MPAs of these areas might not be so enthusiastic about their attendance.

Sir, these remarks are uncalled for as the Minister was expecting that

the Members from the Central Region would prefer their own private business over legislative business. Sir, this might have been said without any intention to defame the Members but I would like the Minister to use more guarded language as far as the Members are concerned. This has lowered the prestige of the Members as well as of this august House.

So, Sir, according to my humble submission a serious breach of the privilege of the Members of the Assembly has occurred and, Sir, you would agree with me that the attendance of the Members for the last two and a half years has been very encouraging. Sir, they have been coming to the Assembly, and they have been attending the sessions. It is a separate question that some of them some times were in the lobbies and there was no quorum. But that did not mean that they did not come to attend the session. Comparing all the facts and figures and after having gone through all the attendance registers which you have been maintaining for the last two and a half years, I feel injured and aggrieved by this innocent remark of the Minister which was not made with an intention to defame the Members but as a matter of fact it was defamatory.

Mr. Speaker : Is the Member defending the Law Minister or.....

Malik Muhammad Akhtar : I am trying to be fair to him. What I mean to say is this that he should withdraw these remarks.

Mr. Speaker : By advancing these arguments the Member wont be fair to himself.

Malik Muhammad Akhtar : I just want to alert him to be cautious in future.

Mr. Speaker : And the Member does not press the motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I will press it unless he withdraws these words or tenders an apology before the House.

Minister for Law and Parliamentary Affairs (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker, Sir, I have always regarded the Members of the Assembly and the Assembly itself as a very august, honourable and respectable gathering and I have the greatest regard for them. I have

never intentionally or unintentionally consciously or unconsciously tried to do anthing which might detract from the dignity of this House. The intention of the statement was simply to urge the Members of the Hyderabad and Khairpur regions to attend the session and to goad them to come and participate in the discussion in full measure. It is only with that spirit that I have issued this statement. I have merely said that on account of the operations of Rabi there might be some difficulty in the way of the Members of the Central Region. I had just anticipated. I had said that Members should come in larger numbers so that there should be full quorum, full attendance and full participation. It is far from my intention to say anything defamatory for the Members of any region, not to speak of the bigger brother, the Central Region. I don't think that the statement itself or the effect of it has any defamatory spirit in it. I fail to see what is defamatory in it. I fail to see whether there is anything of ill-repute attributed to the Members of the Assembly. It is far from my intention. Reading of the entire statement does not reflect anything defamatory for any Member of the Assembly or the Assembly as a whole.

I would, therefore, request that taking these remarks and their spirit into consideration the Member may not press his motion. If he does I would again say that it is far from my intention to say anything which might detract from the prestige of the House.

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

Malik Muhammad Akhtar : In view of the explanation tendered before this august House by the Law Minister I do not consider it worthwhile to press it. But I hope that he will be using more guarded language in future.

RE : STATEMENT OF THE MINISTER FOR LABOUR PROPOSING TO INTRODUCE CERTAIN AMENDMENTS IN LABOUR LAWS IN THE FORM OF AN ORDINANCE TO BE ISSUED AFTER THE ASSEMBLY SESSION

Mr. Speaker : Next motion. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave of the House to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of

privilege of the Assembly has occurred due to the statement of the Minister for Labour in "Press Conference on the Air" on 19th September 1967 to the effect that amendments were proposed to be introduced in the form of an Ordinance to be issued after the forthcoming session of the Provincial Assembly. The law to be amended the Trade Union Act 1926, . . .

Mr. Speaker : Please mind one thing that after the word "Assembly" the Member should have concluded his motion. The rest of the arguments could be kept in mind while making a statement.

Malik Muhammad Akhtar : Right Sir.

The laws to be amended are Trade Union Act 1926, Industrial Disputes Ordinance 1959, Payment of Wages Act 1936, Factories Act 1934, Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance 1960 and Shops and Establishment Act 1942. The Minister has said that the Labour Department was currently engaged in discussing the utility or otherwise of the proposed amendments with the people concerned and the entire work was nearing completion. It is revealed from the statement of the Minister that Government has conceded to amend the important labour laws and intends to effect the amendment through Ordinances. The Minister has innocently admitted the intention of the Government to legislate such important laws through Ordinances instead of Bills. No doubt the Governor is competent to promulgate Ordinances if the Provincial Assembly is not in session and he is satisfied that circumstances exist which render immediate legislation necessary. But in the present case when entire steps have been taken to amend the labour laws and the Assembly is to be in session from 25th September 1967 ; postponment of amendments of the labour laws with the object of enforcing the same through an Ordinance after the session of the Assembly, is a clear breach of privilege of the Members of the Assembly.

جناب سپیکر - یہاں منسٹر صاحب نے دو statements دی ہیں جن

میں ایک اس وقت آئی جب پرولیج موشن table کی گئی - اس میں انہوں

نے تسلیم کیا ہے اور اس کے متعلق ۲۰-۹-۶۷ کے پاکستان ٹائمز میں سے چار سطریں عرض کر دیتا ہوں ۔

"Replying to the question the Minister said that the amendments were proposed to be introduced in the form of an Ordinacce to be issued after the forthcoming Session of the Provincial Assembly."

Further it says—

"Malik Allah Yar Khan said that the labour Department was currently engaged in discussing utility or otherwise of the proposed amendments with the people concerned, and the entire work was nearing completion."

Again on 25-9-1967, he gave another statement which said :

"Malik Allah Yar Khan said that amendments to five labour laws had been finalized and would be enforced shortly."

میری جو allegations تھیں وہ یہ تھیں کہ ۱۹-۹-۶۷ کو یہ کام مکمل نہیں ہوا تھا لیکن ۲۵-۹-۶۷ کو جو statement دی اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ کام ختم ہو گیا ہے ۔

If the work has been completed and the Assembly is in Session, Sir, then the only course left under Article 79——May I be excused to refer to that Article.

Mr. Speaker : I think every Member knows it.

Malik Muhammad Akhtar : According to Article 79, the Governor can certainly legislate some laws, which cannot be avoided and which can only be in emergency, but Sir when the entire procedure has been gone through and necessary steps have been taken and everything is complete, the Minister or the Government is not justified at all to postpone enforcement of those laws and declare that these laws will become emergent after the Assembly Session and would be legislated through an Ordinance.

Sir, the statement of the learned Minister is inconsistent with the provisions of Article 79. It is a clear breach of privilege of the Members of the Assembly to legislate. May I know Sir what is the function over here of all of us, all the Members, the Opposition, three Speakers and all this staff if legislation is to be done by Ordinances ? We have been seeing in the past 2½ years that ordinances have been approved without even the slightest amendment. They can keep the Law Secretary and dissolve everything. There is no necessity of any Council of Ministers, Parliamentary Secretaries and MPAs, if the legislation is to be taken away from us and ordinances are to be promulgated.

Sir, this is a very very serious question. It is against the statements of the President of Pakistan, who has been saying that more and more powers are going to be granted to the legislatures.

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : Sir, I do not agree with the Member that by making the statement any breach of the privilege of this House has been committed. The mover of this motion has very correctly referred to my statement which reads that the Labour Department was currently engaged in discussing the utility or otherwise of the proposed amendments with the people concerned, and the entire work was nearing completion. He has Sir again referred to my statement of 25th in which I said that amendments in the said laws are almost complete and finalized, but that does not mean that the work of drafting and vetting is also complete. In fact, Sir, when the amendments of the labour laws are complete or finalised, they are yet to be drafted and vetted by the Law Department, and then they are to be submitted before the Council of Ministers and approved by it. Then the orders of the Governor are also obtained and then the laws are allowed to be brought before this House. If the Governor or the Council of Ministers feels that this should be promulgated through an Ordinance, then it is promulgated through an Ordinance.

Mr. Speaker, Sir, merely by stating that the amendments to labour laws are nearing completion and stating that it may not be possible that these laws will be complete within a month's time when the Assembly is in Session, and also stating that these laws might be promulgated through an Ordinance after the Assembly Session is over, I don't think any breach of privilege has been committed.

Secondly, Sir, Ordinance is a form of legislation, which has been allowed by the Constitution. When an ordinance is promulgated by the Governor, it is again to come before this august House. It is for the Members of this House to reject or to pass any Ordinance which is promulgated by the Governor. But any Ordinance which is so promulgated will certainly and is bound to come before this House.

Again Sir, this august House is also competent and entitled to make any amendments in the Ordinance promulgated by the Governor, and they can remove any flaws in the Ordinance, or they can throw out the Ordinance if they so like. They can also circulate it Sir for eliciting public opinion ; they can oppose it and they can make any amendment ; they can do anything with the Ordinance. I don't know Sir how the ordinance being a form of legislation, in any way, commits the breach of privilege of this House.

Therefore, Sir, I feel that by making these statements I have not committed any breach.

Mr. Speaker : Government is well within its right to legislate in the form of ordinances or the bills.... ..

Khawaja Muhammad Safdar : Only in special cases Sir.

Mr. Speaker : Yes.

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order Sir. Can the Ordinance be sent by this House for eliciting public opinion on it ?

Mr. Speaker : I am sorry ; when I am giving my ruling, there should be no interruptions.

The Government is well within its right to legislate either in the form of bills or by the issuing of ordinances. No breach of privilege has taken place. The motion is, therefore, ruled out of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of information, Sir. The Minister has just now said that an Ordinance could be sent by this House for eliciting public opinion. I would like to know whether it is a fact that we can send an ordinance for eliciting public opinion thereon.

Mr. Speaker : It is only in respect of this.

Minister of Labour : Mr. Speaker, Sir, I would like to be enlightened on this point ; when an amendment to an Ordinance has been allowed, isn't it possible Sir that by way of amending an ordinance, a motion could also be moved to the effect that that ordinance be circulated for eliciting public opinion thereon ?

Mr. Speaker : So far as the rules of Procedure are concerned, that is only in the case of bills that an amendment can be moved to circulate that bill for eliciting public opinion, but there is no provision so far as the ordinances are concerned.

Minister of Labour : Don't you think Sir, that there is need to change the rule in the light of the amendment that has been made to the effect that amendments can also be moved to the Ordinance ?

Mr. Speaker : It is up to the House to change the rules.

RE: DEVIATION FROM THE DECISION OF THE ASSEMBLY BY THE COMMITTEE CONSTITUTED UNDER THE PAKISTAN MEMORIAL CESS (WEST PAKISTAN) (AMENDMENT) ORDINANCE, 1966.

Mr. Speaker : Next motion is also by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave of the House to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred by the action taken by the Committee constituted under the Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) (Amendment) Ordinance, 1966 (Ordinance No. V of 1966) in deviating from the decision of the Assembly and to spend the funds collected for the Pakistan Day Memorial to be constructed at Iqbal Park Lahore on Pakistan House which the Committee proposes to construct on the Mall Lahore (Shahre-e-Quaid-i-Azam). The Minister for Basic Democracies and Local Government during the discussion on the Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) (Second Amendment) Ordinance, 1966 on 22nd November, 1966 while explaining the objects and reasons of the continuance of the Cess stated ut o the funds so collected Rs. sixty lacs, approximately, would be

spent on Pakistan Day Memorial Tower and the park surrounding the Tower and the balance would be spent on the improvement of Buddha Ravi, construction of a wrestling stadium and an auditorium with a library and a cafeteria attached with the Memorial. The Assembly approved the amending Ordinance on the basis of the explanation given by the Minister. The Committee has encroached on the jurisdiction of the Provincial Assembly by taking a decision which only the Assembly was competent to take. The decision of the Committee is inconsistent with the decision of the Assembly and the action thereupon has breached the privilege of the Members of the Assembly.

جناب سپیکر - میں ۱۲ نومبر ۱۹۶۶ کی debate کے حوالہ جات کی چار پانچ سطریں پڑھنا چاہتا ہوں - جس وقت Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) (Second (Amendment) Ordinance پر بحث ہورہی تھی تو وزیر بنیادی جمہوریت جنھوں نے ریزولیوشن move کیا تھا انھوں نے موشن move کرتے ہوئے dabate کے صفحہ ۳۱۰ پر کہا تھا -

''اس وقت ۹۰ لاکھ کے قریب رقم اکٹھی ہوئی ہے - جس میں سے ۶۰ لاکھ سے کچھ اوپر میموریل پر خرچ ہونے کا تخمینہ ہے - اس کے ساتھ بڈھا راوی دریا بہتا ہے جس میں گندہ پانی کھڑا ہو کر بو اور تعفن پیدا کرتا ہے اس کو بھی درست کرنا ضروری ہے - ایک طرف بڈھا راوی دریا کو درست کیا جائے گا۔ اور دوسری طرف Wrestling Stadium بنایا جائے گا'' وغیرہ وغیرہ -

اس کے بعد جناب والا وہ کہتے ہیں -

''ابھی تک تو ہمارے ذہن میں یہی دو چیزیں ہیں کہ ایک تو

بڈھا راوی دریا کو درست کرنا ہے ۔ جس کی وجہ سے وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور دوسرے اس Wrestling سٹیڈیم کی گراؤنڈ جو اچھی خاصی ہے اس کو کشتیوں اور کبڈی کے قابل بنانا ہے" ۔

اس کے بعد صفحہ ۳۱۲—پر para ۳ لائن ۴ میں یہ کہتے ہیں ۔

"کیفیٹیریا اور لائبریری کا جہاں تک تعلق ہے ۔ ان کے متعلق اس وقت تو میرے علم میں یہی چیز ہے کہ لائبریری شاید میموریل میں شامل ہے اور یہ پہلے ہی میموریل میں شامل تھی ۔ بڈھا راوی دریا اور ریسلنگ سٹیڈیم کو اب سکیم میں شامل کیا گیا ہے" ۔

جناب والا ۔ اب اس کے بعد میں ذرا سا نوٹ یا اس کی interpretation جو دی گئی ہے اس کو پڑھے دیتا ہوں اور اس کا پڑھنا مناسب ہوگا ۔

Working note regarding the meeting to be held in the office chamber of the Commissioner, Lahore Division.

"It was unanimously agreed that channel which often closes with stagnant water due to accumulation of filth in the channel is an eye-sore and needs to be improved to make it more hygenic. It was suggested that this work should also be taken up by the Memorial Committee alongwith the construction of the Memorial Tower."

I will read out another para of the same note which says—

"The Secretary....."

Here, 'Secretary' means the Basic Democracies Secretary.

"The Secretary informed the House that it had been agreed to by the Minister for Basic Democracies on the Floor of the House in the Assembly while answering questions in a debate on the Pakistan Day Memorial Cess Ordinance that Government would allow construction of an auditorium as part of the Pakistan Day Memorial and he would be prepared to sanction the necessary expenditure in this behalf."

جناب والا ۔ ریزولیوشن پر اس تقریر کے بعد ٹاؤن پلاننگ کمیٹی کی ۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء کو سیٹنگ ہوئی تو ہم اس کی کارروائی پڑھ کر حیران رہ گئے اسے میں ۴ دسمبر کے پاکستان ٹائمز سے پڑھے دیتا ہوں ۔

RUPEES 19 LAKHS FOR PAKISTAN HOUSE AT LAHORE—

Lahore will have a 19 lakh rupee's Pakistan House consisting of a big museum and a three thousand seats air-conditioned Jinnah Hall which will be the largest auditorium in the country. Pakistan House may be constructed on the Mall opposite WAPDA House or behind the West Pakistan Assembly Chambers."

یہ ان کے decisions ہیں میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا ۔

What I want to ask is, was the Commissioner acting as the Legislature ? Why did he exercise the powers conferred on this House ? Why did he breach the privilege of this House ? I understand that the Minister is still of the opinion that the auditorium and the stadium, (as well the improvement of the Buddha Ravi), should be at the Pakistan Day Memorial site. Moreover, it was necessary to improve the channel known as Buddha Ravi because water stagnates over there and creates bad smell. Sir, they might be constructing over a thousand halls on the Mall. We don't mind it because it is a good suggestion but how can they deviate from the object and the purpose of the Pakistan Day Memorial Cess Ordinance which was placed before this House at least three times and at two times we had the honour to pass that Ordinance. Deviation from the

decision of this Assembly is a very clear breach of privilege and I consider that the Commissioner, who was presiding over that Committee, was not well within his rights to distort history.

Mr. Speaker: Minister for Basic Democracies now.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ یہ جو رپورٹ فاضل ممبر صاحب نے پڑھی ہے اصل میں اس کے بارے میں پوزیشن یہ ہے کہ کمیٹی نے ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے بلکہ صرف کمشنر نے اس سلسلے میں ایک رپورٹ پیش کی ہے ۔ یہ پریس رپورٹ میرے خیال میں اس کمیٹی کا فیصلہ سمجھ کر یہاں بیان کی گئی ہے اور اسی خیال سے فاضل ممبر نے اسے یہاں پیش کرنے کی ضرورت سمجھی میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ واقعاتی طور پر نادرست ہے اس لئے اس کی بنا پر پریولیج موشن اسمبلی میں پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ جس چیز کو یہ فیصلہ قرار دیتے ہیں اس کے بارے میں پوزیشن یہ ہے کہ جب کوئی چیز اس اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے یا جب کوئی قانون اس اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے تو یہاں اس کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور اس سے اتفاق بھی کیا جاتا ہے اور جب یہ اسمبلی کوئی فیصلہ کر دیتی ہے یا جب یہ اسمبلی کسی آرڈننس کو پاس کر دیتی ہے تو اس کے مطابق جو قانونی اختیارات کسی کو حاصل ہوتے ہیں ان کو exercise کرانے کے لئے اس اسمبلی کو اپنے اختیارات exercise کرنا ہوتے ہیں ۔ اس سلسلے میں جو کمیٹی اس کے خرچ وغیرہ کے لئے بنائی گئی ہے اور اس کو جو اختیارات

دئے گئے ہیں وہ اس ایوان نے اختیارات دئے ہیں اور اس ایوان کا اس کمیٹی پر under the general control of the Govt. اختیار ہوگا اور وہ اپنے اختیارات رکھے گا - یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ قانونی طور پر یہ بات نادرست ہے کہ وہ کمیٹی کوئی کام اس ایوان کے منشاء کے خلاف کرے گی - تیسری چیز میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اس بات سے اتفاق کریں گے کہ کسی مسئلے کے لئے اگر ہمارے سامنے ایسی چیزیں آ جائیں یا بہت سی رقومات کے اخراجات کا معاملہ ہو یا کوئی قومی مفاد کا معاملہ ہو تو پھر اس کے بہترین استعمال کے لئے یا کسی مسئلہ پر proper thinking کے بعد اگر کچھ ایسی چیزیں جو اس سے بنیادی طور پر مختلف نہ ہوں یا اس سے بنیادی طور پر اختلاف نہ رکھتی ہوں اور مفاد عامہ میں ہوں تو پھر ان چیزوں کے پیش نظر قانون میں ترمیم کی جا سکتی ہے -

خواجہ محمد صفدر - جب آپ نے statement دی تھی کیا اس وقت آپ نے scrutiny نہیں کی تھی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - ہم نے کہا تھا کہ ہم اس چیز کو بنوا دیں گے - ابھی تمام چیزوں کو دیکھا جانا ہے - ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا - ابھی جملہ چیزیں کمیٹی کے سامنے پیش ہیں اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا - ایک رپورٹ کے طور پر یہ ساری چیز کمشنر کی طرف سے آئی ہے - کمیٹی غور کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد اگر کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی کہ وہ یہاں مال روڈ پر آڈیٹوریم بنائے تو

پھر بھی وہ چیز گورنمنٹ کے پاس آئے گی ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک عوام کے مفاد کا تعلق ہے وہ پورے طور پر ملحوظ خاطر رکھا جائے گا اور قانون کے مطابق تمام کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔

Mr. Speaker : Malik Sahib, do you press this motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir, rather I am shocked to hear the statement of the learned Minister. He has again innocently admitted that they might change . . .

Mr. Speaker : Please answer my question ; do you press this ?

Malik Muhammad Akhtar : It is pressed, Sir.

Mr. Speaker : Then take your seat ; I give my ruling.

No final decision has so far been taken in this respect and the privilege motion is, therefore, ruled out of order.

RE : PROMULGATION OF THE KARACHI MUNICIPAL CORPORATION TERMINAL TAX (VALIDATION) ORDINANCE, 1967.

Mr. Speaker : Next motion, please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave of the House to raise a question of the privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred by promulgation of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967. Originally a Bill namely the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Bill, 1967 was published by the Secretary, Provincial Assembly of West Pakistan dated 6th June, 1967, and was included in Government business in the agenda of the Assembly to be taken up on 30th June, 1967. The Government failed to introduce the Bill and has now promulgated the same through an Ordinance. The procedure for the approval of a

Bill is difference from that of the approval of an Ordinance. In the former procedure the Members get more opportunities of discussion as the Bill has to be discussed in three stages as laid down in the Rules of Procedure of National Assembly of Pakistan adopted for conducting the business of the Provincial Assembly. This action of the Government has caused a breach of the privilege of the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan.

جناب سپیکر ۔ گورنمنٹ Benches کا جو view ہے مجھے اس سے ذرا سا اختلاف ہے لیبر منسٹر نے واشگاف الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ آرڈیننس اور بل دونوں لیجسلیٹو measures ہیں اور دونوں کو اسمبلی میں زیر بحث لانے کے لئے برابر کا موقع مہیا کیا جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس اصول سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ آرڈیننس صرف emergency کی صورت میں لائے جاتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آرٹیکل ۷۰ کا بار بار پڑھنا واجب نہیں ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ آرڈیننس صرف emergency کی صورت میں آتے ہیں اور بل جو ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ordinary legislation کے لئے لائے جاتے ہیں ۔

جناب والا۔ میں اپنے دلائل کو دوہرانا نہیں چاہتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ کروڑوں روپیہ کا اصراف جو اسمبلی پر ہوتا ہے اس کی ضرورت نہیں ۔ جناب والا۔ اس بل کے ساتھ یہ المیہ ہوا ۔ یہ حادثہ ہوا کہ اس کو circulate کیا گیا اس کو ایجنڈا میں شامل کیا گیا لیکن ہوا کیا کہ اسمبلی کو prorogue کر دیا گیا ۔ یہ ایک چھوٹا سا بل تھا جس کو ایک دو گھنٹوں میں پاس کرا لیا جاتا ۔ اب جناب سپیکر ایک اور نکتہ جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب انہوں نے یہ آرڈیننس جاری کیا تو کہا گیا کہ یہ ضروری قانون ہے اور اسے آرڈیننس کے ذریعے نافذ کر

رہے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ اس وقت ضروری قانون نہیں تھا جس وقت اس کو بل کی صورت میں ایجنڈا میں شامل کیا گیا تھا ۔ اگر یہ ضروری نہ تھا تو اس کو پاس کرانے کی غرض سے اسمبلی کے ایجنڈا میں کیوں شامل کیا گیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ملک محمد اختر صاحب کے جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا مدلل اور منہہ توڑ جواب وہ خود آپ دیا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ جو کچھ وہ اپنی تقریر میں فرماتے ہیں اس میں وہ ان اعتراضات کا خود ہی دندان شکن جواب دے دیا کرتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جب کھڑا ہوتا ہوں مجھے ان کے دل کا شیشہ نظر آ جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ لیکن آپ کے دل کا شیشہ پھر بھی سیاہ رہتا ہے ۔ تو جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس پرولیج موشن کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں تو میرے فاضل دوست نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس ایوان کی یا اس ایوان کے پرولیج کی اس طریقہ پر breach ہوئی ہے کہ آئینی حق استعمال کرکے اس اسمبلی کے پروسیجر کو نظر انداز کیا گیا ہے تو جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست

اپنی قانون سے نا واقفیت کو چھپا رہے ہیں ورنہ میں جانتا ہوں کہ وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ رولز آف پروسیجر آئین کے خلاف قانونی حیثیت نہیں رکھ سکتے اور تمام رولز آف پروسیجر آئین کے ماتحت ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آرٹیکل ۱۱۰ آپ کی خدمت میں عرض کروں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ نہ پیش کیا جائے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ پر لاگو ہی یہ ہوتا ہے میں کیا کروں ۔ تو جناب والا آرٹیکل ۱۱۰ یہ کہتا ہے ۔

"(1) Subject to this Constitution—(i) the procedure of an Assembly shall be regulated by Rules of Procedure made by the Assembly ;"

یا ۲۳۱ کے تحت جب تک اسمبلی رولز نہ بنائے ۔ اب جناب والا subject to constitution وہ رولز لاگو ہوتے ہیں ۔ اب آئین کیا کہتا ہے آرٹیکل ۹۷ کے مطابق یہاں یہ بات واضح طور پر درج ہے کہ جب اسمبلی سیشن میں نہ ہو اور گورنر صاحب اس بات سے مطمئن ہوں کہ آرڈیننس کا جاری کیا جانا ضروری ہے تو وہ حالات کے مطابق آرڈیننس جاری کر سکتے ہیں ۔ اب اسمبلی کے رولز آف پروسیجر کے ساتھ اگر فاضل ممبر کو کسی طریقہ پر اس کا ٹکراؤ نظر آتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرے فاضل دوست کے دیکھنے میں قصور ہے ورنہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ عقلی طور پر جانتے ہیں کہ اصل پوزیشن کیا ہے ۔ لہذا جو اختیار گورنر صاحب نے استعمال کیا اس آرڈیننس کو جاری کرکے وہ آئینی اختیار

ہے ۔ دوسری بات یہ ہے ۔ جناب والا ۔ کہ میرے فاضل دوست کو یہ چاہئے تھا کہ وہ اس آرڈیننس کو بطور آرڈیننس کے جاری کرنے کے جواز کو سراہتے ۔ پچھلے سیشن میں اس کو لایا گیا کوشش کی گئی کہ اس کو پاس کیا جائے ۔ بجٹ سیشن تھا جس میں کئی قسم کی چیزیں زیر بحث آنی تھیں اس کی وجہ سے وقت نہ مل سکا جتنے کہ سیشن prorogue ہو گیا اور وقت نہ مل سکا جس کے نتیجہ کے طور پر یہ بل پاس نہ ہو سکا ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ یہ مسئلہ ایسا ہے جس میں رقوم کارپوریشن حاصل کر چکی ہے ۔ اگر یہ آرڈیننس جاری نہ کیا جاتا تو خدشہ تھا کہ کہیں لوگ مقدمہ بازی میں نہ پڑ جائیں اور اگر یہ آرڈیننس کسی پچھلی تاریخ سے پاس کیا جائے تو مفاد عامہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے میرے فاضل دوست پرولیج موشن اس لئے پیش کرتے ہیں تاکہ مزید جواب دیا جائے لیکن دراصل مزید جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے لہذا میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو out of order قرار دیا جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ جو قانون سازی ہاؤس کے ذریعہ سے یا ہنگامی قوانین کے ذریعہ سے ہوتی ہے اس بارہ میں ایک نکتہ پر آپ رولنگ دے دیں تو یہ وزرا کے لئے راہنمائی کا باعث ہوگی ۔

ملک اللہ یار خان نے جب تقریر کی تھی تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ جب کوئی قانون بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو یہ معاملہ کونسل آف منسٹرز کے سامنے آتا ہے اور وہ طے کرتے ہیں کہ اسے بل کے ذریعہ

پورا کیا جائے یا ہنگامی قانون کے ذریعہ سے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ آئین کے تحت صرف گورنر صاحب کو یہ بنیادی حق اور اختیار ہے کہ جب وہ دیکھیں کہ کسی قانون کو ہنگامی طور پر بنانے کی ضرورت ہے اور اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے تو وہ اسے بنا دیں - اگر کونسل آف منسٹرز یہ طے کرے کہ یہ قانون جو بنانا ہے اسے بل کی شکل میں لانا ہے یا آرڈیننس کی صورت میں تو یہ breach of privilege ہے -

مسٹر سپیکر - فاروقی صاحب - جب کوئی آرڈیننس جاری کیا جاتا ہے تو اس کے لئے گورنر صاحب تسلی کر لیتے ہیں کہ حالات ایسے ہیں کہ یہ آرڈیننس فی الفور نافذ کر دیا جائے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - مگر غلط مشیرکار جو ہوتے ہیں وہ غلط مشورہ دیتے ہیں -

ملک محمد اختر - ہوئے تم دوست جس کے . . . .

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) - نہ ان سے دوستی اچھی نہ ان سے دشمنی اچھی -

ملک محمد اختر - حسینان فرنگ اچھے -

مسٹر سپیکر - میں فاروقی صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ دے رہا تھا جب دونوں جانب سے interruption ہوئی - مجھے اس سیشن کے پہلے روز ہی فاضل ممبران کو دوبارہ یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا پڑا ہے کہ

جب Chair کی طرف سے ruling دیا جا رہا ہو تو کسی قسم کی کوئی interruption نہیں ہونی چاہئیے ۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے گا ۔

فاروقی صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آرڈیننس کے لئے فاضل وزراء کی تسلی کی نہیں بلکہ گورنر صاحب کی تسلی کی ضرورت ہے میں ان کو آرٹیکل ۷۰ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جب کوئی آرڈیننس جاری کرنا ہو تو اس کے سلسلہ میں گورنر صاحب کی تسلی ضروری ہے کہ حالات اور واقعات ایسے ہیں کہ اسے فی الفور جاری کر دیا جائے ۔ جب وہ یہ محسوس کریں کہ اس آرڈیننس کا نفاذ ضروری ہے یا وہ دیکھیں کہ ان کی تسلی ہو گئی ہے تو پھر ان کو وہ آرڈیننس جاری کرنے کا ضرور حق حاصل ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ .....

Mr. Speaker : Is the Member on a point of order ?

Chaudhri Anwar Aziz : Yes Sir.

جناب والا ۔ میں اس لئے ادب سے بیٹھا رہا ہوں کہ آپ رولنگ دینے والے تھے ۔ اب اس وقت کچھ عرض کرتا ہوں ۔

My submission is that when a constitution is to be applied then at that time it is the spirit of the Constitution which should be kept in view. It has been said that the most democratic constitution is the Russian Constitution. But as far as its effects are concerned we know them very well. In this particular Article of the Constitution that you have before

you, the spirit of the Constitution is this that if the Assembly is not in session and the Governor feels compelled to promulgate an Ordinance then he can do so. But what is really happening is that the Ministers have used these powers in such a way that they sit and decide beforehand whether a particular law is to be brought in the shape of a Bill or Ordinance. Thereby they are impairing the very spirit of the Constitution. When the Ministers are preparing to make a particular law which they want to enforce they should bring it in the form of a Bill and not an Ordinance. But what is happening is that they are deciding beforehand to bring about an Ordinance after the Members have gone home. They are taking away the privilege of the House and they are impairing the authority of this Assembly. I would once again say that it is the the spirit which is more important in such a decision and not the words because words can be twisted this way or that way.

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister of Law (Mr. Ghulam Ali Allah Bachayo Akhund) : Sir, it is incorrect to say that the Ministers sit for the purpose of deciding that an Ordinance should be promulgated where a law is necessary to be brought in the shape of a Bill. It is only under compelling circumstances when the House is not in session and when circumstances require that a law must necessarily be brought or a piece of legislation should be brought about that the Governor is to be satisfied, and when he is satisfied he makes and promulgates an Ordinance. It is not the Ministers' job nor do the Ministers render that kind of assistance to the Governor. Any such duty is not performed by the Ministers.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ دونوں وزراء کی باتوں میں تضاد ہے ۔ ملک اللہ یار خان صاحب نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ جب کونسل آف منسٹرز یہ محسوس کرتی ہے کہ کوئی قانون بل کی شکل میں نہیں آنا چاہئیے ۔ بلکہ آرڈیننس کی شکل میں آنا چاہئیے ۔ تو پھر اسے بطور آرڈیننس نافذ کر دیا جاتا ہے ۔ میں یہ بلا خوف تردید کہتا ہوں ۔

اب وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ ایسا پروسیجر نہیں ہے - اس کی وضاحت ہونی چاہئیے کہ ان کا پروسیجر کیا ہے -

Mr. Speaker I will now give my Ruling so far as the privilege motion is concerned.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جب کوئی قانون بنانا مقصود ہوتا ہے تو وہ کونسل آف منسٹرز کے سامنے آتا ہے اور جب وہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ وہ قانون نافذ ہونا چاہئیے تب اسے بل یا آرڈی ننس کی صورت میں لایا جاتا ہے - جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسے بل کی صورت میں لایا جائے یا آرڈی ننس کی صورت میں لایا جائے - اس کا فیصلہ گورنر صاحب کرتے ہیں -

* X X X X X X X مسٹر حمزہ -

Mr. Speaker : The remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly.

The Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Bill, 1967 was never introduced in the Assembly as a Bill and the Governor was competent to issue it in the shape of an Ordinance. There is no breach of privilege and the motion is ruled out of order.

**Expunged as ordered by the Speaker.*

RE: EXCLUSION OF THE WEST PAKISTAN PAT FEEDER CANAL (CONTROL AND PREVENTION OF ALIENATION OF LAND) ORDINANCE, 1967 FROM THE AGENDA FOR THE 26TH SEPTEMBER, 1967.

Mr. Speaker : Next motion, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Aktar ; Sir, I ask for leave of the House to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred by excluding the West Pakistan Pat Feeder Canal(Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967 from the Orders of the Day for the meeting of the Assembly to be held on Tuesday, the 26th September 1967 at 8.30 a.m. on the direction of the Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Mr. Speaker : That is all. The motion should conclude here.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے گذارش یہ کرنا ہے کہ آپ نے جو Orders of the Day. کل کے لئے جاری کیا تھا ۔ اس میں یہ تین آئٹم تھے ۔

A Minister to lay on the Table the following Ordinances :—

(1) The Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967.

(2) The West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967.

(3) The West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967.

مجھے پہلے یہ کہنا ہو گا کہ اس میں جو breach of privilege ہے وہ کافی سنگین ہے ۔ یہ جو ایجنڈا ۲۵ ستمبر کے لئے تھا ۔ اس میں یہ تین آئٹم تھے ۔

(1) "A Minister to move that the Assembly do approve of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

(2) Malik Muhammad Akhtar to move that this Assembly disapprove the Kara-chi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan.

III. (1) A Minister to move that the Assembly do approve of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

(2) Malik Muhammad Akhtar to move that this Assembly disapprove the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan."

Sir item No. III of the Revised Agenda has heen eliminated, *i.e.* a Minister to move the resolution and Malik Muhammad Akhtar to move for the disapproval of the resolution.

جناب والا ۔ اب یہاں پوزیشن کچھ نئی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر Orders of the Day کو تبدیل کر سکتے ہیں ۔ آرٹیکل ۷۹(۲) کے تحت یہ چیز ضروری ہے ۔ اگر اجازت ہو تو میں اسے پڑھ دوں ۔

"An Ordinance made and promulgated under this Article shall, as soon as is practicable, be laid before the Assembly of the Province."

Sir, I lay stress on the words that an Ordinance is to be placed before the Assembly as soon as is practicable.

اب جو ترمیم شدہ رولز آف پروسیجر ہے آپ ان کو دیکھیں ۔

Rule 89-A says—

(1) "A Member may move a resolution for disapproval of an Ordinance under clause (2) of Article 79 of the Constitution after giving five clear days' notice of his intention to do so.

(2) A Member may move a resolution for the approval of an Ordinance under clause (3) of Article 79 of the Constitution after giving five clear days' notice of his intention to do so.

(3) Where a notice is given under sub-rule (1) of a resolution for the disapproval of an Ordinance and a notice is also received in respect of the same Ordinance under sub-rule (2) of a resolution for approval of the same Ordinance, the latter resolution shall have precedence over the resolution for the disapproval of the Ordinance "

جناب والا ۔ یہ Orders of the Day کو تبدیل کر سکتے ہیں لیکن جہاں تک ہنگامی قانون کا تعلق ہے وہ آرٹیکل ۹۷(۲) کے تحت as soon as is practicable ہے۔ اس لئے یہ اس کی violation کر رہے ہیں ۔ انہوں نے ہنگامی قانون کو پہلے قانون کے مطابق پیش کر دیا اس کے بعد اس کو یہ withdraw کر رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کے سامنے یہ بات اس لئے گوش گزار کرنی چاہتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن نہایت ہی اہم اور ضروری ہے ۔ اس میں ایک constitutional point ہے جو involve ہو جاتا ہے ۔

Anybody who has moved a resolution for the approval of the Ordinance, he may withdraw it. What about the resolution of disapproval, which I made ? How are they justified to withdraw my resolution of disapproval when I am competent to make a resolution for disapproval of any Ordinance, and it is on the Agenda. I was to be taken up this morning.

جناب والا ۔ یہ ہمارا جو حق ہے انہوں نے اس کو breach کیا ہے

اور ایوان کے حق کو in general breach کیا ہے اور میرے right کو in particular breach کیا ہے ۔ میں اس کے متعلق آپ کی رولنگ چاہوں گا بلکہ میں مطالبہ کروں گا کہ آپ مجھے حکم دیں اور مجھے اجازت دیں to move a resolution for disapproval of the Ordinance جب اس کی باری آئے گی میں اس کو پیش کر سکتا ہوں ۔ disapproval کے ریزولیوشن کو withdraw کرنا وزیر قانون صاحب اور Minister of Parliamentary Affairs کا کام نہیں ہے ۔

Mr Speaker : He has not given notice of any resolution of withdrawal.

Malik Muhammad Akhtar : What else has happened, may I know the state of affairs.

Mr. Speaker : Actually it has happened like this that he has revised the Orders of the Day, which he can revised so far as the Government business is concerned. Your resolution was to succeed his resolution, and since his resolution was not on the Orders of the Day, your resolution under rule 89(*a*) (4) was postponed.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I would like to be enlightened on this point. How is he empowered to take away my resolution of disapproval from the agenda ? If there is any provision Sir, I will be satisfied and I will not press my motion. Let him explain Sir.

Mr. Speaker : If he wants that the resolution of his, which is for approval of the Ordinance, should not be taken up today, how can we place your resolution on the Orders of the Day ? On what authority ?

Malik Muhammad Akhtar : I will be re-stressing my point just a while. This is a new point. I may be in the wrong but let us thrash it out thoroughly.

Sir, I will refer to Rule 89-A of the Rules of procedure. It says—

(1)" A Member may move a resolution for disapproval of an Ordinance under clause (2) of Article 79 of the Constitution after giving five clear days notice of his intention to do so."

It was done Sir.

(2) "A Member may move a resolution ...

Mr. Speaker : Don't read it please; read sub-rule (4).

Malik Mnhammad Akhtar : In that sub-rule they move a resolution for approval...

Mr. Speaker : Sub-rule (3) I mean to say.

Malik Muhammad Akhtar : When both the resolutions are received, the resolulion for the approval shall have precedence over the resolution for disapproval. Sir, the question is that both the resolutions go hand in glove.

Mr. Ahmedmian Soomro : Point of order Sir. He has said that they have moved a resolution. They have not yet moved the resolution of approval; they have given notice of moving the resolution. If they had moved the resolution, then it would have been a different thing. Therefore, he should be corrected that they have not moved the resolution.

Malik Muhammad Akhtar : Notice has been included in the agenda. I can concede your powers to defer certain items but I cannot concede the powers of the Government to defer a motion or a resolution of an amendment by any Independent or Opposition Member, which stands on the agenda. So, Sir, my humble submission is that you are there to conduct the day to day proceedings. You can order that, but as your honour has remarked, he has changed the Orders of the Day, that has substantiated my point and my objection has more weight now.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I will invite the attention of the House to Article 79, and the amendments therein. Parts (2) and (3) are relevant. Part (2) contemplates laying before

the House of an Ordinance. Then para (3) contemplates a resolution for approval of an Ordinance, and the stages are different. The laying of an Ordinance has to be"as soon as is practicable", And that can be done on the first day or, if no business is transacted, on any subsequent day when the business is transacted So far as the resolution for approval of an Ordinance is concerned, it has to be within the prescribed period and under Article 79(6) the 'prescribed period' has been defined as—

> "the period ending forty-two days after the first meeting of the Assembly of the Province following the promulgation of the Ordinance"

Therefore, the resolution for approval can be moved at any time within the prescribed period of forty-two days. Now what has happend is this.....

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order.

Mr. Speaker : Please take your seat.

Minister for Law : All that I have done is that I have acted under rule 22 of the Rules of Procedure.

> "Arrangement of Government business—
>
> On days allotted for transaction of Government business the Secretary shall arrange Government business in such order as the Minister-in-Charge of Parliamentary Affairs or the Parliamentary Secretary may intimate."

All that I have intimated is that the arrangement shall be in the 'following order' and the resolution for approval will not be placed on the agenda of the House according to the revised agenda, according to the intimation and according to rule 22 of the Rules of Procedure. Therefore, I am well within my rights not to bring that resolution today or to bring it at any time within forty-two days. So far as rule 89 (A) is concerned, my friend seems to be labouring under some mis-conception. His resolution for the disapproval of an Ordinance follows the resalution of approval. If the resolution of approval is not placed on the agenda, and which is within my powers to intimate that it may not be placed on the agenda tomorrow or after five days or on the forty-first

day of the promulgation of the Ordinance and of the commencement of the Assembly, then the resolution of disapproval has to come when the resolution of approval is put on the agenda. It cannot take precedence over the resolution of approval. Therefore, necessarily, that could also not be of placed on the agenda and, under these circumstances, there is nobr each privilege of the House. On the contrary, it is the privilege of the Minister-in-Charge of Parliamentary Affairs to arrange the business of Government in the manner he may intimate under rule 22. I fail to understand as to how any breach of privilege has occurred. I, therefore, request that the motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : Under rule 22 of the Rules of Procedure, the Orders of the Day is prepared by the Secretary under the directions of the Minister-in-Charge of Parliamentary Affairs and in this case the Orders of the Day was actually prepared under the directions of the Minister-in-Charge of Parliamentary Affairs. The Minister was well within his rights to change the Orders of the Day. So far as the contention of Malik Muhammad Akhtar is concerned, rule 89(A), sub-rule (3) is very much clear. He had given notice of a resolution for disapproval but a resolution for disapproval could only succeed the resolution of approval and not precede it. Since the resolution of approval had been postponed there was no alternative but to postpone the resolution of disapproval also. In my opinion no breach of privilege has taken place and, therefore, the motion is ruled out of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF THE KARACHI ADMINISTRATION TO REPAIR THE CRACKED DAM OF LIARI RIVER

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions and the first is by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : I beg to ask for leave to move a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite

matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the resentment and unrest prevailing among the people of Karachi, due to the Karachi Administration's failure to repair the cracked dam of Lairi River which resulted in the over-flow of the river during the recent rains of Karachi, causing considerable loss of valuable lives and property.

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ opposed جناب والا ۔ میں اس تحریک التوا کی مخالفت قانونی طور پر بھی اور واقعاتی طور پر بھی کرتا ہوں ۔ قانونی طور پر مخالفت اس بنا پر کرتا ہوں کہ کسی مسئلے کو تحریک التوا کے ذریعے زیر بحث لانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مسئلہ فوری اہمیت عامہ کا حامل ہو ۔ اس تحریک التوا کے ذریعے میرے فاضل دوست ایک ایسے مسئلے کے سلسلہ میں حکومت کی ایک کوتاہی کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں جس مسئلے کا وقت عملاً گزر چکا ہے کیوں کہ اس مذکورہ بند کی اگر مرمت نہیں کی گئی تو اب اس کی ''فوری اہمیت'' اس حد تک نہیں رہ جاتی کہ اس مسئلے کو اس وقت اس معزز ایوان میں زیر بحث لانے کی غرض سے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ واقعاتی طور پر میں اس کی مخالفت اس بنا پر کرنا چاہتا ہوں کہ میری اطلاع کے مطابق یہ بند دریائے لیاری پر نہیں ہے ۔ میں یہ مانتا ہوں کہ فاضل محرک اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن میری جو اطلاع ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے کہ یہ بند لیاری پر موجود نہیں ہے بلکہ دو فٹ اونچی دیوار اس کے کنارے کے ساتھ بنائی گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اور بند کس کو کہتے ہیں ۔

وزیر بلدیات - بند وہ ہوتا ہے جس سے کسی چیز کو بند کیا جائے (قطع کلامیاں)

جناب والا - دوسری بات یہ ہے کہ میری اطلاع کے مطابق اس دیوار میں ایک جگہ پر ایک شگاف بارش سے پہلے پیدا ہو گیا تھا لیکن جب متعلقہ افسران کو اس کے بارے میں اطلاع ملی تو اس شگاف کو بوریوں سے بھر دیا گیا تھا - اس کے علاوہ اس مرتبہ بارش بھی بہت زیادہ ہوئی تھی - آپ اندازہ لگائیے کہ جہاں بارش کی سالانہ اوسط پانچ انچ ہے وہاں پر دس دن میں تیس انچ بارش ہوئی جس کی وجہ سے پانی اتنا زیادہ بہا کہ وہ دو فٹ اونچی دیوار کے اوپر سے گزر گیا - یعنی پانی اس دیوار کے کسی شگاف میں سے ہو کر نہیں گزرا بلکہ دیوار کے اوپر سے ہو کر بہا ہے - اور تیسری بات یہ ہے کہ تحریک التوا میں صورت حال یہ بتائی گئی ہے کہ پانی دیوار کے شگافوں میں سے گزرا اور اس طرح جانی اور مالی نقصان ہوا - لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ مالی نقصان تو پانی کے overflow ہونے کی وجہ سے ہوا اور جو جانی نقصان بیان کیا گیا ہے وہ دو صورتوں میں ہوا ہے - ایک صورت تو یہ تھی کہ کچھ لوگ پانی میں اتر کر دریا کو عبور کرنا چاہتے تھے ان کے اس فعل کی وجہ سے جانی نقصان ہوا اور دوسرے یہ کہ بجلی کے جھٹکے لگنے کی وجہ سے بھی جانی نقصان ہوا - لیکن دیوار کے اوپر سے جو پانی بہا ہے اس کی وجہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا - تو واقعاتی طور پر بھی اس میں حکومت کی کوئی کوتاہی نہیں ہے اور قانونی طور پر بھی حکومت کو اس کے لیے مورد الزام نہیں ٹھہرایا

جا سکتا ۔ یہ درست ہے کہ کسی مسئلے پر دو رائیں ہو سکتی ہیں اور اس مسئلے کے متعلق یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ جس نے بھی اس میں کوتاہی کی ہو اس کو سزا دینی چاہیے ۔ لیکن یہ بات کہ اس مسئلے کی اتنی اہمیت ہے کہ اس پر بحث کرنے کے لیے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے مجھے اس سے اختلاف ہے ۔ میرے خیال میں میرے اس بیان کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویسے بھی اب یہ مسئلہ اپنی اہمیت کھو چکا ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے فاضل محرک ۔ جو الزام لگایا ہے وہ بھی نا درست ہے ۔ تو اس لیے میں جناب والا سے یہ استدعا کروں گا کہ قانونی بنا پر اور واقعاتی بنا پر بھی اس تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاروقی صاحب ۔ یہ overflow بارش کی زیادتی کی وجہ سے ہی ہوا تھا ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر بلدیات کی دونوں باتوں کا جواب عرض کئے دیتا ہوں ۔ جہاں تک اس کے قانونی پہلو کا تعلق ہے ۔ اس بارے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے جس بات کے لئے یہ تحریک التوا پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کی نا اہلی کی وجہ سے لوگوں کو جو نقصان پہنچا ہے اور ان میں اس وجہ سے جو بے چینی موجود ہے اس کی بنا پر اس کی urgency اب بھی قائم ہے اور اس پر اس معزز ایوان میں بحث کی ضرورت ہے ۔ اس سلسلے میں جناب

وزیر متعلقہ نے جو بیان دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ان کی اطلاع ناقص ہے ۔ دراصل صورت حال یہ ہے کہ اخبارات میں دو دن پہلے ہی لیاری کے گرد و نواح میں رہنے والوں کی طرف سے خطوط چھپتے رہے ہیں جن کی cuttings میرے پاس بھی موجود ہیں ۔ ان میں یہ واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ لیاری ڈیم میں شگاف موجود ہیں ۔ اور اگر ان کی مرمت بروقت نہ کی گئی تو وہاں کے لوگوں کو نقصان پہنچے گا لیکن اخبارات کے ذریعے حکومت کی توجہ دلانے کے باوجود بھی حکومت نے اس طرف توجہ نہیں دی اور در حقیقت ڈیم کی مرمت بارش کے بعد کی گئی ۔

وزیر بلدیات ۔ یہ نا درست ہے ۔ جو شگاف پڑ گئے تھے ان کو بارش سے پہلے بند کر دیا گیا تھا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ کی اطلاع نا درست ہے ۔ آپ ان تاریخوں کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شگاف بارش کے بعد بند ہوئے تھے ۔ اور پھر جناب والا ۔ بارش کا پانی بھی تو بعد میں اس بند کے اوپر سے گزرا تھا اور شگاف میں سے پہلے گزرا تھا ۔ بند کے اوپر سے تو پانی اس وقت گزرا جب پانی بہت زیادہ ہوگیا ۔ شگاف میں پانی زیادہ گزرنے کے بعد جب پانی کا دباؤ اور زیادہ ہوا تو بند کے اوپر سے بھی بہنے لگا ۔ لیکن یہ کہنا کہ شگاف کی مرمت بارش سے پہلے ہوئی تھی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاروقی صاحب ۔ overflow تو پھر بھی ضرور ہوا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - یعنی اگر یہ شگاف بند بھی تھا - تب بھی overflow ہوا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - لیکن شگاف کے بند ہونے سے جو پانی اس طرف گزرا اس سے تو نقصان ہوا تھا -

وزیر بلدیات - اب وہ act of nature میں بھی دخل دیتے ہیں -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ شگاف کو پہلے کیوں بند نہیں کیا گیا -

وزیر بلدیات - اس میں تو بوریاں بھر دی گئی تھیں -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - بوریاں تو بعد میں ڈالی گئی تھیں - بارش سے پہلے نہیں ڈالی گئی تھیں - یہ بوریاں تیس تاریخ سے پہلے نہیں ڈالی گئی تھیں -

وزیر بلدیات - جناب والا - مالی نقصان overflow کی وجہ سے ہوا ہے اور وہ ہوتا ہی رہتا ہے اور جانی نقصان جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں بجلی کے جھٹکے کی وجہ سے ہوا ہے اور اس وجہ سے ہوا ہے

کہ لوگ چڑھتے دریا میں سے گزر رہے تھے ۔ یہ اگر دیوار ہوتی تو بھی نقصان ہوتا اور دیوار نہ ہوتی تو بھی یہ نقصان ہوتا ۔

Mr. Speaker : As the facts have been denied by the Minister of Basic Democracies . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : What about urgency ? Will you kindly give any ruling on that point ?

Mr. Speaker : As the Minister for Basic Democracies has denied the facts and moreover the damage was done due to over-flow of the river and on account of heavy rains, therefore, that was on account of natural action. Hence no negligence on the part of the Government has been made out; the motion is ruled out of order.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ business of the day پہلے لے لیں ۔ باقی adjournment motions بعد میں لے لیے جائیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میرے دو motions ہیں وہ آپ پہلے لے لیں کیوں کہ مجھے باہر جانا ہے ۔

Mr. Speaker : We will take up these two adjournment motions.

FAILURE OF THE KARACHI ADMINISTRATION TO REMOVE THE RESIDENTS OF JHUGGIES AND LOW LYING AREAS TO SAFER PLACES

Mr. Speaker : Yes. No. 2, Mr. Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I ask for leave of the House to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unrest prevailing among the people of Karachi, due to the administration's failure to remove the residents of juggies and low-lying areas of Karachi to safer places before the rains started pouring in the last week of July 1964, which resulted in considerable loss of life and property.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ opposed جناب والا ۔ اس سلسلے میں واقعات کی پوزیشن یہ ہے کہ بارش کے موقع پر بھی کچھ لوگ ایسے تھے جن کو اطلاعات یہ دی گئیں تھیں کہ آپ ان مقامات سے اٹھ جائیں ۔ ان کی منتیں سماجتیں کی گئیں ۔ اور حکومت کی طرف سے ان کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنی اپنی جگہوں کو چھوڑ کر باہر آ جائیں ۔ اور جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے کراچی کے لوگوں نے بارش کے زمانے میں بھی باہر آنے سے انکار کیا باوجودیکہ ان کی منتیں اور خوشامدیں کی گئیں ۔ چنانچہ K.D.A. نے Liyari river پر demarcation کر دی تھی کہ اس مقام سے آگے خطرہ ہے اور اس کے آگے لوگ نہ جائیں ۔ مگر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لوگوں کو اٹھانے میں بہت سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں ۔ K.D.A. اور اسی طریقے سے دوسرے متعلقہ محکموں نے اس بات کی کوشش کی کہ پانی سے گھرے ہوئے مقامات سے لوگ نکل آئیں ۔ مگر لوگ باہر آنے کے لیے تیار نہ ہوئے ۔

یہ ایسا act of nature ہے جس کے متعلق حکومت کو پہلے سے علم نہیں ہوتا ہے کہ ان دنوں میں بارش ہوگی ۔ اور اتنی بارش ہوگی اور فلاں فلاں مقامات پر بارش سے اتنا اتنا نقصان ہوگا ۔ حکومت نے انتہائی کوشش کی کہ لوگوں کو بارش سے نقصان نہ ہو ۔ مگر لوگوں نے حکومت سے تعاون نہ کیا ۔ یہ سب لوگ un-authorised occupants تھے ۔ اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت یا حکومت کے افسران کی طرف سے اپنی کار کردگی کے سلسلے میں یہ کوئی failure نہیں ہے بلکہ یہ مقامی افراد جو بارش سے متاثر ہوئے ہیں یہ ان کے عدم تعاون کا نتیجہ ہے ۔ اب جہاں تک کہ قانونی کارروائی کا تعلق ہے ان کو بارش کے متعلق پہلے سے حکومت کی جانب سے مطلع کیا جا چکا تھا لیکن وہاں سے لوگ ہٹنے کے لیے تیار نہ تھے ۔ اس کے باوجود گورنمنٹ نے اپنے محدود وسائل اور ذرائع سے جو کچھ بھی ممکن ہو سکتا تھا وہ سب کچھ کیا ۔ چنانچہ میرے دوست کے علاوہ کراچی کا ہر ایک شہری اس بات کا گواہ ہے کہ حکومت نے اس سلسلے میں بہت کافی کام کیا ہے ۔ حکومت نے کراچی کے مصیبت زدہ افراد کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ۔ یہاں تک کہ حکومت وقت کے بدترین مخالف بھی حکومت وقت کی تعریف کر رہے تھے کہ کسی حکومت نے کراچی والوں کے ساتھ اس قسم کا اچھا سلوک کبھی نہیں کیا تھا ۔ اور یہ کہنا کہ یوں کیوں نہیں ہوا اور ایسا کیوں نہیں ہوا اس قسم کے اعتراض کرنا کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ انسانوں میں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں جن کے لیے انسانوں کو concession دیا جاتا ہے ۔ متاثرہ علاقے سے لوگ عین وقت پر نکلنے کے

لیے تیار نہیں تھے ۔ باوجود اس کے کہ ان کو notice دیا گیا ۔ ان کی منتیں سماجتیں کی گئیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ وہاں سے ہٹنے کے لیے تیار نہ ہوئے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو یہ معاملہ urgent ہے ۔ نہ important ہے اور نہ recent occurrence ہے ۔ اس لیے میں اس پر بحث کئے جانے کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ مجھے افسوس ہے کہ وٹو صاحب نے کہا ہے کہ اس مسئلے کی ایسی اہمیت نہیں ہے کہ اسے اس وقت یہاں زیر بحث لایا جائے ۔ چنانچہ انہوں نے اس کے اسباب پیش کئے ہیں جو میرے لئے قابل قبول نہیں ہیں ۔ انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ یہ پہلے کیوں نہ سوچا گیا ۔ اس وقت کیوں یہ کام نہیں کیا گیا ہے ۔ وقت آنے سے پہلے ہر قسم کی تدابیر کو سوچا جاتا ہے تا کہ جو نقصان متوقع ہے وہ نقصان نہ ہونے پائے ۔

(اس مرحلہ پر وزیر بنیادی جمہوریت کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے) ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ ذرا بیٹھئے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں interruptions ہوتے ہی رہتے ہیں مگر جس طریقے سے انہوں نے کہا ہے کہ ''آپ بیٹھئے'' یہ کچھ مناسب نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : There shall be no cross talk.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کراچی کی بارش کی صورت یہ تھی کہ ۱۷ جولائی کے اخبار میں یہ پیشن گوئی کی گئی تھی کہ بارش سخت ہوگی - چنانچہ کراچی کے کمشنر کا یہ اعلان ہے کہ آئندہ ماہ شدت کے ساتھ بارش ہوگی - اور کراچی ایڈمنسٹریشن کو یقین تھا کہ بہت شدت کے ساتھ بارش ہوگی - بارش کے قبل کراچی کو zone wise تقسیم کیا گیا اور مقامی لوگوں کو اس بات کی ہدایت کی گئی تھی کہ اگر ضرورت پڑے تو آپ Magistrates کو contact کریں - مگر جو لوگ دریا کے bed میں رہ رہے تھے ان کو وہاں سے ہٹانے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا - ۲۳ جولائی سے بارش ہوئی مگر ان کو ہٹانے کا ۳۱ جولائی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا - آپ کو چاہئے تو یہ تھا کہ بارش شروع ہونے سے پہلے وہاں کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہونچا دیتے - مگر ایسا نہیں کیا گیا - اس بارش کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا اور ۲۰ قیمتی جانیں ضائع ہوئیں - اور وہاں سے لوگوں کو بر وقت انتظامیہ نے محفوظ مقامات پر پہونچانے کا کوئی انتظام نہیں کیا - حالانکہ low-lying area کے لوگوں نے قبل از وقت حکام متعلقہ کے پاس پہونچ کر ان کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کی کہ ہمیں محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا جائے - مگر ان عرضداشتوں کا لحاظ بالکل نہیں کیا گیا - کراچی میں بارش کی تباہ کاریوں کا حال یہ تھا کہ میں نے خود جا کر دیکھا ہے بعض بعض علاقوں میں

گلے گلے تک پانی موجود تھا ۔ اور یہ سارا جو نقصان ہوا ہے اس کی پوری ذمہداری انتظامیہ پر عائید ہوتی ہے

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ خاص طور پر یہ روشنی ڈالیں کہ جب سے آپ کی حکومت یہاں آئی ہے یہ آفتیں کیوں اتنی تیزی سے یہاں آ رہی ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ اس وقت جو آفتیں اتنی تیزی سے آ رہی ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ آپ یہاں موجود ہیں ۔

جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے فرمایا تھا کہ اس بارش کے سلسلے میں اتنے انتظامات کر لیے گئے کہ ان کی وجہ سے عوام کے مصائب میں بہت حد تک کمی واقع ہوئی جیسے Sector officers وغیرہ کا تقرر ۔ چنانچہ ان انتظامات کی تعریف ہمارے دوست فاروق صاحب نے اپنی زبان سے ایک میٹنگ میں خود کی تھی ۔ اور ایڈمنسٹریشن کی داد دی تھی ۔ ایک طرف آپ میٹنگ کے اندر حکومت کی کارکردگی پر داد دیتے ہیں اور دوسری طرف آپ یہاں بیٹھ کر حکومت کو بد نام کرتے ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے آپ کی حکومت کی کارکردگی پر کبھی داد نہیں دی تھی کہاں کی بات کر رہے ہیں آپ ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ایک بات مجھے بھی یاد ہے کہ آپ

کہا تھا کہ حکومت نے اچھا خاصا کام کیا ہے آپ نے محتاط طور پر کہا تھا اگرچہ آپ نے کارپوریشن میں جو میٹنگ ہوئی تھی اس کے اندر بتلایا تھا کہ حکومت نے بہت اچھا کام کیا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروق ۔ میں نے تو گورنر صاحب کو لکھ کر بھیجا ہے اس میں اُن کی توجہ کی بہت تعریف کی ہے لیکن مجھے لوکل انتظامیہ پر اعتراض ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے پوری توجہ دی ہے اور اپنا فرض ادا کیا ہے اب یہ نہ مانیں تو پھر کیا ہو سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister for Basic Democracies every step was taken before the rains started for giving all facilities to the people of Karachi. The motion is not based on established facts and it is, therefore, ruled out of order.

FAILURE OF THE GOVERNMENT TO REHABILITATE THE RESIDENTS OF JHUGGIES AND LOW-LYING AREAS AFFECTED BY RAINS IN KARACHI

Mr. Speaker : Next motion. No. 3. Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence namely, the unrest prevailing among the people of Karachi, due to Government's failure to take immediate and adequate steps to rehabilitate the residents of jhuggies and low-lying areas who had lost their dwelling places and properties during the rains of the last week of July, 1967.

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ I oppose it Sir. جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ اس واقعہ کو دو مہینے کا عرصہ ہو گیا ہے یہ واقعہ جولائی کے آخری ہفتہ کا ہے ۔ یہ recent occurrence نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے جو کچھ humanly possible اس نے کیا ہے اس میں نیوی اور ائیر فورس نے بھی امداد کی ہے ۔ اس کام کے لئے ۱۰۶ ریلیف سنٹر قائم کئے گئے تھے۔ وہاں مفت کھانا دیا جاتا تھا ۔ آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں گا کہ ان کو ۱۵ ہزار من غلہ مفت دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ کمشنر صاحب کی کوشش سے امیر لوگوں سے عطیہ جات کی درخواست کی گئی اور یہ اطلاع ملی ہے کہ ۱۲ لاکھ کی مالیت کی چیزیں وہاں پہنچائی گئیں ۔ اور ان میں تقسیم کی گئیں ۔ خود حکومت نے ۱۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ contribute کیا ہے جو تقسیم ہو رہا ہے اور کافی حد تک تقسیم ہو چکا ہے ۔ وہاں پر جھگیوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کے سلسلہ میں لوگوں کو آباد کیا گیا ہے اور ہمیں اس وقت تک کسی ذریعہ سے بھی کوئی شکایت نہیں ملی ۔ اس کے علاوہ میرے رفیق کار جناب وٹو صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ حکومت کی اس لحاظ سے تعریف کی گئی ہے ۔ تو مجھے تعجب ہے کہ فاروق صاحب کیسے satisfy نہیں ہوئے وہ کون سا طریقہ ہے جس سے حکومت انہیں مطمئن کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حکومت نے ان لوگوں کو آباد کرنے کے لئے کیا کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ حکومت نے تمام لوگوں کو جو نشیبی علاقوں میں تھے

وھاں نہیں چھوڑا ۔ ھر ایک کو پلاٹ وغیرہ دئے گئے ھیں ۔ اور دئے جا رھے ھیں ۔ ان کو دوبارہ نشیبی علاقوں میں بسنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ چونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ھے اس لئے اس میں کچھ وقت ضرور لگے گا ۔ حکومت اپنی طرف سے سب کچھ کر رھی ھے انشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ھو جائے گا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا۔ جناب وزیرصاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ھے اس سے تو میری تحریک التوا کی urgency اور بڑھ جاتی ھے ۔ اسے دو ماہ ھو چکے ھیں اور میں بھی جانتا ھوں کہ ان لوگوں کو بے گھر ھوئے دو ماہ ھو گئے ھیں ۔ اس عرصہ میں حکومت انہیں ابھی تک آباد نہیں کر سکی ۔ اس طرح یہ مسئلہ اور یہ تحریک التوا زیادہ توجہ کی مستحق ھو جاتی ھے ۔ آپ کو معلوم ھے کہ ۱۴۶۴۹ افراد بے گھر ھوئے ھیں ۔ اب تک کورنگی نالہ کے قریب انہیں چند پلاٹ دئے گئے ھیں ۔ لیکن ان لوگوں کو ابھی تک وھاں shift نہیں کیا گیا ۔ ان لوگوں کے جو نقصانات ھوئے ھیں اور ان کے پورے گھر لٹ گئے ھیں ان کے ازالہ کے طور پر ان کو—۲۷ روپیہ فی خاندان کے حساب سے مدد دی گئی ھے ۔ تاکہ وہ اپنے لئے کوئی جھگی وغیرہ بنا لیں ۔ آپ نے جو فرمایا ھے کہ ۲ء۱ لاکھ روپیہ کی مالیت کی چیزیں جمع کی گئی ھیں وہ کہاں ھیں ؟ ان بیچاروں کو تو صرف ۲۷ روپیہ فی خاندان دیا گیا ھے ۔ اس معمولی سی رقم سے وہ کیسے گھر بنائیں گے ۔ ان کا جو مال و متاع برباد ھوا ھے وہ ۲۷ روپیہ میں کس طرح پورا کریں گے ۔ اور وہ کیسے rehabilitate ھو سکیں گے ۔ اتنی

رقم میں دو چھپریں بھی نہیں بن سکتیں - پھر آپ نے کون سا rehabilitation کا حق ادا کیا ہے ؟ کوئی خدا کا خوف نہیں - ۱۵ ہزار خاندان تباہ ہوئے - گھر برباد ہوئے - ان کا سامان پانی میں بہہ گیا اور آپ نے صرف ۷۲ روپے فی خاندان دے کر چھٹی کر لی - آپ ہی بتائیں کہ یہ تحریک التوا کس طرح بے موقع ہے -

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کتنے خاندانوں کو امداد دی ہے - کتنے لوگوں نے جھگیاں بنا لی ہیں - جو دریا کے bed میں تھے یا جن کو وہاں سے نکالا گیا ہے ان میں سے کتنے خاندانوں کو پلاٹ دئے گئے ہیں اور اس کے بعد ان کو کیا کیا سہولتیں دی گئی ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ تو ایک تحریک التوا ہے - زیادہ تفصیلات حاصل کرنے کے لئے آپ کو چاہئیے تھا کہ ایک ریزولیوشن لے آتے تاکہ یہاں تمام تجاویز اور اقدامات زیر بحث لائے جا سکتے - اس تحریک التوا کے متعلق اگر حکومت کوئی action لے رہی ہے تو پھر وہ ضابطہ کے مطابق ہے اور تحریک التوا کی ضرورت نہیں رہتی -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - چونکہ ہمیں بالعموم یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ جو steps لئے گئے ہیں وہ adequate ہیں یا immediate ہیں - اس لئے یہ تحریک التوا پیش کی گئی ہے -

Mr. Speaker : Government has already taken action and is taking steps to rehabilitate the people who have lost their dwelling places in Karachi during the rains. The motion is ruled out of order.

We will take up the rest of the adjournment motions tomorrow.

ANNOUNCEMENTS

RE: MEETINGS AND HOURS OF SITTINGS OF THE ASSEMBLY

Mr. Spekker : Now, there are two announcements.

Secretary : In pursuance of Rule 17 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, Mr. Speaker has been pleased to direct that with effect on and from 25th September, 1967 the Assembly shall meet on all week days except Saturdays, Sundays, and Public Holidays.

In pursuance of Rule 18 of the said Rules, Mr. Speaker has been pleased to direct that the sittings of the Assembly shall ordinarily commence at 8.30 a.m. each day and conclude at 12.00 p.m. on Fridays and 1.30 p.m. on other days.

PANEL OF CHAIRMEN

Secretary : As required by Rule 5 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, the Speaker of the Provincial Assembly has been pleased to nominate the following Members of the Assembly to form the Panel of Chairmen in the order of priority for the September-October Session of the Assembly :—

1. Malik Qadir Bakhsh.
2. Nawabzada Rahimdil Khan.
3. Kazi Muhammad Azam Abbasi.
4. Major Muhammad Aslam Jan.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS

Mr. Speaker : There is one motion regarding the extension of time by Mr. Ahmedmian Soomro.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, I beg to move :

> That the period for the submission of the report of the Special Committee appointed for consideration of the Privilege Motion of Mr. Hamza, MPA, in respect of the statement made by Mr. Ghulam Yazdani Malik be extended upto the 30th April, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the period for the submission of the report of the Special Committee appointed for consideration of the Privilege Motion of Mr. Hamza, MPA, in respect of the statement made by Mr. Ghulam Yazdani Malik be extended upto the 30th April, 1967.

The motion was carried.

ORDINANCES

(LAID ON THE TABLE)

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. First item. Minister of Law.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir I beg to lay on the Table the following Ordinances :

(1) The Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967.

(2) The West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967.

(3) The West Pakistan Essential (Control) (Amendment) Ordinance 1967.

ORDINANCES

(DISCUSSED)

THE KARACHI MUNICIPAL CORPORATION TERMINAL TAX (VALIDATION) ORDINANCE, 1967.

Mr. Speaker : Next item please.

Minister of Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, I beg to move—

> That the Assembly do approve of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

Mr. Speaker : The motion moved is—

> That the Assembly do approve of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔

اس آرڈی ننس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ۱۹۶۰ء میں Municipal Administration Ordinance لاگو کیا گیا اور اس سے پہلے کراچی میں سٹی آف کراچی میونسپل ایکٹ ۱۹۳۳ء لاگو تھا اس ایکٹ کے تحت کارپوریشن کو ٹرمینل ٹیکس لگانے کی اجازت تھی - ۱۹۶۰ء میں جس وقت Municipal Administration Ordinance لاگو کیا گیا تو ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کے بارے میں میونسپل کمیٹیز سے اختیارات واپس لے لئے گئے لیکن رولز جاری رہے تو اس سلسلے میں ایک فریق نے ھائی کورٹ میں اس ٹرمینل ٹیکس کے خلاف چارہ جوئی کی جس میں ھائی کورٹ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ ٹیکس درست طور پر جاری ھوا ھے اس کے خلاف فریق مذکور نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی اور اس میں یہ فیصلہ ھوا کہ یہ ٹرمینل ٹیکس ناجائز ھے - چنانچہ اس سال ۷—مارچ کو جب سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ آیا تو ۳۰—اپریل کے گزٹ کے ذریعہ وھاں octroi لاگو کر دی گئی - اب یہ عرصہ جو ۱۶—اپریل ۱۹۶۰ء سے ۳۰—اپریل ۱۹۶۷ء تک کا آتا ھے اس میں عملی طور پر ٹرمینل ٹیکس وصول ھوتا رھا - ٹرمینل ٹیکس کے وصول ھونے کے ساتھ ساتھ وہ خرچ بھی ھوتا رھا اگر یہ معزز ایوان اس validating آرڈی ننس کو approve نہ کرے تو اس سے بے پناہ عملی دقتیں پیش آنے کا احتمال ھے - اس ٹیکس کے متعلق سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ھے کہ یہ ٹیکس خلاف قانون تھا - اس سلسلے میں میں ایک بات اور بھی عرض کر دوں کہ ھائی کورٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ یہ ٹیکس درست تھا مگر سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ ٹیکس درست نہیں ھے اور سپریم کورٹ نے اس

سلسلے میں جو قانونی نکتہ بتایا اس کے بارے میں اور اس کے interpretation میں اختلاف ہو سکتا ہے ۔ وہ کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ ہو اور وہ خواہ کسی نے بھی فیصلہ دیا ہو وکلاء حضرات یہ جانتے ہیں کہ اس کی interpretation میں اختلاف ہو سکتا ہے ۔ اس فیصلہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ اس میں کسی فریق کی کوتاہی نہیں ہے بلکہ قانون کی اپنی جگہ پر پیچیدگی ہے جو اس چیز سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگر آپ اس قانون کو پاس نہ کریں گے تو نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ کارپوریشن سے یہ ساری رقم واپس لینے کا تقاضا کریں اور یہ رقم ۱۹۶۰ء سے لے کر ۳۰—اپریل ۱۹۶۷ء تک ۹—کروڑ ۹۲—لاکھ ۷۵—ہزار تین سو ۱۰—روپے ہے جو کارپوریشن کو اس عرصے میں وصول ہوئی اور یہ مفاد عامہ پر خرچ ہوئی ۔ اتنی بڑی رقم کا واپس دیا جانا یا دے سکنا کارپوریشن کے لئے ناممکن ہے کیوں کہ وہ خرچ کی جا چکی ہے اور اب اس رقم کی وصولی اس آرڈی ننس کے ذریعہ validate کی گئی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ اس رقم کو validate کر دیا جائے اور دوسرے جو رقم ابھی بقایا ہے اسے وصول کرنے کا بھی اختیار کارپوریشن کو حاصل رہے جو رقم ابھی تک وصول ہونے والی ہے وہ تقریباً ۲۸—لاکھ ۴۰—ہزار ہے اگر میں یہ کہوں کہ اس کی وصولی کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر یہ صورت پیدا ہو جائے گی کہ جن لوگوں نے صحیح وقت پر ادائیگی کر دی ہے ان لوگوں کو نقصان پہنچے گا اور جن لوگوں نے صحیح وقت پر ادائیگی نہیں کی ہے وہ ان ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر ناجائز طور پر یہ فائدہ اٹھا جائیں گے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس آرڈی ننس کو

اس عرصہ کے لئے جو گزر چکا ہے اور اس ٹیکس کو مزید وصول کرنے کے لئے validate کر دیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے octroi کا انتظام کر دیا جائے ان معروضات کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا معصوم سا آرڈی ننس ہے - ہم نے بل لانے کی کوشش کی مگر اسمبلی کے prorogue ہونے کے باعث بل نہ آ سکا اور ہم نے اس آرڈی ننس کو نافذ کیا کیوں کہ اگر یہ آرڈی ننس نہ ہوتا تو writs ہو جاتیں اور لوگ واپسی زر کا مطالبہ کر دیتے اس سے بے پناہ دقتیں پیدا ہوتیں اور لوگوں کو litigation کے مواقع مل جاتے اور پھر اس کے بعد اگر عدالتوں میں مقدمات جاتے تو لوگ یہ کہتے کہ چونکہ عدالتوں میں مقدمات جا رہے ہیں - اس لئے گورنمنٹ آرڈی ننس لا رہی ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ معزز ایوان اس آرڈی ننس کو منظور فرما دے -

Mr. Speaker : We will now take up the amendments. First amendment is from Malik Muhammad Akhtar. That amendment is ruled out of order as this is beyond the scope of the Ordinance.

Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next is from Major Muhammad Aslam Jan.

Major Muhammad Aslam Jan : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for figures, comma and word "16th April, 1960" occurring in line 7, the figures, comma and word "11th April, 1960" be substituted.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is :

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for figures, comma and word "16th April, 1960" occurring in line 7, the figures, comma and word "11th April, 1960" be substituted.

Minister of Basic Democracies : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دراصل ان کو اصرار ہے کہ یہ اگر غلط بات بھی کریں تو اعتراض نہ کیا جائے میں جناب منسٹر صاحب کی خدمت اقدس میں یہ عرض کروں کہ گذشتہ کم و بیش ۵ سال سے وہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے ساتھ deal کرتے رہے ہیں ۔ جناب ایک بالکل بے ضرر سی امنڈمنٹ میں یہ عرض کیا گیا ہے کہ جب سپریم کورٹ نے اس آرڈیننس کے خلاف فیصلہ دیا تو انہوں نے یہ آرڈیننس validation کے لیے جیسا کہ انہوں نے بھی فرمایا ہے اس ایوان میں پیش کیا اور یہ چاہتے ہیں کہ اس کی validation کی جائے ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اس وقت میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے دو نسخے ہیں ایک تو جناب والا printed ہے یعنی

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum. Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میرے پاس میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے دو نسخے ہیں اس میں پہلا یہ ہے یعنی میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس ۱۹۶۰ جس میں لکھا ہے ۔

"An Ordinance to consolidate and amend the law relating to municipal administration in Pakistan."

Gazette of Pakistan Extraordinary, 11th April, 1960.

جناب والا ۔ ذرا اسی چیز کا اگلا حصہ ملاحظہ فرمائیں جس کو میں چاہتا ہوں کہ کہہ دوں ۔

"Whereas it is expedient to consolidate and amend the law relating to municipal administration in Pakistan ;

Now, therefore, in pursuance of the Proclamation of the seventh day of October, 1958, and in exercise of all powers enabling him in that behalf, the President is pleased to make and promulgate the following Ordinance :—"

مسٹر سپیکر ۔ کیا کوئی تاریخ لکھی ہوئی ہے ۔ کیا گزٹ آف پاکستان میں ۱۱ اپریل کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ گزٹ میں تاریخ ہے جناب والا ۔ اس سے آگے چل کر enforcement کی کلاز بھی ہے جو مجھے پڑھنی ہوگی ۔

"This Ordinance may be called the Municipal Administration Ordinance, 1960. It extends to the whole of Pakistan."

یعنی جیسے کہ کراچی کا میونسپل ایکٹ ۱۹۳۳ کا ہے اور Bombay Act بھی ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو نوٹ فرما لیں کیونکہ یہ ان کے کام آئے گا ۔ جناب سپیکر۔ اس سے آگے چل کر سیکشن ۳ ہے جو اس طرح پر ہے ۔

"This Section and Section 3 shall come into force at once, and the remaining provisions of the Ordinance shall come into force in such areas and on such dates as the Government may, by notification in the official Gazette, appoint in this behalf."

جناب والا ۔ میری contention یہ ہے کہ یہ نافذالعمل فوراً ہوگا کیوں کہ اس کی extension تمام پاکستان کے لیے تھی ۔ میرے پاس ایک کتاب بھی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ضروری ہے کہ دو شہادتیں ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید پھر میں ان کو باور کرا سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۰ کو enforce ہو گیا تھا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میرا یہی خیال ہے ۔

This is my contention unless it is contradicted by a document on the other side.

تو جناب والا اس کے بعد میرے پاس ایک کتاب ہے جو آپ کی لائبریری میں مع commentary کے موجود ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔

Published in the Gazette of Pakistan Extraordinary, 11th April, 1960.

اب جناب والا ۔ validation جو کرنی مقصود ہے وہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی جو رولنگ تھی یعنی میری مراد پی ایل ڈی ۱۹۶۷ سپریم کورٹ ۲۴۱ سے ہے جس کے ذریعہ یہ declare کیا گیا تھا کہ یہ ultra vires ہے ۔ اس کی اور بہت سی تفاصیل ہیں لیکن میں تمام کی تمام تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا کیوں کہ وقت کم ہے بلکہ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے تحت انہوں ۔ ان تمام ٹیکسوں کو continue کیا اس میں اس طرح کہا گیا ہے ۔

"On the coming into force of this Ordinance in any area, the enactments mentioned in the First Schedule shall, if and in so far as applicable to that area, stand repealed.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ کون سا سیکشن آپ پڑھ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں جناب سیکشن ۴ پڑھ رہا ہوں ۔

(2) Where an enactment stands repealed under sub-section (1), any appointment, rule, regulation, or bye-law made, notification, order or notice issued, tax imposed or assessed, contract entered into, suit instituted or action taken under such enactment shall, so far as it is not inconsistent with the provisions of this Ordinance and the Rules, be deemed to have been respectively made, issued or assessed, entered into, instituted or taken under this Ordinance "

یعنی جناب والا ۔ یہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۰ء کو میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کا نفاذ ہوگیا ۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق اس ٹیکس کو خلاف قانون قرار دیا گیا اور دفعہ ۴ کے تحت اس کی collection شروع کر دی کیوں کہ ان کی assumption ہے کہ ٹرمینل ٹیکس دفعہ ۴ کے تحت آتا ہے ۔ بہر حال یہ چیز میں آرڈیننس کو oppose کرتے ہوئے عرض کردوں گا ۔ تو قصہ مختصر یہ کہ اس وقت یہ بات بے ضابطگی پر مبنی ہے اور زیر بحث آرڈیننس کے نفاذ سے یہ بے ضابطگی کرنا چاہتے ہیں اور یہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس جو ۱۱ اپریل ۱۹۶۰ کو نافذ ہوا یہ اب اس کی enforcement چاہتے ہیں جناب والا ۔

"Notwithstanding the repeal of the City of Karachi Municipal Act, 1933, or anything contained in the Municipal Administration Ordinance, 1960, or in the decision of any Court, the Terminal Tax (not being Terminal Tax on goods or passengers carried by sea or air) levied, charged, collected or realized by the Karachi Municipal Corporation for the period from 16th April, 1960, till 13th April, 1967. . . . ."

جناب والا ۔ میں اس period کو attack کر رہا ہوں کہ ۱۶ اپریل کی بجائے ۱۱ اپریل ہونا چاہیے تھا کیوں کہ اگر یہ plea لے لیں (پھر میاں محمد یاسین خاں وٹو کہیں گے کہ میں اپنے دلائل کو آپ ہی contradict کررہا ہوں) ۔ اگر وہ یہ plea لےلیں کہ کراچی ایریا میں انہوں نے اسے ۱۶ اپریل کی بجائے ۱۱ اپریل کو لاگو کیا تو پھر بھی انہیں ایک نیا آرڈیننس لانا پڑے گا ان پانچ دن کے لیے کیوں کہ یہ جو ۱۱ اور ۱۶ اپریل کا وقفہ ہے یہ کچھ چیز اچھی نہیں اگر ان کے پاس notification ہے کہ

کراچی میں ۱۶ اپریل کو نافذ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ آرڈیننس سرے سے غلط ہے ۔ ۱۱ اور ۱۶ اپریل کے درمیان نا معلوم کتنی رقم تھی جو انہوں نے وصول کی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کا خیال ہے کہ ۱۱ اور ۱۶ اپریل کے درمیان وہ ٹرمینل ٹیکس impose ہو گیا ہوگا ۔

ملک محمد اختر ۔ ان کی collection ٹرمینل ٹیکس کی ہوئی ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ اس وقت اس ترمیم کو قبول نہ کریں تو پھر انہیں نیا قانون بنانا پڑے گا ۔ اگرچہ انہوں نے اسے ۱۱ اپریل کو enforce کیا ہے مگر انہوں نے collection ۱۶ اپریل سے کی ہے اور وہ ناجائز ہے ۔

Mr. Speaker : Yes, the Minister for Local Government.

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ اختر صاحب کو بلا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ اس سے ایوان کا وقت بچ جائے گا ۔

Mr. Speaker : He may come or may not come ; Yes, Wattoo Sahib.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza is not in his seat.

Mr. Hamza : (*after moving to his seat*). There is no quorum., Sir

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*) The House is not in quorum ; let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum.

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے اپنی ترمیم کے ذریعے یہ چاہا ہے کہ موجودہ آرڈیننس کی جو تاریخ ہے اسے ۱۶ اپریل کی بجائے ۱۱ اپریل کر دیا جائے ۔ انہوں نے خود متعلقہ قانون بھی پڑھا ہے مگر اتفاق کی بات ہے کہ انہوں نے ان الفاظ کو جو بالکل واضح ہیں اور جن کے بارہ میں قوانین میں اور عدالتوں کے فیصلوں میں خاص طور پر جواز موجود ہے نظر انداز کر دیا ہے ۔ اور extension اور enforcement میں جو فرق ہے وہ اسے نہیں سمجھتے ۔ انہوں نے صرف اس وجہ سے کہ اس میں یہ الفاظ ہیں ۔

"It extends to the whole of Pakistan."

اس سے یہ مراد لے لیا ہے کہ

It comes into force also at once.

حالانکہ جناب والا ۔ ذیلی دفعہ ۳ میں یہ بالکل واضح ہے ۔ میں اب آپ کے سامنے اس کے الفاظ پڑھوں گا ۔

"(3) This section and section 3 shall come into force at once, and the remaining provisions of the Ordinance shall come into force in such areas and on such dates as the Government may, by Notification in the official gazette, appoint in this behalf."

جہاں تک اس کی دفعہ ۱ اور ۳ کا تعلق ہے وہ ۱۱ تاریخ کو لاگو

ہوا ۔ مگر جہاں تک باقی آرڈیننس کا تعلق ہے اس کے بارہ میں حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ آفیشل گزٹ میں notification جاری کرکے مختلف علاقوں میں اسے مختلف تاریخوں پر نافذ کر دے ۔

As far as former Federal Capital Karachi is concerned, the provisions of the ordinance other than Sections 1 & 3 came into force on the 16th April, 1960, by a notification of the Government.

تو اس سلسلہ میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جب ۱۱ تاریخ سے اس آرڈی ننس کو لاگو ہی نہیں کیا گیا ۔ اور اس کا نفاذ ۱۶ تاریخ سے عمل میں آیا تو میرے فاضل دوست کا یہ کہنا کہ ۱۱ تاریخ سے ۱۶ تاریخ تک جو وصولی ہوئی اسے قانون کے مطابق بنایا جائے ۔ کس حد تک درست ہے ۔ جو ٹیکس قانون کے مطابق پہلے ہی valid ہے وہ اسے دوبارہ valid کرانا چاہتے ہیں یہ dual action ہو جائے گی جس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست نے جو ترمیم دی ہے وہ قانونی طور پر غلط ہے عملی طور پر غلط ہے انہوں نے قانون کے اس بنیادی فرق کو ملحوظ نہیں رکھا جو extension اور enforcement میں ہے میرے فاضل دوست کو چاہئیے کہ وہ اسے appreciate کریں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is :

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for figures, comma and word "16th

April, 1960" occurring in line 7, the figures, comma and word "11th April, 1960" be substituted

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for the figures, comma and words "13th April, 1967" occurring in line 8, the figures, comma and words "28th February, 1962" be substituted.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is :

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for the figures, comma and words "13th April, 1967" occurring in line 8, the figures, comma and words "28th February, 1962" be substituted.

Minister for Basic Democracies : Opposed.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ ترمیم دینے کی اس لیے ضرورت سمجھی ہے کہ ہمارے نئے آئین کا نفاذ ہونے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی subject نہیں ہے ۔ نئے آئین کے نفاذ کو میں یہاں پڑھے دیتا ہوں کہ یہ کس تاریخ کو ہوا ۔

"I, Field Marshal Muhammad Ayub Khan, (H. P; H J.) President of Pakistan in exercise of the mandate given to me on the 14th day of February . . . ."

مسٹر سپیکر ۔ ملک اختر صاحب آپ یہ فرمائیں کہ اس کا نفاذ کس تاریخ کو ہوا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس کا نفاذ ۱۹۶۲—۳—۱ کو ہوا

ہے ۔ اس کے بعد آرٹیکل ۱۳۱ کے تحت ہم نے جو legislation کی ہے اس کے متعلق مجھے عرض کرنا ہوگا۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ شیڈول کی آئٹم کو refer کیجئے اس کے متعلق سب حضرات جانتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آرٹیکل ۱۳۱ کے third schedule کی جو item ہے وہ اسے exclusive بنا دیتی ہے ۔ third schedule میں terminal tax کی جو item ہے اس کی definition ہوئی ہے ۔ third schedule میں item دی گئی ہے ۔ item No. 43 duty and taxes کے متعلق ہے ۔

"(g) terminal taxes on goods or passengers carried by sea or air and taxes on their fares and freights."

اس لیے میں نے یہ ترمیم دی ہے اور یہ مرکزی subject بن چکا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That is carried by sea or air.

ملک محمد اختر ۔ انہوں نے terminal tax کی definition کہاں دی ہے ۔ باوجود اس کے کہ آپ نے ان کو warning دی ہے ۔ long title of the ordinance کو دیکھیں ۔

"The Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967."

"Whereas it is expedient to validate the Terminal Tax levied, charged, collected or realized by the Karachi Municipal Corporation under clause (b) of sub-section (2) of section 96 of the City of Karachi Municipal Act, 1933, ..."

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب سب کلاز ۲ کو ملاحظہ فرمائیں آپ Preamble کو نہ پڑھیں ۔

"(not being Terminal Tax on goods or passengers carried by sea or air)".

Malik Muhammad Akhtar : This is the only way-by moving amendments to tell them.

Chaudhri Anwar Aziz : To teach them.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ کیا ان کو افغانستان سے کوئی پڑھانے اور سکھانے آئے گا کہ یہ ایسی contradictory زبان نہ لکھیں ۔ (قطع کلامیاں) میں بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ لفظ لکھ دیا ہے لیکن ان کو لازم تھا کہ Preamble میں یہ بات کرتے Long Title میں یہ بات کرتے اور اس میں ٹرمینل ٹیکس کی definition دیتے ۔ لیجسلیشن میں تو یہ کام نہیں ہوتا کہ لاٹھی پکڑ لی اور ہانک دیا کہ فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک validation ہے ۔ موجودہ form میں جو Long Title اور Preamble ہے یہ صحیح نہیں ہے ۔ اگر یہ موجودہ ہنگامی قانون کو صرف Date of promulgation of the Constitution تک ہی رہنے دیتے تو اچھا تھا ۔ یہ ان کی self-contradictory دفعات ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ Preamble inconsistent ہے اس کے متعلق ترمیم دیں ۔

ملک محمد اختر ۔ Let me have my say یہاں دونوں طرح سے بات ہو سکتی ہے ۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ میں ترمیم اسی پر دوں ۔ یہ کہیں mandatory نہیں کہ میں صرف Preamble یا Long Title کے متعلق ترمیم دوں ۔ Subsequent section جو ہے اس پر ترمیم دی ہے تا کہ وہ in accordance with the law ہو جائے ۔ اگر آپ ایسا ہی کہتے ہیں تو ٹھیک ہے اگرچہ oppose کرتے وقت میں یہ بات کہنے والا تھا ۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام کے تمام ہنگامی قوانین آئین سے inconsistent ہیں ۔ یہ پڑھ لکھ کر کام کیوں نہیں کرتے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو)۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مجھے اپنے دوست کی لکھائی پر خوشی ہے ۔ مجھے ان کی پڑھائی پر بھی خوشی ہے ۔ مجھے ان کی محنت پر بڑی خوشی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا نتیجہ اتفاق سے جہالت نکلتا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے فاضل دوست نے جتنے اعتراضات فرمائے ہیں اگر وہ خود ہنگامی قانون کے الفاظ کو ملاحظہ فرما لیتے تو ان کو اپنے اعتراضات کا جواب ان میں مل جاتا ۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے جو اعتراضات فرمائے ہیں ان کا انہوں نے خود ہی اتنا مدلل جواب دے دیا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کا مزید جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آئین کے مطابق پہلے ہی ہم نے اس کو exempt کر کے علیحدہ لکھا ہے اور جو terminal tax وصول ہوتا رہا ہے اس کے بارے میں validation کے متعلق عرض کیا ہے ۔ الفاظ خاص طور پر یہ ہیں ۔

"(Not being Terminal Tax on goods or passengers carried by sea or air)".

لہذا آئین کے ساتھ اس ہنگامی قانون کا قطعاً کوئی ٹکراؤ نہیں ۔ terminal tax نے ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ اس لئے رکھا ہے کہ اس تاریخ کو ہم octroi کو میں تبدیل کر دیا ہے ۔ اس لئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اسے رد کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, for the figures, comma and words "13th April 1967" occurring in line 8, the figures, comma and words "28th February, 1962" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in para (a) of section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, the comma and words, "and shall not be liable to be refunded" occurring in line 3 be deleted.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is :

That in para (a) of section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, the comma and words, "and shall not be liable to be refunded" occurring in line 3 be deleted.

Minister of B.D. & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Opposed.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے گزارش کرنا ہے کہ

اگر ایک دن کا رونا ہو تو رو کر صبر آئے
ہر روز کے رونے کا کہاں سے جگر آئے

ایک ایک لائن ۔ ایک ایک پیرا ۔ ایک ایک کلاز کے متعلق آپ ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ چونکہ کراچی کے لوگ کافی مال دار ہیں اس لئے وہ اپیل میں جائیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس ہنگامی قانون کو دوبارہ جانچ کیا جائے ۔ میری مراد اور گزارش یہ ہے کہ ان کی جو وصولی ہے صوبائی حکومت اس کے متعلق اس ہنگامی قانون کو لگانے کی مجاز نہ تھی ۔ اور انہوں نے یہ جو کلاز رکھی ہے یہ Limitation Act سے متصادم ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ Limitation Act ایک مرکزی قانون ہے میری مراد Limitation Act of 1908 سے ہے ۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یامین خان وٹو) ۔ اس کے متعلق تو آپ کی ترمیم آگے آ رہی ہے ۔ یہ تو آپ refund کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ "It shall not be refunded"

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ جو آپ کا قانون ہے اور جس کے تحت آپ already collection کر چکے ہیں ۔ یہ دوسری جگہ آئے گا ۔ آپ اٹھائیس لاکھ روپے کو realise نہیں کرائیں گے ۔ میری مراد یہ ہے کہ آپ نے جو اعداد و شمار کم و بیش کروڑوں روپے کے دئیے تھے ، آپ اس invalid آرڈیننس سے وہ loans جائز طور پر refund کراسکیں ۔ میں آپ کے موجودہ آرڈیننس کو جو

کہ غلطیوں کا پلندہ ہے جس میں غلطیوں کی بھر مار ہے ، جس کا Preamble، Long Title آئین سے متصادم ہے ۔ جس کے تحت آپ نے کروڑوں روپے کے اعداد و شمار ابھی یہاں پیش کئے تھے ۔ یہ غیر ذمہ داری متعلقہ محکمے کی تھی ۔ نو کروڑ پچھتر لاکھ تین سو دس روپے کو آپ refund ہونے سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ جو آرڈیننس ہے ، یہ صوبائی ہے اور یہ حکومت یہ رقوم حاصل کرنے کی بالکل حقدار ہی نہیں تھی ، اس Limitation Act کے تحت ۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس ترمیم کو اس طرح سے کر دیا جائے تا کہ یہ جو خلاف قانون action لیا گیا ہے ، اس action کو اور اس آرڈیننس کو جو کہ promulgate کیا گیا ہے ، اس کو nullify کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ ایک ترمیم آپ کی بھی تھی جس کا نوٹس آپ نے تیئس تاریخ کو دیا تھا جس کے ذریعے آپ ''آٹھویں سطر'' میں ''سات مارچ'' substitute کرانا چاہتے تھے ۔ کیا آپ اسے اب پیش کرنا چاہتے ہیں یا اسے اس کے نمبر پر ہی پیش کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اسے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ چونکہ ایک کلاز میں ہی ساری ترامیم ہیں اس لئے میں اسے اپنی باری پر ہی پیش کرلوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی آپ اسے سب سے آخر میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ systematically چلنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوتا اگر آپ اسے اب پیش کر دیتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کو تو بہر حال یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ ترامیم کو جس طرح چاہیں ترتیب دے لیں ویسے اگر جس stage پر میری ترمیم رکھی گئی ہے اگر اسی موقع پر مجھے اجازت دیں تو بہتر ہوگا ورنہ مجھے آپ اگر حکم دیں تو اپنی ترمیم ابھی پیش کرنے میں بھی مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

مسٹر سپیکر ۔ چلئے ۔ اسے اس کے بعد ہی take up کر لیں گے ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے اپنی ترمیم میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس آرڈیننس کے باوجوہ Terminal Tax validate نہیں ہو رہا ہے جس کی وجہ سے وہ یہ چاہتے ہیں کہ refund کرنے کا جو اختیار ہے اس کو محدود کر دیا جائے اور اس کو اڑا دیا جائے ۔ اگر ان کی یہ دلیل مان لی جائے کہ یہ آرڈیننس بذات خود ultra vires ہے تو پھر ان کے ان الفاظ کو ترمیم کرنے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوگا ۔ ان کے دلائل خود ہی ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں ۔ وہ وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ

آرڈیننس ultra vires ہے ۔ تو اگر ایک چیز ultra vires ہے تو اس حساب سے ساری چیز ہی ultra vires ہوئی ۔ اس لئے پھر تو اس میں ترمیم کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اور اگر اس میں کوئی اور چیز شامل بھی کر دی جائے تو بھی اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔ چونکہ ہمارا منشاء دقتوں کو دور کرنا ہے ۔ مشکلات اور مقدمہ بازی کو دور کرنا ہے ، اس لئے ہم نے زیادہ وضاحت کے ساتھ ایسے الفاظ کو درج کر دیا ہے ۔ ہمارا منشاء یہی ہے کہ اس کو refund نہ کیا جائے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is—

That in para (2) of section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, the comma and words, "and, shall not be liable to be refunded" occurring in line 3 be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment please.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That in para (b) of section 2 of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided where any such tax has not been paid or realised before the coming into force of this Act, the same shall only be recoverable in accordance with the provisions of Pakistan Limitation Act."

Mr. Speaker : Malik Sahib, you have written : "in accordance with the provisions of Pakistan Limitation Act.". Is there any statute by that name ?

Malik Mahammad Akhtar : It is Limitation Act.

جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ Limitation Act مثلاً Penal Code کا نام اب Pakistan Penal Code ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو Indian کی بجائے اب اس کا نام Pakistan Penal Code ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کی وضاحت کرنے کے لئے

according to the provisions of the Limitation Act enforced in Pakistan.

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کی یہ ترمیم منظور ہو گی تو اس کے بعد Pakistan Limitation Act رہے گا ۔ کیوں کہ الفاظ تو یہی رہیں گے ۔

ملک محمد اختر ۔ تو اس میں کیا حرج ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ

Is there any statute by the name of Pakistan Limitation Act ?

Malik Muhammad Akhtar : I would like to see my papers before I answer your question.

جناب والا ۔ پاکستان کا لفظ تو نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو پاکستان . . .

Mr. Speaker : Then the amendment is out of order.

Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar. He is not present ; the amendment is not moved. I will now put the resolution to the vote of the House : The question is—

Malik Muhammad Akhtar : Opposed Sir ; I want to speak.

جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ اس آرڈیننس کی ساری سکیم ہی مضحکہ خیز ہے کیونکہ یہ آئین کی بعض دفعات سے بھی متصادم ہے اور میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کی دفعات سے بھی متصادم ہے اور اس کی کوئی legal force اور legal value نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ سب سے پہلے میں سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے جو کہ اس آرڈیننس کے خلاف جا رہا ہے میں PLD, 1967 سپریم کورٹ (۲) نمبر ۱۳ کا حوالہ دے رہا ہوں ۔ میں آپ کے سامنے اس کے پیرا گراف سی ۔ ڈی اور ای پڑھ کر سناتا ہوں ۔ ان میں سپریم کورٹ کے ججوں نے

طریق کار بتایا ہے کہ ٹیکس کس طرح impose ہو سکتا ہے اور validate کیا جا سکتا ہے ۔ صفحہ ۲۴۸ پر انہوں نے یہ کہا ہے ۔

"We are of the view that there is a great deal of force in these contentions. The conscious detention of the provisions contained in section 96 of the Act of 1933, relating to the imposition of terminal tax, and its deliberate exclusion from the Third Schedule, appended to the Ordinance, clearly manifest an intention on the part of the law-giver to exclude the terminal tax from the category of taxes which can be levied by a municipal authority functioning under the Ordinance. A Legislature is deemed to be aware of the previous state of the law and if knowing this it makes a change when repealing it and re-enacting some of its provisions the intention is clearly to effect a change. It follows, therefore, that the previous provisions relating to the imposition of a terminal tax were deliberately removed to denude the Municipal Authorities of this power. The possibility of deeming the previous provisions as having been made under the subsequently enacted law can hardly be visualised. We are unable, therefore, to agree with the High Court that the terminal tax, levied by the Municipal Corporation for the years 1962 and 1963 under the purported exercise of powers given by rule 5-B of the Terminal Tax Rules, introduced in 1957, was continued in operation, by reason of the provisions of sub-section (2) of section 4 of the Ordinance. Nor are we in a position to accept that this tax was referable to any of the items mentioned in the Third Schedule to the Ordinance. The tax for the relevant years was, therefore, in our opinion, imposed illegally and without any lawful authority."

یہ فیصلہ دینے کے بعد وہ یہ کہتے ہیں ۔ یہ concluding پیرا ہے ۔

"It remains now to mention that during the pendency of the proceedings in the High Court the municipal limits of the Karachi Municipal Corporation were extended, by Notification No. SO-IV(LG)KMC-93-61, dated the 20th of June 1964, so as to incorporate within it even the Sind Industrial Trading Estate where the factories of the appellant

are situated. This notification, we are given to understand, has taken effect from 3-7-1964. As from this date the position has, therefore, radically changed, for, the Sind Industrial Trading Estate having become an area within the municipal limits the Municipal Corporation became fully empowered to impose a tax on the import of goods for consumption, use or sale within the Municipality as also to levy a tax on the export of goods from the Municipality under items 4 and 5 of the Third Schedule to the Ordinance The tax, even though described as a terminal tax, may be upheld as taxes under the said items 4 and 5 ; either as an octroi on goods brought into the municipal limits of the Corporation or as a cess on goods exported outside these limits. The Municipal Corporation will, however, , . . ."

جناب والا ۔ یہ وہ لائین ہے جو کہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور جس کے لئے میں نے اتنی لمبی چوڑی quotation دی ہے ۔

"The Municipal Corporation will, however, have to frame rules in that behalf under section 41 of the Ordinance, to provide for the levy of such taxes and to notify the same as required under section 34 of the Ordinance. It can also do so if the Provincial Government under section 36 directs it to levy such a tax. But this cannot be done under the existing Terminal Tax Rules, framed the Municipal Act of 1933. Fresh action will have to be taken if provision has not already been made in that behalf under the powers given by the Ordinance of 1960."

جناب والا ۔ میں مودبانہ معافی مانگتے ہوئے اتنی لمبی quotation دینے کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے ججوں نے خود ہی قرار دیا ہے کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کر موجودہ صورت میں محض rules frame کرنے سے اور اس Terminal Tax کو یہ declare کرنے سے کہ یہ octroi ہے ، یہ سارا دھندا rules frame کرنے سے دور ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ میں زیادہ پڑھتا ہوں ۔ لیکن یہ ان کی زیادتی اور زبردستی ہے کہ یہ Supreme Court کے واضح observation کے باوجود ایک ایسا قانون ایوان کے اندر

لے آئے ہیں جس کے ذریعے سے انہوں نے ایک سنسنی پیدا کر دی ہے کہ یہ پچھلا سات سال کا ٹیکس جو ہے اس کے لئے ایک Validation Ordinance لگائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ Municipal Administration Ordinance میں مزید دفعات کے تحت یہ Taxes محض Rules کو frame کرنے سے ہی لگائے جا سکتے تھے ۔ مجھے Technical اعتراض اس ordinance پر ہے اور وہ یہ ہے ۔ جناب والا ۔ کہ ان کو جو powers حاصل ہیں ان کے ماتحت وہ ایسا نہیں کر سکتے ہیں ان کو یہ powers تو ضرور ہیں کہ وہ ایسے قوانین کو بنا کر ان کو validate کر سکتے تھے ۔ اب ان کو ایک اور مشکل ہے اور وہ جناب والا یہ ہے کہ یہ imposition of taxes کے سلسلہ میں Article 90 of the Constitution کے تحت اس اسمبلی کو حق حاصل ہے ۔ اس لئے جناب والا ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ Municipal Administration Ordinance کے تحت یہ یقیناً amendment اس کے اندر کر سکتے تھے لیکن Terminal Tax کے validation کے لئے یہ جو ordinance لے کر آئے ہیں وہ درست نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ Article 90 of the Constitution یہ ظاہر کرے گا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے اندر سے تھوڑا بہت پڑھنا چاہتا ہوں ۔

"No tax shall be levied for the purposes of a Provincial Government except by or under the authority of an Act of Provincial Legislature."

اس چیز سے آپ اندازہ فرمائیں کہ اس کا Preamble inconsistent ہے اس کی long title جو ہے وہ inconsistent ہے یہ Limitation Act Central Act جو ۱۹۰۸ء سے چل رہا ہے اس کے provision کے ساتھ inconsistent ہے ۔ پھر یہ ہے کہ Article 90 کے تحت imposition of taxes کے اختیارات ہرگز

گورنر صاحب کو حاصل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اختیارات Provincial Legislature کو حاصل ہیں اور Provincial Legislature ہی اس مسئلے میں enactment کر سکتا تھا ۔ مگر یہ Taxation کے powers کو assume نہیں کر سکتے ہیں اس لئے مجھے یہ گذارش کرنا ہے اور Article 79(3) کی طرف refer کرنا ہے جس کے تحت آپ Resolution لا سکتے ہیں Article 79(3) کے تحت وہ legislation ضرور کر سکتے ہیں مگر جب وہ legislation ہاؤس میں آ کر approve ہو تب ہی وہ Act of Legislature بن سکتا ہے گورنر صاحب کا تنہا یہ function نہیں ہے کہ وہ ایکٹ کا legislation کریں ۔ اس طرح سے جناب والا ۔ انہوں نے یہ بھی violation کیا ہے ۔ میں Provincial Legislature کا definition دہرانا نہیں چاہتا ہوں ۔ Provincial Legislature وہ چیز ہے کہ پہلے گورنر صاحب ایک کام کو کریں ۔ پہلے اسمبلی ایک tax کو impose کرے اور اس کے بعد گورنر صاحب اس کی sanction دیں اور پھر وہ Act of Provincial Legislature بن سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ موجودہ حالت میں یہ stage پورا کیا گیا کہ گورنر صاحب نے ٹیکس لگا دیا ہے اور اب وہ ratify ہو جائے گا ۔ اس دوران میں جس طریقے سے انہوں نے اس ٹیکس کو impose کیا ہے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس کو ratify کرتے تب بھی وہ Act of Legislation نہیں بنتا تھا ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ گذارش کروں اور Municipal Administration Ordinance کے سیکشن ۳۳ کو refer کروں گا جس میں یہ دیا گیا ہے ۔

"33. Municipal Taxation.—A Municipal Committee, with the previous sanction of the Government, may levy, in the prescribed manner, all or any of the taxes, rates, tolls and fees mentioned in the Third Schedule."

یہ تھرڈ شیڈول کے مطابق impose کر سکتے ہیں ۔ سیکشن ۳۶ کے تحت گورنمنٹ ہدایات دے سکتی تھی ۔

"36. Directions with regard to levy of tax etc.—

(1) The Government may direct any Municipal Committee—

(a) to levy any tax, rate, toll or fee which the Municipal Committee is competent to levy under section 33 ; or

(b) to increase or reduce any such tax, rate, toll, or fee, or the assessment thereof, to such extent as may be specified ; or

(c) to suspend, abolish or exempt any person or class of persons or property or class of property from the levy of any such tax, rate, toll or fee.

(2) If a direction issued under sub-section (1) is not complied with within the specified time, if any, the Government may make an order giving effect to the direction."

جناب والا ۔ انہوں نے تو یہ کر بھی دیا ہے کہ آئندہ ٹیکس وصول کرنا ہے اور وہ ہدایات جو سپریم کورٹ کی تھیں کہ اسے octroi declare کرکے آئندہ وصولی شروع کر دیں اگر ایسا کریں تو ان کا وہ ایکشن legal ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو پھر میں عرض کر دوں کہ اس بل کے objects and reasons میں لکھا ہے کہ اسے بطور octroi وصول کریں ۔ existing provisions کے مطابق اگر آپ ہلکی سی ترمیم کر دیتے تو صحیح تھا ۔ اس میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ لیکن اب آپ رولز frame کرکے اس کو impose کر رہے ہیں اور یہ imposition جائز ہے اگر آپ item 4 & 5 of third schedule read with Municipal Administration کے مطابق Ordinance کے لئے Import & Export of goods octroi declare

کرتے ہیں ۔ میں یہ بات واضح کر دوں کہ اس آرڈیننس کو Provincial Taxation کے طور پر بنا کر لگانا آپ کے دائرہ میں نہیں ہے نہ تھا اور نہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ یہاں پھر آپ ایک غلط کام کو دھرا رہے ہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ آرڈیننس invalid ہے اس کا نفاذ آئین کے آرٹیکل ۱۳۱ read with third schedule inconsistent رہ جاتا ہے ۔

جو طریق کار آئین کے آرٹیکل ۱۳۱ میں دیا گیا ہے اس کے علاوہ آرٹیکل ۹۰ کے ساتھ بھی اس کا تضاد ہے ۔ یہ محض رولز بنا کر ٹیکس لگا سکتے تھے یا Municipal Administration Ordinance میں بذریعہ ترمیم ایسا کرسکتے تھے لیکن اب جو ایک fresh tax کے طور پر لا رہے ہیں یہ ultra vires ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی چھوٹا سا تین دفعات پر مشتمل ہنگامی قانون اصول عدل و انصاف کے منہ پر ایک طمانچہ ہے ۔ اگر یہ ایوان اس کی منظوری دے دیتا ہے تو اس صوبہ کے ۵ کروڑ عوام کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے حقوق اگر ملک کے سپریم کورٹ کے پاس بھی محفوظ نہیں تو پھر ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کہاں جائیں ۔ جو لوگ اس ایوان کے اندر یا ایوان کے باہر ہیں ان کے لئے عدل و انصاف اور حقوق کا تحفظ اگر سب سے بڑی عدلیہ کے اختیار میں نہیں تو ملک کے rulers جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور رطب اللسان ہیں ان کا سر جھک جانا چاہئے ۔

جہاں تک اس ہنگامی قانون کا تعلق ہے اس کو پیش کرتے ہوئے وزیر بلدیات نے فرمایا ہے کہ انتظامیہ کے کام کی غلطی کی وجہ سے یا کسی افسر حکومت کی حماقت کی وجہ سے یا قوانین میں غلط معنی آفرینی کی وجہ سے ٹیکس کراچی کی حدود میں نافذ کیا گیا ہے۔ جس کا کراچی کارپوریشن کو اختیار نہیں تھا۔ لیکن وہ دو سال تک ٹیکس وصول کرتے رہے ہیں۔ اس سے جو لوگ متاثر ہوئے انہوں نے عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ملک کی سب سے بڑی عدالت نے جو فیصلہ کیا اس کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں جو چند فقروں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہے :

> "For these reasons, we allow this appeal and declare that the Terminal Tax levied for the years 1962 and 1963 and for the period from 1st January, 1964, to 3rd July, 1964, if any levied, was without lawful authority and illegal and direct the Municipal Corporation to refrain from imposing or recovering such tax for the said period as also to refund any portion of such tax, if already recovered, to the appellant."

جناب والا۔ یہ فیصلہ اپنی جگہ پر بالکل واضح ہے اس میں کوئی ابہام نہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد دیا ہے کہ کارپوریشن کو اس ٹیکس کے نافذ کرنے کا اختیار نہیں تھا اور جو ٹیکس وصول کیا گیا ہے وہ غلط تھا غیرقانونی اور اصول عدل و انصاف کے خلاف تھا۔ کارپوریشن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ عدالت عالیہ کا حکم تھا کہ جن لوگوں سے یہ غیر قانونی ٹیکس وصول کیا گیا ہے۔ ان کو واپس کیا جائے۔ میں جناب وزیر بلدیات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس ٹیکس کے نفاذ کو validate کریں اور اس کے اثرات کو کالعدم

کرنے کے لئے وہ جو ایک قانون نافذ کر رہے ہیں اس سے اصول عدل و انصاف کے تقاضے کیسے پورے ہوتے ہیں ۔ جب کہ عدالت عالیہ نے ایک فیصلہ کر دیا ہے اس کو چھوڑ کر آپ ایک نیا قانون کس طرح لا سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں حکومت کی بات نہیں کرتا ۔ میں ایک عام انسان کی بات کرتا ہوں ۔ ایک ایسے فرد کی بات کرتا ہوں جس کا تعلق کاروبار سے ہے ۔ اگر اس کی دکان میں اس کا سیلز مین کسی چیز کی قیمت کم بتا دیتا ہے تو مالک اپنے ملازم کی بات کو honour کرتے ہوئے وہ نقصان برداشت کر لیتا ہے اور کم قیمت پر سودا دے دیتا ہے یا ایک شخص کسی چیز کی قیمت لگا دیتا ہے اور بعد میں بدل جاتا ہے تو اس دکاندار کی ساکھ بازار میں گر جاتی ہے اور کاروباری وقار مٹ جاتا ہے ۔

جناب وزیر متعلقہ نے ۹ کروڑ یا سات کروڑ روپیہ کی رقم بتا کر اس معزز ایوان کے اراکین کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اور فرمایا ہے کہ اتنی بڑی رقم کے پیش نظر یہ قانون پاس ہونا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم کا مسئلہ نہیں یہ وقار کا مسئلہ ہے ۔ ملک کے وقار کے مقابلہ میں ایک کروڑ یا دس کروڑ یا بیس کروڑ رقم کی کوئی حقیقت نہیں ۔ یہ عدلیہ کے وقار کو ٹھیس لگنے کا مسئلہ ہے حکومت کی کارکردگی کی ساکھ قائم رہنی چاہئے ۔ روپیہ کا نقصان بڑی چیز نہیں یہ آنی جانی چیز ہے لیکن وقار وہ چیز ہے جو ہمیشہ قائم رہتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسل سے وزیر متعلقہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس معاملہ میں عدلیہ کے

وقار کو رکھنا چاہتے ہیں اور اگر وہ اس ملک میں حکومت کی ساکھ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس قسم کے قوانین اس ایوان میں لانے سے گریز کریں - روپیہ کوئی چیز نہیں ہے یہ پھر حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن کھویا ہوا وقار اور عزت نہیں حاصل ہو سکتے -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - یہ ہنگامی قانون میرے نقطہ نظر سے عام قوانین میں سے نہیں ہے - بلکہ اس میں ایک خاص بات جس کے متعلق محترم فاروقی صاحب نے ارشاد فرمایا ہے - وہ یہ ہے کہ اس ہنگامی قانون کے ذریعہ اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیا گیا ہے - یہی نہیں بلکہ اس ہنگامی قانون کے اور بھی پہلو ہیں اور میں ان پہلوؤں کے متعلق تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کروں گا - میرے نزدیک یہ ہنگامی قانون عام ہنگامی قوانین کی صف میں شامل نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ اس قانون کا اطلاق زمانہ ماسبق سے ہے یعنی گذشتہ زمانے سے اس کا اطلاق کیا جا رہا ہے - - جس روز کہ یہ قانون بنایا گیا تھا دراصل اس کا نفاذ اس روز سے نہیں بلکہ اس سے ۷-سال قبل سے ہوا - جناب والا - آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اس قسم کے قوانین کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا جن کا اطلاق زمانہ ماسبق سے ہو بلکہ تعزیری قوانین کے متعلق خود ہمارے آئین میں ایک شق موجود ہے کہ کسی قسم کا تعزیری قانون زمانہ ماسبق سے عاید نہیں کیا جائے گا - جناب والا - میں جناب وزیر بلدیات کی خدمت میں نہایت مودبانہ گزارش کروں گا انہوں نے چند سال وکالت بھی کی ہے اور وہ قانون دان ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے

کہ نہ صرف تعزیری قوانین jurisprudence کی رو سے زمانہ ماسبق سے ناقابل نفاذ ہیں۔ بلکہ وہ قانون جن کو substantive law کہا جاتا ہے اس کے متعلق بھی jurist کی رائے یہ ہے کہ ان کا اطلاق بھی زمانہ ماسبق سے نہیں ہونا چاہئے ۔ اگرچہ ہمارے آئین میں اس کی ممانعت نہیں ہے ۔ procedural law کے متعلق jurist اجازت دیتے ہیں کہ خاص خاص حالات میں procedural law کو اس طرح ڈالا جائے کہ زمانہ ماسبق سے ان کا اطلاق ہو ۔ لیکن substantive law اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ایک ایسا قانون جس سے ٹیکس عائد کرنا مقصود ہو اور جس سے عوام سے روپیہ اکٹھا کرنا مقصود ہو کو زمانہ ماسبق سے نافذ و عاید نہ ہونا چاہئے ۔

آج جناب والا ۔ اس موضوع پر دو وزراء صاحبان نے اور محترم دوست ملک محمد اختر صاحب نے اظہار خیال فرمایا ہے کہ آیا اس قسم کے قوانین کو ہنگامی قانون کی شکل میں نافذ کرنا چاہئیے یا نہیں ۔ یہ ایک طویل بحث ہے لیکن میں اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں جناب ملک اختر صاحب سے اس بارے میں متفق نہیں ہوں کہ ٹرمینل ٹیکس کے متعلق گورنر صاحب آرڈی ننس جاری نہیں کر سکتے ۔ کیوں کہ اگر آرٹیکل ۴۶ — کو دیکھا جائے تو اس میں میونسپل ٹیکسز کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جرمانہ عائد کرنے کے اختیار کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ۔ باقی تمام قسم کے ٹیکسز صرف یہ اسمبلی ہی عائد کر سکتی ہے ۔ اس لئے میں یہ مانتا ہوں کہ اس آرڈی ننس کے ذریعہ گورنر صاحب کو اس ٹیکس کو validate یا قانون کے مطابق بنانے کا حق تھا مگر ٹیکس عاید

کرنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن بحث آج اس قسم کی چل نکلی ہے کہ اسے کن صورتوں میں پیش ہونا چاہئیے تھا میں اس وقت اس کو صرف دو فقروں میں عرض کروں گا ۔ اس پر تفصیل سے کسی اور موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا مجھے وزراء صاحبان سے قطعی اتفاق نہیں ہے کہ گورنر صاحب جب چاہیں اس صوبے میں آرڈی ننس نافذ کر سکتے ہیں ۔ اگر وہ ایسا کریں تو اس آئین جس کی رکھوالی اور جس کے مطابق چلنے اور جس کی تابعداری کا انھوں نے حلف اٹھایا ہے اس کی خلاف ورزی ہو گی کیوں کہ عام حالات میں قانون سازی کی ذمہ داری صرف اس ایوان کو حاصل ہے ۔ ہنگامی حالات ہیں بلکہ اس قانون کا نام ہی جو گورنر صاحب اپنے خاص اختیار سے نافذ کرتے ہیں ہنگامی قانون ہے غرضیکہ بعض ہنگامی حالات میں اس طریق سے قانون سازی ہو سکتی ہے ۔ اس وقت میں اس موضوع پر اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا ہوں لیکن یہ دعویٰ کہ گورنر صاحب ہر وقت آرڈی ننس جاری کر سکتے ہیں درست نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ قانون ایک اور اس لحاظ سے بھی دوسرے قوانین سے نرالہ ہے کہ اس قانون کے ذریعے ایک ایسے بلدیاتی ادارے کو تقریباً دس کروڑ روپیہ ہضم کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے بلکہ دس کروڑ سے بھی زیادہ روپیہ ہضم کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے جو اپنے فرائض منصبی سے حد درجہ کوتاہی برت رہا ہے ۔ اور ایک ایسے ادارے کو جو اپنے فرائض سے کوتاہی برت رہا ہو جو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا اس کے حق میں رعایت کے طور پر اس کو ان تمام ذمہ داریوں

سے جو سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت اس پر عاید ہوتی ہیں بری الزمہ قرار دے دینا بہت بڑی زیادتی ہے ۔

جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں بلکہ اس صو۔ کا ہر فرد بشر جانتا ہے کہ کراچی کا یہ ادارہ وہاں کے عوام کے لئے پینے کا پانی تک میسر کرنے سے قاصر ہے ۔ وہ ایک modern اور ایک خوبصورت شہر ہے ۔ اس کی صفائی کا انتظام اگر یہ بلدیاتی ادارہ نہیں کرسکتا تو اس کو رعایت کے طور پر اور انعام کے طور پر دس کروڑ روپیہ دے دینا جائز نہیں ہے جو نہ صرف اپنے فرائض منصبی کو انجام دینے سے قاصر ہے بلکہ یہ ادارہ وہ تمام ذمہ داریاں جو کہ عوام کی جانب سے اس پر عائد ہوتی ہیں ۔ وہ بھی پورا نہیں کر سکتا ۔ مثال کے طور پر عوام کی جانب سے ٹیکسوں کے اکٹھا کئے ہوئے روپے کو محفوظ رکھے اور اس کو بیجا صرف میں نہ لائے ۔ یہ اس ادارہ کی اہم ترین ذمہ داری ہے ۔ لیکن ۱۵—لاکھ کی آرٹ گیلری تو یہ ادارہ بنا سکتا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ کروڑوں روپیہ اس ادارے نے ایسے بینکوں میں رکھے ہوئے ہیں ۔ یہ اس پچھلے دنوں اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا ۔ ان بینکوں نے ان رقوم کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے ۔ شائد کچھ بینکوں سے رقم مل جائے ۔ لیکن اس ادارے کا اکثر و بیشتر سرمایہ جو بعض بینکوں میں پڑا ہے وہ اس کو نہیں ملے گا ۔ آخر کیا اس ادارے کی یہ ذمہ داری نہ تھی کہ وہ ایسے بینکوں کی تحویل میں پبلک کے اس سرمائے کو رکھے جن سے جب اس ادارے کو ضرورت پڑے تو وہ وہاں سے سرمایہ حاصل کر سکے جناب والا ۔ کراچی کارپوریشن کے متعلق یہ بہت بڑا scandal ہے ۔ کہ

اس کا سرمایہ ایسے بینکوں میں پڑا ہے کہ جنہوں نے اس کے چیکوں کو honour کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ادارہ جس کے لئے اتنی بڑی رعایت مانگی جا رہی ہے کہ دس یا ساڑھے دس کروڑ روپیہ کی رقم اس کو طشتری میں پیش کی جا رہی ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس کا کردار کیا ہے ؟ ایک مثال عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا۔ کراچی کارپوریشن نے ۱۹۶۶ء میں کراچی میں ایک مذبح جس کو انگریزی میں abattior کہتے ہیں کے بنانے کی سکیم بنائی ۔ اس سکیم پر ۳ کروڑ روپیہ کی لاگت کا تخمینہ تھا ۔ اس سال کے اوائل میں اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مذبح کراچی کارپوریشن خود نہ بنائے بلکہ اس کے لئے ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی بنا دی جائے اور چیئرمین کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ Nerr & Company (Pak.) Limited. سے گفت و شنید کریں ۔ گفت و شنید کا نتیجہ چیئرمین صاحب نے کارپوریشن کے سامنے پیش کیا کہ ۳۰ فی صد حصے کارپوریشن خریدے گی ۔ ۱۴ فی صد حصے یہ لمیٹڈ کمپنی جو کہ حصےدار ہو گی خریدے گی نہیں تو جناب غلطی نہ ہو یہ کمپنی صرف بنک گارنٹی دے گی ۔ جناب والا ۔ ملاحظہ فرمائیں کہ کارپوریشن کس طرح سے اس سرمایہ کو صرف کر رہی ہے اور ۱۴ فی صدی حصے یہ لمیٹڈ کمپنی جو کہ حصہ دار ہوگی خریدے گی نہیں بلکہ اسکےمتعلق صرف بنک گارنٹی دیگا ۔ اور باقی ۳۵ فی صد پبلک کے لئے کھلے چھوڑ دئے جائیں گے ۔ پبلک ان کو خریدے گی اور یہ لمیٹڈ کمپنی جو کارپوریشن کی مدد سے معرض وجود میں آئے گی وہ اس مذبح کو بنائے گی ۔ تین کروڑ میں سے

۴۸ لاکھ پہلے صرف ہو چکے ہیں - اب ۷۷—لاکھ روپیہ کی مشینری یوگوسلاویہ سے ادھار پٹے پر منگائی ہے سوا کروڑ روپیہ کارپوریشن کا اس مد پر خرچ ہوچکا ہے۔ جناب والا۔ اس کارپوریشن کے پاس کم و بیش تین تین ہزار روپیہ تنخواہ پانے والے انجینئرز ہیں - انجینئرنگ کا بہت بڑا محکمہ ہے - انہوں نے خود یہ سکیم بنائی تھی - اور وہ اس مذبح کو تعمیر بھی کر سکتے تھے۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈی ننس کے تحت یہ میونسپل کمیٹی کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اس قسم کا ایک مذبح اپنے شہر میں قائم کرے جہاں سے لوگ اپنی بھیڑ بکریاں ذبح کرائیں اور ڈاکٹروں کے معائنہ کے بعد گوشت فروخت کیا جائے - اب کارپوریشن اپنے فرائض منصبی کو اور اپنی ذمہ داری کو دوسری کمپنیوں کے حوالے کر رہی ہے جب کہ تقریباً تمام تر سرمایہ اس کا اپنا ہے - مگر منافع اس کمپنی کا ہو گا - ۳۱ فی صد منافع کارپوریشن کو ملے گا باقی منافع کمپنی کا ہو گا جناب والا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ایک مینجنگ ایجنسی قائم کی جائے گی - اب غور فرمائیے کہ میونسپل کارپوریشن کا ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف ہوچکا ہے مگر اس نے خود اس ادارے کو کنٹرول نہیں کرنا بلکہ یہ کنٹرول کمپنی کو دیا جائے گا - ۲۵—۳۰ لاکھ کی آبادی کے لئے مذبح قائم کیا جانا درکار ہے - اور ایک کمپنی کو یہ اہم کام دیا جا رہا ہے - اور کمپنی اپنے منافع کے لئے اس مذبح کو چلائے گی - جب چیئرمین نے گفت و شنید کے بعد جو اس نے اس کمپنی سے کی یہ سکیم میونسپل کمیٹی کو پیش کی تو مالیاتی کمیٹی نے متفقہ طور پر اس کے خلاف رائے دی اور یہ سکیم مسترد کر دی - پھر یہ سکیم ایک عام اجلاس

میں پیش ہوئی ۔ میں جناب والا ۔ وزیر بلدیات سے پوچھتا ہوں وہ گورنمنٹ کے نمائندے ہیں کہ کیا ان کے بلدیاتی اداروں کی یہی کارگذاری ہے جس کی بنا پر ساڑھے دس کروڑ روپیہ کی بھیک مانگنے کے لئے اس ایوان میں آج تشریف لائے ہیں کمشنر صاحب نے اس سکیم کی منظوری دی ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ایما پر اس سکیم کی منظوری کمشنر صاحب نے دی ہے۔ یہ گورنمنٹ اس دھاندلی میں خود شامل ہے ۔ میں یہ الزام لگاتا ہوں ۔ یہ ایسا مسئلہ نہیں تھا جو کراچی جیسے شہر میں چھپا رہتا ۔ چنانچہ اس کے متعلق پریس میں واویلا ہوا ۔ اگر وزیر بلدیات کو کراچی میونسپل کارپوریشن کے اس ریزولیوشن کی ضرورت ہو تو وہ میرے پاس موجود ہے ۔ جناب والا ۔ میرے ہاتھ میں اخبار ''لیڈر'' ہے ۔ اس کی ۱۹—۴—۱۹۶۷ء کی اشاعت میں یہ درج ہے ۔

"If a Private Company can do better than the KMC.....

The Karachi Municipal Corporation had decided to operate its under construction abattoir in partnership with a private company.

This is the first time that a civic body will share its statutory functions with a private business firm.

This may be the beginning of sharing of its other functions also with business firms. Abattoir is not the only project wherein the KMC can have profitable partnership with private business parties.

For instance the sanitation and health services cost a lot of money and headache to the KMC. If the KMC commercialises these services and enters into partnership with private firms, its perennial problems of recovery of dues will be solved and instead of suffering losses it may gain some money every year."

Then the paper goes on to say—

"It is said that a former provincial Minister is associated with the private company whom the KMC has taken as partner in the abattoir project.

There are a number of former Central/Provincial Ministers who have become big businessmen and industrialists during the last ten years.

There is a former Minister who is in the construction business. The KMC can have him as a partner for the construction and the maintenance of city roads."

Then, Sir, there is another issue of the same paper, dated 15-4-1967. It says—

"If the KMC is competent enough to manage the distribution of water in this city of 25 million people, cannot it manage an abattoir ? The KMC has already spent Rs. 93 lakh out of Rs. 3 crore on the building for the abattoir. The machinery is being obtained on credit from Yugoslavia. The public too are to be called to subscribe 35 per cent of the capital. Why should, after all this, the abattoir be handed over to a private management, who will provide only a bank guarantee for future payments ?

جناب والا یہ حالت ہے کراچی میونسپل کارپوریشن کی ۔ کہ ایک فرد جو کہ ہماری موجودہ گورنمنٹ کا چہتا ہے ۔ اسے مالی منفعت پہنچانے کے لئے اس گورنمنٹ نےیہ تمام سازش اس کارپوریشن کے ساتھ مل کر کی ہے اور اس کارپوریشن کو حلوائی کی دکان سمجھ لیا گیا ہے کہ اس پر نانا جی کی فاتحہ ہو جائے تو نہایت بہتر ہوگا ۔ ایک سابقہ منسٹر کو جو ایک فرم کا مالک ہے اور جسے یہ گورنمنٹ جانتی ہے اس کے لئے بد دیانتی سے پبلک فنڈ کو حددرجہ مسرفانہ طور پر خرچ کرکے ضائع کر رہی ہے ۔ جس کارپوریشن کی یہ حالت ہو اس کے متعلق جناب وزیر بلدیات معصومانہ انداز سے یہ فرماتے ہیں کہ دیکھئیے صاحب ۔ ہمیں یہ سوا دس کروڑ یا پونے دس کروڑ لوٹانا پڑے گا ۔ اور پون کروڑ روپیہ جو ہم نے وصول کرنا ہے وہ چھوڑنا پڑےگا ۔ اس طرح ہمیں ساڑھے دس کروڑ روپے کا نقصان

ہوگا ۔ کوئی ان سے پوچھے آپ کو کس حکیم نے بتایا تھا کہ آپ قانون کو اس طرح اپنے حق میں توڑ مروڑ کر عوام سے زبردستی یہ رقوم وصول کریں ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ استحصال بالجبر ہے ۔

آپ نے عوام سے گیارہ کروڑ روپیہ جبری طور پر وصول کیا تھا ۔ اگر ان میں ذرا اخلاقی جرات ہے ۔ اگر ان کے دل میں اخلاقی قدروں کا کچھ پاس ہے تو ان کو چاہئیے کہ اس روپیہ کو واپس لوٹا دیں ۔ اس سے اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کا وقار بحال ہوگا ۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس کے فیصلے کاغذی نہیں ہوتے بلکہ ان پر عمل ضروری ہے اور گورنمنٹ ان کی پابند ہے ۔ ان کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ پانچ چھ سال کی مقدمہ بازی اور ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد جو فیصلہ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ کاغذی ثابت ہوا ۔اور اس قسم کی مسرفانہ سکیمیں جو آپ کے ایما اور اشارہ سے یہ کارپوریشن بنا رہی ہے اور جس طرح وہ اپنا روپیہ صرف کر رہی ہے ۔ اس کے پیش نظر انہیں یہ رقم نہیں ملنی چاہئیے ۔ کیونکہ جو روپیہ آسانی سے آتا ہے وہ آسانی سے صرف کیا جاتا ہے ۔ اگر آپ آج ان کے ہاتھ روک دیں گے اور ان سے ساڑھے دس کروڑ روپیہ وصول کرکے لوگوں کو دلائیں گے تو وہ آئندہ احتیاط سے خرچ کریں گے اور آئندہ کسی قسم کا مسرفانہ کام نہیں کریں گے ۔ میں بڑا نرم الفاظ استعمال کر رہا ہوں تاکہ کسی ذہن پر گراں نہ گزرے ۔

جناب والا ۔ اس کا ایک اور پہلو بھی ہے ۔ آپ نے ضرور دیکھا ہوگا کہ

سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ ۷ مارچ کو صادر فرمایا تھا اور اس قانون کی رو سے ہم ۱۳ اپریل تک وصول کردہ ٹرمینل ٹیکس کو جائز قرار دے رہے ہیں ۔ جناب وزیر بلدیات نے اپنی ابتدائی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء تک ٹرمینل ٹیکس وصول کرتے رہیں گے اور ۱۳ اپریل کے بعد انہوں نے ٹرمینل ٹیکس کو octroi میں تبدیل کر دیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ۱۳ اپریل تک جو رقم وصول کی گئی ہے اس کے لئے جواز پیدا کرنے کے لئے یہ قانون بنایا جائے ۔ میں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کروں گا ۔ کہ یہ میونسپل کارپوریشن نہ صرف اپنے سرمائے کو بے دریغ لٹا رہی ہے بلکہ یہ دراصل ایک مردہ جانور ہے اور بہت سی چیلیں اور گدھیں اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہیں ۔ جو لوگ ناجائز ذریعہ سے اس کارپوریشن سے منفعت حاصل کر رہے ہیں ان کی مثال چیلوں اور گدھوں کی سی ہے اور چونکہ کارپوریشن کے اندر یہ احساس نہیں ہے کہ اس کا گوشت نوچا جا رہا ہے اس لئے میں نے اسے ایک مردار سے تشبیہ دی ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

خواجہ محمد صفدر ۔ نہ صرف وہ ایک مردہ جانور ہے وہ کارپوریشن ایک مجرم بھی ہے اور وہ ۷ مارچ سے ۱۳ اپریل تک نہایت جرأت سے جرم کا بھی ارتکاب کرتی رہی ہے ۔ سپریم کورٹ نے جو ہمارے ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے فیصلہ کیا کہ میونسپل کارپوریشن کراچی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی سے ٹرمینل ٹیکس وصول

کرے اور یہ فیصلہ ۷ مارچ کو صادر ہوا ۔ جناب والا ۔ وہ فیصلہ دیکھ لیں ۔

"decided on 7th March". May I invite the attention of the Law Minister to it. It is page 241.

یعنی ۷ مارچ تک جو کچھ ہو چکا تھا اس کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ انہوں نے غلط کیا ۔ خلاف قانون کیا اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا کہ آئندہ یہ ایسا کرنے کے مجاز نہیں ۔ لیکن کارپوریشن کے ارباب اقتدار کیا کرتے ہیں کہ وہ ۸ مارچ کو بھی وصولی کرتے ہیں باوجود اس بات کے کہ سپریم کورٹ کا یہ حکم ہے کہ ٹرمینل ٹیکس قانونی طور پر کارپوریشن وصول کرنے کی مجاز نہیں ہے ۔ لیکن ۸ مارچ سے لے کر ۱۳ اپریل تک پورے ۵ ہفتے کارپوریشن توہین عدالت کا ارتکاب کرتی رہی ۔ وزیر صاحب کو ذرا غور کرنا چاہیئے کہ ان کے ماتحت ادارے عدالت کی پرواہ کیوں نہیں کرتے ۔ شاید انہوں نے ان کے کان میں یہ کہہ دیا ہوگا کہ جو چاہیں آپ کریں ہم ایک نیا قانون لے آئیں گے اور آپ کے گناہ کا کفارہ اس اسمبلی کے سر ہوگا ۔ ایک دن نہیں دو دن نہیں پورے پانچ ہفتے یہ کارپوریشن ایک نہایت ہی قبیح جرم کا ارتکاب کرتی رہی ۔ اگر میرے ہاتھ میں اقتدار ہوتا تو میں اس کارپوریشن کے ہر اس افسر کو جس پر یہ ذمہ داری ڈالی جا سکتی یا یہ ثابت کیا جا سکتا کہ وہ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کی حکم عدولی کرتا رہا ہے میں اس کو بیک بینی و دو گوش ملازمت سے الگ کر دیتا ۔ یہ کس طرح برداشت کیا جا سکتا

ہے کہ ایک کارپوریشن کے ملازم کو (یہ ٹھیک ہے کہ وہ بڑے لوگ ہوں گے اور وہ بڑی بڑی تنخواہیں بھی پاتے ہوں گے) لیکن ان کو کیسے یہ جسارت ہے ۔ اس کو کیسے یہ جرأت ہوئی کہ وہ پانچ ہفتے لگاتار اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کا مضحکہ اڑائے ۔ اس کے حکم کی کھلم کھلا نافرمانی کرے ۔ دن میں ایک لاکھ یا دو لاکھ یا جتنی بار بھی یہ ٹیکس وصول کرتے رہے ہیں اتنی بار اس حکم کی توہین کرتے رہے ہیں ۔ اتنی بار اس حکم کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے ۔ مجھے توقع ہے کہ جناب وزیر صاحب میری ان گزارشات کا جواب دیتے وقت ان کی وضاحت فرما دیں گے کہ اس کی کیا وجہ تھی ۔ کیا وزیر صاحب سوئے ہوئے تھے کیا گورنمنٹ سوئی ہوئی تھی ۔ کیا انکے عمال سوئے ہوئے تھے کارپوریشن سے کیوں نہ باز پرس کی گئی کہ انہوں نے سپریم کورٹ جیسی عدالت سے یہ مذاق کیوں کیا ہے ۔ میں اس بنا پر بھی اس ہنگامی قانون کی شدید مخالفت کرتا ہوں ۔ اس میں کسی اخلاقی قدر کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا ۔ اس میں کسی قانونی قدر کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ۔ اس لئے میں نہایت ہی ادب سے اس ایوان کے معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ آپ ووٹ دیتے وقت یہ سوچ لیں کہ آپ کس چیز کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں آپ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں کہ آپ ایک ایسی کارپوریشن کی امداد کر رہے ہیں جس نے ساڑھے دس کروڑ روپیہ ہضم کیا ہے ۔ وہ کارپوریشن جس نے بد دیانتی کی ہے جرم کیا ہے جس نے ساڑھے دس کروڑ روپیہ اپنے خزانے میں زبردستی نا جائز طور پر جمع کر لیا

ہے ۔ آج اس کے حق میں ووٹ دے کر یہ معزز ایوان اس جرم اور خیانت میں ایک حد تک حصہ دار بن جائے گا ۔ معزز ارکان اسمبلی پر بھی اس کی ذمہ داری عائد ہوگی کہ انہوں نے اس کارپوریشن کو موقع دیا ہے کہ ساڑھے دس کروڑ روپیہ مزید اس کے خزانہ میں چلا جائے اور وہ جس طرح چاہے گلچھڑے اڑائے ۔ آپ اس پر بھی غور کریں کہ اس کارپوریشن کے حق میں ووٹ طلب کیا جا رہا ہے جو کم و بیش ۳۶ دن اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کی توہین کا ارتکاب کرتی رہی ہے ۔ اس لئے میں نہایت ہی ادب سے اپنے محترم دوستوں اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین سے نہایت دلسوزی کے ساتھ درخواست کروں گا کہ وہ اپنا ووٹ استعمال کرنے سے پیشتر اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور راستی اور سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے ووٹ دیں ۔ اور بد دیانتی کی حمایت نہ کریں ۔ آج میں یہ دعوت بھی دیتا ہوں کہ آئیے میرے ساتھ ووٹ کریں اور سپریم کورٹ کے وقار کو بحال کرنے میں مدد فرماویں ۔ جناب والا ۔ ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور—۹) ۔ جناب سپیکر ۔ جو کچھ اس ملک میں عملی سیاسی زندگی میں متعدد بار دیکھا گیا ہے یہ ہنگامی قانون بھی اسی کی تائید کرتا ہے میرے لئے یہ تعجب کا باعث نہیں کیونکہ یہ اخلاق ۔ اصول اور قانون محض کمزوروں کے لئے ہیں ۔ جس ادارے کے پاس اختیار ہو ۔ اس کے پاس طاقت ہو تو اختیار اور طاقت بذات خود اس کے افعال کا جواز ہوتے ہیں اس لئے یہ کہنا کہ حکومت اختیارات کا ناجائز استعمال کرتی

ہے میرے خیال میں یہ مناسب یا موقع کے مطابق نہیں ۔ اگر اخلاق اور اصول کو سامنے رکھا جاتا اور اس کو کوئی اہمیت دی جاتی تو اس قسم کا ہنگامی قانون جاری ہی نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ اور وزیر بلدیات نے بہت ہی خوب کہا ہے کہ اگر یہ اختیارات ان کی حکومت کو نہیں دیئے جائیں گے تو کراچی کارپوریشن کو سخت مالی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا ۔ ہمیں کراچی کارپوریشن کی مالی مشکلات کا پورا احساس ہونا چاہئے لیکن جب یہ استدلال اور یہ وجہ جواز اور کراچی کارپوریشن کی مالی مشکلات کا رونا جناب وزیر بلدیات اس ایوان میں رو رہے تھے اس وقت میرے خیال میں ان کو یاد ہوگا کہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے کراچی جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور کراچی کارپوریشن جس کی آمدنی تمام ملک کی Corporations سے زیادہ ہے جس کے وسائل بہت وسیع ہیں ان تمام وسائل کے باوجود بھی جناب وزیربلدیات نے کراچی کے متعلق اخبارات میں یہ بیان دیا تھا کہ اس شہرمیں اس بد قسمت شہر میں سڑکوں کی حالت اس حد تک خراب ہے کہ جناب گورنر صاحب کو اس سلسلے میں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی پڑی ۔ میرے نزدیک اگر کسی ادارے کو آسانی کے ساتھ روپیہ میسر آ جائے اور حکومت بھی ایسے اس قسم کی نصیب ہو جس قسم کی ہمیں نصیب ہے تو وہ لازماً اس تمام دولت کو ناجائز طریقے سے ضائع کرے گا ۔

•

جناب سپیکر ۔ شہری سہولتوں کا اس شہر میں اس حد تک فقدان ہے اور لوگوں سے زبردستی وصول کی ہوئی دولت اور آمدنی کا اس حد تک

ناجائز استعمال ہو رہا ہے کہ جو سڑکیں چند ماہ پہلے تعمیر کی گئی تھیں ۔ وہ حالیہ بارش کے بعد ناکارہ اور بیکار ہو گئیں ۔ ابھی چند روز ہوئے 'جنگ' میں ایک خبر چھپی تھی بلکہ اسے ایک لطیفہ کہیئے ، جس سے کہ اس شہر کی نکاسی آب کے انتظام کا بھانڈا پھوٹتا ہے لطیفہ یہ ہے بعض لوگ جو اتفاق سے پہلے کبھی کراچی نہیں گئے تھے ، وہ کسی بیرونی ملک سے بحری جہاز میں آ رہے تھے ۔ ان کو یہ بتایا گیا تھا کہ کراچی سے پہلے کیماڑی آتی ہے ۔ لیکن جہاز میں چلتے چلتے جب وہ خشکی پر پہنچے کسی نے ان سے کہا کہ یہ کیماڑی نہیں ہے بلکہ یہ کراچی کا میکلوڈ روڈ ہے ۔ یعنی اس شہر کی نکاسی آب کے انتظام کا یہ عالم ہے کہ لوگ بحری جہاز میں میکلوڈ روڈ تک پہنچ جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس بڑے ادارے کی انتظامیہ کی یہ حالت ہے جس ادارے کے لئے آج جناب وزیر بلدیات ساڑھے دس کروڑ روپے کی رقم اس معزز ایوان سے طلب کر رہے ہیں ۔ جہاں تک افراد کو نوازنے کا تعلق ہے جب عمومی بھلائی کے لئے کوشش نہیں کی جائے گی تو لازمی طور پر افراد کو نوازا جائے گا ۔ میں ذاتی طور پر کسی کی عزت پر حملہ کرنے کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہوں اور نہ ہی کسی کی بے عزتی پر خوش ہوتا ہوں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نہایت ادب کے ساتھ محترم قائد سے ایک اختلاف بھی کرتا ہوں اور وہ یہ کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایوان سے باہر سچی بات کہنا ایوان کے اندر کہنے کے مقابلے میں بہت دشوار ہے ۔ اگر وہ باتیں جو ہمیں معلوم ہوں اور جن میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو اور ہم کسی

کی توہین کئے بغیر انہیں کہہ سکیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس میں کسی قسم کے بخل کا ثبوت نہ دیں ۔ جہاں تک مجھے علم ہے جناب قائد حزب اختلاف نے جو abattoir کی مثال دی ، اس میں جس فرد کو نوازا گیا ہے ، وہ ایک سابقہ ایبڈو زدہ سیاستدان ہے وہ ایک سابقہ وزیر بلدیات ہے اور اس کا نام حسن محمود ہے ۔ ہمارا فرض ہے کہ افراد یا ادارے جہاں کہیں بھی قومی مفاد کو نقصان پہنچاتے ہوں ان کو برملا بے نقاب کریں ۔ اگر اس قوم کی زبوں حالی ، اگر ان اداروں کی بے مائیگی یا اس علاقے کے بسنے والے لوگوں کی غربت اور افلاس اور ان کا جھونپڑیوں میں بسنا ، ان کے دل پر اثر نہیں کر سکتا اور وہ اس قدر سنگدل ہوں ، تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ان سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہ کریں . . .

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں حمزہ صاحب کا بہت احترام کرتی ہوں لیکن جو کچھ اس وقت حمزہ صاحب فرما رہے ہیں اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گی کہ ان کی ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب کچھ ان کی لاعلمی کی وجہ سے ہے ۔ حسن محمود کے متعلق انہوں نے جو کچھ کہا ہے یہ ان کی لاعلمی پر محمول ہے ۔ اگر وہ مجھ سے لابی میں بات کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ واقعی ان کی لاعلمی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں محترمہ کا انتہائی ممنون ہوں ۔ لیکن

اگر انہوں نے اس بارے میں کوئی وضاحت کرنی ہے یا حسن محمود کی کوئی صفائی پیش کرنی ہے تو وہ بڑے شوق سے میرے بعد تقریر فرما لیں اور ان کی صفائی پیش کر دیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب افراد ملکی یا اس ادارے کے یا اس شہر میں بسنے والوں کی حالت سے بے نیاز ہوں تو ہمیں بھی ان سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی اور اگر ان کو محض اپنا ذاتی مفاد عزیز ہو ۔

جہاں تک اس واضح جرم کا تعلق ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا اور اس کے باوجود بھی Terminal Tax کی وصولی جاری رہی ، میں اس کے لئے کراچی کارپوریشن کے اہلکاروں کو اسقدر ذمہ دار نہیں ٹھہراتا ۔ میرے نزدیک وہ افراد جن کے پاس بہت ہی وسیع اختیارات ہیں یا جن پر کہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا تمام مغربی پاکستان کے صوبہ میں اس قسم کے اداروں کو چلانے کا انتظام جن کے ہاتھ میں ہے ، جن کے پاس ان اداروں کی باگ ڈور ہے ، سب سے پہلے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اگر کراچی کارپوریشن کے اہلکار یا ذمہ دار افسران سپریم کورٹ کی توہین کے جرم کے مرتکب ہوئے ہوں ، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت اس جرم میں ان کی معاون رہی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان سے زیادہ ان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک ادارے کے ذمہ دار افسر نے سپریم کورٹ کے واضح احکامات یا

واضح فیصلے کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی ، تو میرے لئے یہ کوئی عجوبہ نہیں ہے ۔ کیوں کہ جیسا کہ میں نے اپنی تقریر کے آغاز میں ہی عرض کیا تھا کہ قانون یا اخلاق یا اصول محض کمزوروں کے لئے ہوتا ہے اور جس کے پاس اختیارات یا طاقت ہو ، وہ ان کو پرکاہ کے برابر یا اسے حقیر سے حقیر اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا ۔ یہ تو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ کیا مغربی پاکستان کےعوام یہ نہیں جانتےہیں کہ ہماری حکومت انہی سرکاری افسروں سے آئین میں دیئے ہوئے اصولوں کو پائمال نہیں کرواتی رہی ۔ کیا ہماری حکومت ان سرکاری افسروں سے قانون شکنی کا کام نہیں لیتی رہی ، آج یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری انتظامیہ اگر کسی کی خدمت کرتی ہے تو وہ صرف حکومت ہی کی کرتی ہے ۔ KDA کے اہلکار مفاد پرست لوگوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے ہیں اور وہ عوام الناس جن سے یہ ٹیکس وصول کرتی ہے ، جہاں تک عوام الناس کے مفاد کا تعلق ہے جب تک یہ حکومت اس صوبے پر مسلط رہے گی، یہ ٹیکس اسی باقاعدگی اور سختی سے وصول کئے جائیں گے لیکن جہاں تک اس قسم کے مجرمانہ فعل کا تعلق ہے ، یہ تو پرانی ڈکشنری کی باتیں ہیں ، اس کو تو اب جرم نہیں گردانا جاتا ۔ اگر حکومت کے نزدیک اسے جرم گردانا جاتا تو جناب وٹو صاحب کو جب یہ علم تھا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ آ گیا ہے اور وہ ہنگامی قانون جس کے ذریعے Terminal Tax کی وصولی کی جا رہی تھی ، اب وہ قانون نہیں رہا ، تو وہ اس ٹیکس کی وصولی روک دیتے اور اگر ان کے اہلکاروں نے اس ٹیکس کی وصولی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی نہیں روکی تو

ھمیں بتائیے کہ آپ نے ان اھلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی ھے۔ اگر ان اھلکاروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو یہ اس بات کا ثبوت ھے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ھے وہ جناب وٹو صاحب کی مکمل اور غیر مشروط پشت پناھی حاصل ھونے پر کیا ھے۔ اس لئے چھوٹوں کو کچھ کہنے کی بجائے بڑوں کو اگر کچھ کہا جائے تو یہ زیادہ مناسب ھے۔ کیوں کہ وھی اس محکمے کے وزیر باتدبیر ھیں اور وھی اس ایوان میں اس ادارے کے لئے ساڑھے دس کروڑ روپے کا مطالبہ کر رھے ھیں۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں یہ توقع کر رھا تھا کہ چونکہ یہ آرڈیننس بڑا معصوم سا آرڈیننس ھے اس لئے اسے بڑی فراخدلی کے ساتھ منظور کر لیا جائے گا۔ لیکن بحث کے دوران کئی جگہ حقائق کو مخالفت کے مذبح میں ذبح کیا گیا۔ لیکن بہر صورت تصویر کے دو رخ ھوا کرتے ھیں اور ظاھر ھے کہ ھمیں جمہوریت میں ان دونوں رخوں سے فائدہ اٹھانا پڑتا ھے۔

جناب والا ۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ حزب اختلاف کی جانب سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ھے کہ حکومت نے عدالت عالیہ یعنی سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کا شاید احترام نہیں کیا۔ اس قسم کے تاثرات دینے کی کوشش کی گئی ھے۔ عدالت کے اس فیصلے کے بعد اس ایوان کے اپنے اختیارات کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی عدالت کی ھتک یا عدالت کے وقار کے گرنے کا سوال پیدا نہیں ھوتا ھے۔ اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ میرے فاضل دوست جنہوں نے کہ بار بار اس بات کو

اٹھایا ہے کہ عدالت کے فیصلے کے بعد legislation نہیں ہونا چاہئے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا اور شائد میرے ساتھ وہ متفق ہوں گے کہ اس بارے میں کہ آپ کے آئین نے کیا بلکہ دنیا کے تمام آئینوں نے مقننہ اور عدالتوں کے اختیارات کا تعین کردیا ہے اور عدالتوں کو عدالتوں کی حیثیت سے قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں ہے ۔ بلکہ قانون سازی کا اختیارصرف مقننہ ہی کو حاصل رہتا ہے ۔ فقہہ کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ تمام دنیا کے قوانین اور فقہہ jurisprudence ان کی تفسیر اور ان کا interpretation کے اختیارات ۔ ان چیزوں کے اندر بڑا فرق ہے ۔ عدالتوں کو قانون کے حدود میں رھکر فیصلہ دینا پڑتا ہے ۔ قانون کی تشکیل اور قانون کا بنانا ۔ ہمیشہ مقننہ اور legislature کا اختیار رہتاہے۔ اور یہ وہ مسلمہ اصول ہے جس کو کہ ساری دنیا تسلیم کرتی ہے ۔ ماسواء اس بات کے کہ کہنے کو تو یہ چیز جذباتی طور پر اپیل کر سکتی ہے کہ یہ قانون ساز اسمبلی عدالتوں سے اختیارات چھین رہی ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ معاملہ اور خاص طور سے یہ معاملہ جو زیر بحث ہے ۔ اس کے بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا صورت یہ تھی کہ ایک خاص ایکٹ کے ماتحت یہ Terminal Tax عائد کیا گیا تھا اور Municipal Administration Ordinance آنے سے پہلے بہت سے قوانین تھے مختلف علاقوں کے متعلق جنکو کہ ایک جگہ کر لیا گیا تھا ۔ اس لئے یہ Terminal Tax کوئی نئی چیز نہیں ہے ۔ اور یہ ۱۹۶۰ء سے پہلے قانون کے مطابق لاگو تھا ۔ اور اس ٹیکس کے مطابق میونسپل کمیٹی اپنا بجٹ ترتیب

دیتی تھی ۔ اور اس کے مطابق رقوم جو ٹیکس کے ذریعہ حاصل ہوتی تھیں خرچ کی جاتی تھیں ۔ وہ سڑکوں پر صرف کی جاتی تھیں ۔ وہ رقوم صحت اور صفائی پر صرف ہوتی تھیں ۔ لیکن کراچی کے بارے میں ۱۹۶۰ء میں یہ بات پیدا ہوئی اور یہ سمجھا گیا کہ وہ Terminal Tax جس طرح سے لاگو ہے وہ موجودہ قانون کی دفعہ ۳ کے مطابق وہ صحیح قانون ہے اور اسی چیز کے پیش نظر یہ ٹیکس صحیح طور پر وصول کیا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں یہاں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی اپنے فیصلے کے اندر اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ قانون کے interpretation کے سلسلے میں دقت ضرور تھی اور فیصلے دیکھتے ہوئے ہم یہ محسوس کرتے رہے کہ یہ ایسا کیس نہیں ہے کہ ہم کسی فریق کے ذمہ حرجانہ یا خرچ کا بار جو مقدمہ کے سلسلے میں ہوا ہے اسے ڈالیں ۔ کیوں کہ اسی قانون کے interpretation میں دقت تھی ۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ نے فیصلہ حکومت کے حق میں دیا ہے کہ Municipal Committee کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ Terminal Tax وصول کرتی رہے ۔ اس میں اختلاف رائے ضرور ہو سکتا ہے ۔ یہ بات درست ہے کہ عدالت اس بارے میں یہ نتیجہ نکال سکتی ہے ۔ میں آپ کی اجازت سے سپریم کورٹ کے فیصلے کی دو لائین پڑھکر سنانا چاہتا ہوں ۔ باقی فیصلہ دینے کے بعد جج صاحبان ارشاد فرماتے ہیں ۔

"But in view of the fact that the question of interpretation of the provisions of Ordinance involved was not entirely free from difficulty, was made no order as to costs."

یہ میں عرض کروں گا کہ یہ چیز اس حد تک جاتی ہے ۔ جہاں تک کہ اس ٹیکس کے نفاذ کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ ہے۔ لیکن جہاں تک قانون کا تعلق ہے اس کے مطابق وجوہات کارپوریشن کے سامنے تھے۔ اور کارپوریشن نے یہ ٹیکس ضروری سمجھا ۔ لیکن اس کے برعکس سپریم کورٹ نے اس کو نا درست سمجھا۔ اور ہمارے آئین کے مطابق قانون وہی ہوگا جو آخری رائے سپریم کورٹ نے دی ہے کہ ہائی کورٹ اور گورنمنٹ کا interpretation غلط ہے۔چنانچہ سپریم کورٹ کا interpretation صحیح کیا گیا ہے اور یہ فیصلہ ایک technical ground پر ہوا ہے ۔ رقم خرچ کی جا چکی ہے ۔ سارے مغربی پاکستان میں octroi tax وصول ہو رہا ہے اور اس غلطی کے بارے میں ہائی کورٹ نے غلط نہیں سمجھا ہے ۔ ہمارے دوست یہ چاہتے ہیں کہ وہ دس کروڑ روپیہ جو کارپوریشن ٹیکس کی صورت میں وصول کرکے مختلف مدات پر خرچ کر چکی ہے اسے واپس لے لیا جائے۔ لیکن آپ اس کی عملی دقتوں کو بھی ملاحظہ فرمائیے ۔ قانون عوام کے مفادات کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ قانون کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ عوامی ادارے عوام کی بھلائی کے لئے taxes وصول کرکے خرچ کریں تو technical ground یہ جس کی تفصیل میں نے عرض کر دی ہے اس ground پر یہ چاہتے ہیں کہ وہ روپیہ جو خرچ کیا جا چکا ہے اس کے سلسلے میں کارپوریشن کو ایسی مشکل میں ڈالا جائے کہ وہ دس کروڑ روپیہ کراچی کے عوام کو واپس کریں۔ اور یہ کسی حیثیت سے اس بنیادی بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا ہے یہ رقم جو وصول کی گئی ہے اس کی وصول کرنے والی authority سپریم کورٹ کے فیصلے کے

مطابق vaild نہ تھی ۔ وہ رقم جس نیت سے وصول کی گئی تھی اس رقم کو لوگوں کے مفاد پر خرچ کیا جا چکا ہے ۔ اور اب اگر رقم واپس کر دی جائے تو دیکھنا یہ ہے کہ عوامی اداروں کو اس سے فائدہ پہونچے گا یا نقصان پہونچے گا ۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سے افراد جنہوں نے معمولی معمولی رقوم جیسے ۲ آنے چار آنے ۔ ایک روپیہ دو روپے یا دس روپے دئیے ہیں وہ اس رقم کو claim نہ کریں ۔ مگر claim وہ کریں گے ۔ جنہوں نے کئی کئی لاکھ روپیہ ان کو taxes کا دینا پڑا ہوگا ۔ صرف ان افراد کے لئے مجموعی طور پر کراچی کے ۲۵ لاکھ عوام کو نقصان پہنچانے کو حزب اختلاف شاید مناسب سمجھتی ہو لیکن حکومت کے نزدیک جب مجموعی طور پر عوام کے مفاد کا تعلق ہوگا تو افراد کے مفاد کو نظر انداز کرنا پڑے گا ۔ اس کے بغیر عوام کے مجموعی مفاد کا تحفظ نہیں ہو سکتا ۔ آئین کے مطابق افراد کے حقوق کی حفاظت بھی ضروری ہے لیکن عوام کے مجموعی حقوق کے پیش نظر افراد کے حقوق کو قربان کرنا پڑے گا ۔ میں ان کے اس اصول سے اختلاف رکھتا ہوں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اگر یہ لیجسلیچر اس آرڈیننس کو منظور کر لے گی تو اس سے عدالت کے وقار کو نقصان پہنچے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ عدالت کے وقار کا نقصان نہیں بلکہ اس سے اس کے وقار میں اضافہ ہوگا ۔ جب تک اسمبلی اسے approve نہ کرے اور تائید نہ کرے اور حکومت کو اختیار نہ دے اس وقت تک ہم مجبور ہوں گے کہ ہم ان کو ان کی رقوم واپس دے دیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اگر یہ اسمبلی اختیار دے دیتی ہے اور آرڈیننس پاس کر دیتی ہے تو اس صورت میں رقوم واپس کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ یا اگر عدالت یہ فیصلہ نہیں دیتی تو کوئی وجہ ایسی نہیں تھی کہ ہم یہ آرڈیننس ایوان میں لاتے۔ یہ ایوان عوام کا ہے اور سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے ہم اس کے احترام کے طور پر یہ Piece of Legislation یعنی یہ آرڈیننس ایوان کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ہر موقع پر عدالت عالیہ سپریم کورٹ یا جتنی بھی عدالتیں ہیں اس حکومت نے ان کے فیصلوں کا احترام کیا ہے اور احترام کرے گی ۔ اس حکومت نے عدالت کے وقار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کی ہے اور میرے فاضل دوست جو یہ تاثر دیتے ہیں کہ حقائق حقائق نہیں ۔ ان کے ایسا کہہ دینے سے حقائق حقائق سے دور نہیں ہو جاتے ۔

جناب والا ۔ اس وقت تک جتنی بحث ہوئی ہے اس ساری بحث میں صرف ایک بات ایسی ہے جس میں وزن ہے ۔ باقی تمام باتیں افراد کے بارے میں ہیں اس لئے ہم انہیں زیر بحث نہیں لاتے ۔ حکومت کے ملازمین میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو بے ایمانی کرتے ہیں لیکن ان میں سے ایسے بھی ہیں جو ایماندار ہیں ۔ ان میں اچھے بھی ہیں ۔ ان میں برے بھی ہیں جو بعض دفعہ بے ایمانی کرتے وقت پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں ۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جرم کرکے قانون کے شکنجے سے اپنی چالاکی سے نکل جاتے ہیں ۔ اگر کوئی شخص بے ایمانی کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سارا ادارہ خراب ہے یا آپ کا یہ نظام خراب ہے ۔

اگر آپ کہتے ہیں کہ وہاں کچھ نہیں ہوا تو وہاں کئی سو میل لمبی سڑکیں کیسے بن گئیں ؟ اتنے ہسپتال کیسے چل رہے ہیں ؟ کیا سارا روپیہ خرد برد ہو گیا ہے جب کہ کارپوریشن نے ۲۵ لاکھ افراد کی صفائی کا انتظام کر رکھا ہے ؟ پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا ۔ چالیس پنتالیس میل سے ۲۵ لاکھ افراد کے لئے کیسے پانی پہنچ رہا ہے ؟ ان تمام حقائق سے چشم پوشی کرنے سے اور آنکھیں بند کر لینے سے دو نقصانات ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ بات سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ تنقید درست نہیں کی جا رہی ۔ اور محض مخالفت برائے مخالفت کی جا رہی ہے ۔ دوسرے تعمیری طور پر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ اگر اچھے کو اچھا کہیں اور برے کو برا کہیں تو اس سے حزب اختلاف اور حکومت کی جماعت دونوں کو بہتر فائدہ پہنچ سکتا ہے ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں ایک قانونی نکتہ اٹھایا گیا ہے اور خواجہ صاحب نے میری طرف سے ہی جواب دے دیا ہے وہ یہ کہ قانونی طور پر یہ آرڈیننس آئین اور قانون کے مطابق ہے ۔ اس نکتہ کو پیش کر کے خواجہ صاحب نے آپوزیشن کو آپوزیشن کی طرف سے ہی جواب دے دیا ہے ۔ ایک چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ وزن ہے وہ یہ کہ اگر ہم سے کوئی غلطی ہو تو اس کے اعتراف کرنے میں کوئی حرج نہیں اس میں کوئی برائی نہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں سے غلطیاں ہوتی ہیں ۔ جن لوگوں نے دانستہ بے ایمانی کی ہے ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے ۔ ساری بحث میں جو بات کام کی تھی وہ یہ

تھی کہ ۷ مارچ کو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا اور ۱۳ اپریل کو گزٹ میں notify کیا گیا ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جونہی یہ معاملہ میرے نوٹس میں آیا میں نے مناسب کارروائی کی ۔ ہو سکتا ہے کہ فیصلہ کے بعد کچھ دیر ہو گئی ہو اس وجہ سے کہ اس کو examine کرنا تھا یا یہ کہ کوئی way out کس طرح نکالا جائے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ بات ہمارے علم میں آئی تو اس کے بعد ہم نے حتی الوسیع یہ کوشش کی کہ جلد از جلد notification جاری کر دیا جائے ۔ ہم نے جلد از جلد حالات کے مطابق کوشش کی اور ۱۳ اپریل کو notification جاری کر دیا ۔ اس کے باوجود میں یہ عرض کروں گا کہ اس بارے میں متعلقہ افسران سے باز پرس کروں گا ۔ کہ سات مارچ سے ۱۳ اپریل کے عرصہ کو کم سے کم کیا جا سکتا تھا ۔ جو ذمہ دار ہوں گے اور انہوں نے اگر دانستہ غلطی کی ہو گی ۔ یا جان بوجھ کر بدنیتی کے ساتھ ایسا کیا ہوگا تو ان کو قرار واقعی سزا دوں گا ۔

جناب والا ۔ ان معروضات کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جو باتیں مخالفت میں کہی گئی ہیں انہیں تسلیم کرنے کے بعد میرے فاضل دوستوں پر یہ بات واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ سوائے ایک بات کے باقی باتوں میں کوئی وزن نہیں تھا ۔ ایک بات جو مذبح کے متعلق تھی اس کے بارے میں میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کچھ عرض کروں ۔ کیونکہ یہ انفرادی مسئلہ تھا جس کے بارے میں وہ ایک سوال کے طور پر پوچھ سکتے تھے اور میں تفصیلات بتا سکتا تھا ۔ جہاں تک اس آرڈیننس کے بارے میں یہ

بات کہی گئی تھی میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ کارپوریشن کے متعلق ساری تفصیل حاصل کرکے میں نے عرض کر دی ہے ۔ اور جس بات کے متعلق محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم نے کوشش کی ہے کہ check کریں ان کا کہنا ہے کہ یہ حسن محمود کے متعلق نہیں ہے ۔ اس سلسلہ میں میں آپ کی خدمت میں صرف راوی کی روایت کے مطابق بات کر رہا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ اب تک بنک کا قرضہ نہیں دے سکے ۔

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is—

> **That the Assembly do approve of the Karachi Municipal Corporation Terminal Tax (Validation) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.**

The motion was carried.

Mr. Speaker : There is a notice for the disapproval of the Ordinance, it stands rejected.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 27th September, 1967, at 8.30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.30 a.m. on Wednesday, the 27th September, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8228)

Serial No.	Name	Posted at	Tenure of service	Educational qualifications	Terms and conditions of service
1.	Muhammad Shafi	Lahore	6th August 1960 to 31st December 1966.	Not known	One month's notice which was served, accordingly i.e., on the expiry of notice, services were terminated.
2.	Abdul Hamid Bhatti	Do.	Ditto	Ditto	Ditto
3.	Mehraj Din	Do.	27th July 1960 to 30th November 1966.	Ditto	One month's notice, but he was absent from duty, with effect from 1st November 1966 to 30th November 1966.
4.	Muhammad Silman	Do.	3rd October 1960 to 30th November 1966.	Matric	Ditto.
5.	Abdul Hamid Shah	Do.	1st January 1961 to 30th November 1966.	Not known	Ditto.

6.	Muhammad Islam	Do.	1st April 1961 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto.
7.	Mst. Azra Begum	Do.	24th July 1961 to 30th November 1966.	Ditto	At any time without notice.
8.	Ghulam Muhammad	Lahore	1st August 1961 to 30th November 1966.	Not known	At any time without notice.
9.	Abdul Aziz	Do.	10th October 1961 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
10.	Liaquat Hussain	Do.	12th December 1962 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
11.	Nasir Hussain	Do.	1st July 1963 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
12.	Zahur-ul-Haq	Do.	1st July 1963 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
13.	Abdul Hamid	Do.	1st December 1963 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
14.	Aemat Ullah	Do.	1st August 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
15.	Abdul Jabbar	Do.	1st September 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto

1	2	3	4	5	6
16.	Muhammad Rafi	Do.	1st October 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
17.	Miss Gul Afshan	Do.	1st October 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
18.	Muzaffar Hussain	Do.	16th November 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
19.	Irshad Ali	Do.	Ditto	Ditto	Ditto
20.	Muhammad Din	Do.	14th December 1964 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
21.	Liaqat Hayyat	Do.	1st January 1965 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
22.	Taj Din	Do.	1st May 1965 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
23.	Mrs. Mumtaz Begum	Do.	31st July 1965 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
24.	Muhammad Tufail	Do.	2nd August 1965 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto

25.	Miss Bilqees Kausar	Do.	15th September 1965 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
26.	Mrs. Niamat Bibi	Do.	1st March 1966 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
27.	Miss Azra Iffat	Do.	1st April 1966 to 30th November 1966.	Matric	Ditto
28.	Shaukat Ali	Do.	1st June 1966 to 30th November 1966.	Ditto	Ditto
29.	Miss Roshan Jan	Peshawar City	1st August 1964 to 15th September 1966.	Not known	Ditto
30.	Muhammad Yunus	D.I. Khan	1st November 1965 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
31.	Miss Nighar Yasmin	D.I. Khan	1st September 1965 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
32.	Mst. Munira	Gujrat	1st April 1966 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
33.	Abdul Latif	Lyallpur	1st August 1964 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
34.	Mst. Amir Bibi	Sahiwal	Ditto	Ditto	Ditto

1	2	3	4	5	6
35.	Ghulam Muhammad	Hyderabad	1st September 1966 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
36.	Khizar Hussain	Do.	1st March 1966 to 15th September 1966.	Ditto	Ditto
37.	Muzaffar Sultan	Larkana	11th August 1964 to 15th Septem-1966.	Ditto	Ditto
38.	Abdul Majid	Hyderabad	1st October 1966 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
39.	Muhammad Anwar	Do.	1st August 1965 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
40.	Sultan Ahmed	Do.	Ditto	Ditto	Ditto
41.	Rahim Bakhsh	Do.	1st September 1964 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
42.	Muhammad Aslam	Do.	1st March 1966 to 7th October 1966	Ditto	Ditto
43.	Ali Sher	Do.	1st March 1966 to 7th October 1966	Ditto	Ditto

44.	Abdul Wahab	Do.	1st October 1965 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
45.	Noor Muhammad	Do.	1st August 1965 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
46.	Abdul Aziz	Do.	1st August 1965 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
47.	Abdul Shakoor	Do.	1st March 1965 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
48.	A. Saeed Khan	Do.	1st August 1964 to 7th October 1966.	Ditto	Ditto
49.	Muhammad Ismail	Karachi	1st August 1962 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
50.	Abdul Aziz Ismailabad	Do.	1st November 1962 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
51.	Abdul Aziz Malmudabad	Do.	1st July 1966 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
52.	Muhammad Siddiq	Do	1st June 1965 to 15th October 1966.	VII Class	Ditto

1	2	3	4	5	6
53.	Mahmud Ahmad	Do.	1st August 1966 to 15th October 1966.	Not known	Ditto
54.	Abdul Rashid	Karachi	1st May 1966 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
55.	Muhammad Rafiq	Do.	1st July 1965 to 15th October 1966.	Ditto	Diito
56.	Muhammad Aslam	Do.	1st March 1966 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
57.	Muhammad Shafi	Do.	1st January 1963 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
58.	Allah Ditta	Do.	1st August 1966 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
59.	Masood Ahmad	Do.	1st April 1965 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
60.	Basharat A. Khan	Karachi	1st September 1964 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
61.	Shahid Mahmud	Do.	1st August 1964 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto

62.	Abdul Mateen	Do,	1st February 1964 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
63.	Nawab Ali	Do.	1st May 1963 to 15th October 1965.	Ditto	Ditto
64.	Dad Muhammad	Do.	1st July 1965 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto
65.	Mehr-un-Nisa	Do.	1st September 1962 to 15th October 196 .	Ditto	Ditto
66.	Mushtaq Ahmad	Do.	1st April 1964 to 15th October 1966.	Ditto	Ditto

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 8272)

AGENCY-WISE ALLOCATION IN RESPECT OF FRONTIER REGIONS-ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME 1966-67

		Rs.	
1.	Water and Power	46.48	lacs
2.	Agriculture	13.53	"
3.	Animal Husbandry	6.49	"
4.	Fisheries	2.22	"
5.	Forest	14.37	"
6.	Industries	4.62	"
7.	Education	28.68	"
8.	Health	15.30	"
9.	Transport and Communications	25.47	"
10.	Rural Works Programme	35.67	"
	Total :—	192.83	lacs.

(Rupees in lacs.)

Sr. No.	Name of the Schemes	Total provision for 1966-67
1	2	3
	(I) WATER AND POWER	
1.	Survey and Investigation in Frontier Regions	3.50
2.	Survey and Investigation of miscellaneous irrigation schemes in Frontier Regions of Dera Ismail Khan Division	1.51
3.	Improvement of existing schemes and construction of minor new schemes in Frontier Regions	3.50
4.	Construction of sub-surface weir at the head of Shakarzal vial and protection of existing vial near its head reaches against the action of Tochi river	0.75
5.	Shaki Khaisora Plain irrigation scheme	1.00
6.	Construction of sub-surface weir in Khaisora River at the head of Bichi Keshki	0.50
7.	Bara River Canal scheme	18.00
8.	Gandigar irrigation scheme	7.00
9.	Mallana irrigation scheme in Kurram Agency	3.50
10.	Morilasht irrigation scheme in Chitral State	1.93
11.	Bakra-bad irrigation scheme	1.25
12.	Kot Lift irrigation scheme	0.43
13.	Tarai lift irrigation scheme	0.12

1	2	3
14.	Tube-well irrigation scheme (Idak and Khaijuri Plain)	2.26
15.	Improvement to existing irrigation scheme in North Waziristan Agency	0.50
16.	Improvement to existing irrigation scheme in South Waziristan Agency	0.50
17.	Construction of sub-Divisional office at Miran Shah	0.23
	Total Water & Power :—	46.48
	(2) AGRICULTURE	
1.	Scheme for reclamation and development land in Frontier Region	8.00
2.	Establishment of fruit Nursery Farms at Rang Mahala, Malakand Agency	0.10
3.	Establishment of fruit Nursery Farms and Community Processing Centre at Chitral	0.19
4.	Establishment of Fruit Nursery Farm at Miran Shah (North Waziristan Agency)	0.09
5.	Scheme for the Control of Insect pests and Fungal disease (pesticides or equipment to be supplied in addition)	3.24
6.	Award of scholarships to Agricultural Students	0.19
7.	Scheme for the establishment of Fruit Plants and Vegetable Farms in Dir State	0.25
8.	Establishment of Five Fruit Nursery Farms in Frontier Region	0.33

1	2	3
9.	Establishment of Fruit Nursery Farms at Wana	0.08
10.	Establishment of Agricultural Farm and office of E.A.D.A., at Battagram	
11.	Establishment of Fruit Nursery Farm in Gadoon Merged Area in Mardan District	0.13
12.	Award of scholarship to tribal students of Peshawar tribal area	0.12
13.	Establishment of Fruit Nursery Farms at Paikhel Tehsil, Datta Khel, North Waziristan Agency	0.12
14.	Establishment of Fruit Nursery Farm at Darsonda for Sherani Town Area attached to D.I. Khan District	0.09
15.	Establishment of Fruit Nursery Farm at Jandola (South Waziristan Agency)	0.09
16.	Award of Scholarships to Tribal Agriculture students in Dera Ismail Khan Tribal Area	0.07
	Total Agriculture :—	13.53
	(3) ANIMAL HUSBANDRY	
1.	Mass Multiplication of Sheep Breeding in Frontier Regions	0,84
2.	Extension of Cattle Breeding in Frontier Regions	0.75
3.	Extension of Veterinary Aid in Frontier Regions	1,21
4.	Extension of Veterinary Aid in Dir State	0.39

1	2	3
5.	Grant of Scholarship for B.Sc (A.H.) Degree Course in Frontier Regions	0.14
6.	Mule and Pony Breeding in Frontier Regions	0.17
7.	Construction of Civil Hospitals and Dispensaries in Frontier Regions (11 Hospitals & 10 Dispensaries)	1.02
8.	Mass Multiplication of Wazirni Sheep Breeding in Frontier Regions	0.48
9.	Extension of Cattle Breeding in Frontier Region	0.20
10.	Extension of Veterinary Aid in Frontier Region	0.87
1.	Grant of Scholarships for B.Sc (A.H.) Degree Course in Frontier Region	0.06
12.	Mule and Poney Breeding in Frontier Region	0.03
13.	Opening of Civil Veterinary Hospitals at Nihapani and Bcari (Merged Area of Hazara District)	0.22
14.	Grant of Scholarships for B.Sc. (A.H.) Degree Course	0.07
15.	Grant of Scholarships for B.Sc. (A.H.) Degree Course in Frontier Region	0.04
	Total Animal Husbandry :—	6.49

1	2	3
	(4) FISHERIES	
1.	Development of Fisheries in Warsak Dam	1.38
2.	Development of Trout Culture Swat State	0.38
3	Development of Trout Culture in Chitral State	0.29
4.	Development of Fisheries in Kurram Agency	0.17
	Total Fisheries :—	2.22
	(5) FORESTS	
1.	Afforestation and conservation in Frontier Region	0.98
2.	Preparation of Inventories of Chitral, Swat and Indus Kohistan Forests	0.78
3.	Setting up of Forest Nurseries in Frontier Region	0.55
4.	Appointment of a Divisional Forest Officer for North and South Waziristan Agencies with staff	0.29
5.	Continuance of Dir Forest Division	2.34
6.	Construction of one hundred miles road in Dir & Chitral	3.66
7.	Creation of Chitral Sub-Division	0.46
8.	Afforestation Range Managements & Road-side Plantations	1.09
9.	Raising of Nurseries in Frontier Regions	0.30
10.	Raising of Nursery over 7½ Acres in merged area, Abbottabad	0.15

1	2	3
11.	Development of Forestry in Upper Tanawal, merged area in Siran Forest Division	1.23
12.	Development of Forestry in Merged Area of Mardan District	0.61
13.	Construction of Inspection Huts and Sazin Talkot Plas and Bridle Path from Nara Obum passing through 4 Spot-gali	0.48
14.	Construction of Inspection Huts and Residential Building for Staff in Merged Area of Hazara Distt.	0.60
15.	Construction of Bridle Path in Merged Area in Hazara District covering a stretch of 70 miles in Hillan, Jabbar, Kari and Nandhar	0.85
	Total Forests :—	14.37

(6) INDUSTRIES

1.	Training Centre for Patti making at Swat State	1.25
2.	Training Centre for Patti making at Dir State	1.05
3.	Training Centre for Drugget making at Dir State	1.62
4.	Construction of buildings for woollen and silk Centre at Miranshah	0.50
	Total Industries :—	4.62

1	2	3
	(7) EDUCATION	
1.	Upgrading of 12 middle schools to high standards and construction of additional accommodation	1.14
2.	Opening and construction of 80 primary schools in Frontier Regions, Peshawar	1.00
3.	Upgrading and construction of lower middle school buildings D.I. Khan	0·08
4.	Opening and construction of 50 primary school buildings in D.I. Khan Division	1.00
5.	Upgrading of 18 primary lower middle schools in D.I. Khan Division and construction of additional rooms and purchase of equipment (4 each year)	1.70
6.	Construction of building and Boarding House for G.I.C. Miranshah and purchase of equipment	1.00
7.	Construction of 6 primary schools Frontier Regions, Peshawar	1.00
8.	Upgrading of 7 primary lower middle schools to middle status in the Agencies of Peshawar Division	0.70
9.	Opening & construction of 4 primary schools in Merged Area	0.60
10.	Construction of 15 Primary Schools in merged area of Peshawar Division	1.00
11.	Upgrading of two primary schools to middle standard	0.77

1	2	3
12.	Upgrading of one middle school to high status	0.56
13.	Construction of building and purchase of equipment for 3 high schools	0.50
14.	Construction of building for Degree college at Aghana	3.00
15.	Construction of 30 primary schools in Frontier Region	1.00
16.	Award of scholarship for tribal students	13.13
17.	Construction of buildings for Government High School, Batkhola	0.50
	Total Education :—	28.68

(8) HEALTH

1.	Construction of 3 hospitals at Louara Miana, spin and Navol Killi	0.27
2.	Construction of one dispensary of Type V and 2 Type VI quarters at Parwana	0.37
3.	Construction of one dispensary of Type V and three Type VI quarters at Parwana	0.30
4.	Anti-malaria organization	0.60
5.	Training of 55 tribal boys as Compounders	0.33
6.	Construction of hospitals and staff quarters at Dogra Picquet Khyber Agency	0.48
7.	Construction of T.B. Wards and Clinic in the existing Hospital at Drash	0.80
8.	Construction of 45 dispensaries in Agencies/ Frontier Region of Peshawar Division	2.60

1	2	3
9.	Purchase of equipment for 100 bedded T.B. Sanatorium at Razmak	3.36
10.	Construction of a hospital at Shewa	0.59
11.	Construction of class one Banglow, 3 class II Banglow, 12 Class III Type Quarters and 12 Class IV quarters at B-Ward	0.50
12.	Construction of 30 bedded General Hospitals at Miranshah	2.24
13.	Construction of two primary health centres with 6 sub-centres in Dir State	0.50
14.	Construction of Referred Hospital at Temagarh	0.40
15.	Construction of 40 bedded hospital at Samana	0.08
16.	Purchase of equipment for Referred Hospital Timergarh (Dir State)	0.63
17.	Purchase of Ambulance cars for District Headquarters Hospitals	0.54
18.	Provision of Ambulance cars for Agency Headquarters Hospitals	0.36
19.	Purchase of equipment for Civil Hospital, Spin (South Waziristan)	0.11
20.	Purchase of equipment for Civil Hospital Shewa	0.08
21.	Purchase of equipment for Civil Hospital Spinwam	0.10
22.	Purchase of equipment for Civil Dispensary Parwana (D.I. Khan)	0.03
23.	Purchase of equipment for Civil Dispensary, Morga (D.I. Khan)	0.03
	Total Health :—	15.30

1	2	3
	(9) TRANSPORT AND COMMUNICATIONS	
1.	Construction of Black Top Road from Junction of Peshawar Michni Abazai, Road mile 20 to 28 Yousaf Khel Village	1.75
2.	Construction of shingle Road connecting Loi Agra village with Kulagin (Malakand Agency 2 miles)	0.56
3.	Construction of shingle road from Oghana Chirat to Pillai	2.40
4.	Construction of Black Top road from Ch. Kadaro to Temergarh	2.00
5.	Improvement to Jandola-Razmik Road in South Waziristan	1.84
6.	Construction of road from Gandaf to Kapgani	1.10
7.	Construction of Road from Topi to Malik Kaddi	0.33
8.	Construction of Road from Kapgani to Utla	2.00
9.	Improvement and metalling patderband Samana Road in the Kohat Frontier Region	1.00
10.	Construction of shingled Road from Khar to Zorlueder Nawagai	1.40
11.	Improvement of chakdaro Thana Road including by pass Road in Thana Bazar	1.20
12.	Construction of Kuza Banda-Battagram Road (Merged Area of Hazara Distt)	0,94

1	2	3
13.	Construction of Road from Battagram to Thakot in Kohistan Area	2.00
14.	Construction of Dilbori Kuza Banda Road (Merged area of Hazara District)	2.00
15.	Construction of Black Top Road from Chatter Plains to Battagram (14 miles)	2.00
16.	Widening, Soling, metalling and Surfacing Orghai-Shergar Darban Road	1.00
17.	Construction of link Road from Miranshah Bannu Road to Village Miranshah (2 miles)	0.45
18.	Construction of shingle Road from Wana to O.B.A. (12 miles)	0.50
19.	Improving, soling, metalling and surfacing Bannu Daryoba Road taking off from mile 76/6 Kohat-Bannu Road (12 miles).	1.00
	Total : Transport & Communications :—	25.47

APPENDIX

(Ref : Starred

ماھنامے مغربی پاکستان (۱۹۶۶–۶۷)

پرنٹرز روز نامہ جات	ایڈیٹر	مقام اشاعت
غالب لطیف لطیف پرنٹنگ پریس جیکب آباد	غالب لطیف	قائد اعظم روڈ جیکب آباد
پٹیناوحی ڈیٹ بوائے البرٹ پریس کوئٹہ	مولانا عبدالکریم	عبدالکریم روڈ کوئٹہ
امان اللہ خان آفشاں پرنٹنگ پریس رحیم یار خان	مصطفے صادق	شاھی روڈ رحیم یار خان
جان محمد وطن پرنٹنگ پریس لاھور	قاضی محمد شفیع	گوندلاں والہ روڈ گوجرانوالہ
فاروق احمد محکم آرٹ پریس ملتان	فاروق احمد	حرم گیٹ ملتان
ملک کے اے خورشید پکار پرنٹنگ پریس لائل پور	ریاست علی آزاد	پاک پبلشرز ریلوے روڈ لائل پور

III

Question 8362)

فہرست اخبارات روز نامے، ہفتہ وار

نمبر شمار	نام اخبار	نام پبلیشر/مالک
۱	سارنگ	غالب لطیف
۲	میزان	مولانا عبدالکریم
۳	وفاق	مصطفےٰ صادق
۴	تحفہ	ڈاکٹر محمد سرور
۵	نوائے ملتان	حکیم فاروق احمد اوسی
۶	ڈیلی مارکیٹ رپورٹ	ملک کے اے خورشید

۴	۵	۶
(۱) نسیم ہمایوں تعمیر پرنٹنگ پریس راولپنڈی	ریاض ہمایوں	ریلوے روڈ لاہور
(۲) شیخ نیاز احمد علمی پرنٹنگ پریس لاہور		
ہفتہ وار		
منظور احمد خان جاوید پریس کراچی	میر خلیل الرحمان	ہنرز روڈ میکلوڈ روڈ کراچی
ایس ایم یوسف ویژن پبلکیشنز لمیٹڈ کراچی	نصیرالدین	کوتھاڑی مینشن ۱ فلور ورکٹوریہ روڈ کراچی
مشتاق احمد بسنیں پرنٹرری کراچی	—	۵۸/۱ شاکر پور کالونی کراچی
مسعود اشہر امروز پرنٹنگ پریس ملتان	ظہور احمد	محلہ چاہ فتح خان بہاولپور
شاہد اسحاق 'پرنٹرز کارنر' کراچی	—	بھدی ہاؤس میکلوڈ روڈ کراچی
ظہیرالدین استقلال پریس لاہور	قمر جاوید	بیڈن روڈ لاہور

۱	۲	۳
۷	تعمیر	نسیم ہمایوں

۱	اخبار جہاں	میر خلیل الرحمان
۲	افریشیا کراچی بازار	نصیرالدین
۳	کراچی افریشیا	حکیم حافظ محمد سعید
۴	دستور	ظہور احمد
۵	کراچی روٹرین	محمد حنیف
٦	بچے بالے	سید محبوب غزنوی

۴	۵	۶
چوھدری رشید احمد مکتبہ جدید پریس لاھور	جی ڈی بھٹی	۴۴۸ بی سٹیلایٹ ٹاؤن گوجرانوالہ
مسلم حسن زیدی پنجاب نیشنل پریس لاھور	عبداللہ بٹ	۸ السیر داس بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاھور
عبدالحمید سیٹھی لائل پور نفیس پریس لائل پور	غلام رسول	ٹوبہ ٹیک سنگھ
عزیز الرحمان پاکستان آرٹ پریس لائل پور	اے - کے مسکین	بھوانہ بازار لائل پور
ایضاً	محمد امین ضیا	عوامی ھاؤس کچہری بازار لائل پور
ضیا اللہ ثنائی ثنائی برقی پریس سرگودھا	امان اللہ اختر سلیم	مکان نمبر ۳۵/۴۵ بلاک نمبر ۹ سرگودھا
خواجہ انصار اللہ انصار آرٹ پریس سرگودھا	تاج الدین حقیقت	بلاک نمبر ۲۰ سرگودھا
عبدالمجید صابر لائل پور پورنفیس پریس لائل پور	جی این بروپز	۲۴۹/سی پیپلز کالونی لائل پور

۱	۲	۳
۷	دستگیر	جی ڈی بھٹی
۸	حرف و حکایات	عبداللہ بٹ
۹	نوائے ٹوبہ	غلام رسول
۱۰	نشانہ	اے ۔ کے مسکین
۱۱	نوائے پاکستان	محمد امین ضیا
۱۲	نوائے سرگودھا	امان اللہ اختر سلیم
۱۳	پاسبان جدید	تاج الدین حقیقت
۱۴	پارس	جی ایں پرویز

۴	۵	۶
راجہ غلام قادر فیض الاسلام پریس راولپنڈی	شیخ فقیر حسین	ایم-۹۵۳ گلی نمبر ۴۲ امان پورہ راولپنڈی
ضیا اللہ ثنائی ثنائی برقی پریس سرگودھا	زیڈ یو خان	کچہری بازار سرگودھا
فاروق احمد اوسی محکم آرٹ پریس ملتان	ایم - ار روحانی	ایبہ مظفر گڑھ
آغا شورش کشمیری چٹان پرنٹنگ پریس لاہور	مصطفےٰ صادق	۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور
شیخ محمد اشرف اشرف پریس لاہور	محمد داؤد	۳۱ لال چند سٹریٹ ایبک روڈ لاہور
شیخ ناصر محمود ایملگامیٹڈ پریس سیالکوٹ	خلیفہ محمد سعید	آلومہارا ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ
ظہیر الدین استقلال پریس لاہور	مسعود الحسن	محکمہ بنیادی جمہوریت سول سیکرٹریٹ مغربی پاکستان لاہور
شیخ محمد اشرف اشرف پریس لاہور	ڈاکٹر محمد اقبال	کرشن گلی ریلوے روڈ لاہور

۱	۲	۳
۱۵	ریاست	شیخ فقیر حسین
۱۶	سرگودھا ٹائمز	زیڈ یو خان
۱۷	سنگ میل	ایم ار روحانی
۱۸	زندگی	مصطفےٰ صادق
۱۹	لڑکپن	محمد داؤد
۲۰	محور حیات	خلیفہ محمد سعید
۲۱	نظام نو	مسعودالحسن
۲۲	مخزن ہومیو پیتھی	ڈاکٹر محمد اقبال

۴	۵	۶
خواجہ محمد اقبال اقبال پرنٹنگ پریس سیالکوٹ	محمد اقبال	اڈہ شہباز خان سیالکوٹ
راجہ غلام قادر فیض اسلام پریس راولپنڈی	خواجہ ظفر حسین	گنج منڈی راولپنڈی
محمد ایوب سرور پاکستان الیکٹرک پریس لائل پور	محمد امین احمد	۱۸۶ سرکلر روڈ لائل پور
عطا اللہ خان پاکستان الیکٹرک پریس گجرات	حکیم سید ارشاد	کورٹ روڈ گجرات
غلام جیلانی نیازی نیازی پرنٹنگ پریس لاہور	مسماۃ زبیدہ سلطانہ	احمد لاج راوی روڈ لاہور
ضیا اللہ ثنائی ثنائی برق پریس سرگودھا	مسماۃ مسرت جعفری	بلاک نمبر ۱۶ سرگودھا
مسعود علی پنجاب آرٹ پریس لاہور	مسعود علی	۵۔سیکلوڈ روڈ لاہور

۱	۲	۳
۲۳	پیام اقبال	خواجه محمد اقبال
۲۴	پیامی	خواجه ظفر حسین
۲۵	پاکستان آٹو موبائیل	محمد امین احمد بی ۔ اے
۲۶	شرافت	حکیم سید ارشاد
۲۷	شباب اردو	مسماۃ زبیدہ سلطانہ
۲۸	شمیم راحت	مسماۃ مسرت جعفری
۲۹	صنعت و تجارت	مسعود علی

۴	۵	۶
عطا اللہ خان پنجاب الیکٹرک پریس گجرات	صغیر حسین	سرکلر روڈ گجرات
منظور احمد ہمدرد پرنٹنگ پریس ملتان	اختر سلیم مسعودی	پرانی سبزی منڈی ملتان
مسعود علی پنجاب آرٹ پریس لاہور	مسعود علی	۵ - میکلوڈ روڈ لاہور
آغا شورش کشمیری چٹان پریس لاہور	اسلم ملک	کمرشل بلڈنگ ریلوے روڈ سیالکوٹ
ماہنامے		
ایس امیر حسین پی - آئی - اے پرنٹنگ پریس کراچی	ایس اختر حسین	پی - آئی - اے کراچی ایر پورٹ کراچی
مشتاق احمد انٹرنیشنل پریس کراچی	بیگم رضی محی الدین	۱۲۱- پی آئی بی کالونی کراچی
یونس سعید وٹرن پبلیکشنز لمیٹڈ کراچی	—	۴۴-۴۵ ہلوننگ روڈ ویسٹ گارڈن کراچی

۱	۲	۳
۳۰	تعمیر ملت	صغیر حسین
۳۱	تحریک	اختر سلیم مسعودی
۳۲	ٹرانسپورٹ ڈائجسٹ	مسعود علی
۳۵	زینت	اسلم ملک
۱	امیر سفیٹی	ایس اختر حسین
۲	الیریاض	بیگم رضی محی الدین
۳	ٹیلو شپ	ایم ۔ ایم اے عثمانی

۴	۵	۶
مشتاق احمد انٹرنیشنل پریس کراچی	ھایوں مرزا	انٹرنیشنل پریس کراچی
شمس صدیقی شباب آرٹ پریس کراچی	سید بشیر الحسن	۳-۱۰ پاک چمبرز ویسٹ وھارف کراچی
عبدالمتین خان ایمپرکس پنٹری کراچی	محمد ظہیر	وی-بی ۱۵-۶ ناظم آباد کراچی
محمد ظہیر ایجوکیشنل پریس کراچی	خالد حمیدی	۱۱۱-ڈی ۱۹-۳ ناظم آباد کراچی
سیف الاسلام خان بولان مسلم پرنٹنگ پریس کوئٹہ	—	جناح روڈ کوئٹہ
عبدالاسلام خان فیروز سنز لمیٹڈ پشاور	خالد وحید	میسرز فیروز سنز لیبارٹرز پشاور
ضیاالدین تاج محل پرنٹنگ پریس حیدر آباد	ایس اے شوکت نقوی	۱۵ پونیچرز ھائی سکول حیدر آباد
مستفیض احمد صدیقی انٹرنیشنل پریس کراچی	محمد شفیع	دارالاعلوم کراچی ۸۹

۱	۲	۳
۴	گائڈ انٹرنیشنل	ہمایوں مرزا
۵	انوسٹیمنٹ اینڈ مارکیٹنگ	سید بشیر الحسن
۶	جنرل آف ٹیکسائل انڈسٹری	محمد ظہیر
۷	رفیق	خالد حمیدی
۸	ہومیو بلٹین	ضیغم قریشی
۹	مارکٹن تھرپٹیز	خالد وحید
۱۰	نیوز ایڈ ویوز	ایس اے شوکت نقوی
۱۱	البلاغ	محمد شفیع

۴	۵	۶
قاسم علوی فونی پرنٹرز کراچی	—	ایف ۱۳۶ کریم آباد کراچی—۱۹
حیدر علی ہاشم کیپٹل پرنٹنگ پریس کراچی	—	محمود غزنوی روڈ کراچی
منظور احمد خان جاوید پریس کراچی	سید محمود احمد ندوی	یونیورسٹی روڈ کراچی
حیدر علی کیپٹل پرنٹنگ پریس	محمود العزیز	۱ - وکٹوریہ چیمبرز وکٹوریہ روڈ کراچی
منظور احمد جاوید پریس کراچی	ظہیر مرزا	۴ فلوزہمینو چیمبرز گارڈن روڈ کراچی
غازی نصیر الدین ٹریڈ اینڈ انڈسٹری پبلیکشنرز لمیٹڈ کراچی	غازی نصیر الدین	ٹریڈ اینڈ انڈسٹری ہاؤس نمبر ۴ ویسٹ وہارف روڈ کراچی
شمس صدیقی شباب آرٹ پریس ناظم آباد کراچی	محمد جعفر	ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مینشن اسلامک سنٹر بی بلاک ناظم آباد کراچی

۱	۲	۳
۱۲	الا اساعلیه	نور علی
۱۳	ایوشن	مرزا اقبال احمد بیگ
۱۴	اخبار جامعیه	سید محمود احمد ندوی
۱۵	ڈپلومیٹ	محمودالعزیز
۱۶	ای - چی پرمارمنیس	ظہیر مرزا
۱۷	فارس	غازی نصیر الدین
۱۸	منارٹ	محمد جعفر

۴	۵	۶
مہرا جی پی دستور وکٹوریہ پرنٹنگ پریس کراچی	ڈاکٹر روٹیشس بی جمٹا	سٹیٹ آف لیٹ فقیر جی ہاؤس جیمی ہوننگ روڈ کراچی ۴
محمد عثمان اسلامیہ پریس حیدر آباد	محمد بخش جوہر	اسلامیہ پریس مغربی کچا حیدر آباد
پشاور یونیورسٹی پریس پشاور	یوسف علی خان	یونیورسٹی آف پشاور
سلیمہ یوسف نوائے وقت پرنٹرز کراچی	کے ۔ ایم ندیم	۲۴ لیاقت بازار بندر روڈ کراچی
شیخ محمد اشرف اشرف پریس لاہور	ڈاکٹر اسرار احمد	۳ ہری کرشن نگر لاہور
حبیب الرحمان منصور پرنٹنگ پریس لاہور	میاں عبدالکریم	۳ ۔ کچہری روڈ لاہور
شیخ محمد اشرف اشرف پریس لاہور	رانا عبدالحمید	۳۸ میو روڈ لاہور
امان عاصم انیفائین پریس لاہور	امان عاصم	۱۵ ۔ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

۱	۲	۳
۱۹	میڈسن ٹوڈے	ڈاکٹر روٹین بی خامیاں
۲۰	سندھی ڈائجسٹ	محمد بخش جوہر
۲۱	یونیورسٹی نیوز لیٹرز	احمد حسن
۲۲	ایکسپورٹ امپورٹ نیوز	انور بیزاد
۲۳	الرسلہ	ڈاکٹر اسرار احمد
۲۴	المنصور	میاں عبدالکریم
۲۵	الحضر	رانا عبدالحمید
۲۶	اندازے	امان عاصم

۴	۵	۶
شیخ غلام حسین خورشید عالم پریس لاهور	مسماۃ اقبال بیگم	۱۰۲ جے ماڈل ٹاؤن لاهور
محمد سعید شیخ ایکو ریٹ پریس لاهور	محمد سعید شیخ	۱۵ - ٹرسٹ بلڈنگ اردو بازار لاهور
محمد امین پبلشرز یونائیٹڈ پرنٹنگ پریس لاهور	محمد امین	۱۵۵ - انار کلی لاهور
اصغر علی طور پرنٹنگ پریس سیالکوٹ	اصغر سودائی	مجاهد پوره سیالکوٹ
محمد اسلم لاهور آرٹ پریس لاهور	حکیم محمد حسن	ایبک روڈ لاهور
محمد صفدر نیوپکٹوریل پریس راولپنڈی	محمد صفدر	جامعیه مسجد راولپنڈی
انصار الله انصار آرٹ پریس سرگودها	عبداللطیف	بلاک نمبر ۲ سرگودها
غلام جیلانی نیازی نیازی پرنٹنگ پریس لاهور	غلام جیلانی نیازی	اخبارمارکیٹ هسپتال روڈ لاهور

۱	۲	۳
٦٧	عذرا	شیخ ظفر یاب علی
۲۸	بک سیلرز	محمد سعید شیخ
۲۹	بک ورلڈ	محمد امین
۳۰	ایکسپور ٹائمز	اصغر سودائی
۳۱	حاذق	حکیم محمد سعید حسن
۳۲	اسلام آباد کلینکل رپو	محمد صفدر
۳۳	السٹریٹڈ رورل آؤٹ لک	عبداللطیف
۳۴	کہکشاں ڈائجسٹ	غلام جیلانی نیازی

۴	۵	۶
شیخ نیاز احمد علمی پرنٹنگ پریس لاہور	فضل قدیر	منٹگمری روڈ لاہور
محمد اسلم لاہور آرٹ پریس لاہور	ایم اے رشید	۲۵ - قلعہ لچھمن سنگھ لاہور
آغا شورش کشمیری چٹان پریس لاہور	مسماۃ غزالہ مجید	منشی چمبرز لیک روڈ لاہور
چوہدری رشید احمد مکتبہ جدید پریس لاہور	سلطان عارف علی	اسلاپ گلی نمبر ۱۳ مزنگ لاہور

۱	۲	۳
۳۵	کتاب	فضل قدیر
۳۶	خلش	ایم اے رشید
۳۷	خیابان	مسماۃ غزالہ مجید
۳۸	کھلیل	سلطان عارف علی

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 8926)

LIST

No. of Vehicle	Name of the Transporter	Amount
		Rs.
KAU-9010	Messrs. Karachi Transport Co., C/o Aro Electric Trading Co., K.M.C. Bunder Road, Karachi ...	5,453·50
KAU-9015	Mst. Nusrat Begum, 229 Gurumandir, Karachi	5,717·50
KAU-9025	National Transport Co., Chief Court, Karachi	525·00
KAU-9027	Abdullah Yousaf Muhammadi Transport, Karachi ...	1,250·00
KAU-9031	Shahnawaz Muhammad Akber, Karachi ...	462·50
KAU-9032	Abdul Ghayur Khan, 4-A. Muhammad Ali H. Society, Karachi ...	5,985·00
KAU-9036	Atasia Transport Co., Magazine Lane, Karachi	2,199·00
KAU-9039	Zulekha Khanum, 68-C, Block No. 2, P.E.C.H.S., Karachi ...	1,575·00
KAU-9045	Gray Hond Transport Co., 5-G, 1/34, Nazimabad, Karachi ...	525·00
KAU-9048	Wiqarul-Islam, 2/19, Soldier Bazar, Karachi ...	2,862·00
KAU:9057	Muhammad Shafi, son of Karim Bux, Karachi	500·00
KAU-9061	White-Line Transport, Karachi ...	575·00
KAU-9062	Ditto ...	575·00

KAU-9063	Karamat Ali, son of Mir Arif Ali, Karachi	...	525·00
KAU-9064	Mst. Bilqis Akbar, Universal Transport, Karachi	...	500·00
KAU-9068	Atasia Transport Co., Karachi	...	1,950·00
KAU-9072	Zahoor-ud-Din Qureshi, Transport, Karachi	...	1,050·00
KAU-9084	Noor Transport, Karachi	...	950·00
KAU-9088	Muhammad Umar and Bros, Karachi	...	1,575·00
KAU-9091	Mr. Muhammad Nasim, 10/85, Liaqatabad, Karachi	...	1,000·00
KAU-9101	Hakim-ud-Din, Lawrence Road, Karachi	...	925.00
KAU-9105	Mangi Transport, Karachi	...	1,575·00
KAU-9106	Ditto	...	1,575·00
KAU-9109	Ditto	...	1,575·00
KAU-9110	Ditto	...	1,575·00
KAU-9113	Ditto	...	1,575·00
KAU-9114	Tariq Transport, Karachi	...	462·50
KAU-9116	Ali Raza Ikra-mul-Haq, Karachi	...	2,150·00
KAU-9120	Mian Muhammad Masud Ahmad, Karachi	...	2,525·00
KAU-9121	Mr. Ali Raza Ikramul Haq, Karachi	...	1,050·00
KAU-9122	Haji Habib Karachi	...	1,050·00
KAU-9125	Muhammad, Yousuf, Karachi	...	1,350·00
KAU-9132	Amjad Ali, Housing Society, Karachi	...	1,800·00
KAU-9150	Fazal Din, Ch. Amir Ali, 2/21, P.E.C.H.S., Karachi	...	525·00
KAU-9151	Raja Akbar, P.I.B. Colony, Karachi	...	2,295·50

KAU-9160	Muhammad and Co., Phool Chawk, Karachi...	3,600·00
KAU-9163	Hijaj Transport, Karachi ...	512·00
KAU-9174	Syed Muhammad Yousuf, Jahangir Road, Karachi ...	462·50
KAU-9178	Abdul Hussain, Essa Road, Malir, Karachi ...	337·50
KAU-9186	Messrs. Manghi Transport, Karachi ...	1,312·00
KAU-9202	Muhammnd Yousuf Khan, 95-Maqbul Society, Karachi ...	487·50
KAU-9204	Mangi Transport, Karachi ...	437·50
KAU-9206	Mohsan Transport Nazimabad, Karachi ...	1,550·00
KAU-9207	Muhammad Yousuf, Lawrence Road, Karachi	475·00
KAU-9217	G. S. Transport, Karachi ...	950·00
KAU-9219	Ditto ...	950·00
KAU-9223	Dream Land Transport Co., Karachi ...	2,375·00
KAU-9231	Messrs. Ghazi Transport Co., Lawrence Road, Kararchi ...	9,500·00
KAU-9236	Sarfraz Khan, Karachi ...	476·00
KAU-9247	Mr. Nisar Ahmad, Pakistan Quarter, Karachi	2,500·00
KAU-9248	Sonny Transport Co., Karachi ...	2,150·00
KAU-9253	Muhammad Yousuf Khan, Maqbool Housing Society, Karachi ...	525·00
KAU-9270	What Line Transport, Karachi ...	475·00
KAU-9272	Sarfraz Transport. 3/72, Lalukhet, Karachi ...	3,150·00
KAU-9283	Muhammad Nawaz, son of Ch. Muhammad Tufail, Dastgir, Karachi ...	125·00
KAU-9291	Muhammad Yousuf Khan, Maqbool Housing Society, Karachi ...	1,000·00

KAU-9294	Muhammad Hanif and Co., Khardar, Karachi		525·00
KAU-9301	Sher Zaman Khan, Karachi	...	450·00
KAU-9315	Ch. Rehmat Ali and Bros	...	2,150·00
KAU-9316	Ditto	...	2,15·00
KAU-9317	Ditto	...	2,150·00
KAU-9319	Sher Ahmad, Merchant aLndhi, Karachi	...	500·00
KAU-9321	Pirzada Fakharyar Khan	...	2,500·00
KAU-9326	Yousuf Ali, Soldier Bazar, Karachi	...	1,000·00
KAU-9327	O.K. Motor Co., Solider Bazar, Karachi	...	875·00
KAU-9344	Habib Transport, Karachi	...	475·00
KAU-9360	Iftikhar Hussain, 2227-P.I.B. Colony. Karachi		425·00
KAU-9363	Banaras Khan, Ali Raza Building, Karachi	...	612·00
KAU-9368	Mst. Arajmand Ara	...	1,949·00
KAU-9377	Abdul Razak, 23/2, Gizri Road, Karachi	...	500·00
KAU-9381	M. H. Sethi, Japan Mansion, Karachi	...	825·00
KAU-9385	Afzal Transport, Karachi	...	487·50
KAU-9390	Habib Transport, Karachi	...	1,337·50
KAU-9406	Jalil Ahmad, 128/5, Nazimabad, Karachi	...	512·50
KAU-9415	Mujahid Transport, Karachi	...	1,000 00
KAU-9416	Afzal Transport, Karachi	...	387·50
KAU-9417	Ditto	...	387·50
KAU-9421	Star Light	...	1,000·00
KAU-9423	G.S. Transport	...	975·00
KAU-9432	Abdul Qayyum Noori Transport, Karachi	...	950·00

KAU-9435	Raja Khan, Karachi	...	485·00
KAU-9437	Javed Akbar, Karachi	...	800·00
KAU-9444	Oxford Trading Co., Karachi	...	487·00
KAU-9460	Raja Aftikhar, Karachi	...	425·00
KAU-9479	Ather Transport, Karachi	...	487·00
KAU-9480	Mack Trucks for Pakistan, Karachi	...	475·00
KAU-9481	Ditto	...	475·00
KAU-9495	Raja Akbar Hussain, Karachi	...	6,450·00
KAU-9500	Al-Hamid Transport, Karachi	...	500·00
KAU-9510	Ditto	...	500·00
KAU-9512	Mack Truck of Pakistan, Karachi	...	500·00
KAU-9535	Hamayun Haroon, Karachi	...	437·50
KAU-9552	Mack Truck of Pakistan, Karachi	...	475·00
KAU-9583	Zikar-ur-Rehman, Karachi	...	500·00
KAU-9592	Muhammad Ather, Karachi	...	512·00
KAU-9888	Syed Ghayas Hussain Bukhari, Karachi	...	1,000·00
KAU-9898	Oxford Trading Co., Karachi	...	477·00
KAU-9903	Muhammad Din, Karachi	...	500·00
KAU-9995	Ditto	...	475·00
KAU-9998	Ajab Khan, Karachi	...	487·50
KAU-9999	Ditto	...	975·00
KAU-571	Messrs. Hafeez Shah Rehman and Sultan Khan, 9/122, Lalukhet, Karachi	...	6,895 00
KAT-622	Messrs. New Ways Bus Service, Lahore, c/o Flat No. 1, Burness Road, Karachi	...	6,895·00

KAT-1172	A. Hamid, c/o Hamid Motor Works Block No. 9, Off. Frere Road, Karachi ...	1,837·00
KAT-1960	General Motors Overseas Karachi, Hub Chauki Road, Globe Auto Mobile, Rawalpindi ...	3,000·00
KAT-2384	Swiss Air Transport Co., Hotel Metropole, Karachi ...	450·00
KAT-2924	M. Iqbal, H. No. 45, Motomul Garden, New Town, Karachi ...	3,000·00
KAT-3366	K.L.M. Royal Dutch Air Line ...	537·00
KAT-3374	Kashmir Can Co , B/24, S.I.T.E., Karachi ...	5,225·00
KAT-3446	Messrs. Sherdil Transport Co., Pare Road, Karachi ...	6,737·50
KAT-3737	Sultan Khan, 10/424, Lalukhet, Karachi ...	612·00
KAT-3870	Haji Muhammad and Co., C/o Ameer Shah Transport, Karachi ...	4,675·00
KAT-4096	Maulvi M. Hussain, c/o Abdul Majid Brodhi, Photo Line, Karachi ...	4,400·00
KAT-4343	Amin Corp. 31, Shafi Chambers, Nichol Road, Karachi ...	587·50
KAT-4545	M. Asghar Shah, Old Kumarwara, Karachi ...	6,737·50
KAT-4570	Shaheryar Transport, Lawrence Road, Karachi	6,895·00
KAT-4747	Rehmat Ali, 1/E, 1/8, Nazimabad, Karachi ...	1,300·00
KAT-4774	Lasbella Cop. Transport, Shershah, Karachi ...	4262·50
KAT-5000	Muhammad Jamal Alani, son of Muhammad Saddiq, Block No. 1, Nazimabad, Karachi ...	6,875·00
KAT-4464	Maulvi Muhammad Hussain, Chakiwara, Karachi ...	4,400·00

KAT-3940	Mumtaz Hussain, S-73/C, Landhi Colony Karachi ...	6,737·50
KAT-3955	Ali Muhammad, son of Din Muhammd, Bakri Piri. Newa Shah Road, Karachi ...	3,712·50
KAT-5445	Messrs. Ebrahim Tayabali, c/o Anwar Shah Transport, Co., Murad Ali, Karachi ...	4,062·50
KAT-5612	M.S.B. Transport Co., Campbell St., Karachi ...	875·00
KAT-5556	Mehar Sultan, d/o Mirza Alludin, Managing Agent, Haryana Kyc. Transport, Co. 105, Depot Line, Karachi	1,215·63
KAT-5656	Messrs, Salehnadin H.Ryanna Kt. and Co.,U.B. 6/9, Nazimabad. Karachi	3,575·00
KAT-5640	Salahuddin opposite Tepuo Sultan Hotel, Lawrence Road, Karachi	1,125·00
KAT-5729	Seth Ali Muhammad, son of Chutta Khan, Haji Murad Village Karachi	4,050·00
KAT-5823	Abdul Rashid Off Shahrah-e-Iraq, Manspild Street, Karachi	3,972·00
KAT-6504	Faqir Muhammad, New Nehar Road, Karachi	575·00
KAT-6553	Ansar Ahmad Khan, 2/48-R, P.E.C.H.S., Karachi	1,725·00
KAT-6565	Messrs. Yahahi Transport and Co., G-24, Marton Road, Iqbal Colony, Karachi	1,300·00
KAT-6600	Kala Khan, son of Malik Farid Ullah, 491/3, Patelpara	537·50
KAT-6686	Abdui Majid, son of Haji Muhammad Ismail, 10-Petel Mention Pragee Street, Ramswami, Karachi	462·50
KAT-6725	Qamar Din, son of Muhammad Ramzan, c/o Muhammad Shafi Khalid, 22, Laxmi Building, Bunder Road, Karachi	462·50

KAT-6747	Messrs. Libraty Textile Industries, 34, Hashim Road, West Garden, Karachi	387·50
KAT-6868	Muhammad Hanif Khan, son of Sher Muhammad Khan, 1/359, Liaquatabad, Karachi	1,075·00
KAT-6887	Messrs. Mobin Raypur Dealy Ischednand Building, Pakistan Chowk, Karachi	537·50
KAT-6914	Messrs. Nisar Transport Co., 602-Jet Line, opposite Military Workshop, Karachi	537·50
KHT-6970	Messrs. Ghulam Hussain and Bros. Ali Muhammad Nabi Dad Road, Karachi	587 50
KAT-7050	Messrs. National Transport Co., Frere Road, Kishan Das Tarachand Building. 19/2,A.M. 19, Karachi	1,075·00
KAT-7166	Serwar Sultan, Patel Bara, C/o Jaffar Garrage, Karachi	537·50
KAT-7277	Muhammad Salim, Megraj Building Flat No. 70, opposite Dakami Masjid, Karachi	525·00
KAT-7410	Mst. Zubeda Begum, w/o Zahoor Ahmad, 1/36 (Liaquatabad, 'C' Area, Karachi	537·50
KAT-7567	Shahire Transport and Co., Jodia Bazar, Karachi	1,512·50
KAT-7758	S. M. Yousuf, 32, F. Jahangir, West Karachi	1,050·00
KAT-7779	Serfraz Akbar, son of Muhammad Akbar, 15, Anwar Manzil, Mossaji Street, Ramswami, Karachi	1,075·00
KAT-8022	Muhammad Akbar, opposite 24, Garden East, Punjab Town, Karachi	525.50
KAT-8151	Serwar Sultan, Zaffar Auto Carriage, Petel Para, Karachi	537·50

KAT-8484	Hasisun-Niza Begum, 650,-Hasib Manzil, Petel Road, Jamshed Road, Karachi	537·50
KAT-8586	Fakheruddin T. Nagri 20-Sindhi Muslim Society, Karachi	1.075·00
KAT-8908	Messrs. Ashraf Transport Service, Ltd., 4-A, M.A.H.S, Karachi	469·50
KAT-8939	F. Tayab Ali, son of Tayab Ali, 20-A.S.M.S.H., Karachi	625·00
KAT-9072	Shajaat Khan, 4/E/71, Nazimabad, Karachi	1,075·00
KAT-9111	Messrs. Pak Fleatway, 243, Hyderabad Colony, Karachi	537·50
KAT-9128	Heriana Transport, 6-105 Depot Line, Karachi-3	525·00
KAT-9235	Ahmad Transport Corporation Usmanabad near Nolt Pero, Karachi	1,150·00
KAT-9258	Mr. Abid Khalil, son of M.G.A., Khalil, 2/50-K.P.E.C.H.S., Karachi	825·00
KAT-9296	Muhammadi Mohammad, son of Ali Bhai, 7-N, Ali Bhai Building, Noolgi Street. Karachi	575·00
KAT-9298	Noor Muhammad, c/o Rahimuddin Body Builder, Teen Hati	1,050·00
KAT-9394	K.K. Co., near Mama Transport Co., Achhi Kaber, Karachi	612·50
KAT-9444	Pak Fleatway, 243, Hyderabad Colony, Karachi	499.50
KAT-9532	Asghar Ali, 158-K Block 2, P.E.C.H.S., Karachi	833·00
KAT-9577	Haji Latif Anwari, 307, P.I B., Colony, Karachi	1,000·00
KAT-9709	Zehooruddin Qureshi, Prop. Messrs. Tariq Corporation 4-11, Firdous Colony, Karachi	1,050.00
	Messrs, K.R,T,C.	9,22,617·00

KAP-897	Moosa and Sher Ali Memon, Murad village, Karachi	85·00
KAP-1196	Maqbool Hussain, 1/348, Lalukhet, Karachi	1,875·00
KAP-1403	Rasool Bros. 527, Nazimabad, Karachi	375·00
KAP-1528	Muhammad, son of Yousuf, Lawrence Road, Kabari Bazar Karachi	2,500·00
KAP-1766	Muhammad Yasin, Bombay Tyre and Rubber Co., near Plaza Cinema, Karachi	425·00
KAP-2453	Azizul Haq, son of Haji Abdul Haq, Haq Transport, 227-P.I.B., Colony, Karachi	925·00
KAP-2760	Mirza Aslam Beg, 15/3 2, Nazimbad Karachi	1,250·00
KAP-4031	Ch. Amatullah Khan, 186, Shahanawaz Britto Road Karachi	9,400·00
KAP-4069	Anwar Shah, son of Muhammad Hanif Shah, Kumarwara, Karachi	1,900 00
KAP-4203	Messrs. Muhammadi Transport, near Jublee Cinema, Karachi	1,900·00
KAP-4290	Musarrat Ali Zubari, 195-P.I.B. Colony Karachi	3,250·00
KAP-4451	Sartaj Ali Razi, Fatima Jinnah Colony, 676/258, Karachi	2,690 00
KAP-4481	Muhammad Transport Co., Durness Street, near Jublee Cinema, Karachi	4,250·00
KAP-4529	Messrs. Mangono Transport, Mirpurkhas, c/o Model Colony, Agha Jan Road, Karachi	1,125·00
KAP-4018	Muhammad Amin, Block H, Row No. 7, Plot No. 6/2, Nazimabad	4 142·50
KAP-4649	Iqtal Hussain, C/11/28, Lalukhet, Karachi	4,300 00

KAP-4687	Iqbal Ahmad 644, Jamshed Road No. 2, Karachi	3,100·00
KAP-4692	Ghulam Qadir, Imam Bux, Kalri Village, Malir Cantt.	3,800·00
KAP-7443	Iqbal Hussain, C/11/28, Lalukhet, Karachi	2,700·00
KAP-4765	F.R. Khan Pradee Street, Saddar, Karachi	2,375·00
KAP-4733	Mr. S.A. Qadir Khan, Fatima Jinnah Colony, 676/318	1,875·00
KAP-4780	Sohil Bus Service, Jamshed Road, near Jail, Karachi	2,500·00
KAP-4785	Ishfaq Hussain, C/11/25 Lalukhet, Karachi	875·00
KAP-4790	Messrs. Sayara Transport Nigar Cinema, Karachi	4,200·00
KAP-4791	Muhammad Arif, Dinsha Road, Karachi	1,650·00
KAP-4850	Mst. Fatima, d/o Latif Hussain C/5 K Lalukhet, Karachi	875·00
KAP-4840	Haryana Karachi Transport, 195, Depot Line, Karachi	875·00
KAP-4888	Mr. Badrullah Qr. No. 23/13 A.C. 1, Lalukhet, Karachi	437·50
KAP-4890	Messrs. Muhammad Transport, Burnese Street, near Jublee Cinema, Karachi	1,352·50
KAP-4894	Mr. Muhammad Yasin, 6-36/1, Lalukhet Karachi	437·00
KAP-4965	Raja Bashir Ahmad, Glaxo Laboratory, West Wharf., Karachi	2,275·00
KAP-4979	Mr. Niaz Muhammad Khan, 207-Hyderabad Colony, Karachi	1,325·00
KAP-5075	Fazal Waheed and Bros., Queen's Road, Karachi	850·00

KAP-5030	Messrs. Shah Bros., Transport C/o Lasbella House, Lasbella, Karachi	4,350·00
KAP-5123	Mr. Majid Aghra, Taj Colony, Block No. 1, House, No. 25, Karachi	437·50
KAP-5124	Baluchistan Transport, Karachi	925·00
KAP-5162	Nawaz Ali, Karradgy Stores, Kharadar, Karachi	2,000·00
KAP-5197	Habibullah Khan, 5-1/163, Saeedabad, Karachi	750·00
KAP-5219	Faz Khatune Nisa Begum, R/6278, P.I.B. Colony, Karachi	1,050·00
KAP-5222	Hamza Bus Service, new Neham Road, Karachi	875·00
KAP-5232	Khawaj Muhammad Khan, 239, Hyderabad Colony, Karachi	2,187·50
KAP-5261	Iqbal Begum, 5, Rubia Building, Kutchery Road, Karachi	3,750·00
KAP-5267	Union Motor Bus Service, Nawabad, Karachi	2,497·00
KAP-5286	Mr. Mumtaz Khan, Jinnahabad, Karachi	3,393·00
KAP-5287	Haji Abdullah, Rattan Talau, Prady Street, Karachi	3,393·00
KAP-5288	Miss Salma Perveen C-11/28. Lalukhet, Karachi	875·00
KAP-5292	Muhammad Ishar Dowlak West Wharf, Karachi	2,000·00
KAP-5301	A. Rehman, Napier Road, Karachi	3,100·00
KAP-5359	Basher, son of Abdul c/o Saleh Bus Service, Karachi	712·00
KAP-5452	Zaffarullah Khan, 1072, Bahaderabad, Market, Karachi	1,750·00
KAP-5455	Muhammad Hussain and Bros., Green Street, Karachi	1,750·00
KAP-5464	Mrs. Said Ahmad Khan, 805, P.I.B. Colony Karahci	875·00
KAP-5474	A. Hashim, c/o Jumma Khan, Baba opposite P.M.A. Building, Frere Road, Karachi	875·00
KAP-5490	Ahsanul Haq, 2/50, J.P.E.C.H.S., Karachi	775·00

KAP-5514	Mst. Nazir Bibi, 322, Usmani Colony, Karachi	4,200·00
KAP-5518	Muhammad Usman Khan, 17-Hyderabad Colony, Karachi	875·00
KAP-5526	Gujrat Bus Service, 65-Commercial Line, Karachi	462·50
KAP-5530	I.D.A. Sattar E.K. II A Razah E.T. c/o Habib Saddar, Karachi	1,750·00
KAP-5616	Gul Hassan. Ghadni Nagar, Gali No. 40, Karachi	1,400·00
KAP-5774	Mst. Ahmadi Begum, 8/23, Agha Khan Building, Burnese Road, Karachi	875·00
KAP-5816	Zubeda Bibi, 528, Nusrat Road Karachi	1,312·50
KAP-5886	Hakim Siraj Hussain, 3, Nargia Building, Shoe Market, Karachi	3,100·00
KAP-5908	Luchi and Co., Ghandi Garden, Karachi	875·00
KAP-6529	Muhammad Zafar III/A/4/1, Nazimabad, Chowrangi Road, Karachi	425·00
KAP-6886	Sultan Ali and Bros. H. No. 498, Lasbella, Karachi	462·50
KAP-6905	Abdul Hamid, Hamid Motor Works, Ratan Talau, Karachi	775·00
KAP-7100	Sabir Hussain, Gali No. 1. H. No. 1010, Karachi	450·00
KAP-7061	Sardar Ali, 8, Fatima Manzil, Kharadar, Karachi	437·00
KAP-5767	Mobin and Bros, 21-A.M., Frere Road, Karachi	700·00
KAP-7264	B.O.A.C., Karachi	1,800·00
KAP-7865	Ditto Ditto	1,800·00
RAP-7920	Mr. Tariq Fida Ullah, Rana Mansion, P.M.C.M.S., Karachi	1,540·00
KAP-8540	Haji Muhammad Khan, Watan Transport, Marton Road, Karachi	2,500·00
KAP-8441	Karachi Transport Syndicate, Country Club Road, Karachi	1,700·00
KAP-8700	M. Hussain Shah, Old Kumarwara, M. Ali Alvi Road, Karachi	625·00
KAP-8806	Khursheed Begum, 33, Rawalpindiwala, 1st Floor, Mcleod Road, Karachi	850·00
KAP-8618	Al-Habib Co-operative Transport Society, Chow Gate Airport, Karachi	1,875·00
KAP-8565	Ditto Ditto Ditto	1,875·00
KAP-8910	Sh. Suleman, 21, A.M. Frere Road, Karachi	1,225·00
	GRAND TOTAL	13,17,429·63

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 27th September, 1967

چہار شنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

دیپ ۸ — س ۷ — ع ۱۰ و ۱۱ — آیات

اے آدم کے بیٹو! ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو لباس سے آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ پیو اور بیجا نہ اڑاؤ۔ کیونکہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اے پیغمبر پوچھو تو کہ زیب و زینت اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اُن کو حرام کس نے کیا ہے یہ بھی کہدو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اُن ہی کا حصہ ہوں گی۔ اس طرح اللہ اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

اے پیغمبر کہدو کہ میرے پروردگار نے تو فحش باتوں کو وہ خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق ظلم و زیادتی کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: The Question Hour. Malik Miraj Khalid.

PROPRIETARY RIGHTS TO ALLOTTEES OF LANDS OF EVACUEE NON-MUSLIM OCCUPANCY TENANTS

*7975. **Malik Miraj Khalid:** Will the Minister for Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some land within 5 miles of Indo-Pakistan border area in Lahore Division owned by Muslims but held by the evacuee non-Muslims as occupancy tenants has been allotted to (*i*) claimants and (*ii*) armed personnel under Sections 4 to 6 of the Martial Law Regulation No. 9;

(*b*) whether it is a fact that Muslim occupancy tenants in Lahore Division have been given full proprietary rights after the payment of *malkana* by them under the Punjab Occupancy Tenants Act 1952;

(*c*) whether the allottees mentioned in (*a*) above have been given full proprietary rights;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the negative, reasons therefor and whether Government intend to give them full proprietary rights?

Minister for Revenue and Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) (*i*) & (*ii*) Yes.

(*b*) Yes, where the Land-lords were not evacuee.

(*c*) No.

(*d*) The allottees have been given the same rights which were held by the evacuee occupancy tenants. As section 114 of the Punjab Tenancy Act, 1887, inserted by the Amending Act of 1952, excluded such lands from its operation, the proprietary rights in these lands could not be acquired. A proposal for making suitable provision for the acquisition of proprietary rights by the allottees of such land is under the active consideration of the Government.

Kazi Muhammad Azam Abbasi: Will the Minister be pleased to inform the House since when the scheme has been under the consideration of the Government to give proprietary rights to the allottees.

Minister for Revenue and Rehabilitation: I cannot give the exact date but it is under the consideration of the Government.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Approximate date.

Minister for Revenue and Rehabilitation : I cannot tell that.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : How long will it take?

Minister for Revenue and Rehabilitation : It should not take very long because I have said that it is under the active consideration of the Government.

مسٹر حمزہ - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ معاملہ آپ کی حکومت کے پاس کتنے عرصہ سے زیر غور ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ وہی ضمنی سوال ہے جو عباسی صاحب نے دریافت کیا ہے -

مسٹر حمزہ - اس کا کیا جواب تھا ؟

مسٹر سپیکر - یہ تھا کہ ہم جواب نہیں دے سکتے -

مسٹر حمزہ - کتنے سال سے ایسا ہو رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر - وہ اس بات کا جواب نہیں دے سکتے -

مسٹر حمزہ - تو پھر ان کو کس چیز کا پتہ ہے ؟

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

AWARDING COMPENSATION TO PERSONS AFFECTED BY STORMS IN SEA IN KHARO TRACT AREA

***7986. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of persons affected by storms in Arabian Sea in Kharo Tract Area, Thatta District, during the past five years ;

(*b*) the steps so far taken by Government to rehabilitate and compensate the said affected persons ;

(*c*) whether Government have reserved any agricultural lands for allotment to the said affected persons in Ghulam Muhammad Barrage area; if so, details thereof?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) It has been ascertained from the Deputy Commissioner, Thatta that no such damage was recorded in the Kharo Tract, during the past five years.

(*b*) & (*c*) Does not arise.

LAND ACQUIRED FOR THE INSTALLATION OF NOON SUGAR MILLS, BHALWAL

*8090. **Mr. Hamza:** Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that land has been acquired by the Government for the installation of Noon Sugar Mills, Bhalwal, District Sargodha; if so, (*i*) total acreage so acquired, (*ii*) whether the land is situated within Municipal Limits of Bhalwal, (*iii*) price per kanal assessed by the Department for paying compensation to the landowners concerned;

(*b*) whether compensation has been paid; if not, reasons therefor;

(*c*) if the land owners are not satisfied with assessed value of land, whether there is any scheme to allot alternate land to the landowners in lieu of the land acquired; if so, when ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) Yes.

(*i*) 69¼ acres.

(*ii*) No.

(*iii*) Rs. 133 per kanal.

(*b*) The landowners concerned have refused to accept the compensation and have filed reference under Sections 18 and 19 of the Land Acquisition Act in the Court of Senior Civil Judge, Sargodha. However, compensation for fruit plants, trees crops and deras was received by them under protest.

(*c*) There is no scheme to allot land to them in lieu of land acquired from them.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ایک کنال کی قیمت ۱۳۳ روپیہ مقرر کی گئی ہے وہ کس بنا پر ہے ۔ کیا یہ مارکیٹ value ہے یا کوئی اور فارمولا ہے ۔

وزیر مال - حصول اراضی کا جو قانون ہے اس کے تحت سب کچھ کیا جاتا ہے یقیناً یہ بھی اس کے تحت کیا گیا ہو گا۔

مسٹر حمزہ - کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ اراضی جو نون شوگر مل کے لئے حاصل کی گئی ہے وہ میونسپل کمیٹی کی حدود کے قریب ہے جہاں اراضی کی قیمت کم از کم ۴۰۰۰ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کیا چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں سے بڑے بڑے جاگیرداروں کے لئے کم نرخوں پر زبردستی اراضی حاصل کرنا ظلم نہیں؟

وزیر مال - وہ اراضی میونسپل کمیٹی کی حدود سے باہر ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ زبردستی لی گئی ہے یہ درست نہیں۔ زبردستی نہیں لی جا سکتی۔ قانون کے مطابق قیمت مقرر کی جاتی ہے اور اسی کے حساب سے چارج کی جاتی ہے۔

چودھری محمد ادریس - کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ حکومت اپنی کالونیز میں ۱۳۳ روپیہ فی کنال کے حساب سے زمین دے دے۔ یا کیا وہ سرکاری زمین دینے کو تیار ہے۔

Mr. Speaker: I think the land was not allotted to the tenant by the Government.

Chaudhri Muhammad Idrees: It was sold to the mill-owner.

میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ زمین جس کی قیمت ۴۰۰۰/- روپیہ فی ایکڑ ہے حکومت نے ۱۳۳/- روپیہ فی کنال کے حساب سے حاصل کی ہے۔ کیا آپ ان کو compensate کرنے کے لئے کالونیز میں ۱۳۳/- روپیہ فی کنال کے حساب سے زمین دینے کو تیار ہے۔

وزیر مال - عرض یہ ہے کہ قانون کے مطابق جو قیمت بنتی ہے وہ بارہ ماہ کی اوسط کے حساب سے ہوتی ہے -

چودھری محمد نواز - کیا یہ حقیقت ہے کہ جس قانون یا فارمولا کے تحت چھوٹے چھوٹے زمینداروں سے زمین حاصل کی گئی ہے اگر یہ زمین کسی بڑے سرمایہ دار کی ہوتی تو آپ —/۴۰۰۰ روپیہ مقرر کرتے -

وزیر مال - جی نہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - وزیر صاحب نے ہمارے سوال کا جواب نہیں دیا اس لئے میں دھراتا ہوں - وہ یہ ہے کہ کیا حکومت ن افراد کو جن سے زمین ان نرخوں پر لی جانی مقصود ہے میونسپل کمیٹی کی حدود میں سرکاری زمین دینے کو تیار ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مال - ایسی کوئی سکیم نہیں جس کے تحت متبادل رقبہ سرکاری زمین میں سے دے دیا جائے -

مسٹر حمزہ - تو پھر وہ بیچارے کہاں جائیں - کیا وہ کوئی کاروبار کریں یا خود کشی کریں -

وزیر مال - میں اس کا جواب نہیں دے سکتا -

چودھری محمد نواز - کیا یہ حقیقت ہے کہ اس طرح غریبوں سے اراضی حاصل کر کے سرمایہ داروں کو امیر سے امیر تر بنایا جا رہا ہے -

ملک محمد اختر —پوائنٹ آف آرڈر - تو پھر معزز ممبر حکومت کے ساتھ کیوں ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

چودھری محمد ادریس - آپ نے فرمایا ہے کہ اس سودے کے لئے بارہ ماہ کی اوسط قیمت لگائی گئی ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ کالونیز میں کوئی pre-emption نہیں ہوتا - پھر اس سودے میں قیمت اتنی کم کیوں کی گئی ہے اور اراضی کو under-value کیا گیا ہے - اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا آپ ان scales کو examine کرائیں گے -

وزیر مال - اس کو examine کرایا جا سکتا ہے - میں یقین سے نہیں کہہ سکتا - جو قانون کی منشا ہوگی اور جس طرح قانون اجازت دے گا اس طرح کیا جائے گا اور ہم مجبور ہوں گے -

چودھری محمد نواز - کیا قانون کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا کہ حکومت جو زمین حاصل کرتی ہے اپنے مقصد کے لئے یا کسی پراجیکٹ کے لئے حاصل کرتی ہے تو اس کی قیمت market value کے حساب سے مقرر کی جائے اور پھر اسی طرح اس زمین کی قیمت بھی market value کے حساب سے مقرر ہو -

وزیر مال - جہاں تک حکومت کا تعلق ہے میں نے عرض کر دیا ہے کہ اوسطاً قیمت لگائی جاتی ہے اس میں ایک صورت یہ ہے کہ اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو وہ اپیل کر سکتا ہے -

چودھری محمد نواز - یہ تو بہت بڑی حق تلفی ہے کہ جو بیچارے دو دو چار چار ایکڑ کے مالک تھے ان کو بڑے بڑے زمیندار اور سرمایہ دار کہا جائیں -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

مسٹر حمزہ - کیا یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے بڑے بڑے

سرمایہ داروں ، جاگیرداروں اور کارخانہ داروں کا حکومت پر قبضہ ہے اور ان سے ناپاک اشتراک ہے ۔ اس کے متعلق وزیر صاحب کا کیا خیال ہے ۔

Mr. Speaker. Not allowed.

REVENUE PATWARIS AND LAND ACQUISITION PATWARIS

*8091. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that qualifications prescribed for Revenue Patwaris and Land Acquisition Patwaris are the same whereas their scales of pay are different;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) reasons therefor, (*ii*) pay scales of both the categories and (*iii*) whether Government intend to bring their pay scales at par ; if not, why ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) It is a fact that the qualifications prescribed for Revenue Patwaris of the Revenue Department and Land Acquisition Patwaris of the Communications and Works Department are the same but their pay scales are different.

(*b*) (*i*), (*ii*), (*iii*) This is due to the fact that the scales of pay of the Revenue Patwaris were revised with effect from 1st December 1964, whereas the scales of pay of Land Acquisition Patwaris of the Communications and Works Department have not yet been revised.

The question of revising the pay scales of Land Acquisition Patwaris of Communications and Works Department is already under consideration of Government.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Will the Minister be pleased to state since when the pay-scales of Land Acquisition Patwaris are under the consideration of the Government ?

Minister for Revenue : Since this question has been raised.

خان اجون خان جدون ۔ جیسا کہ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جس وقت یہ سوال دریافت کیا گیا ہے اس وقت سے یہ معاملہ

زیر غور ہے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جب ۱۹۶۴ء میں ان لوگوں کا سکیل revise کیا گیا تو کیا گورنمنٹ کو یہ خیال نہیں تھا کہ لینڈ ریونیو کے پٹواری اور land acquisition کے پٹواری دونوں ایک ہی cadre اور category کے ہیں جب ریونیو کے پٹواریوں کا revise کر دیا گیا تو پھر کیوں نہ لینڈ acquisition کے پٹواریوں کا بھی scale revise کیا گیا۔

وزیر مال۔ حکومت کو خیال ہے اور مجھے امید ہے کہ انشا اللہ انکا بھی revise ہو جائیگا۔

خان اجون خان جدون۔ جب آپ کو یہ خیال آ گیا ہے تو کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ جلد سے جلد اور کم سے کم وقت میں ان کی تنخواہ revise کر دی جائیگی۔

وزیر مال۔ میں نے عرض کیا ہے کہ انشا اللہ بہت جلد حکومت اس پر مناسب کارروائی کریگی۔

خان اجون خان جدون۔ کیا وزیر موصوف یہ بھی یقین دہانی کرائیں گے کہ جس تاریخ سے ریونیو کے پٹواریوں کی تنخواہ revise ہوئی ہے کیا اسی تاریخ سے لینڈ acquisition کے پٹواریوں کی تنخواہ بھی revise کی جائیگی۔

وزیر مال۔ یہ یقین دہانی میں نہیں کرا سکتا۔

REFUGEE SETTLERS CHALLANED FOR UNLAWFULLY OCCUPYING STATE LAND

*8092. **Mr. Hamza**: Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) the names of refugee settlers of Chak No. 138/GB, Tehsil Samundri, District Lyallpur, as were challaned by the Revenue Depart-

ment under sections 32 and 33 of the Colonies Act during March, 1967 for unlawfully occupying State land for residential purposes;

(*b*) the names of refugees out of those mentioned in (*a*) above who had occupied the said land during the years 1947-48 and 1948-49 alongwith the reasons of challaning them after the lapse of such a long period;

(*c*) whether the unlawful occupants of state land in other Chaks of the said District have also been challaned; if not, reasons for selecting the said Chak only for the purpose ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) The list is attached.

(*b*) All the refugees mentioned in the list occupied the state land during 1947-48. They are unauthorised occupants. They were asked time and again to apply for the allotment of land but they paid no heed to such notices. Ultimately proceedings under section 32 and 33 of the Colonization of Government Lands Act, V of 1912 had to be started against them.

(*c*) Yes, in 66 other chaks in this District the unlawful occupants have been proceeded against under sections 32 & 33 of the Colonization of Government Lands Act, 1912.

NAMES OF REFUGEE SETTLERS OF CHAK NO. 138/G.B., TEHSIL SAMUNDRI, DISTRICT LYALLPUR AGAINST WHOM PROCEEDINGS UNDER SECTIONS 32 & 33 OF COLONIZATION OF GOVERNMENT LANDS ACT OF 1912 ARE IN PROGRESS

1. Sardar, son of Dullah.
2. Mahmood Khan, Ahmad Ali Khan, Chiragh Khan and Hamad Khan, sons of Atta Muhammad Khan.
3. Muhammad Ali, son of Faiz Khan.
4. Hayat, son of Nathu.
5. Atta Muhammad, Jhanday Khan.
6. Bashir Ahmad, Rafiq, Nazir.
7. Nazir Ahmad, Bashir Ahmad,

8. Nemat Ali, Ismail, Muhammad Yaqub, Muhammad Sharif, sons of Nawab Din.

9. Mubarak Ali, son of Muhammad Bakhsh.

10. Baland Khan, son of Nawab.

11. Barkat Ali, son of Ghasita.

12. Mansab Dar Khan, son of Chouhar Khan.

13. Allah Rakha, son of Wazir.

14. Sardar, son of Dullah.

15. Rehmat, son of Bodhi.

16. Yaqub, son of Nemat Khan.

17. Nemat Khan, son of Nathu Khan.

18. Siraj, Murad, sons of Sain.

19. Mukhtar, son of Abdullah.

20. Haider, son of Murad.

21. Bashir, son of Ghulam Nabi.

22. Gami Khan, son of Khairu Khan.

23. Nemat Khan, son of Nathu.

24. Ali Ahmad, son of Ghulam Khan.

25. Fazal Karim, Bashir, Muhammad Ali and Faqir Hussain, sons of Botey Khan.

26. Nazir, son of Ghulam Nabi.

27. Muhammad Iqbal, son of Ghulam Muhammad.

28. Sardar Muhammad Mochi.

29. Ilam Din, son of Jhando.

30. Abdul Haq, Asghar Ali, sons of Sardar.

31. Ali, son of Ghulam Ahmad.

32. Taj, son of Boota Mochi.

33. Shakar, caste Christian.

34. Nabi Bakhsh, son of Bhoula.

35. Jamal Din.

36. Ghulam Muhammad.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر موصوف کے علم میں کہ ضلع لائل پور جس کی آبادی کئی گنا بڑھ چکی ہے اور تقریباً تمام چکوک میں لوگوں نے سرکاری اراضی پر بہ امر مجبوری قبضہ کر رکھا ہے اور یہ افراد جن کا کہ چالان کیا گیا ہے ان کا محض گناہ یہ تھا کہ مقامی پٹواری کو ان کے منشاء کے مطابق رشوت نہیں دی گئی تو جب تمام ضلع میں لوگ نا جائز قبضہ کئے ہوئے ہیں اور ان کے خلاف کوئی کارروائی آپ کے محکمہ نے نہیں کی تو ان ٦٦ - چکوک میں لوگوں کے خلاف بیدخلی کی کارروائی کیوں کی گئی -

وزیر مال - میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ان لوگوں کو بار بار نوٹس دیا گیا لیکن ان لوگوں نے الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں نہیں دیں تا کہ اس کو regularise کر دیا جائے اگر وہ درخواست دیتے تو اس کا امکان تھا کہ ان کو یہ زمینیں مل جاتیں -

خان اجون خان جدون - اگر اب یہ درخواست دے دیں تو کیا یہ regularise ہو جائے گا -

وزیر مال - میرے خیال میں اگر درخواست دے دیں گے تو اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا -

مسٹر حمزہ - میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ان لوگوں نے درخواستیں دی ہیں مگر آپ کا محکمہ اس قدر رشوت خور ہے کہ جب تک ان کو رشوت نہ دی جائے وہ کسی کاغذ پر کارروائی نہیں کرتے اگر میں اس کی زندہ مثالیں دوں تو کیا آپ اس پر کارروائی کریں گے - یا ان کو تمغہ دینے پر غور کریں گے -

وزیر مال - میں اس کا جواب دے چکا ہوں میرے پاس ایسا کوئی

ریکارڈ نہیں ہے جس میں انہوں نے درخواستیں دی ہوں اور اگر انہوں نے درخواستیں دی ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: If Mr. Hamza brings to the Minister's notice such instances will he please take action on those?

Minister of Revenue: Of course, Sir.

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور عالی حمزہ صاحب ۔ تمغہ کے متعلق فرمایا تھا اس کے متعلق جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر حمزہ - میں نے تمغہ کے بارے میں سوال کیا تھا تغمہ کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا ۔

خان اجون خان جدون - جناب والا - ایک معزز ممبر نے اپنی ذاتی معلومات کی بناء پر یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے درخواستیں دی ہیں جو متعلقہ افسروں تک نہیں پہونچیں تو کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں کوئی آفیسر مقرر کریں گے جو اس بات کی تحقیقات کرے کہ آیا یہ درست ہے یا غلط ہے ۔

وزیر مال - میرے خیال میں حمزہ صاحب کی اطلاع غلط ہوگی اس لئے کہ اگر انہوں نے درخواستیں دی ہیں اور افسروں تک نہیں پہونچیں تو کسی ایسے افسر کو درخواستیں دی جا سکتی تھیں جو یا تو انہیں اپنے پاس رکھتا یا اپنے سے بالا افسر کے پاس بھیج دیتا ۔

Mr. Hamza: On a point of personal explanation.

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا - جناب وزیر مال کی اطلاع کا تو یہ حال ہے کہ انہوں نے ایک پریس سٹیٹ منٹ میں فرما دیا تھا کہ لینڈ ریونیو بل میں دو سو امنڈمنٹ ہیں یہ ان کا سٹیٹ منٹ تین چار روز ہوئے چھپا تھا جب کہ ایجنڈا show کرتا ہے کہ ساڑھے چارسو امنڈمنٹ ہیں ۔

Mr. Speaker: This is neither a supplementary arising out of this question nor a point of order.

Malik Muhammad Akhtar: I withdraw.

وزیر مال ۔ یہ جناب ملک اختر صاحب نے کہاں سے سنا ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ میں نے کسی دوسری جگہ سے نہیں سنا ہے یہ اخبار میں چھپا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میری اطلاع غلط ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ میرے حلقہ نیابت سے تعلق نہیں رکھتے ہیں یہ مسٹر اصغر علی رندھاوا کے حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر کو درخواستیں دی گئی ہیں مگر وہاں پٹواری رشوت لینے کے لئے پریشان کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ وزیر ہیں ان کی حمایت کرنا یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں اور وہ مجبور ہیں اور مجھے ان کی مجبوریوں کا احساس ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ محکمہ مال میں اس قدر رشوت ستانی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ۔ اگر میں کوئی غلط بات کہتا ہوں تو آپ نوابزادہ صاحب سے پوچھ لیں وہ اکثر پٹواری کے متعلق کہا کرتے ہیں

''آسمان پر خدا باری زمین پر پٹواری''

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ بات بڑی گراں سی گذرتی ہے کہ ایک شخص جس کے قبضہ میں زمین ہے وہ جو درخواست دیکر زمین الاٹ کرا سکتا ہو اس نے درخواست نہ دی ہو ۔ یقیناً اس نے درخواست دی ہو گی ۔ وزیر صاحب اپنے stand کو دوبارہ consider کریں کہ یہ اطلاعات صحیح ہیں یا غلط ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب چودھری ادریس صاحب فرما رہے ہیں کہ انہوں

نے درخواستیں دی ہوں گی ان کو اسوقت بھی یقین نہیں ہے اس وقت بھی وہ یہی فرما رہے ہیں کہ انہوں نے درخواستیں دی ہوں گی اور نہ حمزہ صاحب یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ اگر انہوں نے درخواستیں دی ہیں اور شاید ابھی دی ہوں تو ان کی درخواستوں پر غور ہوگا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر درخواستیں دے دی گئی ہیں تو ان پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا ۔

STATE LAND LEASED OUT BY DEPUTY COMMISSIONER, JHANG

*8093. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that State land was leased out for five years on tender basis by the Deputy Commissioner, Jhang in November and December, 1966 ;

(*b*) whether it is a fact that the successful tenderers had deposited lease money according to the conditions laid down for the said lease ;

(*c*) whether it is a fact that later on the Board of Revenue ordered that the leases be cancelled and the land be given on annual tenders ; if so, why ;

(*d*) whether it is a fact that the Board of Revenue also ordered that those who were issued allotment orders before 17th January, 1967, should not be disturbed ; if so, (*i*) who was responsible for the issuance of allotment orders, (*ii*) why were the lessees penalised for the non-issuance of allotment orders and (*iii*) the steps Government have taken or intend to take to compensate such tenderers ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes, it was leased out by open auction, and not by tender.

(*b*) Yes, they deposited two years' lease money as advance.

(*c*) Yes. The reason behind this order was that a comprehensive scheme to utilise commanded and uncommanded State land, and to achieve maximum success in Grow More Food Campaign was under active consideration of the Government and it was considered desirable that all State

land, which had not been finally given on a long lease under the then existing orders, should be made available for the ensuing scheme.

(*d*) The Board of Revenue ordered that such leases for which Collector's order of allotment had been passed and possession had been delivered by 21st January, 1967 (not 17th January, 1967) should not be disturbed. The reason was that a tenancy could be considered to have legally come into existence after these two conditions had been satisfied, and the Board of Revenue took care to save all thet egal tenancies existing on the date of the order.

(*i*) The allotment orders were issued by the Collectors, in due course of time, in each individual case, after the auction of the lease, which was held from time to time and for which no specific date was fixed.

(*ii*) There can be no question of penalisation of the lessees.

(*iii*) As stated under (*d*) above, no legal tenancy having been created in favour of the auction bidders, in the absence of the Collector's written orders and the delivery of possession, the question of compensation does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر صاحب نے اپنے استدلال میں یہ فرمایا ہے کہ جنکو الاٹ منٹ کے آرڈر جاری ہوئے اور قبضہ بھی دے دیا گیا ان سے زمین واپس نہیں لی گئی ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ علم ہے کہ وہ لوگ جو رشوت دیتے ہیں یا وہ اہل کار جو رشوت وصول کرتے ہیں ۔ آپ کے اس قسم کے احکامات سے انکو فائدہ پہنچا ہے کیونکہ صورت حال یہ ہے کہ جب آپ نے اس کی کھلی نیلامی کی اور جن لوگوں نے الاٹ منٹ آرڈر وصول کئے اور فوری طور پر قبضہ بھی لے لیا ۔ وہ فائدہ میں رہے ۔ اب رہ گئے وہ لوگ جو رشوت نہ دینے کی وجہ سے یہ سزا بھگت رہے ہیں اس لئے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کے بارے میں میرے پاس کوئی شکایت نہیں پہنچی ۔

Mr. Speaker : Next question. Mr. Hamza,

COMPLAINT AGAINST MR. YASIN SHAH, CONSOLIDATION KANOONGO

*8101. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a complaint against Mr. Yasin Shah, Consolidation *Kanoongo*, posted in Village Jamwal, Post Office and Tehsil Shakargarh, District Sialkot, was made to Deputy Commissioner, Sialkot, on 21st January, 1967, by one Wali Muhammad, son of Chaudhri Ilam Din, Lambardar of the said village ;

(*b*) whether it is a fact that some cases in respect of fraudulent allotment are still pending in the Court against the said Yasin Shah ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action taken by the Deputy Commissioner, Sialkot on the said complaint ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The complaint was made on dated the 23rd December, 1966, and not on dated the 21st January, 1967.

(*b*) No.

(*c*) M. Wali Muhammad had prayed in the said complaint for the transfer of the *Kanoongo*. After making the necessary enquiry in the matter, the Deputy Commissioner, conceded the request of the complainant and transferred the Consolidation work of the said village from the charge of this *Kanoongo* to some other official.

ASSESSMENT OF LAND REVENUE AND OTHER TAXES ON LAND OWNERS

*8157. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the land revenue, per acre, payable by landowners in each of the district of West Pakistan, alongwith the basis of assessment ;

(*b*) the names and amounts of rates, cesses and other taxes which are payable by landowners alongwith the land revenue in each of the districts of West Pakistan?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) and (*b*). A statement is laid on the table of the House.*

**Please see Appendix I at the end.*

چودھری محمد نواز - چونکہ مجھے اس کی کاپی ابھی ابھی ملی ہے جس وقت Question Hour شروع ہوا - اس لئے آپ سے میری درخواست ہے کہ اسکو دوبارہ repeat کر دیا جائے کیونکہ یہ ایک important question ہے -

ملک محمد اختر - چونکہ یہ بہت اہم سوال ہے اس لئے میں بھی آپ کے ذریعہ مسٹر سپیکر یہ request کرتا ہوں کہ ان کو دوبارہ موقع دیا جائے سوال کرنے کا -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب اس سوال کو ہم آخر میں لے لینگے - اس اثنا میں اس کو study کر لیا جائے -

چودھری محمد نواز - جناب یہ بل جو under consideration ہے یہ اس کے متعلق ہے - اس لئے اگر اس کو next turn تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے تو آپکی بڑی مہربانی ہوگی -

Mr. Speaker : Has the Minister any objection ?

وزیر مال - یہ جواب چونکہ اس قدر صاف ہے کہ اس میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - بہر حال اگر اسکو ملتوی بھی کر دیا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے -

Mr. Speaker : All right this question will be repeated on the next turn.

LEASING OUT LAND TO PRIVATE PERSONS IN SAHIWAL DISTRICT

*8188. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have leased out Government land in Sahiwal District to private persons or private parties for the purposes of :—

(*i*) mule breeding ;

(*ii*) horse breeding ;

(*iii*) cow and buffalo breeding ;

(*iv*) stallion and bull breeding ;

(*v*) dairy farming ; and

(*vi*) agricultural seeds production.

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) number of farms and the parties to whom the said land has been so leased out with full particulars of annual rent charged and the time limit when their leases are due to expire ;

(*c*) whether Government still need mules ; if so, for what purpose ;

(*d*) whether it is a fact that some of the original lessees of the said farms transferred their rights to the present occupants ; if so, for what consideration, if any, and whether this was done with the consent and knowledge of the Government ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) (*i*) No.

(*ii*) Central Government in the Defence Department have leased out its land for horse breeding.

(*iii*) Yes.

(*iv*) No.

(*v*) No.

(*vi*) Yes.

(*b*) (*i*).

1. Mule Breeding

Question does not arise.

2. Horse breeding

No. of Farms	Acreage	No. of present allottees	Annual Rent	Time limit
			(*a*) LARGE SIZE TENANCIES	
65	10604	65	Re. 1 per acre matured per harvest.	Ten years from date of last renewal,

No. of Farms	Acreage	No. of present allottees	Annual Rent	Time limit
		(*b*) SMALL SIZE		
2496	62400	2496	Nil	Four years in the first instance, renewable for three years at a time.
		3. Cow and Buffalo Breeding		
		(*a*) LIVESTOCK BREEDING		
7	1489	7	Rs. 6/- per acre per annum.	20 years in the first instance, renewable for a further period of ten years.
		(*b*) PEDIGREE LIVESTOCK BREEDING		
510	6115	510	Nil	Ten years in the first instance, renewable for a further period not exceeding five years at a time.
		4. Stallion and Bull Breeding		
		Nil		
		5. Dairy Farm		
		Nil		
		6. Seed Farming		
1	1005	1	Rs. 26.19 per acre matured.	Ten years from the date of last renewal.

(*c*) In view of the answer to part A (*i*), the question does not arise.

(*d*) No lessee could transfer any state land without the permission of the Government unless he had acquired proprietary rights.

COMPLAINTS AGAINST MR. ZAHOOR AHMAD, ASSISTANT CONSOLIDATION OFFICER, JHANG

*8199. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Revenue be pleased to state whether it is a fact that Ch. Muhammad Idrees, M.P.A.

from Jhang sent a letter to the Minister for Revenue in the month of November or December, 1966 to the effect that there were a number of complaints againts Mr. Zahoor Ahmad, Assistant Consolidation Officer, Jhang and that the Officer did not command good reputation and suggested his transfer ; if so, action taken thereon ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The Assistant Consolidation Officer concerned was transferred from Jhang.

AUCTION OF LAND ON THE NORTHERN SIDE OF ASSEMBLY BUILDING

*8200. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the plot of land lying on the northern side of the Assembly Building was reserved for the construction of a new Civil Secretariat Building ;

(*b*) whether it is a fact that the said land has since been disposed of by auction ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the disposal of the land and the amount for which the said land was auctioned ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) Question does not arise.

جناب والا - میں نے ادریس صاحب سے comments نہیں سنے تھے - - - - I am sorry Sir.

مسٹر سپیکر - ان کے comments کچھ نہیں تھے - چودھری محمد نواز صاحب کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے تھے اور وہ ان کو اشارہ کر رہے تھے کہ آپ نہ پوچھیں -

وزیر مال - اچھی بات !

مسٹر سپیکر - تو میں نے اس کے متعلق ان کو کہا ہے کہ یہ چیز مناسب نہیں کہ ایوان میں بیٹھ کر اشارے سے کسی ممبر کو یہ کہا جائے کہ سوال پوچھو یا نہ پوچھو -

مسٹر حمزہ - وزیر صاحب کی حمایت کر رہے تھے -

وزیر مال - کیوں نہیں وہ ہمیشہ کریں گے -

WHEAT AND FODDER CROPS DAMAGED IN SAHIWAL DISTRICT

***8208. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of wheat and fodder crops separately damaged by hail-storm in each tehsil of Sahiwal District in February, 1967 ;

(*b*) the actual loss of wheat in maunds due to hail-storm and the approximate cost thereof ;

(*c*) the remission in land revenue and other reliefs given or intended to be given to the sufferers ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

Tehsil	*Wheat*	*Fodder*
Sahiwal	21,010	6,107
Okara	10,629	2,067
Pakpatan	271	35
Dipalpur	13,629	887

(*b*) (*i*) 3,54,600 maunds.

(*ii*) Rs. 60,29,730.

(*c*) Rs. 4,62,489.

REMOVAL OF BAN ON SALE OF LAND IN AREA ADJOINING WARSAK DAM

***8271. Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a ban was imposed on the sale of land

situated in the area adjoining Warsak Dam for a period of 15 years in the first instance ;

(*b*) whether it is a fact that although the said period expired in 1963 the sale restriction is still in force ;

(*c*) whether it is a fact that the said lands are not being cultivated due to the said ban ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to remove the said ban ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) and (*b*) Yes. The period of 15 years as provided in section 4 of the Kabul River (Control and Prevention of Speculation in Land) Act, 1948, ban was to commence from the date to be notified by Government. No such date has so far been notified by Government and the ban, therefore, continues to exist. The alienation of lands can however be allowed in the Project Area with the prior sanction of the competent authority.

(*c*) No, as no ban exists on the cultivation of lands.

(*d*) The question of removal of this ban is under consideration.

حاجی گلاب خان شنواری - جیسا کہ وزیر موصوف نے بیان کیا ہے کہ یہ پابندی حکومت کی طرف سے ہے کہ یہ پندرہ سال تک فروخت کی جانی چاہیئے - لیکن اس کے باوجود کہ ۱۵ سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے پھر بھی تاریخ تا حال مقرر نہیں ہوئی ہے - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آخر اسکی وجہ کیا ہے ؟

وزیر مال - ۱۵ سال کی میعاد پانی دینے کی تاریخ سے شروع ہوئی ہے نہ کہ اس تاریخ سے جس تاریخ سے حکم ہوا ہے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - حصہ (ب) کا جواب دیا گیا ہے -

The question of the removal of this ban is under consideration.

میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک زیر غور رہے گا اور یہ ban کب ہٹایا جائے گا ؟

وزیر مال - یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے - میں اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کب تک ہو جائیگا اور ساتھ ساتھ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ ban کب تک ہٹایا جائے گا - لیکن اس پر غور یقیناً ہو رہا ہے - چونکہ اراضی پر کاشت کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے اس لئے اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

خان اجون خان جدون - کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ وہاں کے لوگوں کا یہ پر زور مطالبہ ہے کہ یہ پابندی ہٹا دی جائے اور اسی وجہ سے یہ ban کے ہٹانے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے -

وزیر مال - جی ہاں - اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ ان لوگوں کا مطالبہ پورا کیا جائے -

---

ALLOTMENT OF LAND TO GOVERNMENT SERVANTS

*8314. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan**: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of Government Servants belonging to the former Punjab and N.-W.F.P. areas as have been allotted land under the "Retired and Retiring Government Servants Scheme" in Ghulam Muhammad Barrage for their faithful services ;

(*b*) the number of officials out of those mentioned in (*a*) above as have taken possession of the allotted land ;

(*c*) in case any of the said officials find it uneconomical to take possession of the land in the said area, the steps Government intend to take to allot them some other suitable land ;

(*d*) whether Governmet intend to grant land to the officials mentioned in (*c*) above in the Taunsa Barrage area or under the Gora Bari Scheme ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 34 retired and retiring Civil Government Servants have been selected so far for grant of land under the scheme in Ghulam Muhammad Barrage area. Out of these selectees, 31 belong to former Punjab area and three to N.-W.F.P.

(b) *Former Punjab*	*Former N.W.F.P.*
1	Nil.

(*c*) Since grants in these cases were originally made in respect of Ghulam Muhammad Barrage area, the question does not arise,

(*d*) No.

چودھری محمد سرور خان - کیا معزز وزیر یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ یہ ۳۴ الاٹیز تھے ان میں سے صرف ایک ہی آدمی نے آج تک قبضہ حاصل کیا ہے - کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ ان کے محکمے والے جو سکیمیں بناتے ہیں وہ قطعی طور پر ناقص سکیمیں بناتے ہیں -

وزیر مال - میرے خیال میں اس علاقے کی زمینوں پر سیم اور تھور کا حملہ ہے اسلئے وہاں زمینیں خراب ہیں -

چودھری محمد سرور خان - اگر زمینوں پر سیم اور تھور کا حملہ ہے تو کیا ان لوگوں کا یہ مطالبہ کہ ہم کو کسی دوسری جگہ زمین دی جائے معقول نہیں ہے -

وزیر مال - اس وقت کوئی ایسی سکیم زیر غور نہیں ہے کہ جس پر غور کیا جا سکے -

چودھری محمد سرور خان - سمجھ نہیں آئی -

وزیر مال - اس وقت کوئی سکیم نہیں جس کے تحت متبادل رقبے دئے جائیں لیکن اس پر غور ہو سکتا ہے -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ان لوگوں کا قصور نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ - خود ان کو ناقص زمینیں دی ہیں اور پھر گورنمنٹ کہتی ہے کہ سکیم

میں متبادل زمینیں دینے کی کوئی ایسی تجویز نہیں ہے اور نہ کوئی اس میں ایسی کوئی پروویژن ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مناسب نہیں اور اس کا فرض نہیں کہ ان کو متبادل زمینیں دی جائیں تاکہ وہ وہاں ان پر قابض ہو کر کاشت کر سکیں ۔ یہ جو زمینیں آباد نہیں ہو رہیں ان کو آباد کرنا چاہیئے تاکہ وہاں کاشت ہو سکے اور ملک اور قوم کو نقصان نہ پہنچے ۔

وزیر مال ۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس پر غور ہو سکتا ہے حکومت اس پر غور کر سکتی ہے ۔

OUTSTANDING BALANCE OF TACCAVI LOANS

*8386. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Revenue be pleased to state outstanding balances of *taccavi* loans in each District since the last 5, 4, 3 and 2 years as on 15th May 1967 ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The work of reconciliation of figures of expenditure and receipt with the Treasuries and Audit Offices concerned is in hand. Authenticated figures will be supplied when the reconciliation work is completed. This will, however, take time.

Chaudhri Muhammad Idrees : This question may kindly be repeated on the next turn.

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب یہ کب تک finalize ہو جائیگا ۔

وزیر مال ۔ یہ ایک پیچیدہ سا مسئلہ ہے اس میں کچھ وقت درکار ہے کیونکہ figures اکٹھی کرنی ہونگی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں نے تو صرف یہ دریافت کیا ہے کہ تقاوی کے کتنے قرضے باقی ہیں ۔ بورڈ آف ریونیو تو برابر کام کر رہی ہے اگر آپ کو اتنا بھی پتہ نہیں تو پھر خدا آپ کی مدد فرمائے ۔

وزیر مال - یہ سوال کچھ واضح نہیں ہے - میں سمجھ نہیں سکا کہ سوال کا مطلب کیا ہے ادریس صاحب اگر اس کو واضح کر دیں تو اچھا ہوگا -

مسٹر سپیکر - وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ پچھلے دو تین چار پانچ سالوں سے تقاوی قرضوں کی تفصیل اضلاع میں جو تقسیم کئے گئے دی جائے -

وزیر مال - پچھلے سالوں میں کتنے قرضے دیئے گئے اس سوال کا جواب تب ہی دیا جا سکتا ہے جب figures نیچے سے نکالی جائیں -

چودھری محمد ادریس - ہر ضلع میں اس چیز کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے -

وزیر مال - اس چیز کا جواب دیا جا سکتا ہے - جب figures منگوائی جائیں -

چودھری محمد ادریس - کیا ۱۰ - ۱۵ دنوں میں یہ کام ہو جائیگا -

مسٹر سپیکر - خان صاحب آپ کی اس سے کیا مراد ہے - جہاں کہ آپ نے فرمایا ہے -

"be pleased to state outstanding balances of taccavi loans....."

یہ قرضے جو لوگوں کو دیئے گئے اس میں سے کتنے بقایا ہیں -

"Expenditure and Receipts"

سے کیا مراد ہے -

"The work of reconciliation of figures of expenditure and receipts with the treasuries and Audit Offices concerned is in hand."

وزیر مال - میں نے عرض کیا ہے صحیح figures تب ہی مل سکتی جب یہ چیز سن ۴۷ - ۴۸ سے شروع کی جائے - اب سوال کا مطلب یہ ہے کہ ۱۵-۵-۶۷ تک پچھلے دو تین چار پانچ سالوں تک یا ان سالوں کے

لئے کتنے تفاوی قرضہ جات تھے ۔ تو یہ چیز figures اکٹھی کرنے سے ہی ہو سکتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ "Reconciliation of figures of expenditure and receipts". کا کیا مطلب ہے ؟

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ کتنا credit کتنا debit ہے بیلنس تب ہی نکال سکتے ہیں جب یہ دونوں چیزیں معلوم ہو جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب کیا یہ چیز اس سیشن کے دوران ہو سکے گی یا نہیں ؟

وزیر مال ۔ میں کچھ اپنے ساتھ لایا ہوں مگر جو چیز میرے پاس ہے وہ مکمل نہیں ہے ۔ یہ اگلی باری پر مہیا ہو سکے گی ۔ اگر ادریس صاحب چاہیں تو میں ان کو دکھا دوں گا اور اس سے ان کی تسلی ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : Does the Member want that this question should be repeated on the next turn ?

Chaudhri Muhammad Idrees : Yes Sir.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn. Next question.

OUTSTANDING BALANCES OF LAND REVENUE

*8387. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Revenue be pleased to state the outstanding balances of land revenue in each District of the Province on 15th May, 1967, since the last 6,5, 3 and 2 years ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Sir, again the question is not clear. The question is :

"Will the Minister for Revenue be pleased to state the outstanding balances of land revenue in each District of the Province on 15th May, 1967, since the last 6,5,3 and 2 years ? "

یہاں بھی وہی پوزیشن ہے ۔ سوال واضح نہیں ہے ۔ Province کا لفظ دیا ہوا ہے ۔ یہ سوال ہمارے عملہ مال کی سمجھ میں نہیں آیا ۔ اگر ان کا مطلب ۱۵-۵-۶۷ تک پچھلے ۵-۶ سالوں کی figures کیا ہیں یا کیا figures تھیں تو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہم اس سوال کو نہیں سمجھ سکتے ۔

Mr. Speaker: It is better if Chaudhri Sahib were to put a fresh question. Next question now.

LAND CONSOLIDATIONS IN VILLAGES IN LYALLPUR AND SARGODHA DISTRICTS

*8388. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of villages in Lyallpur and Sargodha Districts where land consolidation work (*i*) has been completed and (*ii*) is still to be completed;

(*b*) the consolidation fee being charged from the said villages alongwith such amount as is still outstanding and the reasons therefor ;

(*c*) whether the records-of-rights have been prepared in the villages of the said Districts where land consolidation operations have been completed ; if not, the names of such villages and reasons for which the said records have not so far been prepared ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): The requisite information regarding (*a*) (*i*), (*b*) and (*c*) is contained in Statement "A" placed on the table.*

The information regarding (*a*) (*ii*) is given in Statement "B" placed on the Table.*

**Please see Appendix II at the end.*

LAND CONSOLIDATION IN VILLAGES IN LAHORE AND GUJRANWALA DISTRICTS

*8389. **Chaudbri Muhammad Idrees**: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of such villages in Lahore and Gujranwala Districts in which a period of more than 4 years has elapsed on 15th May 1967 since land consolidation operations were taken in hand there alongwith the following particulars :—

(*i*) the date on which land consolidation operations were taken in hand and reasons why these operations have not so far been completed ;

(*ii*) the stage of consolidation operations on 15th May, 1967 alongwith the likely date by which those operations would be completed ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) (*i*) and (*ii*) The statement containing the requisite information in respect of Gujranwala district is placed on the Table. Information in respect of Lahore district is being collected and will be supplied as soon as it is received.

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF SUCH VILLAGES IN GUJRANWALA DISTRICT IN WHICH A PERIOD OF MORE THAN 4 YEARS HAS ELAPSED ON 15-5-1967 SINCE LAND CONSOLIDATION OPERATIONS WERE TAKEN IN HAND OVER THERE.

Gujranwala District

S. No.	Name of Village	Date on which Land Consolidation Operations were taken in hand	Reasons why the operations have not so far been completed	State of Consolidations Operations on 15-5-1967	Likely date by which the Operations would be completed
1	Meloo ...	20-2-1961 ...	The Scheme of this village was confirmed by the Assistant Consolidation Officer on 17-9-61 but was remanded by the Additional Deputy Commissioner (Consolidation) *vide* his order dated 23-7-1962. The land-owners reportedly are not co-operating with the field staff with the result that the Consolidation Operations have not so far been completed. Due to this alleged non-co-operation the field staff concerned remained busy in the Consolidation of other villages.	Last stage. Repartition work is in progress.	31-7-67 (completed in July 1967).
2	Nangra ...	2-9-1961 ...	The Scheme of this village was confirmed by the Assistant Consolidation Officer but the village was later on remanded by the Additional Deputy Commissioner (Consolidation) *vide* his order dated 28-8-1962. The reasons for remand was that the evacuee Trust land was wrongly included in the respective holdings of the landowners. The matter has now been taken up with the Evacuee Trust Authorities and Consolidation of this village will be completed as soon as the matter is settled with them.	Last stage.	The Consolidation of this village will be completed as soon as the matter is settled with the Evacuee Trust Authorities.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, the answer is not complete.

میں نے پوچھا ہے کہ ۱۵-۵-۶۷ تک Land Consolidation Operations کی کیا پوزیشن تھی - کیونکہ جب یہ کام شروع ہو جاتا ہے تو بعض اوقات ban لگ جاتا ہے اور لوگوں کو خاصی تکلیف ہوتی ہے - ایک گاؤں میں تین تین چار چار پٹواری آ جاتے ہیں ایک پٹواری ہی ہمیں آرام نہیں کرنے دیتا تو جب چار پٹواری آ جائیں گے تو پھر تو بہت ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ کام مکمل بھی نہیں ہوتا -

مسٹر سپیکر - خان صاحب آپ لاہور کے متعلق معلوم کر لیں - یہ سوال اگلی دفعہ زیر بحث آئیگا -

---

AKRAM KHAN, SUPERINTENDENT, DEPUTY COMMISSIONER'S OFFICE, LYALLPUR.

*8411. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) date since when Mr. Akram Khan, Superintendent of Deputy Commissioner's Office, Lyallpur is stationed there ;

(*b*) whether it is a fact that his son Mr. Muhammad Ashraf Khan was recommended by the Deputy Commissioner, Lyallpur for appointment as Notary Public ; if so, the date on which the recommendation was made by the said Deputy Commissioner and result thereof ;

(*c*) the number of adverse remarks made in the character roll of the above said official alongwith the names and designations of the Officers who gave those remarks and the years in which the same were given ;

(*d*) the date of initial appointment of the said official ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 9th March 1963.

(*b*) No. On 13th August 1965 the Deputy Commissioner himself recommended the names of three lawyers including Mr. Muhammad

Ashraf Khan, son of Khan Muhammad Akram Khan, Superintendent, Deputy Commissioner's Office, Lyallpur, and all the three persons were appointed by the Government in the Home Department.

(*c*) None.

(*d*) 2nd March 1928.

مسٹر حمزہ - کیا میں آپ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ حصہ (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ کوئی adverse remarks نہیں ہیں - کیا ایسا تو نہیں کہ اس کے کیریکٹر رول کو دیکھ کر جواب دیا گیا ہو یا ویسے دے دیا گیا ہو -

وزیر مال - یقیناً یہ ریمارکس character roll کو دیکھ کر دئے گئے ہیں - کچھ ایسی entries بھی ہیں جنہیں character roll میں نہیں لایا گیا کیونکہ حکم تھا کہ وہ نہ لائی جائیں - ویسے remarks یہ ہیں :—

"This official was trying to further his own and his family's interests in building up property etc ; a tendency which has grown up considerably since Partition and should be deprecated."

لیکن یہ ریمارکس character roll پر نہیں لائے گئے -

چوہدری محمد ادریس - کیوں ؟

وزیر مال - اتھارٹیز کے آرڈرز تھے کہ نہ لائے جائیں -

مسٹر حمزہ - کسی افسر کے خلاف damaging remarks کا ہونا یہ ایک خطرناک بیماری ہے جیسا کہ جناب قاضی فضل اللہ صاحب اس کے متعلق بیان دیتے رہے ہیں - ضلع لائلپور میں جہاں کہ بہت روپیہ بنتا ہے مسٹر اکرم خان پچھلے چار سالوں سے تعینات ہیں - میں پوچھتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مال - جناب میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا character roll بالکل صاف ہے - اس پر کوئی adverse remarks نہیں ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب وزیر آپ قابل تعریف ہیں -

وزیر مال - یقیناً -

چودھری محمد ادریس - انہیں دو تین سال سے زائد عرصہ وہاں ہو گیا ہے کیا آپ ان کے تبادلہ پر غور کریں گے ؟

وزیر مال - ہم اسے دیکھیں گے -

PROVIDING TACCAVI LOANS TO CULTIVATORS

***8458. Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government is providing *taccavi* loans liberally to the cultivators as an incentive to intensify the "Grow More Food Campaign" in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the amount placed at the disposal of Commissioners or Deputy Commissioners in the Province for distribution during 1967-68 ;

(*c*) the steps intended to be taken by Government to ensure that the said loan is given to the deserving cultivators ;

(*d*) the terms and conditions laid down for granting the said *taccavi* loan, the rate of interest the cultivators will have to pay, the time limit during which the said loan is to be recovered from the culivators and the procedure prescribed for the recovery of the said loan during the time limit ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Out of the funds received from the Finance Department, Rs. 64,65,000 have been placed at the disposal of the Commissioners for allocation to the Deputy Commissioners in their Divisions for granting *taccavi* Loans to the cultivators. The Division and Distrit-wise allocations are detailed in Statement 'I' placed on the Table of the House.*

(*c*) The Rules and Instructions relating to *taccavi* contain provisions for verification of the *bona fides* of applicants and Government have no reason to believe that the loans are not advanced to deserving persons.

**Please see Appendix III at the end.*

(*d*) The terms and conditions laid down for granting the said *taccavi* loan, the rate of interest the cultivators will have to pay, the time limit during which the said loan is to be recovered from the cultivators and the procedure prescribed for the recovery of the said loan during the time limit, are detailed in Statement 'II' placed on the Table of the House.*

رائے منصب علی خان کھرل - کیا وزیر مال صاحب کے علم میں یہ بات ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے فرضی ناموں پر تقاوی کی رقوم حاصل کی ہوئی ہیں - پھر وہ گورنمنٹ کو واپس نہیں ہوتیں - ہزاروں روپیہ بقایا ایسے لوگوں کے پاس ہے -

وزیر مال - ہمارے نوٹس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے -

رائے منصب علی خان کھرل - میں حیران ہوں کہ ان کے نوٹس میں کیوں یہ بات نہیں آئی - یہ تو پریس میں بھی آ چکی ہے - اور اس کے متعلق افسروں کے بیانات بھی آ چکے ہیں - Inspection Note لکھے جا چکے ہیں - میرے اپنے ضلع شیخوپورہ میں ہزاروں روپے فرضی ناموں سے حاصل کئے گئے ہیں اور اب اس کی وصولی کی کوئی صورت نہیں ہو رہی - اس سلسلہ میں آپ کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں ؟

وزیر مال—جناب کوئی تحریری شکایت اس قسم کی ہمیں نہیں پہنچی -

چودھری محمد ادریس - جناب شیخوپورہ کے لوگ کیوں bogus بنتے ہیں ؟

Mr. Speaker : Is the question addressed to Rai Mansab Ali Khan Kharal or the Minister for Revenue ?

Chaudhri Muhammad Idrees : Minister for Revenue ?

*Please see Appendix III at the end.

CULTIVATION OF PADDY CROPS IN KHAIRPUR DIVISION

*8473. **Sardar Haji Atta Muhammad** : Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that restriction was imposed on the cultivators of Paddy crops in many places in Khairpur Division, if so, (*i*) the date on which it was imposed and (*ii*) the reasons for imposing the said restriction ;

(*b*) whether it is a fact that the land in the said Division is suitable for cultivation of Paddy crop only and no other crop can be cultivated there ; if so, whether Government intend to remove the said restriction ?

Minister for Revenue and Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) Yes.

(*i*) On different dates.

(*ii*) The restrictions on the cultivation of Paddy crop have been placed in order to check the increasing menace of water-logging and salinity and the resultant damage to the agricultural lands.

(*b*) No.

حاجی سردار عطا محمد ۔ مختلف تاریخوں پر جب یہ پابندی لگائی ہے کیا وہ تاریخیں آپ کے پاس ہیں ؟

وزیر مال ۔ یہ فہرست ذرا لمبی ہے ۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھا سکتا ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہاں سیم اور تھور کی وجہ سے لوگ بھوکوں مر رہے ہیں ۔ دھان کی کاشت کی اجازت نہیں ہے ۔ تو وہ کس چیز پر گذارہ کریں گے ؟

وزیر مال ۔ حکومت کا خیال ہے کہ اگر یہ پابندی ہٹا لی گئی تو اس سے بہت زیادہ نقصان ہوگا بہ مقابلہ اس کے ان لوگوں کو جو نفع ہوگا ۔

چودھری محمد سرور خان - حصہ (ب) میں ان سے پوچھا گیا ہے ---

"(*b*) whether it is a fact that the Land in the said Division is suitable for cultivation of Paddy crop only and no other crop can be cultivated there ;"

جواب دیا گیا ہے "No"

میں یہ پوچھتا ہوں کہ سیم اور تھور کے باعث وہ کون سا فصل ہے جو وہاں کاشت ہو سکتا ہے - کیا وہ اس کا نام فرما سکتے ہیں ؟

وزیر مال - ہدایات یہ ہیں کہ جہاں لوگ سوائے چاول کے اور کچھ نہیں ہو سکتے وہاں وہ ڈی سی کی اجازت سے چاول کاشت کر سکتے ہیں اور ڈی سی کو یہ اجازت ہے کہ وہ بغیر متعلقہ محکمہ مثلاً "اریگیشن" سے پوچھے اجازت دے سکتے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں نے یہ پوچھا تھا کہ سیم اور تھور پوری پوری تحصیل میں ہے تو وہ لوگ کس چیز پر گذارہ کریں - ان کے لئے آپ نے کیا سوچا ہے ؟

وزیر مال - میں نے جناب عرض کر دیا ہے کہ حکومت کا خیال ہے کہ اگر یہ پابندی ہٹا لی گئی تو اس سے بہت زیادہ نقصان ہوگا بہ مقابلہ اس کے انہیں جو نفع ہوگا چاول کاشت کرنے سے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب میرے سوال کا جواب نہیں آیا - میں پوچھتا ہوں وہ لوگ گزارہ کس پر کریں گے - وہ کہتے ہیں حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ اس سے زمین زیادہ خراب ہوگی - میں پوچھتا ہوں حکومت نے ان کے لئے کیا سوچا ہے ؟

وزیر مال - اب جناب ہم گذارہ کیسے بتا سکتے ہیں - اگر وہ

چاول ھی کاشت کرتے ھیں تو جیسے میں نے عرض کیا ھے وہ ڈی سی سے اجازت لے لیں -

مسٹر حمزہ - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سیم اور تھور ختم کرنے کے جو معروف طریقے ھیں - دھان کی کاشت کو بند کرنے کے علاوہ — کیا ان پر عمل کیا گیا ھے - اگر نہیں تو چھوٹے کاشتکاروں کو سزا دینا کس حد تک مناسب ھے ؟

وزیر مال - شاید معزز ممبر کے علم میں نہیں ھوگا کہ حکومت نے اس سلسلہ میں کئی سکیمیں جاری کی ھیں جنھیں SCARP کہتے ھیں اور ان پر کروڑوں روپے خرچ کئے جا رھے ھیں -

---

LOSS OF PROPERTY AND LIFE DUE TO RAINS IN KARACHI

*8519. **Mr. Zain Noorani:** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) what is the total estimate of loss of human lives and property caused by the rains in Karachi during July, 1967 ;

(*b*) details of (*a*) above giving names and mentioning areas where loss was caused ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) (*i*) Loss of human life 21.

(*ii*) Damage and loss to property.

Number of jhuggis damaged or collapsed		Estimated value of the loss.
	49,878	Rs. 1,27,27,845
(*iii*) Houses and other Buildings	4,456	Rs. 24,46,197
Total ...	54,334	Total ... 1,51,74,042

(*b*) The details of the houses property, damaged or collapsed are appended below :—

Serial No.	Name of area or locality	Huts and Jhuggis.	Houses and other buildings.
1	Harbour Sub-Division Town	16,000	700

Serial No.	Name of area or locality	Huts and Jhuggis	Houses and other buildings.
2	Old Town Sub-Division	2,605	156
3	New Town Sub-Division	3,860	17
4	Nazimabad Sub-Division	18,505	46
5	Cantonment Sub-Division	5,414	3,537
6	Civil Lines Sub-Division	3,494	...

Mr. Zain Noorani : Will the Minister please tell me as to whether Landhi and Korangi are part of Karachi or not ? If so whether there were any rains in Landhi and Korangi and whether due to rains there was any loss of life and property in Landhi and Korangi ?

Minister for Revenue : There might have been rains but my list does not show these places to have suffered any damage.

Mr. Zain Noorani : If I produce photographs of jhuggies in the Landhi Industrial and Labour area which have been affected by rains, will the Minister take action against the administration that has supplied this information and not included Landhi and Korangi in the list nor given adequate aid to the people of Landhi and Korangi ?

Minister for Revenue : I don't know who has taken those photograph. Were the photographs taken by the Member ?

Mr. Zain Noorani : Yes, by me personally with my pocket camera.

Minister for Revenue : We will look into it.

Mr. Zain Noorani : Sir, I would request that this question may be repeated on the next turn since the information is not complete. Vast areas in Karachi where damage has occurred have it seems not been included in the list. Some areas where aid was not given, some where aid has been given but where more aid is necessary have also not been mentioned.

Mr. Speaker : Was this information given by the Commissioner Karachi. (*interruptions*)

Minister for Revenue : Sir, my list shows six areas :

1. Harbour Sub-Division : Town
2. Old Town Sub-Division
3. New Town Sub-Division

4. Nazimabad Sub-Division

5. Cantonment Sub-Division

6. Civil Lines Sub-Division

My reply is complete. Let him put a new question and I will reply.

Mr. Speaker : Are these colonies not included in any of these Sub-Divisions.

Mr. Zain Noorani : May be and may be not. These are based on divisions of administrative units on the basis of Magistrates and police stations and three fourths of Karachi is included but some areas—Korangi and Landhi may have been left out.

Minister for Revenue : My information is based on the report of the Commissioner, Karachi.

Mr. Speaker : What is meant by this Sub-Division ?

Minister for Revenue : Sub-Division of a District.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, Karachi City has been divided into so many Sub-Divions, and those given here are the Sub-Divisions of the City.

Mr. Speaker : Are these Sub-Divisions just like those in other parts of the Province ?

Minister of Law : They are headed by S.D.Ms.

Mr. Speaker : Then I suppose Korangi and Landhi must be included in any one of these Sub-Divisions.

Minister of Revenue : Let him put in a question and I will reply Sir.

Mr. Speaker : Mr. Zain Noorani might be knowing to which Sub-Division they belong.

Mr. Zain Noorani : In fact I don't know Sir.

Mr. Speaker : Does the Minister of Revenue know ?

Minister of Revenue : I don't know Sir.

Minister of Law : Sir, Korangi might have been included, but I don't know about Landhi.

وزیر مال - میرے خیال میں مختلف جگہوں سے جو لوگ نکالے گئے

تھے ان کو کورنگی میں رکھا گیا ہے ۔ ان کا وہاں نقصان نہیں ہوا ہے ۔

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : All these Sub-Divisions are in Karachi ; this can be explained by the Minister.

Minister of Revenue : Sir, I am not definite about this.

Mr. Speaker : If the Minister is not definite about this, let this question be answered on the next turn.

Mr. Zain Noorani : One thing more. My question was :

"Details of (a) above giving names and mentioning areas where loss was caused."

All this confusion could have been avoided if instead of sub-divisions, which is an administrative distribution of work and the boundaries are flexible and go on changing from time to time, the names of the areas had been mentioned, which would have made it much easiers and clearer. For example, Mahmoodabad Colony to which a lot of aid has been given. If Mahmoodabad Colony had been mentioned in the answer it would have been much better. If it is going to come here next time, the answer should be clear, mentioning the areas and not the sub-divisions only.

Mr. Speaker : What should be the basis of that answer in that case, the colonies, mohallas or streets ?

Mr. Zain Noorani : Aid was given on the basis of Union Committees, like Mahmoodabad Union Committee, or the Old Town Union Committee or the Sher Shah Union Committee. Each area has a Union Committee. Aid was given jointly by the Police Stations and Union Committees. Public is well-versed with the names of Union Committees but we do not know which S. D. M. is responsible for which sub-division. Sometimes Civil Lines S.D. M. deals with Reti Line Colony ; sometimes some officers, they keep on changing. Therefore, this confusion will continue until the answer mentions the areas on Union Committee basis.

بیگم اشرف برنی — یہ جو سب ڈویژن ہے میرے خیال میں اس میں صرف میونسپل اور کنٹونمنٹ بورڈ کے حدود دکھائے ہیں ۔

But here Korangi and Landhi come under the District Council. Perhaps that is why it is not shown there. But Korangi and Landhi have been affected by rains.

Mr. Zain Noorani : I agree with the Begum Sahiba. Perhaps they have shown KMC and Cantonment areas; but Korangi and Landhi do

not fall within the District Council area. They have a Municipality of their own.

وزیر مال ۔ جہاں تک جواب کا تعلق ہے وہ بالکل مکمل ہے اس کا ایریا بھی دیا ہوا ہے ۔ جو نقصان ہوا ہے اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورنگی اور لانڈھی میں کتنی جھگیاں اور مکان ہیں جن کو نقصان پہنچا ہے ؟

وزیر مال ۔ جو کمشنر صاحب کیطرف سے اطلاع ہے وہ ٹھیک ہے ۔ اسکے متعلق یہ نیا سوال دے دیں ۔

Mr. Speaker : That would be arising out of this question. The Commissioner should have furnished the Minister with full details to him to give a complete answer.

Minister of Revenue : He has not included this place in his reply. I think the presumption should be that there was no damage.

Minister of Law : The question is what is the total estimate of loss of human lives and property caused by the rains in Karachi during July, 1967. Now what are the parts forming Karachi is to be considered. Landhi definitely is not a part of Karachi; it is too far away from Karachi. Therefore, the loss in Landhi will not be reflected in this answer and if the Member wants.....

Mr. Speaker : What about Korangi ?

Minister of Law : Perhaps Korangi is also not included in Karachi. I am not sure.

Mr. Speaker : Let us be sure on the next turn.

Mr. Zain Noorani : Sir, this assertion made by the Law Minister I have got to dispute, so that the records may be corrected. Landhi and Korangi are very much part of Karachi. I am sitting here as a Member from Karachi representing these areas.

Begum Ashraf Abbasi : Sir the mistake here is that if it was mentioned as Karachi Division, then the entire Landhi Korangi would have been given. Mr. Noorani actually wanted to know about the Karachi Division, but did not mention it specifically in his question.

Mr. Speaker : Next question.

---

*۸۵۷۰ - چودھری محمد سرور خان - کیا وزیر مال و بحالیات میرے نشان زدہ سوال نمبر ۶۶۱۵ کے جواب جو مورخہ ۳-۶-۶۷ کو ایوان میں دیا گیا کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا حکومت مورخہ ۲۸-۳-۵۲ء ، ۱۶-۲-۵۶ء اور ۱۳-۲-۵۹ء کو بستی رائے بوٹا مل تحصیل قصور میں الاٹ کی گئیں اراضیات کے ریکارڈوں کی نقول جن میں کلیموں کی تعداد بستی کے ریکارڈ میں تاریخ اندراج اور ہر ایک کلیم پر الاٹ کیا گیا رقبہ اراضی درج ہو از راہ کرم ایوان کی میز پر رکھے گی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ عبدالحق (مرحوم) جن کا کلیم ۱۱۳۹ کا تھا کو رعایت دینے کے کیس کا فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر قصور نے مورخہ ۱۶-۵-۵۳ء کو میوٹیشن نمبر ۱ کے ذریعہ کر دیا تھا -

(ج) احمد علی کلیم دار کو متذکرہ بستی میں بقایا اراضی کونسی تاریخ تک الاٹ کر دی جائیگی ؟

وزیر مال و بحالیات (مسٹر غلام سرور خان) : (الف) کاغذات مال کی مطلوبہ نقول ایوان کے روبرو پیش کر د گئی ہیں -*

(ب) جی ہاں -

(ج) چونکہ موضع رائے بوٹا مل تحصیل قصور میں کوئی رقبہ دستیاب نہیں ہے اس لئے احمد علی کو اس کے باقی ماندہ یونٹوں کے مقابل اس موضع میں الاٹمنٹ کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

*Please see Appendix IV at the end.

APPLICATIONS FOR GRANT OF TACCAVI LOANS IN QUETTA DIVISION

*8670. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister for Revenue be pleased to refer to the answer to my starred question No. 7179 given on the floor of the House, on 12th June 1967 and state :—

(*a*) whether information in respect of month-wise number of applications for the grant of taccavi loans has been received from the local officers;

(*b*) total amount demanded for 1967-68 for the said purpose by Commissioner, Quetta Division and the total amount placed so far at the disposal of Commissioner, Quetta ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes. The required information is contained in the statement placed on the Table of the House.

(*b*) Amount demanded by the Commissioner, Quetta Division is Rs. 13,86,000. Amount so far placed at the disposal of the Commissioner, Quetta Division, is Rs. 4,00,000.

STATEMENT SHOWING THE MONTH-WISE APPLICATIONS RECEIVED WITH THE LOCAL OFFICERS IN QUETTA DIVISION FOR TACCAVI LOANS DURING THE YEAR 1966-67

	Month	*Number of applications.*
1.	July, 1966	Nil
2.	August, 1966	Nil
3.	September, 1966	92
4.	October, 1966	240
5.	November, 1966	399
6.	December, 1966	118
7.	January, 1967	304
8.	February, 1967	286
9.	March, 1967	244
10.	April 1967	528
11.	May, 1967	107
12.	June, 1967	66
	Total	2384

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

Establishment of Emergency Centres for providing relief to the Rain Affected People

*8722. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether Government have issued instructions for the establishment of Emergency Centres for providing relief to the Rain Affected People in all Districts of the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the Centres were directed that reports about heavy rains and serious damage should be communicated to the Relief Commissioner without delay to work out relief arrangements where necessary ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the names of Districts where the said Centres have been established, (*ii*) the number of reports in respect of losses caused by heavy rains received by Government uptil now, (*iii*) names of the Districts affected by rains in 1967-68 and (*iv*) the total amount given as relief to the affected Districts upto now ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes. Instructions were issued on 7th July 1967 that Emergency Centres may be set up in the Division/Districts, according to local needs.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) According to information received from the local Officers, emergency centres were set up in the districts of Dera Ismail Khan, Jhelum, Sargodha, Bahawalpur, Tharparkar, Sanghar, Dadu, Larkana, Sukkur, Zhob, Kohat, Multan, Campbellpur, Karachi, Hyderabad, Thatta and Gujrat.

(*ii*) Reports of serious damage were received from the Deputy Commissioners of Karachi, Hyderabad, Thatta and Gujrat.

(*iii*) The names of the Districts affected seriously are Karachi, Hyderabad, Thatta and Gujrat.

(*iv*) A total amount of Rs. 9,90,000 from the head "54—Relief", was allocated during the financial year, 1967-68 as under :—

Rawalpindi Division	...	Rs. 30,000
Hyderabad Division	...	Rs. 2,40,000
Karachi Division	...	Rs. 7,20,000 (in addition an amount of Rs. 5 lacs was allocated from the President's Relief Fund).

GRANT OF UNCULTIVABLE LAND IN PARKAR AREA

*8737. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur :** Will the Minister for Revenue be pleased to state whether the tenants are eligible for the grant of uncultivable Land in Parkar Area, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar, under new land Grant Policy of 1964 ; if so, the acreage of land that can be granted to a tenant and details of facilities to be provided to him for the Colonization of the said land ?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Yes. The area that may be granted to any person under the land grant policy prescribed for Parkar Area is as under :—

For tube-well	...	150 acres.
For open well	...	24 acres.

Some of the facilities provided for the tenants in the Colonization Scheme of the said area are :—

(*i*) That 50% of the area in Parkar Tract shall be reserved for the residents of the area (Makamis) and the remaining 50% shall be offered to outsiders.

(*ii*) That the lease shall be for a period of 20 years.

(*iii*) That the lessee shall be entitled on complying with given conditions, to purchase proprietary rights in the tenancy and may be allowed to do so even before the expiry of the period of lease provided he has brought 90 per cent of the tenancy under cultivation.

(*iv*) That the tenancy will also be liable to exchange with any other land in the area under prescribed conditions, if the result of trial boring or after the installation of the well/tube-well on the tenancy, the water has been found to be unfit for irrigation purposes, and the land wanted in exchange is available for grant.

(*v*) The purchase price shall be payable at the rate prevailing at the time of purchase or at the rate of Rs. 15 per acre, whichever is more.

---

*۸۸۵۴ - خان اجون خان جدون - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل مبلغ ۷۵،۷۷،۸۳ روپے کی رقم ضلع مردان کے محکمہ مال کے حکام کو اس

غرض سے دی گئی تھی کہ یہ رقم ان مالکان اراضی میں تقسیم کر دی جائے جن کی اراضی گنڈف کپگنی روڈ کی تعمیر کے لئے حاصل کر لی گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مالکان اراضی کو رقوم کی ادائیگی کونسی تواریخ کو کی گئی نیز (۱) ان کے نام (۲) ادا کردہ رقم اور (۳) اگر انہیں رقم ادا نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) کل رقم معاوضہ میں سے مبلغ ۲،۰۲،۳۷ روپے بقایا قابل ادائیگی ہیں ۔ وہ مالکان اراضی جنہیں یہ رقم دینی ہے اپنے گاؤں سے دور دراز علاقوں میں ہیں ۔ ان کے مستقل پتہ کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں رقم منی آرڈر کے ذریعے بھی نہیں بھیجی جا سکتی ۔ مالکان اراضی کے نام جن سے زمین حاصل کی گئی ہے اور جن کو زرمبادلہ ادا کر دیا گیا ہے اس کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *

PAYMENT OF COMPENSATION TO LANDOWNERS IN DISTRICT MARDAN

*8855. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that land was acquired by Government for the construction of Kapgani-Utla Road in merged area of Mardan;

(*b*) whether it is a fact that Revenue Officers of Mardan District have not so far communicated the names of landowners and the amount of compensation payable to them by the Communications and Works Department with the result that payment of compensation is being delayed;

**Please see Appendix V at the end.*

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for delay and the date by which this information will be transmitted to the Communications and Works Department?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) Yes.

(*b*) The question of intimating the names of the affected landowners to the Communications and Works Department does not arise as the payment of compensation will be made by the Deputy Commissioner, Mardan.

(*c*) A sum of Rs. 1,34,925 has been assessed as compensation payable to the affected landowners. The payment could not be made due to shortage of funds.

CONSTRUCTION PEHUR FLOW IRRIGATIONS

*8862. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that total cost of compensation in respect of land acquired for the construction of Pehur Flow Irrigation Scheme in Tehsil Swabi of Mardan District has been placed at the disposal of Revenue Authorities for disbursement to the landowners concerned; if so, the total amount so far disbursed;

(*b*) the total amount as has not so far been disbursed and the reasons therefor alongwith the names of persons who have not so far been compensated and amount to be paid to each of them?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) (*i*) Out of the total awarded amount of Rs. 20,22,045 a sum of Rs. 18,84,880 leaving a balance of Rs. 1,37,165 has been placed at the disposal of the revenue authorities for disbursement amongst the affected landowners.

(*ii*) Rs. 15,33,154 already disbursed.

(*b*) (*i*) Rs. 3,51,726 is in hand.

(*ii*) The main difficulty being experienced by the local officers in the disbursement of remaining amount of compensation is the time barred mortgage cases while the whereabouts of certain owners are not known. Anyhow the Revenue authorities are trying their best to disburse the compensation.

ALLOTMENT OF AGRICULTURAL LAND TO ORAKZAI AND BALUNDKHEL TRIBES IN BARRAGE AREA

*8880. **Malik Sarmast Khan Afridi**: Will the Minister for Revenue be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of

Government to allot agricultural land to Orakzai and Balundkhel tribes in different barrage areas; if so, details thereof?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): The allocation of land has been made to the tribesmen of Frontier Region in Gudu and Ghulam Muhammad Barrages as under:—

Gudu Barrage:—	4800 acres. An area of 3656 acres will be given in the first phase and the balance will be met out during the second phase of the Project under the Pat Feeder Canals.
Ghulam Muhammad Barrage:—	10,000 acres.

MONTHLY STIPEND TO CLASS A GARDAWAR DURING HIS "FIELD TRAINING"

*9056. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali**: Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) the amount of monthly stipend paid to Class A Gardawar candidate during the period of his training in the field work;

(*b*) whether it is a fact that the amount of the said stipend was fixed in 1940 at a sum equivalent to the pay of a Patwari;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the present monthly pay of a Revenue Patwari and (*ii*) in case it is higher than the amount shown in (*a*) above whether Government intend to enhance the amount of monthly stipend paid to Class A Gardawar trainees equal to the present pay of a Revenue Patwari?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) Rs. 35 per mensum.

(*b*) The amount of the stipend was fixed in 1951 at a sum equivalent to the pay of a Patwari at that time.

(*c*) (*i*) present pay of Revenue Patwari Rs. 100—4—140/5— 175.

(*ii*) the proposal to enhance the amount of monthly stipend to Girdawar trainees is under consideration of the Government in Revenue/Finance Departments.

LAND CONSOLIDATION IN THE PROVINCE

*9057. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali**: Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) the year in which the work on land consolidation was started in the Province and the progress made in this respect so far;

(*b*) the time by which the work on land consolidation is expected to be completed in the whole of the Province?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) The main Scheme of Consolidation of Holdings was started in the former Punjab and North West Frontier Province in the year 1960. The Scheme has also been extended to the Bahawalpur Division during the financial year 1966-67 7,109 Revenue estates with an area of 1,02,53,190 acres have been consolidated up to the end of August, 1937. This area was lying scattered and fragmented in 31,61,534 plots before Consolidation and it has been Consolidated into 12,98,639 plots.

(*b*) The work in former Punjab aud North West Frontier Province is expected to be completed by the year 1973. The Consolidation Operations in Bahawalpur Division have been started on a pilot project basis in the three selected tehsils *viz* Chishtian, Bahawalpur and Khanpur, one each from the district of Bahawalnagar, Bahawalpur and Rahimyar Khan respectively. With the experience gained and subject to availability of trained staff the entire scheme will be reviewed and question of extending it to other areas of the Division will be decided. The Scheme will then be prepared afresh on the expiry of the Third Five Year Plan. It is, therefore, not possibale to indicate the exact date of completion of the project at this stage.

[DAMAGE CAUSED BY FLOOD WATER OF GHAGGAR RIVER IN TEHSIL FORT ABBAS

***9172. Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on the night between 31st August and 1st September 1967 flood water of Ghaggar river entered into Pakistan territory and inundated vast area of agricultural land in Tehsil Fort Abbas;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total acreage so affected, (*ii*) the extent of loss of human life and cattle wealth, (*iii*) the extent of damage caused to standing crops and (*iv*) relief given, if any, to affected persons by the Government and the procedure adopted in this behalf?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) About 6,722 acres was affected; including 3,500 acres of unmeasured Cholistan tract.

(*ii*) Nil.

(*iii*) Cropped area affected was 863 acres. Standing crops were damaged in about 498 acres.

(*iv*) A relief camp has been set up at Wallar and health and sanitary measures are in progress. Action would be initiated, where necessary, in the light of the Standing Instructions for the utilization of Government grants under the head "54-Relief."

The flood water is still flowing and a final report of the assessment of the damage and the relief needed is awaited.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

Area under Cultivation in Quetta Division

354. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister for Revenue be pleased to refer to answer to part (*a*) of starred question No. 4680, given on 24th May, 1967 and state the tehsil-wise total area that remained under cultivation from various resources from 1957-58 to 1966-67 in Quetta Division?

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): The information is being collected.

ADJOURNMENT MOTIONS

Losses suffered by the industrialists of Sialkot due to the negligence of the Postal Deptt.

Mr. Speaker: We will now take up the adjournment motions. First adjournment motion is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to help the exporting business houses of Sialkot, whose parcels of sports goods and surgical instruments worth more than fifty lakhs of rupees were completely destroyed in the godowns of Postal Department in Karachi which were flooded with rainwater in the month of July last to get adequate compensation from the Government of Pakistan for the heavy financial loss to them caused by the gross negligence of the Postal Department. The failure of the Provincial Government to help the

industrialists of Sialkot in getting adequate compensation for their losses has caused grave discontentment amongst the public of the Province.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Opposed Sir.

Mr. Speaker: Could Khawaja Sahib, tell me how the Provincial Government is involved in this matter?

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میرا خیال تھا کہ آپ مجھ سے یہ سوال ضرور کریں گے کہ صوبائی گورنمنٹ کی ذمہ داری کیسے ہے ؟ جناب والا - صنعتوں کی دیکھ بھال کی تمام تر ذمہ داری صوبائی گورنمنٹ کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ سیالکوٹ کی صنعتوں کا بہت سا مال ڈاکخانہ کیریر کی حیثیت سے کراچی لے گیا تا کہ اس کو ایکسپورٹ کر دیا جائے - لیکن وہ مال کیریر کے گوداموں میں پڑا رہا اور کثرت باران کی وجہ سے تمام کا تمام بھیگ گیا اس لئے کیریر یعنی ڈاکخانہ کو اس مال کا معاوضہ دینے کی ذمہ داری برداشت کرنی ہو گی - مگر یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس صوبہ میں جو صنعتیں قائم ہو رہی ہیں یا ہو چکی ہیں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچے اس لئے کراچی میں کثرت باران کی وجہ سے جو بہت زیادہ نقصان تاجروں اور صناعوں کا ہوا ہے اس کا معاوضہ دے اور اگر صوبائی حکومت خود اس نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے تو ان صنعتکاروں کی اس طرح امداد کرے کہ وہ جس شخص یا جس محکمے کی یہ ذمہ داری ہے اس محکمہ سے اپنا مطالبہ پورا کر سکیں - یہاں تک ہی صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے کہ ان کو معاوضہ دے - بلکہ میں نے یہ کہا ہے اور میرا مطلب یہ ہے کہ معاوضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کو معاوضہ دے لیکن صوبائی حکومت اس طرح سے

اس کی ذمہ دار ہے کہ اس علاقے میں جو صنعتیں قائم ہیں آئین کے تحت ان صنعتوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری خالصتاً صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے ۔ تو اس لئے صوبائی حکومت کو یہ چاہئے تھا کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے سیالکوٹ کی صنعتوں کو جو بھاری نقصان پہنچا ہے ، ان کی تلافی کے لئے مرکزی حکومت کو مجبور کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی حکومت کی جسقدر بھی ذمہ داریاں ہیں ، صوبائی حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ مرکزی حکومت اپنی ان ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہو رہی ہے یا نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ نقصان تو کثرت باران کی وجہ سے ہوا اور اس بارش کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کے لئے مرکزی حکومت نے بھی کچھ تھوڑی بہت امداد متاثر شدہ لوگوں کی ہے اور کچھ امداد صوبائی حکومت نے بھی کی ہے ۔ کل ہی اس معزز ایوان میں بھی اس بات پر بحث ہوتی رہی ہے اور وزراء صاحبان نے بھی دعویٰ کیا تھا ۔ کہ متاثرہ لوگوں کی بڑی امداد کی گئی ہے ۔ اگر چہ اس جانب سے یہی کہا گیا ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کی کوئی امداد نہیں کی ہے ۔ تو یہ ذمہ داری تو صوبائی حکومت ہی کی ہے کہ جن لوگوں کو بارش سے نقصان پہنچا ہے ، ان کے نقصان کو پورا کرنے میں ان لوگوں کی امداد کرے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, an adjournment motion is required to relate to a matter which is primarily the concern of the Provincial Government as provided in rule 49 (v) read with rule 78 (2) of the Rules of Procedure. In this case the purpose of this adjournment motion is "to help the exporting business houses of Sialkot." These are the words which have been used. I will very res-

pectfully invite the attention of the Leader of Opposition to the Third Schedule of the Constitution which says—

"Trade and commerce between the Provinces and with other countries, including—

(a) import and export across customs frontiers;"

So, this is a matter which is the exclusive reponsibility of the Centre. In this particular case, the goods were deposited in the godowns of the Postal Department which, again, is not the concern of the Provincial Government and they are not, directly or indirectly, concerned with it. What is more, on humanitarian grounds, we have tried to ascertain as to whether the Industries Department have been approached in this particular case or not because, after all, some help is to be given when the department is approached and I have got it in writing on the authority of the Industries Department that, to the best of their knowledge and belief, none of the exporting houses concerned had approached the department or the West Pakistan Small Industries Corporation to use their good offices for obtaining adequate compensation from the Postal Authorities. The Industries Department have further stated that though a person aggrieved by the action of Postal Authorities is expected to deal directly with the Postal Authorities but if the exporters had approached the department they would have viewed their distress with sympathy. The department says that they are not aware of this case and they say categorically that they have not been approached. It is, therefore, primarily not the responsibility of the Provincial Government and this is a matter which appropriately falls within the jurisdiction of the Central Government. I would request that this motion may be ruled out of order.

خواجہ محمد صفدر - میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں - میں یقین کے ساتھ یہ تو نہیں کہہ سکتا ہوں کہ محکمہ صنعت کو کوئی درخواست یا کوئی خط یا کوئی چٹھی ان صنعتکاروں نے لکھی ہے یا نہیں ، لیکن میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے بذات خود گورنر صاحب کی خدمت میں یہ معروضات پیش کی ہیں کہ سیالکوٹ کے صنعتکاروں کو جو بھاری نقصان پہنچا ہے ، صوبائی حکومت اس میں دلچسپی لے کر مرکزی حکومت کے ساتھ ان کی کوئی مفاہمت کرا دے یا کوئی تصفیہ کرا دے -

جناب والا ۔ چونکہ اخبارات میں یہ بات آئی تھی اور شاید آپ کی نظر سے بھی گذری ہو کہ جسقدر لکڑی یا چمڑے کا سامان کراچی میں بر آمد کرنے کی غرض سے موجود تھا ، وہ تمام کا تمام بیکار ہو گیا ہے ۔ چمڑے کا مال تو صرف تعفن کا گھر بن گیا ہے اور لکڑی کے مال کو چونکہ سریش سے جوڑا جاتا ہے اس لئے وہ تمام کا تمام کھل گیا ہے اور وہ تمام مال ایک کوڑی کا بھی نہیں رہا اور میں یہ بات صحیح لفظاً اور معناً عرض کر رہا ہوں ۔ اس لئے میں نے خود گورنر صاحب کی خدمت میں استدعا کی تھی کہ صوبائی حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ہے مگر صوبائی حکومت اس امر میں دلچسپی نہیں لے رہی ۔ اخبارات میں بھی اس کے بارے میں آ چکا ہے البتہ یہ ضرور ممکن ہے کہ ان تک میری درخواست نہ پہنچی ہو ۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا ۔ لیکن یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خود گورنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر استدعا کی تھی ۔ اس لئے جناب وزیر قانون کا ارشاد اس حد تک تو درست نہیں ہے ۔ اس کے بعد محترم وزیر قانون نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ مرکزی حکومت کا محکمہ ہے ۔ میں خود بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ صوبائی حکومت کا محکمہ نہیں ہے ۔ اور نقصانات کا معاوضہ دینے کی ذمہ داری تو پوسٹل ڈیپارٹمنٹ پر عائد ہوتی ہے مگر چونکہ صوبے میں پھیلی ہوئی صنعتوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے ، اس لئے آپ اپنے good offices کے ذریعے مرکزی حکومت پر یہ زور دیں کہ وہ ان صنعتکاروں کے نقصانات کا مناسب معاوضہ دیں ۔ اس کے علاوہ تیسری بات جناب وزیر قانون نے یہ ارشاد فرمائی ہے کہ برآمد کا کام تمام تر مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ذمہ داری مرکزی حکومت ہی کی ہے ۔ لیکن مرکزی حکومت

کا کام صرف اس حد تک ہے کہ اس نے برآمدات کو کس طرح سے regulate کرنا ہے ۔ ان کا کام یہ نہیں ہے کہ اگر میں فٹ بال بناتا ہوں تو مجھے مرکزی حکومت یہ کہے کہ آپ سیالکوٹ میں بیٹھے ہوئے فٹ بال کیوں بنا رہے ہیں یا یہ کہ کیسے بنا رہے ہیں ۔ وہ مجھے یہ نہیں کہہ سکتے ۔ البتہ جب وہ مال ملک سے باہر برآمد کیا جائے گا تو مرکزی حکومت سٹیٹ بنک کے ذریعے مجھے ایک قاعدے کے تحت چلانے کی کوشش کرے گی کہ میں کس طریقے سے مال برآمد کروں ۔ مرکزی حکومت برآمد کو regulate کرتی ہے ۔ اس کے سوا صنعت کے ساتھ مرکزی حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں صوبائی حکومت پر بھی فرض عائد ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker: The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is a Central subject and the responsibility of the Provincial Government is not involved. The motion is, therefore, ruled out of order.

FAILURE OF THE GOVT. TO PROVIDE RELIEF TO THE INHABITANTS OF KARACHI WHO SUFFERED DUE TO HEAVY RAINS

Mr. Speaker: Next motion, please.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to ask for leave to move a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to give adequate relief to the millions of the inhabitants of Karachi who suffered untold misery and deprivations due to the record heavy rains in July last. Their houses, including household goods, were washed away and many precious lives were lost. This failure of the Government has caused widespread discontentment among the public of the Province.

Mr. Speaker: A similar motion (No. 3) on the same subject has already been disposed of yesterday.

Next motion please.

THE ARREST AND DETENTION OF MAULANA ABDUL QADIR QASIMI

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to ask for leave for making a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the arrest and detention of Maulana Abdul Qadir Qasimi, Nazim-i-Aala Jamiat-ul-Ulema-i-Islam for two months has perturbed the minds of the public of the Province.

Mr. Speaker: I think, there is a similar motion given notice of by Malik Muhammad Akhtar, who may also ask for leave to move it.

Malik Muhammad Akhtar: I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the arrest and detention of Maulana Abdul Qadir Qasimi, Nazim-e-Aala, Jamiat-ul-Ulema-e-Islam. The news of arrest of Maulana, a renowned religious leader, has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah): I oppose it. Sir, this motion is neither of urgent public importance nor of recent occurrence. The factual position is that this Maulana belongs to Multan and in July last he, alongwith three others, attended a meeting of 'Seerat-un-Nabi' and on this solemn and sacred occasion he delivered a speech which was very violent in nature. This Maulana used very filthy language not only about the President but also about all the rulers of the Province.

I was submitting Sir that in the speech he used very filthy language. He ascribed all the social evils to the policies of the West Pakistan Government. This speech was examined by the Law Department and it was thought that it was very objectionable and it was decided that action, some preventive action should be taken. So, on the strength of that, the Deputy Commissioner took action under Section 32 of the Defence of Pakistan Rules for which he was competent to do so, as such powers have been delegated to him by the Provincial Government and to the Provincial Government by the Central Government. The warrants for the arrest were issued on 24th July; he has been released since then. He was detained in Jail only for two months.

Mr. Speaker: When was he released?

Minister for Home: On 23rd September, Sir.

Mr. Speaker: What is the date of arrest?

Minister for Home: Sir, the date of arrest is somewhere in the beginning of August though the order of arrest was issued on 24th July.

He was detained in the Jail and was treated very well and was given

'B' Class. He applied from the Jail that he should be given Maintenance Allowance for his family.

Sir, my submission is this that speeches like this, of which I have got a verbatim report and the Law Department and myself have gone through it very carefully, should not be allowed to go without an action being taken especially when there exists a state of emergency. Therefore, Sir, a preventive action was necessary in order to discourage the other speakers as well from indulging in the luxuries of speaking in such a violent manner. And his arrest has not created any resentment anywhere.

And with your permission Sir, I will read an application which he addressed to the High Court. It is a very interesting passage ; in this he says that he does not belong to the Opposition and that,

میں نے اقتدار کا ساتھ نہیں دیا اور اسلام اور جمہوریت
کا کھوکھلا نعرہ لگا کر اقتدار پر قبضہ نہیں جمایا ۔
اسی طرح میں حزب اختلاف میں شامل نہیں ہو سکا ۔

He is a man of that type. He further says that he lives on preaching and that's how he makes his livelihood and that's why some Maintenance Allowance should be given to his family. So Sir, his speech was very objectionable and it could not be allowed to go without any action being taken against him. So the action was taken by the Deputy Commissioner of which he, as I have already stated, is competent. Since he has already been released, therefore the matter is neither of urgent public importance nor of recent occurrence.

Mr. Speaker : May I know from Khawaja Sahib, if the matter has not lost its urgency?

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, let me say something and I will point out that it has not lost its urgency.

Mr. Speaker : Yes, please.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر داخلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مولانا صاحب آپوزیشن سے تعلق نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک التوا کچھ مناسب نہیں تھی ۔ جو ہماری جانب سے آئی ہے ۔ وہ نئے نئے یہاں تشریف لائے ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ اکثر اوقات جب کوئی گرفتار ہوتا ہے یا کسی کی detention ہوتی ہے ۔ خواہ

اسمبلی کے ممبران ہوں یا سابقہ وزرا ہوں ہمیں تحریک التوا لانا پڑتی ہے ۔ ہم کسی کی شخصیت یا کردار کے پیچھے نہیں جاتے ۔ ہمیں تو صرف اس بات کا رونا ہے کہ مقدمہ چلائے بغیر کسی کو قید میں نہ ڈال دیا جائے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی پر مقدمہ چلائے بغیر کسی کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے پر مجبور نہ کیا جائے ۔ مولانا نے اگر قابل اعتراض تقریر کی تھی اور جیسا کہ وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ انہوں نے حکومت کو بہت سی گالیاں دی تھیں چاہئے تو یہ تھا کہ دفعہ ۱۲۴ الف یا ۱۵۳ یا اور کئی دفعات ہیں تعزیرات پاکستان بھری پڑی ہے ان کے تحت مقدمہ چلاتے پھر دو ماہ یا دو سال قید میں رکھتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔

اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ وہ ۲۳ تاریخ کو رہا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کی نظر بندی دو ماہ کے لئے تھی اس لئے اس تحریک کی کوئی فوری اہمیت نہیں رہی اور یہ معاملہ حالیہ یعنی recent نہیں رہا ۔ recent ہونے کے متعلق میں کسی بات کو نہیں دہراؤں گا کیونکہ وزیر داخلہ پرانے پارلیمانی ہیں ان کو یقیناً معلوم ہوگا کہ دو اجلاسوں کے درمیان جتنے واقعات ہوں گے وہ تحریک التوا کا مواد یعنی subject matter بن سکتے ہیں ۔ جونہی اجلاس شروع ہو وہ حالیہ اور recent ہوں گے ۔ خواہ وہ دو یا چار مہینے پہلے وقوع پذیر ہوئے ہوں ۔ اجلاس جاری ہو اور ایک دن کے وقفہ کی بھی دیر ہو جائے تو وہ معاملہ حالیہ یا recent نہیں رہتا ۔ مولانا اگست میں گرفتار ہوئے ۔ ہم نے اولین فرصت میں اجلاس کے شروع ہوتے ہی تحریک التوا پیش کر دی اس لئے یہ مسئلہ recent ہے ۔ یہ مسئلہ urgent بھی ہے ۔ اگرچہ مولانا کو رہا کر دیا گیا ہے لیکن میں جس بات پر زور دینا چاہتا

ہوں وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کا یہ فعل حد درجہ قابل مذمت ہے کہ کسی شخص نے جرم کیا تھا یا نہیں کیا تھا اس کو بغیر مقدمہ چلائے قید میں رکھیں یہ بذات خود ایسا امر ہے کہ اس کی urgency زائل نہیں ہوتی ۔ خواہ یہ قید دو دن کی ہو خواہ وہ لمبے عرصہ کی ہو ۔ ہم نے حکومت کے اس فعل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی ہے کہ اس امر کو زیر بحث لایا جائے ۔ کہ کسی شخص کو بغیر اس پر مقدمہ چلائے جیل میں ڈالنا کسی طرح بھی درست اور روا نہیں ۔ میں اپنی support میں ایک رولنگ پیش کرتا ہوں کہ یہ معاملہ recent ہے اور urgent بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ دوسرے پوائنٹ کے متعلق فرمائیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I refer to Ruling No. 19, page 13 :

"Dewan Bahadur Ramaswami Mudaliar sought to move an adjournment motion to discuss the orders of expulsion on four Chettiyar Bankers in French Indo-China. Government objected, firstly, that the matter was not urgent as the orders of expulsion had already been carried out, and secondly, that it affected the relations of His Majesty's Government with a foreign Government, specially as the adjournment motion characterised the French Government's orders as of a discriminatory nature and in violation of natural laws of justice."

The President, overriding the objection ruled :

"The Chair does not agree with the Honourable the Law Member's contention that the subject matter of the adjournment motion is not urgent within the rules. It may be that these four persons have already left the place in accordance with the order of the particular Government. That circumstance by itself does not make the position less urgent. It may be that as a result of the intervention of the Government of India those orders may be rescinded and these people may be enabled to go back, or th t others who are threatened with such orders may be saved from any such catastrophe. Therefore, on the point of urgency the Chair does not agree with the contention of the Honourable the Law Member."

جناب والا ، case یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I think the present case is a bit different.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

انہوں نے خود واضح طور پر بتایا ہے انہوں نے خود کہا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ چار آدمیوں کو نکال دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : In that case the orders were not taken back. The orders were only executed. Now, in this case if the Maulana would be in jail under the orders of the Government or under some orders of the District Magistrate then this ruling could apply.

خواجہ محمد صفدر - اس کا دوسرا حصہ بھی دیکھئے ۔

"or that others who are threatened with such orders may be saved from any such catastrophe."

یہ کل کسی اور کو پکڑ سکتے ہیں اور پرسوں کسی اور کو پکڑ سکتے ہیں ۔ میں یہ بات زیر بحث لا سکتا ہوں کہ آپ نے ایک غلطی کی ہے اور اس غلطی کے نتیجے کے طور پر دو ماہ مولانا صاحب جیل میں رہ چکے ہیں لہذا آئندہ ایسی غلطی نہ کی جائے ۔ میرا پوائنٹ یہ ہے اور میں اس لئے اس واقعہ کو recent سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ ہر روز غلطیاں کرتی ہے اور ایسی غلطیاں کرتی رہتی ہے یہ ایسی غلطیاں کرنے سے گریز کریں اور باز رہیں اور لوگوں کو بلا وجہ بغیر مقدمہ چلائے جیلوں میں نہ ٹھونسیں ۔

Mr. Speaker : Is the Member not aware of some rulings in similar cases where the motions have been ruled out of order on the ground that the matter has lost urgency on the score that a particular person has been released.

Khawaja Muhammad Safdar : I know of certain rulings, I cannot deny that. But there is one in my support as well.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ آپ تجاہل عارفانہ فرما رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر - میں تجاہل عارفانہ نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں اپنی تائید کی بات کر رہا ہوں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have the right of reply.

Mr. Speaker : The Member has no right of reply.

Malik Muhammad Akhtar : May I quote a ruling and after that you can take a decision. Sir, I am referring to the Decisions of the Chair, Legislative Assembly, 1921-1940, page 6, ruling No 10:

"After closure had been adopted Mr. T.C. Goswami's adjournment motion.....

Mr. Speaker : Does the Member know when the closure is moved in the discussion of an adjournment motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I would like to be enlightened on this issue. The ruling is quite clear on the point that the mover had the right of reply.

Mr. Speaker : The position is that when the motion is admitted and when it is thoroughly discussed then the closure is moved. After thorough discussion when closure is moved then the mover has the right of reply.

Malik Muhammad Akhtar : Then, Sir, I would take shelter behind the precedent that the Leader of the Opposition had been granted an opportunity to answer the arguments of the Minister for the Interior and I just claim the same facility.

Mr. Speaker : I want to make it clear that so far as the admissibility stage of the adjournment motion is concerned the Member can speak and assist the Chair and he can speak once or twice if the Chair allows. That is only for the assistance of the Chair. The Chair can allow the mover to speak twice, thrice or four times. And now the Member is allowed to speak.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - میں آپ سے بہت کچھ سیکھنا چاہتا ہوں اور ابھی تو سیکھنے کا آغاز ہے - جناب سپیکر - مجھے یہ گذارش کرنی ہے اور سب سے زیادہ مجھے یہ تکلیف ہے کہ جب ان حقائق کا انکشاف ہوا کہ مولانا سیرت النبی کے جلسے میں تقریر فرما رہے تھے اور اس مقدس جلسے میں کہاں گالی گلوچ کی باتیں ہوسکتی ہیں اور نہ کوئی کر سکتا ہے اور نہ ایسے مقدس ماحول میں ایسی باتیں سامعین سن سکتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو جو رپورٹ دی گئی ہے وہ غلط ہے اور میں ان arguments کو دھرانا نہیں چاہتا ہوں جو لیڈر آف دی آپوزیشن

اور وزیر داخلہ نے کہی ہیں لیکن صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ہمارے اوپر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تلوار کیوں لٹکائی گئی ہے یہ چیز بہت شرمناک ہے کہ ڈی۔پی۔آر کو ناجائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ ان کے پاس Ordinary Law آف دی لینڈ بھی ہیں ان کے تحت اگر یہ کارروائی عمل میں لائیں تو ہم ایڈجورنمنٹ موشن لا ہی نہیں سکتے ۔ جناب سپیکر ۔ میری مودبانہ گذارش ہے کہ اس ایڈجورنمنٹ موشن کی urgency ہرگز lose نہیں ہوئی ہے ۔ ایک معزز شہری نے درست سمجھتے ہوئے اور good intention کے ساتھ آپ پر تنقید کی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ان کے خلاف ڈی۔پی۔آر استعمال کیا جناب والا ۔ آپ کہیں گے کہ میں تقریر کرنے پر آگیا ہوں میں جناب وزیر داخلہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ وہ کونسے حالات ہیں جنہوں نے ایمرجنسی کو اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے استعمال کا اختیار دیا ہے ۔

Mr. Speaker : Maulana Abdul Qadir Qasimi was arrested sometimes in August and, as stated by the Minister for Home; released on the 23rd September and therefore, the matter has lost urgency. Both the motions are ruled out of order.

CHANGE IN GOVERNMENT POLICY IN RESPECT OF THE PAKISTAN DAY MEMORIAL.

Mr. Speaker : Next motion - No.7. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the drastic change in Government policy in respect of the Pakistan Day Memorial in so far as giving up the construction of the auditorium and library at the site of the All India Muslim League Session of 1940. This change of policy of the Provincial Government has caused widespread dissatisfaction in the minds of the public of the Province.

DEVIATION BY THE PAKISTAN DAY MEMORIAL (WEST PAKISTAN) COMMITTEE FROM THE ASSURANCES GIVEN BY THE MINISTER FOR BASIC DEMOCRACIES

Mr. Speaker: There is a similar motion by Malik Muhammad Akhtar. No: 16.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Pakistan Day Memorial (West Pakistan) Committee responsible for the construction of the Pakistan Day Memorial at Lahore to commemorate the passing of the Pakistan Day Resolution on 23rd March, 1940 constituted under the Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) (Amendment) Ordinance, 1966 has deviated from the assurances given by the Minister of Basic Democracies on 22nd November, 1966 in the House to the effect that out of Rs. 90 lakhs collected a sum collected a sum of Rs. 60 lakhs approximately would be spent on Pakistan Day Memorial Tower and Park surrounding the Tower and the balance would be spent on the improvement of Budha Ravi, construction of wrestling stadium and auditorium with library and cafeteria attached with the Memorial. The news which has appeared in Daily Pakistan Times dated 4-9-1967 has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker: In view of the statement of the Minister of Basic Democracies yesterday, will Khawaja Sahib please guide me and explain his statement when he says that the policy of the Government has not been formulated so far and Government has not decided so far about the change of the place.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - اخبارات کے اندر یہ اطلاعات شائع ہوئی تھیں کہ گورنمنٹ کی ہدایت پر پاکستان میموریل کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لائبریری ایڈی ٹوریم اور کیفے ٹیریا کو مینار پاکستان کے قریب تعمیر نہیں کیا جائے گا - اور ان عمارتوں کی تعمیر کے لئے شاہراہ قائداعظم پر کوئی موزوں جگہ تلاش کی جا رہی ہے-

حقیقت یہ ہے کہ پچھلے سال اسی معزز ایوان میں محترم وزیر بلدیات نے واضح طور سے یہی ارشاد فرمایا تھا کہ یہ عمارات مینار پاکستان کے

قریب تعمیر کی جائینگی - اور ہم نے بھی ان سے درخواست کی تھی کہ انہوں نے ایڈی ٹوریم اور لائبریری کا جو نقشہ تجویز کیا ہے اور جو رقم اس کے لئے مختص کی ہے وہ بہت ہی قلیل ہے - اس رقم سے عمارت بہت ہی محدود تعمیر ہوگی - اس لئے یادگار پاکستان کے طور پر جو بھی لائبریری بنائی جائے وہ بڑی شاندار ہونی چاہئے - جس کے اندر کتابوں کا ایک بہت بڑا زخیرہ ہو اور اس کے سامنے ایڈی ٹوریم بنایا جائے وہ بھی بہت ہی عظیم‌الشان ہونا چاہئے جس کے اندر بیک وقت دو چار ہزار آدمی بیٹھ سکیں اور مقررین کو آسانی کے ساتھ سن سکیں - لیکن میں بذات خود اور اس ملک کے عوام اس کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر بڑے حیران ہوئے ہیں کہ اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ روپیہ عوام سے Pakistan Day Memorial کے نام پر اور جسے پاکستان ڈے Memorial Cess کہتے ہیں اکٹھا کیا جا رہا ہے اس سے کسی اور مقام یا کسی اور جگہہ عمارت بنائی جا رہی ہے - عمارتیں یہاں بنتی رہتی ہیں - واپڈا کی عمارت جو چار ساڑھے چار کروڑ روپے کی لاگت سے سامنے کھڑی ہے تو کیا ہم پاکستان میموریل ڈے یا پاکستان میموریل cess کو صرف کرکے واپڈا ہاؤس کے پہلو میں ایک عمارت تعمیر کریں گے تو وہ کیا یادگار پاکستان بن جائے گی - اس کے برعکس ہم تو ایک بہت ہی وسیع عمارت تعمیر کرنا چاہتے ہیں جیسی عمارت کے متعلق ہم نے متعلقہ قانون کے objects and reasons میں عوام سے وعدہ کیا ہوا ہے اور جس کے لئے صوبےکےعوام نے خوشی خوشی چندہ دیا ہے اور جس کے لئے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے ۱۹۴۰ء میں آل‌انڈیا مسلم لیگ نے جس مقام پر پاکستان ریزولیوشن پاس کیا تھا - اسی مقام پر ایک یادگار پاکستان بنائی جائے نہ کہ شاہراہ قائداعظم پر یا کسی اور جگہہ پر - یہ ہماری سیاسی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے - اسی لئے اسی مقام کو تقدس حاصل ہے - لیکن اگر گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لاہور

میں کسی دوسرے مقام پر یہ عمارتیں تعمیر ہوں ۔ تو عمارتیں مفید تو ضرور ہونگی مگر یادگار پاکستان کا حصہ نہیں کہلائیں گی ۔ اس کے علاوہ اخبارات میں بھی یہ درج تھا کہ اس عمارت کو اسی لئے شاہراہ قائد اعظم پر تعمیر کیا جانا مقصود تھا تاکہ لوگوں کو آنے جانے میں دقت نہ ہو ۔ جناب والا ۔ جب میموریل تعمیر کئے جاتے ہیں تو ان کا ایک مقصد ہوتا ہے ۔ وہ محض جلسہ گاہ نہیں ہوتے ۔ ویسے بھی جب لوگ کسی جلسے میں یا کسی مقرر کو سننے میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ تو جہاں کہیں بھی ایڈی ٹوریم تعمیر کیا جائے عوام ان مقررین کو سننے کے لئے وہاں پہونچ جاتے ہیں ۔ اس شہر میں بہت ہی سخت ضرورت ہے ایک ایڈی ٹوریم کی ۔ عام ایڈیٹوریم کسی جگہ بھی تعمیر ہو سکتا ہے ۔ مگر وہ ایڈیٹوریم جو یادگار پاکستان کا حصہ ہوگا ۔ وہ اسی مقام پر تعمیر ہوگا جہاں پاکستان ریزولیوشن پاس ہوا تھا ۔ اسلئے اگر وزیر صاحب یہ کہہ دیں کہ انہوں نے ایسا فیصلہ نہیں کیا ہے یا آئندہ بھی اس سلسلے میں ایسا فیصلہ نہیں کریں گے تو اس صورت میں میں بھی اپنی تحریک کو واپس لینے کو تیار ہوں ۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ کے اس اعلان کے بعد عوام بھی اس سے مطمئن ہو جائیں گے ۔ کہ انہوں نے سوا کروڑ روپیہ کی رقم جو جمع کی ہے اور جس میں سے چالیس پچاس لاکھ روپیہ مینار پر صرف ہو گیا ہے اور باقی روپیہ بھی اسی مقام پر خرچ ہوگا ۔ ایسی صورت میں ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ وزیر صاحب نے کل بھی ایسی باتیں ارشاد فرمائی تھیں ۔ کل بھی ان کے ارشادات سے اسی قسم کی بو آ رہی تھی کہ وہ مینار کے قریب عمارت کی تعمیر نہیں کرنا چاہتے ہیں کیا ان کی گورنمنٹ نے کوئی ایسا فیصلہ کر لیا ہے اگر کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کھل کر اسکا اظہار کیوں نہیں کرتے لیکن انکا مقصد کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. I will speak after Khawaja Sahib but I have got a document to show that certain action has been taken.

مسٹر سپیکر - فرمائیے -

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - کل میں اس مسئلے پر کافی روشنی ڈال چکا ہوں - اور خواجہ صاحب نے کھل کر اس مسئلے پر اسوقت بات چیت کی ہے - یعنی اس Adjournment Motion کو justify کرنے کے سلسلے میں دو چیزیں پیش کرونگا - سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں -

I will refer you Sir to the Decisions of the Chair 1921-40 ; No. 16—Adjournment - Matters of recent occurrence:

"While disposing of the adjournment motion sought to be moved by a Member on 14th September 1922, the Chair defined the scope....."

مسٹر سپیکر - آپ اسکے متعلق کچھ نہ کہیں -

ملک محمد اختر - یہ میرا ایک genuine اعتراض ہے جسکے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ اسکے متعلق کوئی خدشہ نہ کریں -

ملک محمد اختر - مجھے یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ definite, recent اور specific incident ہوا ہے اور یہ چیز میرے علم میں چار ستمبر کے اخبار سے آئی ہے -

مسٹر سپیکر - مگر آپ یہ بتلائیں کہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے یا نہیں کیا ہے ؟ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں -

ملک محمد اختر - میں یہاں پر بھی چیز عرض کرنا چاہتا ہوں decision کی copy جو گورنمنٹ کے نمائندگان نے دی ہے میں اسکے متعلق آپکے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں -

"In the meeting of the Pakistan Day Memorial Committee (which is held under the chairmanship of the Commissioner) held on 18th January 1967, Mr. Murad Khan, Architect, explained the scheme prepared by him and showed the site with all the places to be developed along Old Ravi. The idea of cleaning the water and installation of tubewells as also the provision of sewerage for disposal of sullage water along the Old Ravi was

also approved. It was, however, decided that the matter should be kept pending until the site for auditorium etc., was selected, and in the meanwhile all necessary information should be collected regarding the land along the Old Ravi so that necessary steps for acquiring that land could be taken."

میرا مقصد تو یہ ہے کہ گذشتہ ۸ ماہ سے جناب والا Auditorium کی تعمیر کو کیوں under suspension رکھا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر آپ یہ فرمائیں کہ اس میٹنگ کی کارروائی سے کیا گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ Auditorium وہاں پر نہیں بنے گا بلکہ یہاں بنایا جائیگا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ بات کہنے سے کچھ دور چلی جاتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کمشنر نے جو کچھ کیا ہے اس کا implementation ہو کر رہیگا ۔ جسکے سلسلے میں وہ بات کھل کر نہیں کہہ سکتے ہیں ۔

Let him make a statement that they are not going to change the decision and I will withdraw the motion.

Minister of Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): I will not request the Member to withdraw this motion; let it face the fate it deserves.

Sir, I had made it very clear on the floor of this House that no decision has so far been taken about shifting the site of the auditorium. I had stated yesterday that this impression perhaps was created due to a report in the Press—and the report is actually based on a report submitted by the Commisssoner to the Committee, but not for the decision of the Committee. I think a person, who is deputed to perform certain duties, it is his duty to apply his mind fully, come up with ideas, with proposals and suggestions. It is then for the Committee to accept or not to accept it. Only if the Committee accepts that proposal, the Government comes in because ultimately it is under the supervision and superintendence of the Government that the Committee shall function. I have already stated it very clearly that no decision has so far been taken and when no decision has been taken how can the member impose a matter which has actually not taken place. He wants to impose on the Committee and on the Government the report of a person and that, in my opinion, is going too far. Then he has alleged that, he finds, the Minister is not in a position to control the Commissioner. I assure this House that, not to speak of

a Commissioner, any authority which rests with the Government or the Minister will be exercised in the best interests of the public, in the best interests of the common man and in the best interests of everybody without fear or favour. The person about whom the Member alleges that he can impose his decision on me cannot do so whereas I can, because according to law the ultimate supervision and control lies with the Government and not with the person mentioned by the Member. The Commissioner in his individual capacity has got no right to decide this matter. The Committee has not decided this point. When the Committee decides this point and when the Government agrees to that only then that becomes final. I would say this thing is premature. It has already been discussed yesterday and cannot form the subject matter of an adjournment motion now. I would submit that Khawaja Sahib has again been let down by my friend because he brought this matter in the House yesterday. I have already clarified the position and after that clarification, I feel, nothing is left which should prompt my friend to go against parliamentary procedure and to show lack of respect to the Chair and the Members of this House.

I would, therefere, submit that both these adjournment motions be ruled out because they are premature. I feel that the Member is being prompted and fed by a person who is a member of the Committee and who seems to have reported the whole thing to Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I strongly protest against the remarks of the Minister. Sir, they always lack knowledge.

Minister for Basic Democracies : Wise men have said that one of the basic things about an ignorant man is that he always presumes that he knows so much and, I think, this wise man is always out to say that he knows so much when, frankly speaking, I have many a time felt immense sympathy for his lack of knowledge.

Malik Muhammad Akhtar : Will Mr. Speaker kindly stop the Minister from using these remarks or I should be allowed to answer him?

Mr. Speaker : The position is that the Member can rise on a point of personal explanation, if he so likes, but that is not the way to interrupt the Minister while he is on his legs.

Malik Muhammad Akhtar : Alright, Sir.

Minister for Basic Democracies : Sir, I feel that I have not made any remark which is unparliamentary. In case I have, I withdraw it. My friend is not ready to accept that he does not know everything. He presumes or he supposes or he poses to know everything. As you know, Sir, human knowledge is limited and the very basic fact of learned men is that they always know that they know very little.

Mr. Speaker : It has been stated by the Minister for Basic Democracies that no decision has so far been taken by the Provincial Government in respect of the change of site of the auditorium and the library to be constructed near the Pakistan Day Memorial and I, therefore, think that both the motions are not based on the established facts. Both these motions are ruled out of order.

Next motion.

Minister for Basic Democracies : Sir, I may tell the House one thing that we will keep in view all the sentiments of the public while taking any decision.

Malik Muhammad Akhtar : That was the object and that has been achieved.

Minister for Basic Democracies : But your motion has been ruled out of order. The Member has wasted the time of the House.

Mr. Speaker : No, no. That is not fair.

Khawaja Muhammad Safdar : The Minister must withdraw those words—"wasted the time of the House".

Minister for Basic Democracies : I withdraw.

ORDERS OF THE PROVINCIAL GOVERNMENT PROHIBITING MAULANA MISBAH-UL-ISLAM FAROOQI FROM ISSUING PRESS STATEMENTS.

Mr. Speaker : Next motion, Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the uncalled for order of the Provincial Government prohibiting Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi from issuing any press statement and comments on the relations of Pakistan with foreign countries. This has caused great resentment among the public all over the Province. The news disclosing the imposition of the order was published in the daily Nawa-e-Waqt, Lahore, dated 1st September, 1967.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) I oppose it, Sir, this Maulana Misbah Ullah unfortunately published a book, which has since been banned, which ostensibly defends the Akhwan-ul-Musalmin in Egypt but actually contains very defamatory material against President Nasser. In fact, this fellow goes to the outrageous length of describing President Nasser an agent of the Jews. The Provincial Government

was compelled to ban this book under section 32 of the Pakistan Defence Rules and in order to see that this gentleman refrains from publishing anything which might embitter our relations with a friendly country like Egypt he was required to submit every press statement or comments to the Information Department before issuing them. I think, we are trying to cultivate good relations with other countries and in order to achieve that object we have proposed this action and we are justified in that. Therefore, I would submit, this motion may be ruled out of order.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - جناب وزیر داخلہ کا یہ فرمان ہے کہ جناب مولانا مصباح الاسلام فاروقی صاحب نے ایک کتاب شائع کی - اس میں صدر ناصر پر بقول ان کے نازیبا حملے کئے گئے ہیں - میں ان سے اتفاق نہیں کرتا - تاہم جبکہ حکومت نے اس کتاب کو ضبط کر لیا اس کے بعد محض اس بنیاد پر ان کے شہری حقوق کو پامال کرنا یا ان کو سلب کر لینا مناسب نہیں ہے - اگر ایک شخص کوئی غلط کام کرتا ہے تو آپ یہ کیسے توقع کرتے ہیں کہ آپ ہمیشہ کے لئے اس کو اس کے حقوق سے محروم کر دیں - کم از کم آپ جیسے تجربہ کار سیاستدان سے توقع نہیں کیجا سکتی - ایسا بھی بعض اوقات ہوتا ہے کہ آج کسی پر الزام لگایا جاتا ہے کل کو اسے مبرا قرار دیا جاتا ہے بلکہ اس کو پہلے سے بھی زیادہ احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے - میرا خیال ہے کہ اس قسم کے الزامات آپ کے ذہن کی پیداوار ہیں - جب تک اس کے لئے بین ثبوت نہ ہو تب تک کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے - اگر آپ اس قسم کی چیزوں کو روکنا چاہتے ہیں تو حکومت کے پاس عام قوانین ہیں مگر حکومت خصوصی قوانین کو استعمال کر کے تمام پبلک کو یہ تاثر دے رہی ہے کہ حکومت کے پاس دراصل کوئی جواز نہیں ہے - جو کچھ یہ کر رہی ہے وہ محض کسی فرد کو نقصان پہنچانے یا اپنے ذاتی مفاد کے لئے کر رہی ہے اور اس سے عوام کا مفاد وابستہ نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ خصوصی اختیارات بد ترین ہیں اور جناب وزیر داخلہ

نے جو اعتراضات کئے ھیں وہ میرا خیال ھے انہیں نہیں کرنے چاھئے تھے ۔ انہوں نے ایسے اعتراضات کر کے زیادتی کی ھے اسلئے جناب سپیکر میری یہ گذارش ھے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیا جائے ۔

Mr. Speaker : Under what law, has the action been taken ?

Minister for Home : Under Section 32 of Defence of Pakistan Rules. He was asked to desist from express ng such views and propagating information prejudicial to Pakistan's relations with other foreign powers, and to submit his writings on the subject to the Director Press Information. He can write anything but if he writes anything which is prejudicial and which is likely to embitter our relations with a foreign country, that will not be fair. So it is only proper that he should submit in writing to the Press Officer.

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi has not been prohibited from issuing any press statement or comments on the relations of Pakistan with foreign countries ?

Minister for Home : No Sir.

Mr. Speaker : Factually, Mr. Hamza, the Minister is denying the facts which has been (are not) given in your motion. They have not prohibited Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi from issuing any press statement on Pakistan's relations with foreign countries.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں تھوڑا فرق ھے ۔ میرے خیال میں جیسا کہ ایک عام شخص کو حق ھے اس طریق سے ان کو بیان شائع کرانے یا لکھنے کا حق نہیں ھے ۔ آپ ایک شخص کو اس بات کا پابند کر رھے ھیں کہ پہلے وہ اپنے بیانات محکمہ اطلاعات کے کسی افسر کو دکھائے اور اس کے بعد شائع کرے ۔ یہ میں سمجھتا ھوں اس پر پابندی ھے اور میں اسے ممانعت کی تعریف میں شامل کرونگا ۔

Mr. Speaker. That may be a restriction but not prohibition.

مسٹر حمزہ ۔ یہ ایک باریک سا فرق ھے ۔ جناب وزیر داخلہ نے فرمایا ھے ان کے خلاف خصوصی طور پر ڈیفینس آف پاکستان رولز کا استعمال کیا گیا ھے اور ان پر یہ پابندی لگائی گئی ھے کہ جو بیان یا

تحریر وہ شائع کرنا چاہیں پہلے محکمہ اطلاعات کے افسران سے اجازت لیں ۔ یہ ان پر پابندی ہے ۔

Mr. Speaker : The Home Minister has clarified the position that no prohibition on Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi has been placed in respect of issuing any press statement and comments on the relations of Pakistan with foreign countries. Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi is only required to submit every press statement or comments to the Information Department before issuing them to the Press. In this case, there is no prohibition ; that may be a restriction but the motion as worded, is that Mr. Hamza wants to discuss the prohibition placed upon Maulana Misbah-ul-Islam Farooqi from issuing any press statement. I think the motion is not factually correct and not based on established facts. It is, therefore, ruled out of order.

SMUGGLING OF FOREIGN CLOTH IN LANDI KOTAL.

Mr. Speaker : Next motion No. 9, by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Mr. Speaker Sir, I hereby ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the news of large scale smuggling of foreign cloth in Landi-Kotal worth about three lakhs daily has perturbed the minds of the general public all over the Province.

This state of affairs has been disclosed by a news-item appearing in the daily Pakistan Observer dated 10th August, 1967.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : Opposed Sir. Sir, this is a subject which does not pertain to the Provincial Government. I may point out in this connection, that a similar motion was moved by Malik Muhammad Akhtar on the occasion of last Session and it was disallowed on the ground that it was a Central subject. With your permission Sir, I may read out that adjournment motion to which I am referring to. In this adjournment motion, Malik Muhammad Akhtar asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, as reported in the Daily Nawai-Waqt, the Chamber of Commerce and Industry of former Frontier Province had demanded from the West Pakistan Government to stop smuggling of foreign goods from Landi Kotal, and that the negligence on the part of the Provincial Government had not only increased the smuggling but also

widened the sphere to a very great extent. So Sir, this motion which is now before the House, is a similar motion as I have referred to and which was disallowed on the ground that it was a subject which was not within the Provincial Government's sphere but pertained to the Centre. So I respectfully submit that this adjournment motion should also be disallowed.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - جناب وزیر داخلہ کو یہ علم ہوگا کہ رینجرز جو صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں وہ اس کام پر متعین کئے گئے ہیں - ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سمگلنگ کو روکیں - اور وہ انہیں سمگلنگ کو روکنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں - اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کو یہ بھی یاد ہوگا کہ وہ بذات خود اور ہماری حکومت کے اور بہت سے وزرا ہمیشہ سمگلنگ کے خلاف بیانات دیتے رہے ہیں - علاوہ ازیں سمگلنگ کو روکنے کے لئے رینجرز کا محکمہ موجود ہے جس کا خرچ ہم برداشت کرتے ہیں - اس لئے میرے نزدیک یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے - ان کے لئے یہ عذر پیش کرنا مناسب نہیں - اس سے پبلک میں اس تاثر کو کہ حکمران پارٹی کے بعض بڑے بڑے لوگ سمگلنگ کی سرپرستی کرتے ہیں اور تقویت پہنچے گی - اور یہ برائی دن بدن بڑھتی جائے گی - اس کی ذمہ داری آپ پر ہے آپ اسے روکنے کی کوشش کریں - ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ آپ اس تحریک التوا کی مخالفت نہ کریں - اسے ایوان میں باقاعدہ پیش ہو کر اس پر بحث کی اجازت دیں -

Mr. Speaker : The contention of Mr. Hamza was that there are Rangers posted on the borders of Pakistan and the Provincial Government is financing the establishment of these Rangers and in that way, is it not the responsibility of the Provincial Government to check the smuggling ?

Minister for Home : Actually Sir, this matter pertains to the Customs Department of the Central Government. It is true that Rangers are there and we are financing them and they are still there. But the trouble is that if we try to close this Landi Kotal market, those people will shift to somewhere in the Tribal Area and this thing will continue. But here in Landi Kotal we can keep an eye on them to some extent.

Here we can keep an eye and exercise some control over them. If we stop it altogether then the trouble would be that they might shift into the tribal area where we might not be able to control them.

Mr. Speaker : The Minister does not want this thing should be shifted to the tribal areas.

Minister for Home : I don't want it to be shifted to the tribal area because there we will not be able to exercise as much control as we are doing here.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, the Revenue Minister may be asked to inform the House.

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ قانون تو مجھے اس وقت یاد نہیں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے لنڈی کوتل ٹرائبل ایریا میں واقع ہے ۔ کسی ملک سے ٹرائبل ایریا میں آنے والے مال کو جو قانون منع کرتا ہے وہ وہاں لاگو نہیں ہے ۔ ٹرائبل ایریا کے باہر کسٹم والے ان کو منع کرتے ہیں اور روکتے ہیں اور وہاں اس کو سمگلنگ شمار کیا جاتا ہے ۔ دوسرے ممالک سے ٹرائبل ایریا میں جو بہت سی چیزیں آتی ہیں وہ سمگلنگ میں شمار نہیں ہوتی ہیں ۔ قانون کا حوالہ مجھے اس وقت یاد نہیں ۔ یہ مرکزی subject ہے صوبائی subject نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا خیال ہے کہ لنڈی کوتل ٹرائبل ایریا میں ہے ۔

وزیر مال ۔ لنڈی کوتل ٹرائبل ایریا میں ہے اور پراونشل گورنمنٹ لا اینڈ آرڈر کی ذمہ دار ہے یہ خیبر ایجنسی میں واقع ہے ۔ ٹرائبل ایریا کے اندر جو چیزیں جاتی ہیں وہ قانوناً سمگلنگ نہیں شمار ہوتیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹرائبل ایریا میں رینجرز ہے یا نہیں ۔

Minister of Revenue : They are in aid of the civil power. They are the force of the Political Agent.

جس طرح ضلع میں پولیس ہوتی ہے اور وہ ایس ۔ پی یا ڈی ۔ سی کی force ہوتی ہے ایسے وہاں رینجرز کی فورس ہے ۔

مسٹر سپیکر - اسکا مطلب یہ ہے کہ لنڈی کوتل میں صوبائی حکومت کے رینجرز موجود ہیں -

Minister of Revenue : They are paid by the Central Government.

Mr. Speaker : Is it not their duty to check smuggling?

Minister of Revenue : Of course, if they are ordered to do so.

میں نے قانونی position عرض کر دی ہے -

I cannot name the particular Section. It is my view that there it is not considered as smuggling, it is not considered an offence, and therefore things are allowed to go into the tribal area but when they come into the settled districts they are considered as smuggled.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جیسا کہ وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کو لنڈی کوتل میں سمگلنگ روکنے کا اختیار ہے - لیکن بعض وجوہات کی بنا پر وہ اس کو روک نہیں رہے ہیں اور انہوں نے جو وجوہات بتائی ہیں وہ صحیح نہیں وہ کچھ اور ہیں - جناب وزیر مال جو قبائلی علاقے کے وزیر بھی ہیں - اور وہ ایوان میں تشریف فرما ہیں - ان کے تشریف فرمانے سے ہی یہ چیز اور یہ حقیقت واضح ہے کہ جو کچھ بھی قبائلی علاقہ میں ہوتا ہے صوبائی حکومت اس میں مداخلت کر سکتی ہے - انہوں نے بذات خود تسلیم کیا ہے قبائلی علاقہ میں رینجرز موجود ہیں اور رینجرز کے فرائض میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ وہ سمگلنگ کو روکیں اور معزز ممبران نے بھی اس کے ساتھ اتفاق فرمایا ہے - دونوں وزرا صاحبان ذمہ دار ہیں ان کے بیانات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ میری تحریک التوا کو باضابطہ قرار دیا جائے -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب آپ یہ بتائیں کہ شکایت کب پیدا ہوئی ہے -

مسٹر حمزہ - سمگلنگ تو ہر موقع پر ہوتی رہتی ہے - دن میں اگر چار بار سمگلنگ ہو تو ہر واقعہ کے بارے میں تحریک التوا لائی جا

سکتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں پاکستان میں کم از کم مغربی پاکستان میں اس سے اہم واقعہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب لنڈی کوتل میں سمگلنگ کا جو واقعہ ہے ۔ وہ کب کا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جب وزرا صاحبان کے بیانات سمگلنگ کے بارے میں آتے رہتے ہیں اور اس کے متعلق اخبارات میں بھی آتا رہتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ سمگلنگ ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ صرف آپ کا خیال ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں آپکے احکامات اور نصیحتوں کے پیش نظر تسلیم کرنے کو تیار ہوں لیکن جب دوسرا واقعہ اخبارات میں آتا ہے تو میں اس کو یہی سمجھوں گا کہ یہ پہلا واقعہ ہے ۔

Minister for Home : Mr. Speaker, Sir, may I with your permission read out what you said when my friend, Malik Muhammad Akhtar's motion was before you. This is what you were pleased to say:

> "The grievance proposed to be discussed in this adjournment motion is of a continuing nature. It can very well be discussed during the general discussion on the General Budget. The motion is palpably out of order."

This is what you were pleased to say.

Mr. Speaker : This means that that adjournment motion was ruled out of order on a different ground.

Minister for Home : On the ground that this could be raised at the time of the general discussion.

Mr. Speaker : In this session we are not having any general discussion.

Minister for Home : It will come later on.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (Kohat-II) : Before you give your ruling may I say a few words ? Mr. Speaker, Sir I think Landi Kotal has been given a bad name just because it has developed into a centre of commerce. Actually what is called "smuggling"—under inverted commas as I would call it—is carried on from Chitral right down to

the Baluchistan border and in this so-called "smuggling" our tribesmen are earning their living. The fact is that from the times of Alexander's Central Asia and the sub-Continent these trade routes were operated by these tribal people and they used to levy their taxes and exact their taxes from this merchandise on which they used to live. Now the present position is that Landi Kotal has developed into a bigger market though the same market is existing in Quetta and Chaman and unless and until the Central Government and the Provincial Government are able to provide alternate means of subsistence to these tribal people this trade cannot be stopped—"smuggling" cannot be stopped. And I tell this Government that they are incapable of stopping it including the Central Government because it would lead to operations like the Khajuri Plain operation, the Mohmand operation, the Bajaur operation, the Waziristan operation. These people must live. These people must be given some alternate means of subsistence. Unless you are able to establish industries in these areas, unless you are able to give employment to these people—which you have not been able to do so far—how can you stop them from carrying on a trade which is carried on by these people to earn their livelihood.

Mr. Speaker : I reserve my ruling.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, the point in the present adjournment motion is that it is a continuing act. It is not of recent occurrence. This is being carried on much before the last session. A similar motion was brought in the last session. He has not referred to any particular and definite incident between the last session and this session. The things he has quoted is a story of a continuing process which is being carried on since a long time and, therefore. this incident cannot be said to be definite and of recent occurrence to come within the purview of an adjournment motion.

INCREASE IN THE ACTIVITIES OF UNDESIRABLE ELEMENTS IN LAHORE

Mr. Speaker : Next motion - No. 11, Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Mr. Speaker, Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely alarming increase in the activities of undesirable elements endangering the life and honour of girl students and lady teachers of private schools in Lahore as disclosed by Mufti Abdul Ghani Shah in a press conference, reported in the daily Mashriq, Lahore, dated 19th September, 1967.

The sad state of affairs disclosed in the news item has perturbed the minds of the general public all over the Province.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose it Sir. In fact the statement of Mr. Mufti Abdul Ghani Shah related to separate criminal cases, which have been registered under Section 377 against two accused persons and they are pending trial. He never complained about the molestation of a girl outside the girls' school or college. He has also issued further statement in the press, which I have before me. It is dated 18-9-67 in which he has made it very definite that he did not refer to any goondaism outside the girls' schools or colleges. All the same, Sir, we have taken precautions. We have actually posted both plain clothed policemen as well as policemen in uniform outside almost every girls' school or college. I am very keen on it and I have issued personal instructions to the police authorities that strict action should be taken against any goonda, who misbehaves outside these educational institutions.

That being so, Sir, I suppose my friend will kindly withdraw the motion because I am as keen as anybody else, and we are taking precautions to see that no molestation of this type takes place.

Mr. Speaker : What further assurance does Mr. Hamza want ?

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں ۔ وہ یہ کہ یہ معاملہ اس درجہ اہم ہے کہ یہ اچھا ہی ہوا کہ جناب حمزہ صاحب نے اس جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے ۔ لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ معاملہ اس سے پہلے بھی حکومت کے زیر غور ہے اور میں نے قائد ایوان کی خدمت میں عرض بھی کیا تھا جس پر حکومت غور کر رہی ہے چونکہ یہ معاملہ واقعی اس قدر اہم ہے کہ نہ صرف یہ لاہور شہر میں ہی بلکہ تمام مغربی پاکستان میں اس سلسلے میں بیچینی پائی جاتی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ جناب وزیر داخلہ اس معاملہ پر پوری توجہ فرمائیں گے ۔ حالانکہ حکومت اس سے پہلے بھی اس معاملے پر توجہ دے رہی ہے ۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس معاملہ پر اس معزز ایوان کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی پارٹی میں بھی اور اس کے علاوہ بھی حکومت کی توجہ اس طرف دلائے ۔ کیونکہ یہ معاملہ

خواتین سے متعلق ہے اور ہم سب ہی اس معاملے کی وجہ سے پریشان اور مضطرب ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ میں اپنے بزرگ جناب قاضی فضل‌اللہ صاحب وزیر داخلہ کے بیان کو درست تسلیم کروں یا اس معزز ایوان کی ایک معزز ممبر خاتون (جنکو میں ایک ممتاز ممبر کہوں گا) نے جو بیان دیا ہے ، ان کے بیان کو درست تسلیم کروں ۔ کیونکہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور اس معاملے سے ملک میں پریشانی اور بیچینی موجود ہے ۔ وزیر داخلہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں پورا پورا انتظام کر دیا ہے اور اب معاملہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے ۔ میرے پاس کوئی وجہ جواز نہیں ہے کہ میں اس معزز ایوان کی ایک ممتاز رکن کے بیان کو درست تسلیم نہ کروں ۔ لیکن مجھے تو اس سے بھی زیادہ ایک خطرناک بات کا انکشاف کرنا ہے کہ اس ملک میں جو بڑے عناصر ہیں وہ پولیس سے ہراساں نہیں ہیں بلکہ یہاں پر جو اچھے لوگ ہیں وہ پولیس سے ہراساں ہیں ۔ اس شخص نے جس کا نام مفتی عبدالغنی شاہ ہے پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا تھا لیکن وہ پولیس سے اس قدر خائف ہو گیا کہ دوسرے تیسرے دن ہی اس نے اسکی تردید شائع کر دی ۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا علم ہے ۔ اور میں پاکستانی ہوں ۔ بلکہ یہاں کے تمام رہنے والے پاکستانی بھائی بھائی ہیں چاہے ہم لاہور میں بستے ہیں یا لائلپور میں ۔ لیکن واقعات نہ آپ سے چھپے ہوئے ہیں ۔ اور نہ مجھ سے ۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا علم ہے کہ ایسے واقعات یہاں پر رونما ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے کیونکہ اس کی جڑیں بہت گہری ہیں جسے آپ پولیس کے دو سپاہی تعینات کرکے ختم نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ آپ جو پولیس کے آدمی اس کام پر متعین کرتے ہیں ۔ ان میں بھی اس قسم کی خطرناک خرابیاں پائی جاتی ہیں ۔ جناب وزیر

داخلہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اگر وہ واقعی اس سلسلے میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں تو میں ان کا انتہائی ممنون بھی ہوں گا اور ساتھ ہی دعا بھی کروں گا کہ خداوندتعالیٰ ان کو اس کام میں کامیابی عطا کرے ۔ چونکہ انہوں نے یقین دہانی شروع کر دی ہے جسے میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان کی یقین دہانی بھی سابقہ وزراء کی یقین دہانی کی طرح صرف یقین دہانی ہی ہوگی اور وہ یقیناً اس پر عمل بھی کریں گے ۔ میں ان معروضات کے بعد اپنی اس تحریک التوا پر مزید زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

STATEMENT OF THE MINISTER FOR FOOD AND AGRICULTURE DESCRIBING WAPDA'S PERFORMANCE OF DUTIES AS COMMENDABLE

Mr. Speaker : Next motion is again from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely the misleading and incorrect statement of the Minister of Food and Agriculture, Government of West Pakistan, that WAPDA in spite of its limitations is doing its duties commendably, has caused great resentment among the public all over the province. The statement of the learned Minister was published in the daily Nawa-i-Waqt, Lahore, dated 24th August, 1967.

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): I oppose it Sir.

جناب والا ۔ مسٹر حمزہ کی اس یاد آوری اور کرم فرمائی کی وجہ وہ statement ہے جو میں نے بطور Press Statement کے جاری کیا جو یوں پڑھا جا سکتا ہے ۔

"The Minister for Food and Agriculture on Wednesday categorically denied having made any remark or observation about the working of WAPDA at Mian Channu. About a news item appearing in a section of the Press wherein he is alleged to have made some remarks about the working of WAPDA at Mian Channu, the Minister said that he did not visit Mian Channu recently and thus the question of having made any observation at

this place about WAPDA did not arise. In fact he said (which has given cause for this motion) the WAPDA was endeavouring to do its best in spite of many limitations and, therefore there was no occasion for him to have made any observation about the type alleged in the newspaper."

جناب والا ۔ معاملہ یوں ہے کہ چند اخبارات نے ایک بیان میرے نام کے ساتھ منسوب کیا تھا کہ میں نے واپڈا کی کارگزاری کے متعلق کچھ ایسے الفاظ کہے ہیں جو در حقیقت میں نے کبھی استعمال نہیں کئے ۔ لہذا میں نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے یہ پریس نوٹ نکلوایا جس کے متعلق میرے دوست کو وجہ شکایت پیدا ہوئی ہے ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ "WAPDA is endeavouring to do its best" کے limitations باوجود اپنی واللہ عالم بالصواب ۔ انہوں نے "commendably" کا لفظ کہاں سے لے لیا ہے جو کہ میں نے استعمال ہی نہیں کیا ۔ بہر حال میری رائے تو اب بھی یہی ہے کہ واپڈا اپنی صوابدید اور اپنے حالات کے مطابق ہر امکانی کوشش کر رہی ہے ۔ کہ وہ حالات کو درست کریں ۔ اس وقت ان کے سامنے بجلی کا کبھی کبھی فیل ہو جانا آ جاتا ہے اور وہ اسے واپڈا کی ساری کار گذاری میں خرابی سمجھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اچھا کام نہیں کرتے ۔ اس سلسلہ میں میرے دوست وزیر برقیات نے کئی بار باالتفصیل اس معاملہ پر روشنی ڈالی ہے لیکن کبھی نہ کبھی بجلی کے فیل ہو جانے سے ان کو شکایت کا موقع مل ہی جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ واپڈا کا کام بجلی تک ہی محدود نہیں اس کی کار گذاری کا دائرہ بے حد وسیع ہے ۔ Indus Basin جیسے عظیم منصوبہ کی تکمیل کا کام اس کے سپرد ہے ۔ میرے دوست اسے فقیدالمثال منصوبہ کہتے ہیں اس لئے یہ کہنا مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ اس موقع پر میں Indus Basin کے متعلق ایک Foreign Expert کی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا یہ مسٹر پارٹی کی رائے تو نہیں ؟

وزیر زراعت و خوارک - آپ ذرا سن تو لیں -

"The bank has been financing 164 projects all over the world. They had been associated with the Indus Project for the past seven years. Their experience was that of all the projects they have financed and administered, the Indus Project was the most successful. This Project was a model of efficiency, of good engineering and of good administration. The bank had disbursed some Nine Hundred Million Dollars on this Project so far but there was never a question, never a dispute and never a failing on this Project. Whenever I spoke about this Project to the U.S. Government and the European countries I said that this was a model for all countries to follow. The bank is very proud of these achievements and wants to maintain the momentum and to apply it to Turbela."

لہذا اس میں جو کچھ کہا گیا ہے میں اپنے دوست سے اتفاق نہیں کرتا میرے پیش نظر واپڈا کا تمام کام تھا لیکن ان کی نظر محدود رہتی ہے کبھی نہ کبھی بجلی تو فیل ہو جاتی ہے اور ان کو اعتراضات کا موقع مل جاتا ہے -

ملک محمد اختر - میرا خیال ہے کہ واپڈا کی کارگذاری پر بحث کے لئے ایک دن مخصوص کر دینا چاہئے تا کہ معلوم ہو جائے کہ حقیقت کیا ہے - اس طرح تو one sided story رہ جاتی ہے -

Let them fix a day for it.

وزیر خوراک و زراعت - میں اتنا دلیر نہیں ہوں -

جناب والا - ۱۹۵۹ میں یہاں ایک لاکھ بیس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوتی تھی -

The installed capacity is in the neighbourhood of a million kilo watts—an eight-fold increase in a brief period of 8 years. At present, the demand for power is increasing at the rate of 23% per annum, which is about four times the rate at which the over-all growth of the economy is taking place. In order to distribute all this power, WAPDA had to construct 30,000 miles of transmission and distribution lines. Last year, despite the power crises, WAPDA provided new connections for 75,000 consumers and energized more than 5,000 tubewells.

اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ ہم حمزہ صاحب کی طرح حرف آخر عقل سلیم

یا عقل کل کے مالک نہیں ہیں ہم جو کچھ کرتے ہیں اس میں improvement کی گنجائش ہوتی ہے ۔ دراصل ہر انسانی ادارہ میں کوئی خامی یا کوتاہی ضرور رہ جاتی ہے ۔

میں نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ اس لئے تھا کیونکہ مجھے وزیر آبپاشی رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں حق بجانب تھا ۔ جو الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ غلط ہیں ۔ نوائے وقت نے جو ترجمہ کیا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کہاں تک صحیح ہے ۔ ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ یہ معاملہ اس قسم کا نہیں کہ تحریک التواء کی ضرورت ہو ۔

در اصل حمزہ صاحب ہمیں اسی طرح یاد فرماتے رہتے ہیں اور ہم ان کے شکر گذار ہیں ۔

جناب والا ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ میرے دوست اس تحریک کو واپس لینے کی سوچنے کی زحمت گوارا فرمائیں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ قائد ایوان نے واپڈا کے بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ حقائق پر مبنی ہیں تو میں نے جو دعوت دی ہے کہ اس تحریک التواء کو زیر بحث لایا جائے اسے قبول کر لینا چاہئے تھا ۔ جناب قائد ایوان کے نام سے جو بیان منسوب کیا گیا تھا میرے نزدیک وہ حقائق پر مبنی تھا ۔ اور وہ بالکل سچی بات تھی ۔ یہ درست ہے کہ وہ وہاں تشریف نہیں لے گئے لیکن یہ صحیح ہے کہ لوگ واپڈا کی کارگذاری سے نالاں ہیں ۔ ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بات کرنے سے گریز کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ قائد ایوان مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور بزرگ ہیں ۔ انہوں نے ایک لمبا بیان دیا ہے میں ان کی باتوں کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں اس لئے مجھے اجازت دی جائے ۔

جناب قائد ایوان کے بیان کا ترجمہ جو ''نوائے وقت'' نے کیا ہے وہ درست ہے ۔ اس میں یہی تھا کہ واپڈا نے اپنے تمام تر فرائض کو بہ طریق احسن سر انجام دیا ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ نہیں ''خوش اسلوبی'' سے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہاں commendably کہا گیا تھا ۔ اور یہ بالکل درست نہیں تھا ۔ جس طرح انہوں نے سابقہ بیان کی تردید کرنا مناسب سمجھا اس کی بھی تردید کر سکتے تھے ان کا یہ فرمان کہ واپڈا کے سپرد فقیدالمثال منصوبہ کی تکمیل کا کام ہے یا غیر ملکی مشیروں کی رائے یہاں پڑھ کر سنا دیں درست نہیں ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ یہ وزراء ہمارے ہیں ، تنخواہیں خزانہ عامرہ سے وصول کرتے ہیں لیکن اس ملک کے لوگوں کی بات سننے کو تیار نہیں اور غیر ملکی مشیروں کو کچھ کھلا پلا کر بیان حاصل کر لیتے ہیں ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ واپڈا کے فرائض بہت اہم ہیں اور اس کا کام اتنا آسان نہیں لیکن انہیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ جو وسائل اس کے سپرد کئے گئے ہیں وہ بھی بہت وسیع ہیں اور انہیں بے تحاشا اختیارات حاصل ہیں اس کے باوجود واپڈا نے جو بجلی وغیرہ کا کام سنبھالا ہے وہ اچھی طرح سے نہیں ہو رہا ہے برق رو رک جانے سے صنعت کار کے کارخانے اور کاشت کار کے ٹیوب ویل نہیں چلتے ۔ صرف صنعتکاروں پر ہی بس نہیں کارخانوں میں جو غریب مزدور کام کرتے ہیں ان کو بھی بجلی نہ ملنے سے انتہائی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

Mr. Speaker: Does the Member press his motion?

مسٹر حمزہ ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمارے جذبات کو مجروح نہیں کیا ہے ۔ کیا وہ تسلیم کرتے ہیں کہ واپڈا نے اپنا کام بطریق احسن سر انجام نہیں دیا اگر وہ ایسا فرماتے ہیں تو میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

Next motion by Khawaja Muhammad Safdar. He is not present.

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Sir, won't you agree to consider the adjournment of the adjournment motions because we have to do some legislative business too?

Mr. Speaker: Alright, the rest of the adjournment motions are deferred for tomorrow.

(At this stage Mr. Deputy Speaker, Mr. Ahmed Mian Soomro, occupied the Chair).

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN ESSENTIAL ARTICLES (CONTROL) (AMENDMENT) ORDINANCE, 1967

Mr. Deputy Speaker: Yes, the Law Minister.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, I beg to move:

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 20th September, 1967.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved is:

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 20th September, 1967.

Malik Muhammad Akhtar: Opposed.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, the Assembly, as you are aware, last year approved an Ordinance by which the life of the West Pakistan Essential Articles (Control) Act, 1958, was extended for one year and the main principles, the broad principles, which were underlying this enactment, were that the Legislature gave powers to the Government for regulation of supply, distribution and trade and commerce in respect of certain essential articles. These articles were mentioned in the Schedule which is attached to the Act, and they contained about 8 items relating to News-print, mechanically propelled vehicles, coal, iron and steel, cement, cotton, etc., bicycle tyres and tubes. These are the main items Sir. Originally, Sir, the life of this Act was for a period of two years. Later on, it has been extended from time to time and this august House has always been approving the ordinances which have been promulgated'

particularly because the articles which have been mentioned in the Schedule, are of such a nature that perhaps for some time still to come, they do require in public interest that there should be some kind of control with regard to the products, supply, distribution, trade, commerce, etc. This year, the life of the ordinance was due to expire, therefore, the Governor of West Pakistan was pleased to promulgate this Ordinance which is now before the Assembly and by which, the life of the Act has been extended for a period of five years. The other amendments which have been made are that in the long title, the word 'prices' had not occurred although it did occur in the Preamble, and another amendment in Section 1(3).

In this connection, I think it would be better and proper to refer to another piece of legislation which was passed by this Assembly in the year 1963, and thereby the word 'prices' was engrafted and was added in the West Pakistan Essential Articles (Control) Act, 1958. This was an addition in the Preamble whereby between the word "distribution" and the comma following thereafter, the comma and the word 'prices' were inserted. Not only that but in Section 3 of the amending Act of 1963, the words "availability at fair price" were also inserted in sub-section (1) between the word "distribution" occurring for the second time and the comma following thereafter. So in view of this addition, it appears rather incongruous that the word 'prices' should appear in two places in the body of the Act. But in the long title, it should not have been there. Therefore, there appears to be some sort of inconsistency and in order to remove that, the word 'price' has been inserted in the long title.

Mr. Deputy Speaker: Is it not there already?

Minister for Law: It is not there.

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order.

Mr. Deputy Speaker: Please don't rise on your seat when the Chair is asking for some information.

Minister for Law: Sir, if you are referring to the P.L.D., they have inserted, but this is not authentic.

Malik Muhammad Akhtar: Point of order Sir. The learned Minister for Basic Democracies is away now; anyhow Law Minister is here. Sir, I pointed out such omission yesterday and that was in the Preamble as well as in the long title. Then the Minister was defending it and today he is conceding that they are going to amend their long title. So I am just comparing that.

Mr. Deputy Speaker: This is not a point of order; this is ruled out of order.

Minister for Law: So Sir, there are two things required; one is the extension of the life of the Act and you will agree with me that in this respect, there still exists a need for control of these articles and for regulation of supply, distribution, trade, commerce, etc.

Mr. Deputy Speaker: I think in PLD, the word 'prices' was included by the West Pakistan Ordinance 29 of 1962.

Minister for Law : This is a mistake; I have got the Gazette Publication. It was inserted through the 1963 legislation.

Mr. Deputy Speaker: Have you got the West Pakistan Ordinance 29 of 1963? Let me see it.

Minister for Law: Yes Sir, it is with me.

So Sir, you will be pleased to see that in 1958 Act, first of all there is a long title that reads:

> "An Act to provide for regulation, supply, distribution and trade and commerce in respect of certain essential articles"

We are seeking to amend .....

Mr. Deputy Speaker: This has already been amended.

Minister for Law: I am explaining it Sir. If you see the Preamble, it is provided there that whereas it is expedient in the public interest to provide for the powers to control the production, acquisition, keeping, storage, movement, transport, supply, distribution, disposal, use or consumption of , and trade and commerce in certain essential articles in the province of West Pakistan.

There was an amendment in the Act in 1963 in the Preamble and the word 'prices' was inserted and what the present Ordinance has done is the insertion of the word 'prices' in the long title too, as the two were at variance. So it was necessary to make them consistent by the insertion of the word 'prices' in the long title.

Mr. Deputy Speaker : In 63 it amended the Preamble not the Title.

Minister of Law: Yes. So, the condition of these articles is such and the condition of the supply and demand is such that it is very necessary to keep a control over it. The history of legislation has shown, right from 1958 to 1967, that it is necessary. A need has always been felt and from time to time the Provincial Assembly of West Pakistan have extended

the life of this piece of legislation by a year or two. The expectation is that for five years or so there will be need for exercise of control over these things. Therefore, to avoid the work of legislation every year and in order to see that every year we do not approach the Assembly for the extension of life of this Act, it has been thought proper to extend its life for five years.

With these remarks I would submit that the Ordinance may be approved.

Mr. Deputy Speaker: I will now take up clause 2 of the Ordinance. There is no amendment to clause 2.

Khawaja Muhammad Safdar: You need not put this clause by clause.

Mr. Deputy Speaker: Alright. Clause 3. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I beg to move :

That for section 3 of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely:—

"(3) In the said Act, for sub-section (3) of section 1, the following be substituted, namely:—

'(3) This Act shall remain in force till 22nd September, 1968'."—

Mr. Deputy Speaker: Motion under consideration, amendment moved is :

That for section 3 of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely:—

"(3) In the said Act, for sub-section (3) of section 1, the following be substituted, namely:—

'(3) This Act shall remain in force till 22nd September, 1968'."

Minister of Law: Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - لا منسٹر صاحب نے یه ابھی فرمایا ہے که وہ اس Essential Articles Control Ordinance کو پانچ سال کے لئے نافذ کرینگے تا که ۱۹۵۸ء کا جو قانون ہے اس قانون کو continue کیا جا سکے - اس سلسلے میں میری ترمیم تو یه ہے که یه قانون ineffective ہے اور اس لئے اسکو محض ایک سال کے لئے extend کر دیا جائے - جسکے بعد ہم اس سے بہتر اور موثر قانون لانیکی کوشش

کر سکتے ھیں یہ قانون ۱۹۵۸ء میں جنکو کہ آپ بدنام سیاستدان کہتے ھیں ان لوگوں نے مخصوص فوائد اور مخصوص اغراض و مقاصد کے لئے نافذ کیا تھا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس بات کا حق حاصل ھے جیسا کہ کراچی کے Disorderly Persons Act کے دوران بحث میں ایک امنڈ منٹ پیش کیا گیا تھا جسکے ذریعہ سے کراچی Disorderly Persons Act کو دو سال کے لئے بڑھا دیا گیا تھا ۔ اور وہ قانون پیش کیا گیا ۔ اسی لئے مجھے یہ حق حاصل ھے کہ ۱۹۵۸ء کے قانون کی تمام دفعات کو بھی یہاں پر زیر بحث لاؤں ۔

جناب سپیکر ۔ سب سے پہلے میں یہ گذارش کرنا چاھتا ھوں کہ اس قانون میں Essential Articles کی جو definition ھے اس کے مطابق وہ تمام چیزیں جو Schedule I mechanically-propelled vehicles, coal, iron and steel, cement, cotton, woollen and rayon textiles, cycles, tyres, tubes... وہ تمام کی تمام چیزیں اس Ordinance کی زد میں لائی گئی ھیں ۔ اسلئے مجھے یہ گذارش کرنا ھے کہ یہ جو definition ھے وہ comprehensive بنتی ھے ۔ میں اپنی support میں ایک ایسے قانون کا حوالہ دوں گا جو کہ اس وقت نافذ ھے ۔ اور جو کہ ھماری سنٹرل گورنمنٹ کا قانون ھے اور جسکے تحت انہوں نے Essential Commodity Ordinance 1965 لگایا ھے ۔ اور اس میں جو انہوں نے schedule پیش کیا ھے وہ کافی comprehensive ھے اور جس سے یہ ظاھر ھوتا ھے کہ اس comprehensive scheduled میں اور بھی items رکھنے چاھئیں اور اس schedule میں میرے پاس typed items ھیں جنکو میں پیش کرنا چاھتا ھوں iron and steel اس میں موجود ھے ۔ cement اس میں موجود ھے Bicycle اس میں موجود ھے ۔ لیکن اس کے اندر electric lamp موجود نہیں ۔ سکول اور کالج کی کتابیں یعنی Text Books اس میں موجود

نہیں ہیں ۔ sheet اور plate glass اس میں موجود نہیں ہیں اور ان چیزوں کے کہنے سے میری مراد یہ ہے کہ یہ سب چیزیں اگر آپ اس کے اندر شامل کر لیتے تو پھر اس صورت میں زیادہ بہتر ہوتا ۔ surgical instruments, imported drugs وغیرہ یہ سب ہی چیزیں ضروری ہیں ۔ ہم ۱۹۵۸ء کا رونا اس وقت رو رہے ہیں جبکہ ۱۹۵۷ء میں دنیا کافی ترقی کر چکی تھی ۔ اسکے باوجود medical equipment جیسی اہم چیز ہم اس کے اندر نہیں رکھ رہے ہیں ۔

اسلئے جناب والا ۔ اگر میں یہ کہوں کہ حالات کا جو تقاضا ہے اس کے مطابق یہ لوگ کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ لوگ محض چھپے ہوئے پرانے Drafts کو فائلوں سے باہر نکال کر ان کے اوپر دستخط کرنیکے عادی ہیں اور ان کا یہ جو preamble ہے کہ Essential Commodity Ordinance کو لانا چاہئے ۔ تا کہ وہ اس کے ذریعہ سے اسکی supply اور اس کی production اور اس کی regulate distribution کر سکیں اس کے سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میڈیکل equipment کے بعد یہ infants food ۔ printers ink یا ready made clothing یا schools and colleges stationery اور اس کے بعد چونکہ farming میں ہم نے کافی ترقی کر لی ہے tractor drawn equipments یہ بھی سب ۱۹۶۵ء کے قانون میں شامل تھی اور انکو بھی یہ چاہئے تھا کہ کیونکہ وہ ہنگامی قانون ہے اور چونکہ وہ ۶ ماہ یا سال بھر کے بعد ختم ہو جائیگا تو جبکہ ہم قانون سازی ہی کر رہے ہیں اس لئے ایسے موقع پر ہمیں ایک سال کے لیئے یہ چاہئے تھا کہ ہم ان سب چیزوں کے نام بھی شامل کر لیتے ۔ اسلئے جناب والا ۔ اس قانون میں

iron and steel, cement, news print, bicycles, electrical lamps, schools and colleges text books, imported drugs, surgical instruments, medica equipment, supply, production and distribution, infant foods, read

made clothing, stationery, tractors and tractor drawn equipment, washing soap, cycles, tyres, batteries, building hardware

ہونا چاہئے تھا ۔

Mr. Deputy Speaker : What are you reading ?

ملک محمد اختر ۔ Essential Commodities Ordinance کے schedule میں سے پڑھ رہا ہوں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسا ہی ایک schedule اور بنایا جائے ۔ اس لئے میں جناب والا ۔ یہ جو amendment پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ Section III جو ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : The present section is about the life of the Ordinance. Your amendment is that instead of fourteen years, it should be upto 22nd September, 1968.

ملک محمد اختر ۔ میں نے مسٹر سپیکر پہلے ہی یہ بات کہدی تھی کہ section 3 جو ہے اس کو 22nd September تک extend کر دیا جائے ۔ اور یہ جاری رہنے والا Ordinance ہے جسکو کہ ہم پانچ سال کے لئے continue کر رہے ہیں ۔ اس لئے مجھے اس بات کا حق حاصل ہے کہ میں اسے زیر بحث لاؤں ۔ جناب والا ۔ میں نے Karachi Disorderly Persons کے اوپر دوبارہ تقریر کی ہے اسلئے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں دوران تقریر میں تمام دفعات کو زیر بحث لاؤں Essential Articles Act کے تحت جو شیڈول انہوں نے define کیا ہے میں اس کی آئٹموں کو نا کافی سمجھتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں اور اپنے دلائل پیش کر رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ ان کو بھی ضروری اشیاء declare ہونا چاہئے ۔

Mr. Deputy Speaker: Please be relevant.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اس جھگڑے کو ختم کر دیتا ہوں ۔ میں آپ کے سپیکر کی رولنگ پڑھ دیتا ہوں ۔ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے ۔ ۔ ۔

Minister of Law: Sir, he will not agree to the ruling of the Chair.

ملک محمد اختر - وہ کہہ رہے ہیں جناب سپیکر یہ صفحہ ۱۲ ہے جس پر سپیکر صاحب کی رولنگ ہے -

"I must remark that the discussion of an original Act or Ordinance would be in order ...."

یعنی یہی نکتہ جو آپ نے اٹھایا تھا -

Mr. Deputy Speaker: Read the whole thing.

Malik Muhammad Akhtar:

"...for the purpose of approving or disapproving the continuing bill or ordinance, but the amendments in the original Act or Ordinance would be out of order as they would be beyond the scope of the continuing Bill or Ordinance. By discussing the principles of the basic law one can make out one's case for the approval or disapproval of the continuing Bill, but to allow an amendment in the sections of the original Act, which had been referred to in the continuing bill would be clearly outside the scope of the bill and the ordinance."

جناب والا - میں ۱۹۵۸ کے ایکٹ میں ترمیم نہیں کر سکتا -

Mr. Deputy Speaker: Are you not suggesting that the schedule be amended?

ملک محمد اختر - وہ اگلی ترمیم ہے وہ out of order ہو جائے گی -

Mr. Deputy Speaker: If I correctly understood . . .

Malik Muhammad Akhtar: There may be a confusion.

Mr. Deputy Speaker: You are suggesting that the Schedule should contain such and such things.

ملک محمد اختر - وہ میری ترمیم ہے لیکن وہ out of order ہو جائے گی -

Mr. Deputy Speaker: You are not relevant. You can discuss the original Ordinance when this Ordinance is put to the House as a whole. When you are referring to a particular section, you have to be relevant to that particular section.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - کراچی Disorderly Persons پر بحث کرتے ہوئے پہلے میری ترمیم یہ تھی کہ اس کو دو سال کے لئے کرنا چاہئے لیکن مجھے پتہ تھا کہ اس کو ایک سال کے لئے کرنا چاہئے - مجھے سپیکر صاحب نے حق دیا تھا کہ میں تمام کلازوں کو discuss کر لوں -

Mr. Deputy Speaker: The Member has a right; I don't say he does not have a right, but that would be when I put the Ordinance as a whole to the House.

Malik Muhammad Akhtar: Then you are inconsistent with the ruling of your own Speaker.

Mr. Deputy Speaker: There is no inconsistency.

Malik Muhammad Akhtar: What should I say then?

Mr. Deputy Speaker: At present you should confine yourself to your amendment.

Malik Muhammad Akhter: And argue what?

Mr. Deputy Speaker; Whatever your amendment relates to.

Malik Muhammad Akhtar: My amendment is that it should be for one year.

Mr. Deputy Speaker: Then confine your speech to that aspect.

Malik Muhammad Akhtar: Why it should be for one year I have got to explain.

Mr. Deputy Speaker: Don't talk of Schedule because this is not the time.

Malik Muhammad Akhtar: Unfortunately that is not the position. You can call for the record of the Karachi Disorderly Persons Act; let us suspend the proceedings of the House for a while.

Mr. Deputy Speaker: There is no need for sending for the record. I have understood the Ruling and what I feel is correct. I am telling you that you may make a speech as far as things are relevant to this amendment. As far as the other things are concerned which go beyond the scope of this Bill, you can do so when I put the Ordinance fully to the House for approval or disapproval.

Mr. Hamza: Sir there is no quorum in the House.

Mr. Deputy Speaker: Let there be a count. (*count was taken*).

The House is not in quorum; let the bells be rung.

(*bells were rung*) The House is now in quorum.

Malik Muhammad Akhtar: Then what are the directions Sir?

Mr. Deputy Speaker: Go ahead.

ملک محمد اختر - تو جناب سپیکر میں یہ کہہ رہا تھا کہ ضروری اشیا کے دائرے کو وسیع کرنا چاہئے تھا - میں جنرل اصولوں کو discuss کر رہا ہوں -

Mr. Deputy Speaker: Again you are going to the amendment of the Schedule.

Malik Muhammad Akhtar: Can I discuss the general principle ?

Mr. Deputy Speaker: Yes, of course, but not the amendment of the Schedule because it would be beyond the scope of the Ordinance. Nothing beyond the scope of the Ordinance.

Malik Muhammad Akhtar: I am on amendment No 1.

Mr. Deputy Speaker: No. 1 ?

Malik Muhammad Akhtar: Yes. I think, that is the confusion.

Mr. Deputy Speaker: Amendment to section 3 ?

Malik Muhammad Akhtar: It is item No. 1 on the agenda.

Mr. Deputy Speaker: Amendment to section 3.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جیسا کہ لامنسٹر صاحب نے فرمایا ہے - وہ وقتاً فوقتاً اس قانون میں توسیع کرتے رہے ہیں - مگر انہوں نے کبھی بدلتے ہوئے حالات کا جو تقاضا تھا اسے پورا کرنے کی کوشش نہیں کی - یہ بار بار اسی قانون کو آگے لاتے رہتے ہیں - یہ قانون دو بار ۱۹۶۳ میں ترمیم ہوا - اس کے بعد یہاں پر ۱۹۶۶ء میں اس قانون میں ایک سال کی توسیع کی گئی - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۶۵ء سے اس قانون کی پوزیشن مختلف ہو چکی ہے - ۱۹۶۵ء میں سنٹرل گورنمنٹ نے ڈیفینس آف پاکستان آرڈی ننس ۱۹۶۵ء کو نافذ کیا - اس میں سیکشن ۳ میں یہی provision ہے - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ایک اور قانون موجود ہے جو لاگو ہے اور اس میں رولز بنانے کی جو powers ہیں وہ اس سے مختلف ہیں -

"Powers to make rules—(1) The Central Government may, by notification in the Official Gazette, make such rules as appear to it to be necessary or expedient for ensuring the security, the public safety and interest and the defence of Pakistan ....."

Mr. Deputy Speaker: From where is the Member reading ?

Malik Muhammad Akhtar: I am reading section 3 of the Defence of Pakistan Ordinance, 1965.

> ".....or for securing the maintenance of public order or the efficient conduct of military operations or prosecution of war, or for maintaining supplies and services essential to the life of the community."

اس دفعہ کے بعد یہ ترمیم جو ہے سنٹرل گورنمنٹ کے قانون کے ساتھ متصادم ہے ۔ آرڈی ننس ۲۳ آف ۱۹۶۵ء کا سیکشن ۴ ہے ۔

Now, I come to section 4.

> "Effect of rules, etc., inconsistent with other enactments—Any rule made under section 3 and any order made under any such rule, shall have effect notwithstanding anything inconsistent therewith contained in any enactment other than this Ordinance or in any instrument having effect by virtue of any enactment other than this Ordinance."

یعنی اس کے تحت جو رولز بنائے گئے ہیں ان کے تحت جو بھی enactment ہے وہ prevail کرے گی باقی سارے قانونوں پر ۔ اور جناب والا یہ آرڈی ننس نمبر ۲۳ آف ۱۹۶۵ء جو ہے اس کے تحت رولز بننے کے بعد ڈیفینس آف پاکستان رولز بنا دئے گئے ۔ اور رولز جو ہیں ان میں رول ۲ بھی ایسا ہے ۔ وہ یہ کہتا ہے ۔

> "The Central Government may, by notification in the official Gazette make such rules as appear it to be necessary or expedient for ensuring the security, the public safety and interest and the defence of Pakistan, or for securing the maintenance of public order or the efficient prosecution of war, or for maintaining supplies and services essential to the life of the community.
>
> Without prejudice to the generality of the powers conferred by subsection (1), the rules may provide for, or may empower any authority to make orders providing for, all or any of the following matters, namely:—"

جناب والا ۔ میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مدعا یہ ہے کہ ڈیفینس آف پاکستان آرڈی نینس ۱۹۶۵ء کے تحت جو رولز بنائے گئے ان کے رول (۲) کے تحت یہ دفعات آگے ہی موجود ہیں ۔ گویا

سنٹرل گورنمنٹ کا قانون پہلے ھی موجود ھے اس کی موجودگی میں صوبائی حکومت نے یہ جو لیجسلیشن کی ھے یہ ineffective ھے اور اس کے بعد ان میں تضاد بھی ھے ۔

Mr. Deputy Speaker : Therefore, the Member proposes that it should remain in force for one year.

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir, although it is inconsistent.

Mr. Deputy Speaker : As I understand your view point it is like this that although it is inconsistent with the Central Act yet we should continue it for one year more.

ملک محمد اختر ۔ وہ اس لئے کہ یہ ایک سال تک emergency ھٹا دیں گے ۔ جب یہ ھٹا دیں گے تو وہ قانون بھی چلا جائے گا ۔ پھر اس قانون کو موقع ملے گا پھر ھم لوگوں کو free trade کا موقع دیں گے ۔

جناب والا ۔ پراونشل اسمبلی کی لیجسلیشن کے اس وقت تک ۳۰ آرڈی ننس ھیں جن میں سے اس لا ڈیپارٹمنٹ کو یہ شرف حاصل ھے کہ ۳۰ inconsistent ھیں ۔ میں پریذیڈنٹ کو بھی کہہ کے آیا ھوں کہ ان کے ۳۰ قانون غلط ھیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔ جناب والا ۔ اب یہ تماشا دیکھئے ۔ چلئے آپ ھی جج سہی ۔

This is the statement which I made before the President of Pakistan on the 3rd March. I told him that this credit goes to the Law Department that most of the Provincial laws are either inconsistent with the Central Laws or with the Fundamental Rights or are so worded that they have got no legal force and I still challenge it.

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ کیا آپ ھاؤس میں تماشا دیکھ سکتے ھیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Please go ahead.

ملک محمد اختر ۔ جناب ملک صاحب نے بڑے تماشے دیکھے ھیں ۔

وزیر خوراک ۔ مگر ایسا تماشا میں نے کبھی نہیں دیکھا ۔

(قہقہہ)

ملک محمد اختر - آپ میری مشکل دیکھئیے - اب میں اس خاص قانون پر آ رہا ہوں - میری محنت دیکھئیے - میں نے ۵۰ صفحات کا یہ نوٹ تیار کیا ہے -

Mr. Deputy Speaker : I think, the whole House appreciates your endeavours however irrelevant they might be.

ملک محمد اختر - آپ دیکھیں یہ اب تین قانون ہیں - ایک ڈیفینس آف پاکستان رولز میں جن کے تحت قیمتیں regularise ہو سکتی ہیں - اب یہ تیسرا قانون خاص طور سے بنا دیا گیا ہے اس کا نام ہے -

"The West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967."

اب دیکھئیے جناب والا اس کی جو توسیع ہوئی ہے وہ کیا ہے -

"It extends to the whole of Pakistan.

It shall come into force at once."

اب بتائیے کہ اس کے تحت اس قانون کی حیثیت کیا ہے - اب آگے دیکھئیے - یہ کہتے ہیں کہ ہم distribution کے لئے گورنمنٹ کا ایک افسر مقرر کریں گے - یہاں سب سیکشن (۳) ہے -

Section 3 (3) of the Essential Articles (Control) Act, 1958 :

"Government, so far as it appears to it to be necessary for maintaining or increasing the production and supply of an essential article, may by notified order, authorise any person (hereinafter referred to as an authorised controller) to exercise, with respect to the whole or any part of any such undertaking engaged in the production and supply of the article as may be specified in the orders such functions of control as may be provided by the order."

جناب والا - یہ provide کر رہا ہے اور یہاں یہ اختیارات ان کے پاس ہیں وہاں جو پاورز ہیں وہ سارے پاکستان کو کنٹرول کرتی ہیں -

"'Controller-General' means the Controller-General of Prices and Supplies appointed by the Central Government, and includes any Deputy or Assistant Controller-General of Prices and Supplies so appointed, and any other officer authorised by the Central Government to exercise all or any of the powers of Controller-General under this order."

جناب والا - اب میں یہ سوال وزیر قانون صاحب سے کرتا ہوں کہ

کیا صوبائی حکومت کا وہ authorized controller ان اختیارات کو استعمال کرنے میں حق بجانب ہے جسکو ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, if you kindly allow me, I can help Malik Muhammad Akhtar to correct himself because I think, he is unable to understand the whole phenomenon behind this enactment and he is confusing some Central Act with the Provincial Act. They have got absolutely separate jurisdiction as compared to the Provincial Legislation. This Act has got nothing to do with that Central Act. This pertains only to the distribution, sale and control of those commodities which fall under the jurisdiction of the Provincial Industries Department and, as such, the Member's argument referring to the Central legislation, is a mere wastage of time.

Malik Muhammad Akhtar: Certainly not, Sir.

جناب والا ۔ وہ ایک اور رولنگ آپ سے لینا چاہتے ہیں ۔

"Essential commodity means, any of the commodities or class of commodities mentioned in the schedule of this order."

اس طرح اس شیڈول کو refer کیا ہے ۔ دوسرے شیڈول میں چند چیزیں مشترک ہیں ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ان مشترک چیزوں کو پڑھ دوں ۔ ''نیوز پرنٹ ۔ آئرن ۔ سٹیل ۔ کول ۔ وولن ۔ کاٹن ٹیکسٹائلز ۔ سیمنٹ اور سائیکل ٹائرز'' یہ ساتوں کے سات items سنٹرل ایکٹ میں بھی موجود ہیں اس لئے فاضل ممبران مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ کنٹرولر جنرل کی jurisdiction میں ہے کہ وہ مغربی پاکستان میں ساتوں چیزوں پر ۱۹۵۸ کے قانون کے تحت کنٹرول کر سکتا ہے جو Essential Commodities ہیں ۔ اسکے بعد جناب والا procedure اور prosecution ہے وہ یہ ہے کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز میں ہے میری مراد یہ کہ جب صدر پاکستان نے آرٹیکل ۳۰ کے تحت emergency کی proclamation کر دی ہے تو اس proclamation کے بعد انہوں نے ایک سپیشل کورٹ بنا دی ہے جو ایسے تمام offences کو try کرے گی ۔ جناب والا ۔ اب مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ٹریبونل قائم کیا جائیگا اور وہ

ایسا قانون ہے جو ہنگامی حالات میں صدر صاحب نے بنایا ہے ۔ یہ اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عمل پیرا ٹریبونل ہوگا ۔ اس ٹریبونل کورٹ کو ڈیفنس آف پاکستان رولز ۱۹۶۵ کے تحت معرض وجود میں لائے ہیں ۔

The Central Government may . . . . .

Mr. Deputy Speaker : Malik Muhammad Akhtar, I tell you I will not allow you to be irrelevant. You are making repetitions and you have stated that three times.

ملک محمد اختر ۔ میں Tribunal کے متعلق کہہ رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : Tribunal is not relevant here; we are discussing the procedure for control.

ملک محمد اختر ۔ 1958 کی جو دفعات ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I say that is not relevant; go on to the next point.

ملک محمد اختر ۔ میں تینوں ترامیم کو چھوڑ دیتا ہوں اور Disapproval کے Resolution پر بحث کروں گا ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, if you allow me I will say one or two words, in reply thereto. The Central statute which has been referred to is for limited purposes and action by the Controller General can be taken only for the purpose of security whereas 1958 Act, which is a provincial measure, is for regulation of distribution of supply of certain articles for general purposes and that law could be withdrawn at any time whereas this Act is in public interest and not for a limited purpose namely, the security of Pakistan. So it is in public interest that this measure has been enacted. Therefore, this Act stands side by side and it is not inconsistent. The Member has not advanced any reason as to why its life should not be extended. He has only stressed the inconsistency being there, which is actually not correct. Therefore, there is nothing made out in the speech of my learned friend on the other side. Hence I request that this may be put to vote.

Mr. Deputy Speaker : Malik Sahib, do you desire to withdraw your amendment ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it cannot be withdrawn ; it may be rejected. But I have given my views which they may accept or reject.

Mr. Deputy Speaker : You want it to be put ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir.

Mr. Deputy Speaker : Now I put the amendment. The question is :

That for section 3 of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :-

"(3) In the said Act, for sub-section (3) of section 1, the following be substituted, namely :—

"(3) This Act shall remain in force till 22nd September, 1968."

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving any amendment.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar ; he is not present. Next amendment Mr. Hamza ; he does not want to move it. New Sections ; Malik Muhammad Akhtar's amendment cannot be allowed to be moved because it is not within the scope of the Act. Then the Preamble ; there is no amendment. Then Section 1, the Title, yes Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving Sir.

Mr. Deputy Speaker : I will now take up the Ordinance as a whole.

Malik Muhammad Akhtar : I am opposing the Resolution Sir.

جناب سپیکر ۔ میں ان اصولوں کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا جس کے تحت یہ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, I think the Member has already availed of his opportunity and has spoken already on the motion.

Mr. Deputy Speaker : How do you know that ? Let him say what he wants to and if there is any repetition, you can raise an objection then. How can you anticipate now ?

Parliamentary Secretary : Obviously Sir, we must know on which motion he is going to address the House.

Mr. Deputy Speaker : Don't you know what is the motion before the House ?

Parliamentary Secretary : Obviously the motion is an Ordinance but the amendment on the motion of disapproval has been rejected.

Mr. Deputy Speaker : There is no motion for disapproval. It is only this that before the motion is put to vote, the Member has a right to speak on the Ordinance as a whole.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میرا خیال ہے کہ اب میں ذرا clear ہو کر بات کرنا چاہتا ہوں -

I can discuss the original Ordinance which is being continued as a whole.

Mr. Deputy Speaker : I have already told him that.

Malik Muhammad Akhtar : I want it to be repeated for the information of the Members.

Mr. Deputy Speaker : No repetition.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایکٹ جس کا نام Essential Articles Control Act, 1958 ہے اس کو سارے مغربی پاکستان میں extend کرنا مطلوب ہے ، یہ ایک غیر موثر سا قانون ہے - میں اسے دھرانا نہیں چاہتا ہوں ، صرف اس کا حوالہ دوں گا Essential Article کی جو definition دی گئی ہے یہ بدلے ہوئے حالات کے مطابق نامکمل ہے - اسکے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس کی دفعہ ۳ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر حکومت کو یہ احساس ہو کہ وہ کسی سپلائی کو جو کہ Essential Article کے متعلق ہو ، اسکی equitable distribution اور availability کے متعلق کوئی حکم پاس کرنا چاہے ، تو وہ ایک نوٹیفیکیشن دے سکتی ہے کہ اس production کو یا sale کو یا distribution کو کنٹرول کیا جائے -

جناب والا - اگر اس قانون کا جائزہ ۱۹۵۸ء سے لیا جائے تو اس وقت

اس قانون کو (شاید قائد ایوان مجھ سے اتفاق کریں کیونکہ وہ شروع سے ہی قانون سازی سے متعلق رہے ہوں) اس لئے لایا گیا تھا کہ بعض لوگ پرمٹوں اور لائسنسوں کی تقسیم سے اپنے سیاسی مفادات حاصل کرنا چاہتے تھے اور اپنی اس غرض کو بروئے کار لانے کے لئے انہوں نے پرمٹ سسٹم کا نفاذ کیا اور انہوں نے یہ قرار دیا کہ وہ جس چیز کو بھی چاہیں نوٹیفیکیشن کے ذریعے اسکی پیداوار ، اس کی فروخت ، اس کی تقسیم اور disposal کی ممانعت کر دیں ۔ ۔ ۔

There is no quorum. I don't think it would be legal to continue without quorum.

Mr. Deputy Speaker : The House is not in quorum, let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum. Go ahead **Malik Akhtar.**

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سابق سیاستدانوں نے پرمٹ اور لائسنس سسٹم introduce کرنے کے لئے اس قانون کا نفاذ کیا تھا اس قانون کی دفعہ 3 (2) کی سب کلاز (*a*) اس طرح ہے ۔

> 3 (2) (*a*) for regulating by licences, permits or otherwise, the production, manufacture, acquisition, treatment, keeping, storage, movement, transport, supply, distribution, disposal, use or consumption of any essential article :

یعنی وہ اس مسئلے کو پرمٹ اور لائسنس کے ذریعے regulate کرنا چاہتے ہیں کہ تجارت میں وہ جس طرح چاہیں مداخلت کر سکیں ۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے کہ جب مسلم لیگ وزارت پہلے انتخابات کے بعد نہ بن سکی ۔ تین چار حضرات نے cross over کر کے کانگرس کے ساتھ مل کر وزارت بنائی ۔ تو ایک وزیر صاحب تھے جو کہ پرمٹوں کے بادشاہ بن گئے اور وہ پرمٹ دیا کرتے تھے ۔ اور اس زمانے میں وزراء صاحبان نے طوائفوں کو بھی iron and steel کے پرمٹ دیئے تھے ۔ یہ کام ۱۹۵۶ء تک چلتا رہا ۔ اور جب بدنام سیاستدانوں نے ۱۹۵۷ء میں

اس کا اعادہ کیا ۔ میرے پاس لٹریچر موجود ہے کہ جو یہ ظاہر کرے گا کہ یہ لائسنس اور پرمٹ کا ناپاک دھندہ اس وقت زوروں پر تھا ۔ بلکہ مارشل لا سے قبل جو ایام تھے اگر انہیں آپ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس غیر موثر قانون کے ہوتے ہوئے اور ان غیر موثر provisions کے ہوتے ہوئے بھی (بلکہ مارشل لا کے نفاذ کی بڑی بھاری وجہ یہی تھی کہ) ملک میں بلیک مارکیٹ ، ذخیرہ اندوزی کا دور دورہ تھا اور جناب صدر مملکت کی کتاب کے اغراض و مقاصد میں بھی یہ بات دی گئی ہے کہ اس وقت بہت زیادہ irregularities ہوتی تھیں ۔ اس لئے کسی قانون کا از سر نو اجرا کرنے سے پہلے اس قانون سے حاصل کردہ نتائج اور اسکے تجربے سے استفادہ کرنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ اب میں یہ گذارش کروں گا کہ اس قانون کی دفعہ ۲ (ب) میں یہ prohibit کر دیا گیا ہے کہ Essential Commodities کو بیچا جائے یا نہ بیچا جائے ۔ یہ حکومت کے افسر کی صوابدید پر ہے کہ وہ notify کرے کہ اسے بیچا جائے یا نہ بیچا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس دفعہ کے سب سیکشن کو چھوڑتا ہوں اور جو نہایت ہی اہم مسئلہ ہے وہ دفعہ ۳ (ایف) ہے کہ کسی شخص کو کہا جا سکتا ہے ۔

Section 3 (2) (f) :

"For requiring persons engaged in the production, supply or distribution of, or trade or commerce in, any essential article to maintain and produce for inspection such books, accounts and records relating to business and to furnish such information relating thereto as may be specified in the Order."

جناب والا ۔ دیکھئے ۔ Banking کے متعلق یہ قصہ ہے کہ آپ ان سے کوئی انفارمیشن نہیں لے سکتے ۔ لیکن آپ کسی فیکٹری کے مالک سے اس کے تمام accounts حاصل کر لیتے ہیں آپ کا انکم ٹیکس کا محکمہ موجود

ہے ۔ اس کے پاس تمام statements جاتی ہیں ۔ پھر یہ جو نئی دفعہ لگا رہے ہیں یہ duplication ہے اس duplicity سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ آپ اس قانون کے تحت right of search دے رہے ہیں ۔

Section 3 (2) (g) :

"For any incidental and supplementary matters including, in particular, the entering and search of premises, vehicles, vessels and aircraft, seizure by a person authorised to make such search of any article in respect of which such person has reason to believe that contravention of the Order has been, is being, or is about to be committed or any records connected therewith, the grant and issue of licences, permits or other documents, and the charging of fees thereof."

یعنی جیسا کہ آپ نے ڈیموکریسی کو کنٹرول کر لیا ہے آپ تمام تجارت ۔ distribution-production اور sales کو بھی کنٹرول کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ نے تاجر کو ایسی حیثیت دے دی ہے کہ جو essential commodities میں deal کرتا ہے اس کو مشتبہ شخص کی طرح search کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے تمام accounts اور تمام معاملات کر search کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ سب سے بڑی قابل اعتراض بات وہ ہے جو اس قانون کی دفعہ ۴ میں ہے ۔

'Government, may, by notified order, direct that the power to make orders under section 3 shall, in relation to such matters and subject to such conditions, if any, as may be specified in the direction, be exercisable also by such officer or authority not below the rank of Gazetted Officer subordinate to Government as may be specified in the direction."

یعنی محض گیزیٹڈ افسر کو آپ District Magistrate کی powers دے دیتے ہیں یا جو کسی Higher Officer کی powers ہوتی ہیں وہ اختیارات آپ ایک گیزیٹڈ افسر کو سونپ دیتے ہیں کہ وہ اس بارے میں جو کارروائی ضروری سمجھے کرے ۔ یہ بہت قابل اعتراض بات ہے ۔

سردار اشرف صاحب یہاں نہیں ہیں اگر وہ تشریف لے آئیں تو میں ان کو بتا سکوں کہ انہوں نے جو میری بات کو irrelevant قرار دیا ہے وہ

irrelevant نہیں ۔ اب میں جو عرض کروں گا آپ انشاء اللہ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میں relevant بات کر رہا ہوں ۔ یہ دفعہ ۵ ہے ۔

"Any order made under section 3 shall have effect notwithstanding anything inconsistent therewith contained in any enactment other than this Act or any instrument having effect by virtue of any enactment other than this Act."

اس طرح جناب لا منسٹر صاحب کا مفروضہ درست نہیں رہتا جو انہوں نے فرمایا ہے کہ دونوں قوانین بہن بھائی کی طرح ہیں وہ brother & sister کی طرح نہیں چل سکتے ۔ آپ کا قانون تمام existing Law کو override کرتا ہے اور پھر یہ غیر موثر ہو کر رہ جاتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں وہ دفعات نہیں پڑھوں گا صرف ان کا title عرض کروں گا کہ اس کا کس طرح ٹکراؤ ہوتا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker: That you have already said.

Malik Muhammad Akhtar: I will not repeat.

میں ان کو arguments کی form میں دے سکتا تھا ۔ لیکن جو ضروری باتیں تھیں وہ میں نے عرض کردی ہیں ۔ اس سلسلہ میں آئین کے آرٹیکل ۱۳۱ کا حوالہ ضروری ہے ۔

"The Central Legislature shall have exclusive powers to make laws (including laws having extra territorial operation) for the whole or any part of Pakistan with respect to any matter enumerated in the Third Schedule."

اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ قانون علیحدہ نہیں ہو گا ۔ بلکہ خود ہی کالعدم ہو کر رہ جائے گا ۔ اس کے لئے مجھے آرٹیکل ۳۰ پڑھنا ہوگا ۔

"(1) If the President is satisfied that a grave emergency exists—

(a) in which Pakistan, or any part of Pakistan, is (or is in imminent danger of being) threatened by war or external aggression; or

(b) in which the security or economic life of Pakistan is threatened by internal disturbances beyond the power of a Provincial Government to control,

the President may issue a Proclamation of Emergency."

اب جناب والا ۔ وہ بات جو میں کہنا چاہتا تھا آ گئی ہے وہ دفعہ ۳۰ میں ہے ۔

"(2) A Proclamation of Emergency shall, as soon as is practicable, be laid before the National Assembly.

(3) The President shall, when he is satisfied that the grounds on which he issued a Proclamation of Emergency have ceased to exist, revoke the Proclamation.

(4) If, at a time when a Proclamation of Emergency is in force (whether or not the National Assembly stands dissolved or is in session at that time the President is satisfied that immediate legislation is necessary to assist in meeting the emergency that gave rise to the issue of the Proclamation, he may,

subject to this Article, make and promulgate such Ordinances as appear to him to be necessary to meet the emergency, and any such Ordinance shall, subject to this Article have the same force of law as an Act of the Central Legislature."

اسی وقت ایمرجینسی ہے اور جو Legislation کی گئی ہے وہ Presidential Order کے تحت کی گئی ہے اس کی حیثیت سنٹرل قانون کی ہے اور سنٹرل قانون پروونشل قانون کو override کرتا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : How is that relevant ?

ملک محمد اختر ۔ جناب یہاں تو ۵۰ جگہ تضاد ہے ۔ اگر میں ۴۰ جگہ کو refer کرتا ہوں تو ۱۰ کو refer کرنا بھی ضروری ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : You have already said it so many times.

Malik Muhammad Akhtar : But I have not referred to this Article.

Mr. Deputy Speaker : I am at a loss to understand what you want to say and what you don't want to say.

ملک محمد اختر ۔ اگر ایمرجنسی ہے تو ایمرجنسی کے تحت ہی تو انہوں نے Essential Commodities آرڈیننس ۱۹۶۳ء promulgate کیا ہے ۔ اب آپ کہتے ہیں کہ اس کو چھوڑو تو میں اس کو چھوڑتا ہوں لیکن یہ ایک کمبخت دفعہ نکل آئی ہے اور وہ دفعہ کہتی ہے ۔

"Any order made under section 3 shall have effect notwithstanding anything inconsistent therewith contained in any enactment other than this Act or any instrument having effect by virtue of any enactment other than this Act."

اب جناب میں کہاں جاؤں ان ہی کے قانون نے ایک شگوفہ کھلایا ہے اور ان ہی کے قانون نے ایک گل کھلایا ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا جو قانون ہے وہ نافذ ہوگا اور دوسرے قوانین نا جائز ہوں گے یعنی اس قانون سے ہم پریذیڈنٹ کے پیش کردہ تمام احکامات کو nullify کر رہے ہیں لیکن میں اس پوائنٹ کو چھوڑتا ہوں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔ (٦) میں یہ ہے ۔

"If any person contravenes any order made under section 3, he shall be punished with imprisonment for a term which may extend to three years or with fine or with both and, if the order so provides, any Court trying such contravention may direct that any property in respect of which the Court is satisfied that the order has been contravened shall be forfeited to Government."

یعنی اس قانون میں جو provision کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ تین سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو پڑھوں گا نہیں البتہ refer کئے دیتا ہوں کہ یہ سپیشل ٹریبونل ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ہے ۔

"Special Tribunals shall try any offence under any rule made under section 3 punishable with death, transportation and imprisonment for a term which may extend to seven years."

اب جناب والا بتائیے کہ یہ تو تین سال کی سزا کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں اور اسی قانون کے تحت جو در اصل سنٹرل گورنمنٹ کا قانون ہے اور سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے اس پر ایک سپیشل ٹریبونل constitute کیا جاتا ہے اور اس میں ۷ سال کی سزا ہے ۔ تو کیا میں قائد ایوان سے یہ درخواست کر سکتا ہوں اور اگر وہ اجازت دیں تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں اور لا منسٹر صاحب سے بھی کیا میں پوچھ سکتا ہوں کیونکہ خوش نصیبی سے دونوں بڑے accommodating منسٹر ہیں کہ وہ ایسا قانون لا کر سمگلروں کی پشت پناہی کر رہے ہیں یعنی ۷ کے بجائے تین سال کی سزا رکھنا چاہتے ہیں یا سمگلروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے discretion

پر چھوڑنا چاہتے ہیں کہ جب وہ انکی جیب گرم کر دیں تو وہ اس قانون کے تحت ان کا trial نہ کریں اور جب وہ انکی جیب گرم نہ کریں تو ان کا trial کریں ۔ آخر آپ کا کیا مقصد ہے اگر ایک forceful قانون ہے تو پھر آپ ایک کمزور قانون کیوں لانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ فی الواقعی ۔۔۔ ۔ جناب والا ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is in quorum now.

ملک محمد اختر - محترم سپیکر صاحب میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس دفعہ سے سمگلروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ۔ اور یہ جو سزا تجویز کی گئی ہے یہ کافی نہیں ہے ۔ اب مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ انہوں نے یہ proviso رکھدیا ہے :۔

"Provided that where the contravention is of an order which contains an express provision in this behalf, the Court shall make such direction unless for reasons to be recorded in writing it is of the opinion that the direction should not be made in respect of the whole or, as the case may be, a part of the property."

اب بتائیے جناب انکی مراد یہ ہے کہ اگر قاسم بھٹی کا دو کروڑ روپے کا سونا پکڑا جائے تو یہ discretion لینا چاہتے ہیں کہ ۲۵ لاکھ کا سونا تو ضبط کر لیا جائے لیکن پونے دو کروڑ کا سونا ضبط نہ کیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : Gold is not covered by the Schedule.

ملک محمد اختر - اچھا لوھا پکڑیں، کوئلہ پکڑیں یا کسی موٹر assembling کمپنی کا کوئی ایسا سامان پکڑیں تو اسوقت یہ قانون ہوگا ۔ جناب یہ قانون ہے یا مذاق ہے کہ کسی کا سامان اگر کچھ پکڑا جائے تو یہ کورٹ کو اختیار دیتے ہیں کہ سارا ضبط کرو یا آدھا ضبط کرو ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ تو ویسے بھی کورٹ کو اختیار ہے ۔

ملک محمد اختر - اگر ہے تو ہم سے اس پر کیوں انگوٹھا ثبت کروا رہے ہیں - اسکے بعد انہوں نے ایک اور رعایت دی ہے اسکے proviso کو بھی سیکشن (۲) میں ملاحظہ فرمائیے -

"The owner of any vessel, conveyance or animal carrying any property in respect of which an order under section 3 is contravened shall, if the carrying is part of the transaction involving the contravention and if he knew or had reason to believe that the contravention was being committed, be deemed to have contravened the order, and, in addition to the punishment to which he is liable under sub-section (1) the vessel, conveyance or animal shall, when the order provides for forfeiture of the property in respect of which the order is contravened, be forfeited to Government."

یعنی جناب والا گاڑی بان یا یکہ والے یا اور دوسرے جو باربرداری والے ہیں انکے لئے exemption نہیں ہے لیکن پراپرٹی کے حصول میں exemption ہے کہ جہاں چاہے یہ پراپرٹی لے لیں اور جہاں چاہیں چھوڑ دیں - اسکے بعد ایک اور proviso رکھا گیا ہے اور وہ منیجنگ ڈائرکٹرز کیلئے ہے یعنی کسی فرم کے منیجنگ ڈائرکٹر کو prosecute نہیں کیا جائیگا - مثال کے طور پر میاں معراج الدین صاحب کو prosecute نہیں کیا جائیگا بلکہ انکے ڈرائیور کو کیا جائیگا -

Mr. Deputy Speaker : But it does not say that. Please read section 8.

Minister of Food & Agriculture : He is referring to the Parliamentary Secretary. Does he want to prosecute him?

Malik Muhammad Akhtar : I am drawing his attention.

Mr. Deputy Speaker : Malik Sahib it is just the other way round. Please read the section.

ملک محمد اختر - مجھے کہہ لینے دیجئے :-

"If the person contravening an order made under section 3 is a company or other body corporate, every director, manager, secretary or other officer or agent thereof shall unless he proves that the contravention took place without his knowledge or that he exercised all due diligence to prevent such contravention, be deemed to be guilty of such contravention."

. یعنی جناب اسکے لئے گنجائش چھوڑ دی گئی ہے ۔ unless he proves it

یہاں میاں صاحب اگر کچھ کریں میں یہاں پر میاں معراج الدین صاحب کا ذکر نہیں کر رہا ہوں ۔ لیکن اگر کوئی بڑے میاں کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ڈرائیور کو prosecute کرانا چاہیں تو اپنے ڈرائیور کو وہ پراسیکیوٹ کرا سکتے ہیں اسکے ماتحت اور اپنی گلو خلاصی کرا سکتے ہیں اور اپنے کو وہ بے گناہ ثابت بھی کرا سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ صرف knowledge ہونا چاہئے اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے جو چاہے کسی advance country میں ہو لیکن ساتھ ساتھ وہاں قانون شکنی کم ہی ہوتی ہو وہاں پر تو یہ لازمی ہونا چاہئے ۔ لیکن ہمارے یہاں ایسا نہیں ہونا چاہئیے ۔ کیونکہ اس سے بڑے لوگ گرفتار نہ ہو سکیں گے اور اسکے نتیجے میں black market جاری رہے گی ۔ تو جناب والا ۔ اب مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ دفعہ ۹ میں یہ جو پراویژن کی گئی ہے if any person اسکے ضمن میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے account maintain کریں ۔ اپنی books maintain کریں ۔ ورنہ انکو تین سال کی سزا ہو جائیگی ۔ مگر جناب والا ۔ کسی سے business secret حاصل کرنا کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا ہے اور نہ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : You have already said that.

ملک محمد اختر ۔ میں اسکے متعلق اب کوئی بات نہیں کرونگا ۔ اگر کوئی شخص offence کرتا ہے تو اسکو defence کرنیکا حق بھی حاصل ہے ۔ اسلئے ایسے provision بنانیکے لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست کوئی وجہ جواز نہیں رکھتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس دفعہ دس کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہیں ۔ یہ حضرات باتیں کر رہے ہیں اور میں disturbed feel کر رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : Order please, order.

Malik Muhammad Akhtar :

"10. No Court shall take cognizance o any offence punishable under this Act except on a report in writing of the facts constituting such offence made by a person who is a public servant as defined in section 21 of the Pakistan Penal Code."

جناب والا ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر لا منسٹر کہیں کہ فلاں آدمی نے یہ جرم کیا ہے تو وہ فلاں آدمی یقیناً گردن زدنی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ چاہے وہ public servant کیوں نہ ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ لیکن اگر خواجہ صفدر صاحب رپورٹ کرنا چاہیں تو وہ رپورٹ نہیں کر سکتے ہیں اور اگر میں رپورٹ کرنا چاہوں تو بھی وہ شخص گردن زدنی نہیں ہو سکتا ہے ۔ Minister of Law اسوقت کہاں ہیں ۔ میں انسے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ powers جو ہیں یہ crimes کو بڑھانیکے لیئے دی جا رہی ہیں یا crimes کو کم کرنیکے لئےدی جا رہی ہیں ۔ اگر جناب والا ۔ آپ اسے West Pakistan Protection of Black Market and Sale of Licenced Articles. یہ نام دیں تو میں انکا ساتھ دینے کے لیئے تیار ہوں ۔ لیکن یہ سامنے اس نام کے نہیں آتے ہیں ۔ ورنہ اصل میں اس جرم کے مجرم کو سات سال کی سزا ہونی چاہئیے بجائے تین سال سزا دینے کے ۔ جو کہ دراصل کافی نہیں ۔ ان جرائم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۔ کیا انسداد رشوت ستانی کے لئے جو محکمہ بنایا گیا ہے اسکی رپورٹ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ public servants جن میں سے اکثر اور بیشتر رشوت کے مقدمات میں ملوث نہیں پائے جاتے ہیں ؟ اس لئے مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ یہ ordinary law of the land کافی ہے اور پاکستان کی پینل کوڈ اور کریمینل پروسیجر کوڈ کی جو دفعات ہیں ان میں special ترامیم لا کر ایسے اہم معاملات کے متعلق آپ انکا trial کرا سکتے ہیں تا کہ ان پر action لیا جا سکے چاہے public servant کے خلاف

ھی رپورٹ کیوں نہ ھو ۔ اسکے بعد ایک اور دفعہ ملاحظہ فرمائیے ۔ یعنی مجھے negative اور positive دونوں کو دیکھنا ھے ۔

"11. (1) No order made in exercise of any power conferred by or under this Act shall be called in question in any Court.

(2) Where an order purports to have been made and signed by an authority in exercise of any power conferred by or under this Act a Court shall presume within the meaning of Evidence Act, 1872, that such order was so made by that authority."

اسکے دوسرے حصے پر میں اعتراض نہیں کرتا ھوں لیکن میرے نزدیک پہلاحصہ ضرور قابل اعتراض ھے کہ کوئی بھی افسر جو یہ اس قانون کے تحت مقرر کرتے ھیں اسکا کوئی بھی action اسکے تحت challengeable نہیں ھے آپکا ایک افسر ایک جرم کو کھلی اجازت دے دیتا ھے black marketing کرنیکی اور وہ اس سلسلے میں اور جیسا کہ پہلی دفعہ میں ھے اسکی report نہیں کرتا چنانچہ اس طرح آپنے اسکو cognizable offence سے بچا لیا ۔ اب آپ اس آدمی کے لئے یہ کہتے ھیں کہ اس آدمی نے جو بھی کام کیا ھے وہ کام اور وہ جرم کسی کورٹ کے اندر challenge نہیں ھو سکتا ھے ۔ اسلئے اب آپ خود ھی بتائیں کہ اس offence کو کس کورٹ کے اندر challenge کیا جا سکے ۔ اسلئے مجھے یہ گذارش کرنا ھے کہ یہ قانون درحقیقت غیر موثر ثابت ھو چکا ھے ۔ اس کا نفاذ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۸ء کو ھوا لیکن لا منسٹر صاحب مجھے یہ بتلائیں کہ کس قدر prosecutions اس قانون کے ماتحت ۹ سال میں انہوں نے کئے ھیں ۔ اس لئے کوئی وجہ جواز نہیں معلوم ھوتی ھے اس قانون کو نافذ کرنیکی ۔ اسکے بعد میں کنٹرول کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ کنٹرول سے ملک کے اندر مہنگائی میں اضافہ ضرور ھوا ھے ۔ کنٹرول کی چیزوں کے متعلق آپکا استدلال ھے کہ ھم نے distribution کو regulate کیا ھے ۔ لیکن جس چیز کو آپ control کرینگے وہ دوسرے دن مارکیٹ سے غائب ھو جائیگی اور ساتھ ھی ساتھ

اسکی قیمت کے اندر پچاس فیصد اضافہ بھی ہو جائیگا ۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اس قانون سے مہنگائی میں اضافہ ضرور ہوتا ہے ۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہونگا کہ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ یہ اشیاء جو اس scheduled میں ہیں انکی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور میں پوری ذمہ داری سے اس ایوان کے اندر یہ کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہوں کہ جب سے Industry کا محکمہ صوبہ کو منتقل ہوا ہے ۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں بدعنوانیاں زیادہ بڑھ گئی ہیں ۔ بلکہ جناب سپیکر ۔ پہلے ہم سنتے تھے کہ فلاں کو ۱۰۰/۵۰ ٹن لوہے کی چادر کے پرمٹ دیدئے ہیں ۔ لیکن لے دیکر جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ حقدار صرف سیاستدان ہی رہ گئے ہیں کہ وہ لائیسنس اور پرمٹ حکومت سے حاصل کریں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے قوانین کا نافذ کرنا اور ان کو ایسی relaxation دینا یہ حد سے زیادہ ناقابل عمل ہے اور ناروا بھی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر میں آپ کو یہ عرض کروں کہ جتنے بھی لائیسنس اور پرمٹ اب تک دئیے گئے ہیں وہ حق دار لوگوں کو نہیں دئے گئے بلکہ وہ ایسے لوگوں کو دئے گئے ہیں جو حقدار نہ تھے تو میں ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں گا ۔ کوئلہ اور سٹیل یہ شیڈول کے آئٹم ہیں ۔ حقدار لوگوں کو ان کے لئے بھی لائسنس اور پرمٹ نہیں دئے گئے جو حکومت کے لوگ تھے انہیں کو یہ دئے گئے اور پھر ان سے دوسرے لوگوں نے خریدے اور اس کی سزا کسی اور کو ملی یعنی مجھے اور مجھ جیسے مڈل کلاس لوگوں کو جنکو بازار سے مہنگے داموں اشیاء خریدنی پڑیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں بنیادی طور پر کھلی اور آزاد تجارت کا حامی ہوں ۔ میں کنٹرول اور لائسنس سسٹم کو محض دلالی اور middle-man کا profit تصور کرتا ہوں ۔ ہمارے افسر ایسے قانون بار بار بناتے ہیں اور ان کا اجراء کراتے ہیں کہ وہ رشوت حاصل کرتے رہیں اور پبلک کو تکلیف میں ڈالتے رہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ

ماشاالله کافی تجربه کار هیں اگرچه میں سمجھتا هوں که یه افسران اصول کی بات کم کرتے هیں - او جی ایل پر جو چیزیں لائی گئیں ان کی قیمتیں گریں -

Mr. Deputy Speaker : No repetition. Unless you have anything else to say I will ask you to resume your seat.

Malik Muhammad Akhtar : I am coming to the next point.

میں اب اگلی بات پر آتا هوں اور اس بات کو چھوڑنا چاهتا هوں مجھے اگلی بات جو کہنی هے وہ ملک خدا بخش صاحب سے کہنی هے - اگر وہ توجه فرمائیں تو میں سمجھتا هوں که اس قانون کی ضرورت هی نہیں رهتی - میری مراد یه هے که یه سپلائی اور ڈیمانڈ کو برابر کریں بجائے اس کے که وہ جو معمولی سی scarcity هے کو دور کریں اس کو پرمٹ اور لائسنس سسٹم کے ذریعے سے اور زیادہ بڑھا دیتے هیں - جناب والا - میں ان سے اتفاق کرتا هوں اور اس حد تک اتفاق کرتا هوں که یہاں آبادی بڑھ رهی هے اور چیزوں کی سپلائی زیادہ محدود هو رهی هے لیکن ان کا جو طریق کار هے وہ عذر گناہ بد تر از گناہ هے کیونکه جو علاج یه کرنا چاهتے هیں وہ یه نہیں کر سکتے - اس کے بعد جناب سپیکر مجھے نہایت هی اهم نکته کہنا هے جو که بہت ضروری هے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - کوئی بھی غیر ضروری نہیں تھا - (قہقہه)

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - اگلی بات نہایت هی ضروری هے - میں ملک خدا بخش صاحب کے جو اصول هیں ان کو تسلیم کرتا هوں که یه جو ایکٹ هے یه متبرک کتاب هے - چلئے جو بھی ایکٹ هے یه متبرک کتاب هے - اس سے اگر واقعی فائدے حاصل کرنے کا مقصد هے تو اس میں جناب والا فوڈ سپلائیز کے نسبت کیوں نہیں لکھا گیا -

وزیر زراعت و خوراک - وہ علیحدہ چیز ہے اس کا قانون علیحدہ ہے - مجھے تو ایک فقرہ عرض کرنا ہے

That man has the right to criticise who has the heart to help.

ملک محمد اختر - جناب والا - چلئے فوڈ کا پرابلم تو علیحدہ رہا - میں اپنی بات کو اب نہیں دھراؤں گا - میں سنٹرل گورنمنٹ کے ۵۰-۴۰ آئیٹموں کی نسبت بات کروں گا -

Mr. Deputy Speaker : You are irrelevant.

ملک محمد اختر - جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ کلاتھ کا آئیٹم لے لیجیئے - یعنی چھ سات آئیٹم شیڈول میں ہیں -

Mr. Deputy Speaker : There is none.

ملک محمد اختر - شیڈول میں کپڑا ہے - اس کاٹن کلاتھ کا کیا بنتا ہے - روز روشن میں اور ان کی آنکھوں کے سامنے ٹرکوں میں سمگلنگ کی جاتی ہے اور اس کاٹن کلاتھ کے عوض ریشمی کپڑا لایا جاتا ہے اور کاٹن کلاتھ کھلے بندوں بھیج دیا جاتا ہے افغانستان اور لنڈی کوتل کے راستے - یہ ریشمی کپڑا جناب والا وہاں سے سمگل کر کے منگاتے ہیں - میاں معراج دین میں دیکھتا ہوں کہ ریشمی قمیض پہنے ہوئے ہیں -

Mr. Deputy Speaker : No personal remarks. Please withdraw them.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw them.

وہ جناب والا بڑے اچھے اچھے چشمے لگاتے ہیں X X X X *

Mr. Deputy Speaker : Malik Muhammad Akhtar's remarks are expunged from the proceedings.

ملک محمد اختر - ایک آخری پیرا کہہ لینے دیجیئے - جناب سپیکر - یہ قوانین جو بنائے گئے ہیں یہ چند خاندانوں کو اس بات کا موقعہ دیتے

**Expunged as ordered by the Deputy Speaker.*

ہیں کہ وہ اپنے پاس دولت اکٹھی کر لیں اور ان کی مشینری کو feed کرنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ تقسیم اشیاء پر کنٹرول کیا جا رہا ہے میری گذارش ہے کہ یہ کھلے بندوں تجارت ہونے دیں تا کہ کم قیمت پر اشیاء میسر ہو سکیں ۔

Any how, Sir, thank you.

Mr. Deputy Speaker : Are you thanking me for my patience.

ملک محمد اختر ۔ میں نے ڈیڑھ بجے تک بولنا تھا ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ٦) ۔جناب سپیکر ۔ ملک اختر صاحب کی لمبی اور پرمغز تقریر میں انہیں اس ہنگامی قانون پر اعتراض تھا کہ وہ اختیارات جو حکومت اس قانون کو نافذ کر کے آئندہ ٥ سال کے لئے حاصل کرنا چاہتی ہے وہ حکومت کے پاس پہلے ہی سے موجود ہیں اور انہوں نے واضح الفاظ میں بتایا کہ مرکزی حکومت کے اسلحہ خانے میں اس سے زیادہ موثر اور طاقتور محض ہنگامی قوانین ہی نہیں بلکہ وہ قانون موجود ہے جس کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کہتے ہیں ۔ حکومت کیطرف سے یہ دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کا اس ضمن میں ذکر مناسب نہیں ۔ بر موقع نہیں ۔ کیونکہ وہ تو ایک عارضی قانون ہے ۔

لیکن جناب سپیکر یہ عارضی نہیں عملاً دائمی ہے بلکہ اسے دوسرے تمام قوانین کے مقابلہ میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور اس کی وجہ آپ جانتے ہیں ۔ اس سے بہت سے سیاسی فائدے حاصل ہوتے ہیں اور حکومت دن بدن اس نسخہ کو بہت سی بیماریاں رفع کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ پچھلے کئی سالوں سے حکومت کی یہ مسلمہ پالیسی رہی ہے کہ وہ اشیاء کی قیمتوں پہ کنٹرول نہ کرے ۔ بلکہ ایسی

بہت سی اشیاء تھیں جن کی قیمتوں پر کنٹرول ہوتا تھا مگر اس حکومت نے اسے ختم کر دیا ۔ اور اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ ان اشیاء کی قیمتوں کے کنٹرول کی ضرورت نہیں رہی تھی ۔ بلکہ حکومت نے اس چیز کا بالواسطہ اعتراف کیا کہ حکومت کی جو مشینری ہے اگر اس سے قیمتوں کے کنٹرول کا کام لیا جاتا ہے تو قیمتیں کنٹرول نہیں ہوتیں بلکہ بیشتر اوقات متعلقہ انسران اس سے اپنے ناجائز مفادات پورے کرتے ہیں ۔ اور وہ اشیاء پہلے سے زیادہ مہنگی ملتی ہیں یا اکثر اوقات نایاب ہو جاتی ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب حکومت کی یہ آزمودہ پالیسی ہے ۔ جب حکومت بذات خود یہ اعتراف کرتی ہے کہ وہ اشیاء کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے میں ہمیشہ ناکام رہی ہے تو اب کونسی انقلابی تبدیلی آ گئی ہے جس کی وجہ سے اس قسم کے ہنگامی قانون کو پانچ سال کے لئے مغربی پاکستان کے صوبہ پر ٹھونسا جا رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ حکومت کے پاس بہت سے اختیارات ہونے چاہئیں ۔ اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بلکہ جہاں جہاں دنیا نے ترقی کی ہے وہاں انفرادیت ختم ہو رہی ہے ۔ اب اجتماعیت کا دور دورہ ہے ۔ لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے میں حکومت کو اختیارات دینے کے خلاف نہیں ۔ لیکن وہ حکومت جو بنیادی فرائض ادا نہ کر سکے وہ حکومت جو اپنے حاصل شدہ اختیارات ناجائز استعمال کر رہی ہو ۔ اسے اختیارات دینا میرے نزدیک اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی پکڑانا ہے ۔

ایک آواز ۔ اندھا لاٹھی کے سہارے چلے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ اندھا لاٹھی کے سہارے چلتا نہیں کہ اسے گھماتا ہے اور اس اندھے کی ایک اور تعریف بھی ہے ۔ یہ

جب ریوڑیاں بانٹنا ہے تو اپنوں کو ۔ اس لئے اسے اختیارات دینا خصوصی طور پر کسی چیز کی پیداوار کے متعلق یا اس کی تقسیم کے متعلق ۔ یا قیمتوں کے کنٹرول کے متعلق ۔ میرے نزدیک بد ترین قسم کی عوام دشمنی ہے ۔ دوسرے ممالک جہاں کہ جمہوری حکومتیں ہیں وہاں حکومت نے بہت ہی زیادہ ذمہ داریاں اپنے لئے مخصوص کی ہیں ۔ اور بہت سے اختیارات بھی لئے ہوئے ہیں اور پرائیویٹ لوگوں کے مقابلہ میں وہ ذمہ داریاں انتہائی اچھے طریق سے نبھا رہی ہیں ۔ لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ جب کبھی پرائیویٹ صنعتکاروں سے ذمہ داریاں لے کر حکومت کو سونپی گئی ہیں تو ہمارا تجربہ کبھی خوشگوار نہیں ہوا ۔ میں ان اختیارات کو دینے کے خلاف نہیں ہوں لیکن میں افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ یہ اختیارات ان لوگوں کو دیئے جاتے ہیں جن کے ہاتھ صاف نہیں ہیں اس لئے مجھے ان اختیارات کو دینے پر شدید اعتراض ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جیسا کہ اس ہنگامی قانون کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے حکومت کسی بھی چیز کو ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ ضروری قرار دے سکتی ہے ۔ اور پہلے بھی اس میں شیڈول ہے ۔ اس میں یہ شامل ہیں ۔

. . . . mechanically propelled vehicles including those in completely knocked down condition.

آپ کو علم ہے کہ ہماری حکومت اس قانون کے تحت دیئے گئے اختیارات کے تحت گاڑیوں ، ٹرکوں یا کاروں کی قیمتوں کو بھی کنٹرول کر سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ چونکہ آج کل ہماری حکومت زرعی پیداوار کو بڑھانے پر زیادہ زور دے رہی ہے ۔ اس لئے اگر یہ

حکومت مناسب سمجھے تو ٹریکٹروں کو بھی اس میں شامل کر سکتی ہے ۔ جناب وزیر زراعت یہاں موجود نہیں ہیں ۔ ان کے نوٹس میں بہت سی مثالیں لائی گئی ہیں کہ اس وقت مغربی پاکستان میں آپ کاریں تو با آسانی حاصل کر سکتے ہیں لیکن آپ ٹریکٹر مقرر کردہ نرخوں پر حاصل نہ کر پائیں گے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ حکومت نے زرعی ترقی کے لئے ٹریکٹروں کا نسخہ ایجاد کیا ہے اور عام لوگوں کو اس سے استفادہ کی تبلیغ و تلقین بھی کی جا رہی ہے ۔ اس ایوان میں جناب قائد ایوان بذات خود اعتراف کر چکے ہیں کہ ٹریکٹروں کی تقسیم کا کام انتہائی ناقص ہے ۔ وہ اس کی اہمیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں اور اس کے ناقص ہونے کا بھی اعتراف کرتے ہیں محض ایوان سے باہر ہی نہیں بلکہ ایوان کے اندر بھی ۔ لیکن اگر ان کی قیمتوں کو کنٹرول کرنا یا ان کی تقسیم پر پابندی لگانا یا ان کی منصفانہ تقسیم کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ۔ تو میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اس قسم کے قوانین کو آئندہ پانچ سال کے لئے ہم پر ٹھونسنے کے لئے حکومت کے پاس کیا جواز ہے ۔ جناب سپیکر ۔ افسوس یہ ہے کہ یا تو حکومت کا حافظہ بالکل کمزور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Kazi Muhammad Azam : Mr. Speaker Sir, there is a Radio on somewhere.

Mr. Deputy Speaker : In the lobby please control yourself. Some Radio is being played loudly.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یا تو حکومت کا حافظہ کمزور ہے یا وہ اپنے دماغ کو اس قسم کا قانون جاری کرنے سے پہلے پورے طور پر استعمال نہیں کرتی ۔ اس وقت جو شیڈول آپکے سامنے ہے اس پر نمبر ۱ نیوز پرنٹ ہے ۔ آپ بذات خود جانتے ہیں کہ جہاں تک اخباری کاغذی پیداوار اور اس کی تقسیم کا

تعلق ہے اس کا بیشتر حصہ وہ ادارہ پیدا کرتا ہے جو نیم سرکاری ادارہ ہے لیکن آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ مشرقی پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن پاکستان میں بیشتر اخباری کاغذ بناتی ہے اور مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں تقسیم کرتی ہے ۔ اس اخباری کاغذ کی گرانی میں اخباری صنعت کو یا اخباروں کو اتنا نقصان پہنچا ہے جتنا نقصان میرے خیال میں پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس نے پہنچایا ہے ۔ آج حالت یہ ہے اور میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حکومت کس منہ سے عام کاروباری لوگوں پر پابندیاں لگائے گی اور ان سے کیسے توقع رکھتی ہے کہ وہ ان پابندیوں کے لگائے جانے کے بعد احکامات کے مطابق عمل کریں گے ۔ حکومت کے اپنے اداروں کی یہ حالت ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے باوجود قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا ہے بلکہ اس کی قیمتیں غیر ملکی کاغذ جو درآمد کیا جاتا ہے کے مقابلہ میں دگنی ہیں ۔ نصیحت کرنے کا حق تو ان لوگوں کو ہوتا ہے جن کا اپنا کردار اچھا ہو ۔ حکومت کے اپنے ادارے جو اس صنعت کو چلا رہے ہیں لوگوں کو بر سر عام اور کھلے بندوں لوٹتے ہیں ۔ اخباری صنعت ، اخباروں کے ایڈیٹر ، اخبار پڑھنے والے بلکہ تمام مغربی پاکستان کی آبادی جو اخبار پڑھتی ہے اس سے متاثر ہوتی ہے ۔ اخبار لوگوں تک ملکی حالات پہنچانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں ۔ میں یہ مانتا ہوں کہ آپ نے اخبارات کو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے مگر اسکے باوجود ان میں تھوڑی بہت جان موجود ہے لیکن نیوز پرنٹ کی گرانی ان کو بری طرح تباہ کر رہی ہے ۔ آپ تمام اختیارات پچھلے دس سال سے سنبھالے ہوئے ہیں اور آپ کو یہ موقع نصیب نہیں ہوا آپ کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ آپ ان اختیارات کو صحیح استعمال کریں ۔ جب آپکی یہ حالت ہے تو یہ

عجیب جرأت ہے کہ جب آپ اس ایوان میں آتے ہیں تو ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پانچ سال کے لئے ہمیں مزید اختیارات دیئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ ملک محمد اختر صاحب نے وولن ، کاٹن ، ریان ٹیکسٹائل کا بھی ضمناً ذکر کیا تھا میرے نزدیک ایک قانون نہیں بلکہ اس سے زیادہ سنگین سو قوانین بنا دیجئے لیکن حکومت جب تک اپنی پالیسی کے بنیادی اصولوں کو نہیں بدلتی ان قوانین کی اہمیت اس کاغذ کے برابر بھی نہیں یا اس کی قیمت اس کاغذ کے برابر نہیں ہے جس پر یہ قانون لکھا ہوا ہے ۔ میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ حکومت ایک بہت بڑا ادارہ ہوتی ہے حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سارے ملک اور قوم کی فلاح و بہبود کا خیال رکھے ۔ برے عناصر کی حوصلہ شکنی کرے اور اچھے آدمیوں کی حوصلہ افزائی کرے ۔ اگر حکومت کا اپنا کردار اس حد تک داغدار ہو تو یہ کاٹن ، وولن یا ریان ٹیکسٹائل پر کیسے کنٹرول کر سکتی ہے ۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ حکومت بذات خود ان چیزوں کو تیار کرنے والی جو صنعتیں یا کارخانے ہیں ان کو لائسنس محض رشوت کے طور پر دیتی ہے بلکہ ہم نے اس ملک میں یہ دیکھا ہے کہ ہماری حکومت نے متعدد بار محض غداروں کو ٹیکسٹائل ملوں کے لائسنس دیئے ہیں ۔ اور وہ اسی ملک میں کھلے بندوں فروخت ہوتے رہے ہیں ۔ کیا آپ مجھ کو بتا سکتے ہیں کہ وہ روپیہ جو آپ کے ان پیاروں کو ناجائز ذرائع سے حاصل ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ آپ بھی ہمارے پیارے ہیں ۔

مسٹر حمزہ - میں غدار نہیں - میں لائسنس لیکر فروخت کرنے والا نہیں - جن پیاروں کی طرف میرا اشارہ ہے جناب محمد یاسین خان وٹو صاحب ان کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں - مجھے افسوس ہے کہ اگر ان کی نشان دھی کی جائے تو بجائے اس کے کہ یہ شرمندگی محسوس کریں یہ کھل کھلا کر ہنستے ہیں اور اس کی تردید کرتے ہیں - ایسی بیسیوں مثالیں میں دے سکتا ہوں - (قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : No interruptions.

Minister for Basic Democracies : Interruptions are always there. Even in the House of Commons there are interruptions.

مسٹر حمزہ - میں خوش آمدید کہتا ہوں - - - -

جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ ایک سیاست دان ایسا لائسنس لے لیتا ہے جس کا اس کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور اس لائسنس کو اسی طرح فروخت کر دیتا ہے - اگر صنعت کار وہ روپیہ اپنی جیب سے بھی ادا کرتا ہے تو وہ روپیہ وقتی طور پر اپنی جیب سے ادا کرتا ہے - لیکن وہ اس سے کئی گنا روپیہ صارفین سے حاصل کرتا ہے - اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ اس قسم کے قانون بنا کر محض اپنا ہی مذاق نہیں اڑاتے بلکہ حکومت کا بھی مذاق اڑاتے ہیں اور اس قانون کا بھی مذاق اڑاتے ہیں -

جناب سپیکر - اسی طرح mechanically propelled vehicles کا ذکر ہے - آپ ان کی قیمتوں پر کنٹرول کر کے مسافروں کے حقوق کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں - کیا آپ آج تک بذات خود مسافروں کی سہولتوں کا خیال رکھتے رہے ہیں - مگر معاملہ اسکے بالکل بر عکس ہے - آپ یقین کیجئے کہ آپ تبلیغ کرتے رہیں ، آپ شور مچاتے رہیں ، آپ پریس کانفرنسیں

کرتے رھیں ، آپ پریس ٹرسٹ میں اپنے بیان شائع کرواتے رھیں ، آپ مخالفین کی زبانیں کاٹتے رھیں ، آپ حزب مخالف کو پابہ زنجیر کرتے رھیں ، لیکن آپ کی کہی ھوئی بات پر کوئی کاروباری آدمی عمل نہیں کر سکے گا ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر بلدیات ۔ آپ کی زبان بھی آزاد ھے اور آپ کے پاؤں بھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیونکہ آپ نے اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیا ھے کہ آپ موٹر گاڑیوں کے چلانے کے جو لائسنس دیتے ھیں وہ آپ ھمیشہ سیاسی رشوت کے طور پر دیتے ھیں کیونکہ جن لوگوں کو آپ یہ لائسنس دیتے ھیں ان کا اس کاروبار کے ساتھ کوئی تعلق ھی نہیں ھوتا ۔ تو پھر آج آپ کیوں کاروبار کرنے والوں سے یہ توقع کرتے ھیں کہ وہ صارفین کے حقوق کی حفاظت کریں گے ۔ آپ عوام کے حقوق کی حفاظت کا ڈھنڈورا پیٹتے ھیں لیکن مسئلہ صرف صارفین کے حقوق کے تحفظ کا نہیں ھے بلکہ آپ اس ملک کے باشندوں کی جانوں سے بالکل بے نیاز ھیں ۔ آپ نے قانون کے محض پرخچے نہیں اڑائے بلکہ آپ نے جب کبھی بھی یہ روٹ پرمٹ دیئے ، آپ نے کبھی بھی یہ خیال نہیں رکھا کہ اس سے لاریوں کے مالکان میں کتنی competition پیدا ھوگی اور آپ بخوبی جانتے ھیں کہ سڑکوں پر جو قتل عام ھوتا ھے اور لوگ آئے دن حادثات کا شکار ھوتے ھیں ، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ھے کہ آپ اپنے پیاروں کو سیاسی رشوت کے طور پر روٹ پرمٹ دیتے ھیں اور انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ دیتے ھیں حالانکہ ایوان کے اندر اور ایوان سے باھر بھی آپ کے اس فعل پر نکتہ چینی ھوتی ھے اور آپ کو یہ بھی خیال نہیں ھوتا کہ آپ اٹھتے بیٹھتے سابق سیاستدانوں کو اسی وجہ سے گالیاں دیتے رھتے ھیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - حمزہ صاحب - آپ irrelevant ہیں -

مسٹر حمزہ - میں معذرت خواہ ہوں - لیکن میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ سابق سیاستدان جن کو موقع بے موقع اور اٹھتے بیٹھتے آپ گالیاں دیتے رہتے ہیں ، وہ بھی یہ کام کرتے رہتے تھے لیکن یقین کیجئے کہ آج ہم نے دیکھ لیا کہ وہ بدنام سیاستدان بھی ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ان کے شاگرد تو استادوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہماری حکومت نے ان بدنام سیاستدانوں کو بھی اپنے گلے سے لگا لیا ہے -

جناب سپیکر - وہ حکومت جو اپنے ہر عمل سے ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ وہ کسی اصول اور اخلاق کی پابند نہیں ہے تو وہ دوسروں سے ان اصولوں اور اخلاق کی پابندی کی توقع کر سکتی ہے - جناب سپیکر - آپ کو یہ علم ہے کہ ڈیزل آئل ہماری ملکی معیشت میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے اور جب ہماری حکومت اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر غذائی پیداوار میں اضافہ کرنے کا اعلان کر چکی ہے - غذائی پیداوار ہماری ملکی سالمیت کے لئے ، ہماری بقاء کے لئے اور ہماری آزادی کے لئے انتہائی ضروری ہے اور جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ ڈیزل آئل ہماری غذائی پیداوار میں بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے لیکن آپکو معلوم ہے کہ اس کی قیمتیں پچھلے کئی سال سے بیحد بڑھ چکی ہیں اور نہ صرف یہ کہ اس کی قیمت میں بھی اضافہ ہوا ہے بلکہ میرے جن احباب اور بعض ساتھیوں اور معزز اراکین نے ٹیوب ویل نصب کر رکھے ہیں انکو اس بات کا علم ہے کہ اس ڈیزل آئل کی کوالٹی بھی کتنی گر چکی ہے - آپ کو معلوم ہوگا کہ اس تیل کی سپلائی

وغیرہ کون کنٹرول کرتا ہے ۔ میری مراد نیشنل آئل کمپنی سے ہے جس میں حکومت حصہ دار ہے اور جس میں حکومت کی اجارہ داری ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر حمزہ ۔ آپ irrelevant باتیں کر رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ چونکہ یہ آپ کا ارشاد ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ درست فرماتے ہیں لیکن میرے نقطہ نظر سے میں متعلقہ باتیں کر رہا ہوں ۔ کیونکہ آپ کو علم ہے کہ اس قانون کے تحت ہر وہ چیز جسکے متعلق حکومت آئندہ بھی یہ سمجھے کہ اس کی پیداوار اور تقسیم اور اسکی باربرداری وغیرہ پر کنٹرول کرنا چاہیئے ۔ تو وہ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کنٹرول ان چیزوں کو ہی کریگی جو کہ شیڈول میں دی گئی ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جی نہیں ۔ اس کے علاوہ دوسری اشیاء پر بھی کنٹرول کر سکتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جب سے یہ ہنگامی قانون نافذ ہے ، حکومت کو یہ اختیار حاصل رہا ہے کہ ہر اس اہم چیز کو وہ کنٹرول کرے کہ جسکے متعلق حکومت کنٹرول کرنا مناسب سمجھے ۔ اس کے مختلف طریقے بتلائے ہوئے ہیں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ حکومت کو یہ اختیار حاصل رہا ہے لیکن اس کا استعمال نہیں ہوتا رہا ۔ لہذا میرے نزدیک حکومت کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور میں اس کی مثال دے رہا ہوں کہ جسکا تعلق ایک دو یا چار آدمیوں سے نہیں بلکہ اس کا تعلق مغربی پاکستان کی تمام آبادی سے ہے اور جس کی صدائے

بازگشت اس ایوان میں بھی سنائی دیتی رہی ہے - نیشنل آئل کمپنی میں ہماری حکومت کے اپنے حصے ہیں - اگر ہماری حکومت اسی طرح بڑے بڑے سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کی صنعتوں میں یا ایسے بڑے کاروباری اداروں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کرتی رہی - - - - - -

مسٹر عبد القیوم—پوائنٹ آف آرڈر - جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے اس کمپنی میں حکومت کا کوئی حصہ نہیں ہے اور یہ ایک پرائیویٹ لمٹیڈ کمپنی ہے اور private sponsored ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

مسٹر حمزہ - بہر حال میری معلومات یہی ہیں - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نظر ثانی شدہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم چالیس ہزار ٹیوب ویل پرائیویٹ سیکٹر میں لگائے جائینگے - اس کے علاوہ تقریباً سات ہزار ٹیوب ویل حکومت خود بھی نصب کرے گی - آپ بذات خود بھی جانتے ہیں کہ اس وقت بھی ہمارے ہاں برقی رو کی بہمرسانی کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہے اور آئندہ دو تین سال میں بھی ہمارے پاس بجلی اتنی مقدار میں نہیں ہو گی کہ جس سے ہم تقریباً پچاس ہزار ٹیوب ویل چلا سکیں - تو اگر ہم نے نظر ثانی شدہ پنجسالہ منصوبے کے تحت تقریباً پچاس ہزار ٹیوب ویل لگانے بھی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم اس پچاس ہزار کی تعداد کا بیشتر حصہ ڈیزل آئل سے ہی چلائینگے -

جناب سپیکر - مجھے ذاتی طور پر اس بات کا بھی علم ہے کہ نیشنل آئل کمپنی والے جب اپنے ایجنٹوں کو تیل مہیا کرتے ہیں تو ان پر

یہ پابندی عائد کی جاتی ہے کہ وہ جس مقدار میں ڈیزل آئل خریدیں اتنی ہی مقدار میں مٹی کا تیل بھی خریدیں اور یہ کوئی سنی سنائی بات نہیں ہے بلکہ میں نے خود ان سے اس بارے میں بات چیت کی ہے کہ ڈیزل آئل میں مٹی کے تیل کی ملاوٹ کیوں کی جاتی ہے ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان پر یہ پابندی کمپنی والوں کی طرف سے عائد ہے کہ وہ جتنا ڈیزل آئل خریدیں اسی مقدار میں مٹی کا تیل بھی خریدیں اور جن احباب کے ٹیوب ویل ڈیزل آئل سے چلتے ہیں ان کو بھی اس بات کا علم ہو گا کہ ان کے ٹیوب ویلوں کے ایجنٹوں کے atomizers اکثر اوقات خراب ہو جاتے ہیں اور انہیں اوسطاً جسقدر کام کرنا چاہئے وہ نہیں کرپاتے ۔ مغربی پاکستان میں دو سال سے شور مچایا جا رہا ہے کہ ہمیں تیل مہنگے داموں مل رہا ہے اور جو مل رہا ہے اس کی کوالٹی بھی معیاری نہیں ہے بلکہ وہ تیل ہی ناقص ہوتا ہے جس کی وجہ سے مشینری کو نقصان پہنچتا ہے ۔ اس سلسلے میں میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اس سے محض ٹیوب ویل چلانے والوں کا ہی نقصان نہیں ہوتا بلکہ مغربی پاکستان کی تمام آبادی کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ میں تو اس سے بھی بڑھ کر یہ کہوں گا کہ یہ ناقص تیل ہماری غذائی پیداوار بڑھانے کے راستے میں بری طرح حائل ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہماری حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی اور ایسے قوانین لانے پر اصرار کر رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں کہ آخر ان اختیارات کے ہوتے ہوئے یہ صورت حال کیوں نمودار ہو رہی ہے ۔ اس کا جواب بالکل سیدھا سادہ اور صاف ہے کہ ہم میں سے ایک فیصد لوگ بھی ایسے نہیں ہیں جو واقعات کو نہ جانتے ہوں ۔ لیکن ہمارے ملک

کی بد قسمتی ہے اور قوم کی بدقسمتی ہے کہ سب کچھ جانتے ہوئے وہ زبان پر نہیں لا سکتے پچھلے کئی سالوں سے یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں ملک کی عنان حکومت ہے وہ لوگ اس قسم کے قوانین لا کر کاروباری لوگوں کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں مگر وہ خود ان لوگوں سے زیادہ کاروباری بن گئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جب آپ اس قسم کا ہنگامی قانون اس ایوان میں پیش کرتے ہیں تو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ mechanically propelled vehicles کی قیمتوں کو آپ کنٹرول کر رہے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کی مجال نہیں ، آپ کی طاقت نہیں ، آپ کی جرأت نہیں کہ آپ ایسا کریں ۔ آپ صرف کاغذ پر لکھ سکتے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کے assembling plants کس کے پاس ہیں ۔ جن کے پاس ہیں وہ حکمران ہیں ۔ کیا آپ ان پر کنٹرول کر سکتے ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ نہیں کر سکتے ۔یہ آپ جیسے نامزد وزیروں کے بس کی بات نہیں ۔ ہمیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم یہاں کے رہنے والے ہیں ۔ ہم ملک کے حکمران ہیں اور تجارت بھی کر سکتے ہیں ۔ آپ کر سکتے ہیں لیکن اس سے قوم کا کردار بگڑ جائے گا ۔ آپ یقین رکھیں کہ دنیا میں آج تک کسی نے کسی کاروباری آدمی کو حکومت کا سربراہ نہیں دیکھا ۔ اور اگر کبھی کوئی ایسا شخص حکومت کا سربراہ بنا ہے تو اس نے کاروبار کو ختم کر دیا ہے ۔ جو لوگ حکمران بننا چاہتے ہیں اور کاروبار میں رہنا چاہتے ہیں وہ بدنام ہو جاتے ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اب حکمران بھی کاروباری بننا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج وہ اس قسم کا قانون لاتے ہیں ۔ ان حالات میں آپ mechanically propelled vehicles پر کس طرح کنٹرول کر سکتے ہیں ۔ کیا اس سے پہلے کبھی کنٹرول ہوا

جو آپ آج کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ پانچ سال تو کیا ایک سو سال تک اس قسم کے قوانین نافذ کر دیں پھر بھی آپ کنٹرول نہیں کر سکتے ۔ جب تک حکمران کاروباری ہیں جن کو یہودیوں کی طرح دولت زیادہ پیاری ہے اس وقت تک آپ کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ آپ صرف زبان سے کہتے ہیں اس لئے اس کو ذرہ بھر اہمیت حاصل نہیں ہو گی ۔ ملک کی اس وقت جو حالت ہے میں نے آج ایک سوال کے ذریعہ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ اس حکومت پر کون قابض ہے اور کس طرح چھوٹے چھوٹے کاشت کاروں کی زمین کوڑیوں کے بھاؤ بڑے بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں کے حوالے کر دی ہے ۔ اب جو صنعت کار بننا چاہتے ہیں وہ غریبوں پر کنٹرول کرنا چاہتے ہیں ۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم زمین کی اتنی ہی قیمت ادا کریں گے ۔ ہمارے پاس اختیار ہے اور ہم زبردستی حاصل کر سکتے ہیں ۔ وہ کاشت کار بیچارے ہاتھ باندھ کر التجا کرتے ہیں کہ ہمیں متبادل زمین دی جائے ۔ لیکن حکومت وہ زمین کارخانہ داروں اور صنعت کاروں کو دے دیتی ہے اور جو لوگ ہل چلاتے ہیں پانچ چھ ایکڑ کے مالک ہیں ان کو محروم کر دیتی ہے ۔ جو لوگ حکومت کو چلاتے ہیں وہ ڈھٹائی کے ساتھ اپنی خود غرضانہ پالیسی پر کاربند ہیں ۔ ایسے خود غرض لوگ دولت کے پجاری ہیں ۔ اگر وہ ایسا قانون لانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے ۔ ۸ سال پہلے تو ہم سوچ سکتے تھے اعتبار کر سکتے تھے لیکن اب نہیں ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب ایک مسلمان کسی سوراخ سے ڈسا جاتا ہے اگر وہ پھر اس میں انگلی ڈالتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی کمزوری ہے ۔ ہم نے پچھلے آٹھ نو سال سے متواتر دیکھا ہے کہ جب کبھی کاروباری لوگوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش

کی گئی ہے یہ ان کو کنٹرول نہیں کر سکے ۔ میں کہتا ہوں جو اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کرسکتے تو دوسروں کو کس طرح کنٹرول کریں گے ۔ اب جب یہ قانون آئے گا تو بڑا پراپیگنڈہ ہوگا ۔ ریڈیو اور ٹیلی‌ویژن پر پراپیگنڈہ ہوگا لیکن یقین کیجئے کہ اس طرح آپ یوم حساب کو زیادہ دیر تک نہیں ٹال سکتے ۔ ہمارے حالات بگڑ چکے ہیں ۔ غیر ملکی سامان ہماری سرحدوں سے کھلم کھلا داخل ہوتا ہے ۔ دوسری طرف آپ پریس کانفرنسوں میں حکومت کی تعریفیں کرتے ہیں ۔ پریس میں فوٹو آتے ہیں ۔ بڑی بڑی سرخیوں میں اعلانات ہوتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ۔ ان حالات میں آپ بتائیں کہ آپ نرخوں پر کس طرح کنٹرول کر سکیں گے ۔

اس ملک میں جو لوگ سمگلنگ کا کاروبار کرتے ہیں وہ اٹھتے بیٹھتے مہینوں میں نہیں بلکہ دنوں میں ہی کروڑ پتی بن جاتے ہیں ۔ ان حالات میں یہ قانون کیا اثر رکھ سکتا ہے ۔ یہاں تو قانون بکتا ہے ۔ جس کے پاس دولت ہے اس پر قانون اثر نہیں کر سکتا ۔ وہ سپاہی جو سمگلنگ کو روکتا ہے اس کے سامنے جب حکمران دولت کا پجاری کروڑ پتی بن جاتا ہے دولت کی وجہ سے جس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں تو سو روپیہ ماہوار پانے والا سپاہی کیسے صبر کر سکتا اور بچ سکتا ہے ۔ اگر آپ کی اتنی زیادہ ضروریات ہیں تو اس سپاہی کی بھی کچھ ضروریات ہیں ۔ اس طرح ایسے تمام قوانین بے اثر ہو جاتے ہیں اور قوم کا کردار بگڑ جاتا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم کے اس کردار کی گرتی ہوئی حالت کو آپ قطعاً سنبھالا نہیں دے سکتے ۔ یہ آپ کی غلط فہمی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس ہنگامی قانون کی دفعہ ۷ کو دیکھیں اس میں یہ لکھا ہے ۔

"Any person who attempts to contravene or abets the contravention of any order made under Section 3 shall be deemed to have contravened that order."

دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کے لئے دفعہ ۶ میں یہ بتایا گیا ہے ۔

"If any person contravenes any order made under Section 3, he shall be punished with imprisonment for a term which may extend to three years or with a fine or with both and, if the order so provides, any Court trying such contravention may direct that any property in respect of which the Court is satisfied that the order has been contravened shall be forfeited to Government."

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir it is 1-30 p.m. now.

Mr. Deputy Speaker: I can see the clock.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ہنگامی قانون اس وقت لاگو ہے اس کی دفعہ ۷ ملاحظہ ہو اور اس قانون کے تحت یہ بتایا گیا ہے کہ وہ شخص جو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کی اعانت کرے گا اس کو بھی سزا دی جائے گی اور محض اس کو جیل یاترا کے لئے نہیں بھیجا جائے گا بلکہ اس کی جائداد بھی ضبط کر لی جائے گی ۔ میرے نزدیک اگر یہ قانون واقعی قانون ہے اور اگر یہ قانون واقعی قانون ہوتا اور حکومت اس پر عمل درآمد کرواتی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again tomorrow morning at 8-30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.30 a.m. on Thursday, the 28th September, 1967.

APPENDIX I

(*Ref* : **Starred Question No. 8157**)

Statement showing the position regarding Land Revenue, System of Assessment, rates of Cesses and other Taxes payable by Landowners alongwith the Land Revenue in each

District of West Pakistan

(*a*) (*i*) *Land Revenue* :

Land Revenue is levied at Settlement. In the Northern Zone the assessment is based on soil basis while in the former Sind Region and Khairpur State, the assessment is levied on crops basis. The assessment in the former Zone varies from district to district, tehsil to tehsil and assessment circle to assessment circle according to the classification of the soil, *viz.*, Nehri, Chahi, Sailab, Jhallar, Barani etc. In the Sind Region, on the other hand, the assessment varies from crop to crop and according to the nature of irrigation. In view of time and labour involved, rates per acre have not been given.

(*a*) (*ii*) *Basis of assessment*:

Punjab System :

The relevant law is contained in the Punjab Land Revenue Act, 1887. The basic principles of assessment are that :

(*i*) All land is liable to payment of land revenue to the Government which shall be assessed in cash.

(*ii*) Land Revenue is based on an estimate of the average money-value of the net assets of the estate or group of estates.

(*iii*) Net assets of an estate or group of estates mean the estimated average annual surplus produce of such estate or group of estates remaining after reduction of the ordinary expenses of cultivation as ascertained or estimated.

(*iv*) The accurate calculation of these estimates depends on the following four factors :—

(*a*) The average acreage of each crop on each class of land for which it is proposed to frame separate assessment rates ;

(*b*) The average yield per acre of each crop so grown for which rent is taken by division of produce ;

(*c*) The average price obtainable by agriculturists for each of such crop, and

(*d*) the actual share of the gross produce received by landowners in the case of crops which are divided.

(*v*) The unit of assessment is the assessment circle, which means a group of estates which are sufficiently homogenous to admit a common set of rates.

(*vi*) The assessment of land revenue has not, in case of any assessment circle, to exceed one-fourth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle. It is, however, subject to the condition that the average rate of assessment on the cultivated area of the land revenue imposed in any assessment circle should not exceed the rate of assessment of the land revenue imposed at the last previous assessment by more than 25% and further condition that the rate of the assessment of the assessment imposed on any estate shall not exceed the rate of assessment of the last previous assessment on that estate by more than 66%.

Sind System :

All land, whether used for agricultural or other purposes, and wherever situated, is liable to the payment of land revenue to the State, except such as may be wholly exempted under the provisions of any special contract or any law for the time being in force. The land revenue is fixed after following a procedure laid down by law, which is usually termed as "Settlement." This settlement is called as irrigational settlement, the main features of which are the following :—

(*i*) Land pays assessment only when cultivated subject to the Fallow Rules.

(*ii*) The rate of assessment generally depends on the mode of irrigation in each season, but in respect of cotton, wheat and paddy, it is worked out on the Sliding Scale System.

(*iii*) Rebates are allowed in certain cases on account of clearance of water courses, and

(*iv*) Remission of land revenue is allowed in cases of total or partial failure of crops.

According to the present settlement, the basis of calculation of rates of assessment is that about 33 1/3 per cent of the net income of a zamindar

is taken as land revenue though, according to the long established practice Government would be entitled to 40% of the net proceeds. The net proceeds of a zamindar are calculated by deducting the expenses of cultivation incurred by the zamindar from the value of his share of the produce which he gets according to law.

With effect from Kharif, 1969, the land revenue was assessed separately and it consumed upto 16⅔ per cent of the net assets of the zamindar. The land revenue rates in the former Sind area have been further reduced by 25% with effect from Kharif, 1961. As a result only 12% of the net assets were appropriated.

(*b*) (*i*) *Names and Rates of Cesses and Other Taxes.*

Local Rate	Basic Democracy Department.	It is levied as a multiple of land revenue in different areas of the Province as under :—	
		Peshawar and D.I. Khan Divisions.	10% of the land revenue.
		Rawalpindi, Sargodha and Lahore Divisions and Montgomery and Multan Districts.	50% of the land revenue.
		Muzaffargarh and D.G. Khan districts.	37 1/2% of the land revenue.
		Bahawalpur Division	25% of the land revenue.
		Hyderabad and Khairpur Divisions.	31 1/4% of the land revenue.
Development Fund Cess.	Finance Department.	It is levied by the Finance Department under Finance Act. This Cess is also levied as a multiple of land revenue in the following areas of the Province.	
		Development Fund Cess levied in all areas except Karachi, Hyderabad, Khairpur and Kalat Divisions.	35% of the land revenue.

Mosque Cess.	Revenue Department.	It is levied at 3% of land revenue throughout the Province.
Collection charges.	Revenue Department.	It is levied at 5% of the land revenue and is paid to the Lambardars for collection of land revenue. It is not being charged in the former Sind Region.
Water Rate	Irrigation and Power Department.	Abiana is a service charge and depends upon the quantity of water required for any particular crop. The disparity in water rates from crop to crop on the same canal is due to this reason. As for disparity in water rates for the same crop on different canals, the following factors form the basis for the same :— (*i*) Abiana depends upon the cost of the Project. (*ii*) Capacity of cultivators to pay. (*iii*) In fixing the abiana rate the department is also guided by the consideration encouraging and discouraging growing of particular crop ; (*iv*) The rates prevailing in the contiguous area/canals are also taken into consideration. (*v*) The nature of supply. (*vi*) So far as possible, the same rate of abiana is charged for same crop on canals with identical conditions with a view to rationalization and unification of rates.

The rates of Water Rate in the Northern Zone and Southern Zone are as under:—

Crops	Northern Zone	Southern Zone
	Rs.	Rs.
Sugarcane (Except on Kharif Channels).	15.20 to 24.45	14.80 to 24.40
Sugarcane on Kharif Channels.	15.20 to 22.40	17.20

Crops		Northern Zone	Southern Zone
		Rs.	Rs.
Gardens, Orchards and Vegetables except Turnips.	...	12.00 to 15.27	8.40 to 12.40
Tobacco	...	8.80 to 12.22	8.40 to 12.40
Rice, Waternuts and lotus products.	...	8.00 to 12.22	3.60 to 12.40
Cotton	...	5.60 to 12.00	5.20 to 12.40
Poppy, Drugs, Dyes, Spices, Chillies, Melons and Fibres other than cotton.	...	8.80 to 10.40	8.40 to 10.00
Oilseeds (except Rabi Oilseed on Kharif Channels).	...	6.40 to 8.86	6.40 to 8.40
Forest plantation	...	8.00 to 8.25	8.40
Paddok Area	...	8.00 to 8.25	8.40
Wheat, Barley and Oats (except on Kharif Channels).	...	5.60 to 7.34	3.60 to 7.60
Maize	...	4.80 to 6.40	4.40 to 6.00
Unspecified crops	...	5.60 to 6.73	4.80 to 6.80
Gardens, Orchards and Vegetables on Kharif Channels during Rabi.	...	5.60	5.20
Jawar, Chins and Grass, which has received two or more waterings and all fodder crops including Turnips.	...	4.27 to 4.80	4.40
Bajra, Gram, Masur and pulses.	...	5.53 to 5.60	4.80 to 5.20
All Rabi crops on Kharif Channels (including fodder but excluding gardens, orchards and vegetable).	...	4.00	2.00
Watering for plough out followed by a crop in the same succeeding harvest.	...	1.53 to 2.40	1.60

Crops		Northern Zone	Southern Zone
		Rs.	Rs.
Village and District Board plantation-Huris			
(*i*) Any number of waterings in Kharif.	...	2.40 to 3.06	2.80 to 3.20
(*ii*) One Watering in Rabi	...	1.53 to 1.60	1.60
(*iii*) Two or more waterings in Rabi.	...	2.40 to 3.06	3.20
Grass—A Single Watering in Kharif or Rabi.	...	1.53 to 1.60	1.60
When supply from an escape is intermittent and water is used for ploughing followed by a crop and in the same harvest but not followed by any subsequent watering.	...	1.53 to 1.60	1.60
Additional Waterings for all Rabi crops on Kharif Channels (including gardens, Orchards, Vegetables in fodder):			
(*a*) Single watering	...	0.61 to 0.80	0.40
(*b*) Two or more waterings.	...	1.60 to 1.83	1.60

7. Agricultural Income Tax. { Revenue Department } It is levied at the following rates in former Punjab/NWFP/Bahawalpur State/Sind :—

Punjab Agricultural Income Tax Rates :

Slab of total land revenue	Amount of Tax in respect of each slab.
Upto Rs. 250/-	Nil
More than Rs. 250/- but not more than Rs. 500/-	One fourth of the land revenue.
More than Rs. 500/- but not more than Rs. 750/-.	One half of the land revenue.
More than Rs. 750/- but not more than Rs. 1,000/-.	Three-fourth of the land revenue.
More than Rs. 1,000/- but not more than Rs. 2,000/-.	Equal to land revenue.

Slab of total land revenue	Amount of Tax in respect of each slab
More than Rs. 2,000/- but not more than Rs. 3,000/-.	One and half of the land revenue.
More than Rs. 3,000/- but not more than Rs. 5.000/-.	Twice the land revenue.
More than Rs. 5,000/- but not more than Rs. 8,000/-.	Three times the land revenue.
More than Rs. 8,000/- but not more than Rs. 10,000/-.	Four times the land revenue.
More than Rs. 10,000/- but not more than Rs. 15,000/-.	Six times the land revenue.
More than Rs. 15,000/-	Seven times the land revenue.

N.W.F.P. rate of Agricultural Income Tax :

Upto Rs. 250/-	Nil
Between Rs. 250/- and Rs. 500/-	One half of the land revenue
Between Rs. 500/- and Rs. 750/-	Three fourth of the land revenue.
Between Rs. 750/- and Rs. 1.000/-	Equal to land revenue.
Between Rs. 1,000/- and Rs. 5.000/-	Twice the land revenue.
Between Rs. 50,00/- and Rs. 10.000/-	Thrice the land revenue.
Above Rs. 10.000/-	Five times the land revenue.

Bahawalpur Rates of Agricultural Income Tax.

Slab of total land revenue	Amount of Tax chargeable
Upto Rs. 250/-	Nil
More than Rs. 250/- but not more than Rs.500/-.	One-fourth of the land revenue.
More than Rs. 500/- but not more than Rs. 750/-.	Half of the land revenue.
More than Rs. 750/- but not more than Rs. 1,000/-:	Three fourth of the land revenue.
More than Rs. 1.000/- but not more than Rs. 2,000/-.	Equal to land revenue.
More than Rs. 2,000/- but not more than Rs. 3,000/-	One and a half of the land revenue.
More than Rs. 3,000/-	Twice the land revenue in case average rate of cotton is below Rs. 25/- per maund. Three times the land revenue when the cotton rate is above Rs. 25/- per maund.

Slab of total land revenue	Amount of Tax chargeable
	Four times the land revenue when the cotton rate is above Rs. 30/- per maund, and below Rs. 35/- per maund, Five times the land revenue when the cotton rate is above Rs. 35/- per maund subject to in all cases marginal adjustments.

Sind Rates of Agricultural Income Tax:

Slab of total Land Revenue.	Amount of Tax in respect of each Slab.
Upto Rs. 450/-	Nil.
More than Rs. 450/- but not more than Rs. 1250/-	One-fourth of the land revenue.
More than Rs. 1250/- but not more than Rs. 3500/-	One-half of the land revenue.
More than Rs. 3500/- but not more than Rs. 9,000/-.	Equal to land revenue.
More than Rs. 9,000/-	One and a half of the land revenue.
8. Surcharge on Agricultural Income Tax. { Revenue Department	In is levied on the following rates in former Punjab/NWFP/ Bahawalpur State:—

Punjab Rates of Surcharge on Agricultural Income Tax:

	Rs.
Where the total land revenue payable does not exceed Rs. 349/-	Nil.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 349/- but does not exceed Rs. 499/-	12/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 499/- but does not exceed Rs. 749/-	24/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 749/- but does not exceed Rs. 999/-	50/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 999/- but does not exceed Rs. 1,999/-	100/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 1,999/- but does not exceed Rs. 4,999/-	250/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 4,999/- but does not exceed Rs. 9,999/-	500/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 9,999/-	1,000/-

N.W.F.P. Rates of Surcharge on Agricultural Income Tax:

As in the case of former Punjab.

Bahawalpur Rates of Surcharge on Agricultural Income Tax:

	Rs.
Where the total land revenue payable does not exceeds Rs. 349/-	NIl
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 349/- but does not exceed Rs. 499/.	12/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 499/- but does not exceed Rs. 749/-	24/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 749/- but does not exceed Rs. 999.00.	50/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 999/- but does not exceed Rs. 1,999.00.	100/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 1,999/- but does not exceed Rs. 4,999/-	250/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 4,999/- but does not exceed Rs. 9,999.00.	500/-
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 9,999.00.	1,000/-

Rates of Surcharge on Land Revenue in Sind:

It is not being levied there.

APPENDIX II

(*Ref* : Starred Question No. 8388)

Statement showing the names of villages where Consolidation work has been completed in Lyallpur and Sargodha districts.

Statement 'A'

LYALLPUR DISTRICT

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
1	92-JB	1887.13	1887.00	—	—	Prepared & consigned.
2	95-JB	2700.13	2700.13	—	—	do.
3	98-JB	2792.00	2792.00	—	—	do.
4	278-JB	10430.00	10248.00	182.00	Arrears is due to instalments.	do.
5	286-JB	2393.06	2393.06	—	—	do.
6	319-JB	2690.00	2690.00	—	—	do.
7	320-JB	2677.50	2677.50	—	—	do.
8	322-JB	3078.00	3078.00	—	—	do.
9	328-JB	3271.00	3271.00	—	—	do.
10	336-JB	2562.00	2562.00	—	—	do.
11	337-JB	3354.50	3354.50	—	—	do.
12	338-JB	3421.50	3421.50	—	—	do.
13	341-JB	2623.00	2623.00	—	—	do.
14	342-JB	3938.15	3938.15	—	—	do.
15	349-JB	2713.00	2713.00	—	—	do.
16	350-JB	3110.99	3110.99	—	—	do.
17	353-JB	2545.50	1571.99	963.60	Arrears is due to instalments.	do.
18	364-JB	3413.50	3413.50	—	—	do.
19	370-JB	2553.50	2553.50	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
20	377-JB	3120.50	3120.50	—	—	Prepared & consigned.
21	378-JB	3682.00	500.00	3182.00	This village has been remanded.	do.
22	384-JB	3042.50	3042.50	—	—	Consigned.
23	390-JB	1688.00	1688.00	—	—	do.
24	392-JB	3008.00	3008.00	—	—	do.
25	393-JB	3791.50	3791.50	—	—	do.
26	401-JB	2772.00	2772.00	—	—	do.
27	411-JB	2870.00	2870.00	—	—	do.
28	415-JB	3439.50	3439.59	—	—	do.
29	421-JB	2057.32	2057.32	—	—	do.
30	431-JB	2467.00	2467.00	—	—	do.
31	459-JB	760.00	760.00	—	—	do.
32	96-JB	5848.00	5848.00	—	—	do.
33	285-JB	2630.00	2630.00	—	—	do.
34	287-JB	2645.00	2645.00	—	—	do.
35	289-JB	2678.00	6278.00	—	—	do.
36	391-JB	2404.00	2404.00	—	—	do.
37	297-JB	3189.00	3189.00	—	—	do.
38	309-JB	2365.56	2359.19	6.37	Due to instalments.	do.
39	314-JB	2328.00	2328.00	—	—	do.
40	315-JB	4654.75	4654.75	—	—	do.
41	321-JB	3089.62	3089.62	—	—	do.
42	324-JB	9640.90	9640.90	—	—	do.
43	325-JB	4737.06	4737.06	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
44	330-JB	3177.17	3177.17	—	—	Consigned.
45	334-JB	7106.00	7106.00	—	—	do.
46	344-JB	3757.39	3797.39	—	—	do.
47	354-JB	8509.00	8036.05	472.95	Due to instalments.	do.
48	355-JB	3180.00	3180.00	—	—	do.
49	359-JB	2356.00	2355.32	.68	Due to instalments.	do.
50	360-JB	2721.00	2720.94	0.06	do.	do.
51	367-JB	6290.00	6290.00	—	—	do.
52	373-JB	6381.00	6381.00	—	—	do.
53	383-JB	3675.00	3675.00	—	—	do.
54	388-JB	4086.00	4086.00	—	—	do.
55	389-JB	4186.00	4186.00	—	—	do.
56	397-JB	3626.00	3626.00	—	—	do.
57	407-JB	4549.75	4549.75	—	—	do.
58	422-JB	4693.36	4693.36	—	—	do.
59	429-IB	2379.00	2379.00	—	—	do.
60	435-JB	2773.00	2773.00	—	—	do.
61	482-JB	6086.00	6086.00	—	—	do.
62	299-JB	4719.00	4719.00	—	—	do.
63	304-JB	3773.56	3773.56	—	—	do.
64	308-JB	3760.00	3760.00	—	—	do.
65	313-JB	2059.00	2059.00	—	—	do.
66	318-JB	7971.00	7971.00	—	—	do.
67	339-JB	5160.00	5089.00	71.00	Due to instalments.	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
68	343-JB	7870.50	7870.50	—	—	Consigned
69	363-JB	8637.00	8637.00	—	—	do.
70	380-JB	6763.80	6763.80	—	—	do.
71	382-JB	6135.00	6135.00	—	—	do.
72	409-JB	7314.45	7314.45	—	—	do.
73	410-JB	5757.56	5757.56	—	—	do.
74	423-JB	5574.00	5574.00	—	—	do.
75	425-JB	4771.00	4771.00	—	—	do.
76	97-JB	6293.36	6293.36	—	—	do.
77	284-JB	5423.00	5423.00	—	—	do.
78	290-JB	3458.00	3458.00	—	—	do.
79	296-JB	5077.00	4823.77	253.23	Due to instalments.	do.
80	298-JB	5613.54	5613.54	—	—	do.
81	351-JB	8049.59	8049.59	—	—	do.
82	356-JB	6971.00	6971.00	—	—	do.
83	513-JB	3497.00	3497.00	—	—	do.
84	414-JB	7354.00	7133.92	—	—	do.
85	416-JB	5837.00	5937.00	—	—	do.
86	419-JB	3986.00	3986.00	—	—	do.
87	420-JB	3986.00	3986.00	—	—	do.
88	90-JB	8349.78	8349.00	—	—	do.
89	93-JB	5660.73	4912.64	745.09	Due to instalments.	do.
90	94-JB	6938.28	6938.28	—	—	do.
91	99-JB	5991.00	5991.00	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
92	277-JB	9924.91	9924.91	—	—	Consigned
93	288-JB	3768.00	3788.00	—	—	do.
94	292-JB	3701.60	3701.60	—	—	do.
95	300-JB	5929.21	5910.21	10.00	Due to instalments.	do.
96	301-JB	6111.24	6111.24	—	—	do.
97	323-JB	5223.74	5223.74	—	—	do.
98	331-JB	7099.00	6680.00	419.00	Due to instalments.	do.
99	357-JB	5520.00	5520.00	—	—	do.
100	362-JB	8147.05	8147.05	—	—	do.
101	368-JB	4742.00	4742.00	—	—	do.
102	369-JB	7230.38	7230.38	...	...	do.
103	372-JB	4781.00	4781.00	..	...	do.
104	385-JB	4707.00	4707.00	...	...	do.
105	352-JB	5362.72	5362.72	...	...	do.
106	361-JB	7070.60	7070.60	...	...	do.
107	293-JB	4959.55	4959.55	...	...	do.
108	371-JB	7302.16	7302.16	...	...	do.
109	91-JB	7506.54	7506.64	...	...	do.
110	294-JB	8914.51	8914.51	...	...	do.
111	295-JB	7645.86	7645.86	...	...	do.
112	417-JB	6994.67	6994.67	...	...	Will be consigned this year.
113	365-JB	5274.38	5274.38	...	...	do.
114	376-JB	7597.22	7597.22	...	...	do.
115	378-RB	8563.55	8563.55	...	...	Consigned

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
116	150-GB	2151.20	2151.20	...	...	Consigned
117	154-GB	2706.00	2706.00	...	...	do.
118	159-GB	2483.00	2483.00	...	...	do.
119	160-GB	2801.00	2801.00	...	...	do.
120	162-GB	2371.50	2371.50	...	...	do.
121	184-GB	2458.21	2458.21	...	...	do.
122	187-GB	2245.02	2245.02	...	...	do.
123	190-GB	2788.88	2697.30	91.58	Due to instalments.	do.
124	252-GB	3022.00	3022.00	...	...	do.
125	253-GB	3219.46	3219.46	...	...	do.
126	255-GB	3260.00	3260.00	...	...	do.
127	257-GB	3262.00	3262.00	...	...	do.
128	259-GB	1961.97	1961.97	...	...	do.
129	263-GB	3735.50	784.13	2951.13	Due to instalments	do.
130	298-GB	2438.50	2438.50	...	...	do.
131	302-GB	4050.49	4050.49	...	...	do.
132	304-GB	3303.25	3303.25	...	...	do.
133	308-GB	3806.00	3806.00	...	...	do.
134	309-GB	4022.50	4022.50	...	...	do.
135	310-GB	3464.00	3464.00	...	...	do.
136	319-GB	3356.12	3356.12	...	...	do.
137	328-GB	3999.50	3999.50	...	...	do.
138	330-GB	4314.00	4314.00	...	...	do.
139	332-GB	3960.50	3960.50	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
140	337-GB	2954.00	2954.00	...	...	Consigned
141	341-GB	3270.37	3270.37	...	...	do.
142	343-GB	3245.02	3242.71	2.31	Due to instalment.	do.
143	359-GB	3844.75	3844.75	...	...	do.
144	360-GB	2224.32	2224.32	...	...	do.
145	515-GB	2302.00	2302.00	...	...	do.
146	517-GB	3935.00	3935.00	...	...	do.
147	148-GB	6522.00	6522.00	...	...	do.
148	149-GB	4266.00	4266.00	...	...	do.
149	161-GB	3775.00	3775.00	...	...	do.
150	164-GB	6703.00	6703.00	...	...	do.
151	185-GB	5560.00	5560.00	...	...	do.
152	186-GB	5851.00	5851.00	...	...	do.
153	188-GB	8178.00	8178.00	...	...	do.
154	189-GB	3705.00	3705.00	...	...	do.
155	191-GB	10488.00	10488.00	...	...	do.
156	194-GB	7339.00	7339.00	...	...	do.
157	243-GB	7943.00	7943.00	...	...	do.
158	245-GB	3000.00	3000.00	...	...	do.
159	246-GB	7331.00	7331.00	...	...	do.
160	260-GB	5858.00	5858.00	...	...	do.
161	261-GB	6650.00	6650.00	...	...	do.
162	264-GB	5948.00	5948.00	...	...	do.
163	267-GB	6722.00	6722.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
164	270-GB	2565.00	2565.00	...	...	Consigned
165	271-GB	2225.52	2225.52	...	...	do.
166	295-GB	6567.00	6567.00	...	...	do.
167	262-GB	2258.82	2258.82	...	...	do.
168	301-GB	10440.00	10440.00	...	...	do.
169	305-GB	4215.00	4215.00	...	...	do.
170	306-GB	3220.00	3220.00	...	...	do.
171	307-GB	5335.54	5335.54	...	...	do.
172	311-GB	5186.00	5186.00	...	...	do.
173	312-GB	6254.00	6254.00	...	...	do.
174	317-GB	4701.00	4701.00	...	...	do.
175	318-GB	3845.20	3845.20	...	...	do.
176	320-GB	7828.00	7828.00	...	...	do.
177	321-GB	3381.00	3381.00	...	...	do.
178	327-GB	4105.00	4105.00	...	...	do.
179	329-GB	3132.00	3132.00	...	...	do.
180	334-GB	5461.75	5461.75	...	...	do.
181	335-GB	6545.00	6545.00	...	...	do.
182	336-GB	7331.68	7331.68	...	...	do.
183	339-GB	8391.00	8391.00	...	...	do.
184	346-GB	8320.00	8320.00	...	...	do.
185	347-GB	7983.00	7983.00	...	...	do.
186	349-GB	6163.00	6163.00	...	...	do.
187	518-GB	6255.31	6255.31	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
188	521-GB	3844.75	3844.75	...	...	Consigned
189	729-GB	209.00	209.00	...	...	do.
190	Kohal	4224.22	4224.22	...	...	do.
191	156-GB	3605.00	3605.00	...	...	do.
192	180-GB	2343.00	2343.00	...	...	do.
193	183-GB	10514.71	10514.71	...	...	do.
194	249-GB	3260.00	3260.00	...	...	do.
195	258-GB	6623.00	6623.00	...	...	do.
196	331-GB	12410.00	12261.03	148.97	Due to instalments.	do.
197	342-GB	2798.19	2798.19	...	...	do.
198	345-GB	5265.52	5265.52	...	...	do.
199	519-GB	6537.00	6537.00	...	...	do.
200	520-GB	4396.52	4396.52	...	...	do.
201	671-GB	4681.42	4681.42	...	...	do.
202	672-GB	4128.39	4128.39	...	...	do.
203	682-GB	811.00	811.00	...	...	do.
204	688-GB	3526.00	3069.00	457.00	Due to instalments.	do.
205	696-GB	4574.50	4574.50	...	...	do.
206	723-GB	246.00	246.00	...	...	dh.
207	727-GB	66.00	66.00	...	...	do.
208	728-GB	237.71	237.71	...	...	do.
209	731-GB	4354.92	4354.92	...	...	do.
210	732-GB	5853.05	5853.05	...	...	do.
211	734-GB	3147.00	3147.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
212	737-GB	5800.00	5800.00	...	...	Consigned.
213	741-GB	5772.00	5772.00	...	...	do.
214	742-GB	3074.00	3074.00	...	...	do.
215	747-GB	5224.32	5224.32	...	...	do.
216	749-GB	4475.07	4475.07	...	...	do.
217	750-GB	3039.00	3039.00	...	...	do.
218	751-GB	6007.00	6007.00	...	...	do.
219	151-GB	5215.35	5215.35	...	...	do.
220	155-GB	6249.71	6249.71	...	...	do.
221	158-GB	7270.15	7270.15	...	...	do.
222	291-GB	9684.56	9684.56	...	...	do.
223	297-GB	7537.00	7537.00	...	...	do.
224	299-GB	5600.50	5600.50	...	...	do.
225	303-GB	4705.06	4705.06	...	...	do.
226	338-GB	5416.06	5416.06	...	...	do.
227	351-GB	7060.00	7060.00	...	...	do.
228	674-GB	5374.92	5285.41	89.51	Due to instalments.	do.
229	Choora Bhojia	5006.00	5006.00	...	...	do.
230	689-GB	4518.93	4518.93	...	...	do.
231	698-GB	1338.90	1338.90	...	...	do.
232	699-GB	579.03	579.03	...	...	do.
233	708-GB	5638.83	5638.83	...	...	do.
234	710-GB	1195.00	1195.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
235	712-GB	6843.00	6843.00	...	...	Consigned.
236	735-GB	4377.61	4377.61	...	...	do.
237	738-GB	8505.62	8505.62	...	...	do.
238	740-GB	4606.00	4606.00	...	...	do.
239	152-GB	3348.07	3348.07	...	...	do.
240	692-GB	4559.95	4559.95	...	...	do.
241	709-GB	2669.50	2669.50	...	...	do.
242	713/GB	5230.00	5230.00	...	...	do.
243	722/GB	5637.77	5637.77	...	...	do.
244	739/GB	11412.00	11412.00	...	...	do.
245	697/GB	3635.81	3635.81	...	...	do.
246	715/GB	8722.74	8722.74	...	...	do.
247	714/GB	8380.19	6440.62	939.57	Due to instalments-	do.
248	157/GB	7647.66	7647.66	...	...	do.
249	Pati Kalowal	436.00	436.00	...	...	do.
250	Bakhu Sanpal.	1354.00	1006.50	347.50	Due to instalments.	do.
251	Bohat Kalia	685.00	685,00	...	...	do.
252	Kund Bakhu Sanpal	1980.00	...	980.00	Due to instalments.	do.
253	Jangi Phaurian.	663.53	663.53	...	...	do.
254	Chak Amir Ali Shah	2327.00	2327.00	...	...	do.
255	Dargahipur	2580.00	2580.00	...	...	do.
256	Shahabal Shah	853.00	853.00	...	...	do.
257	Kohri Shershah	742.00	742.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
258	Klaira Kalan.	3487.95	3495.97	...	...	Consigned.
259	Baghar	1806.00	1806.00	...	...	do.
260	Jewan Veroana	3776.00	3776.00	...	...	do.
261	Jangal Imam Shah	2139.00	2139.00	...	...	do.
262	Chak Sher Singh	4102.00	4102.00	...	...	do.
263	Hayatke Kathia	2128.00	2128.00	...	...	do.
264	Rajab Kathia	867.00	867.00	...	...	do.
265	Kot Pathana	2423.00	2208.00	215.00	Due to instalments.	do.
266	Mamdana Kalan	942.00	942.00	...	...	do.
267	Wahghi	1336.15	1336.15	...	...	do.
268	Bhooti	2429.85	2429.85	...	...	do.
269	Pindi	1847.30	1847.30	...	...	do.
270	Chadhar	4221.00	3933.17	287.83	Due to instalments.	do.
271	Chiragh Shah Amb	744.86	744.86	...	...	do.
272	Ghalar Saghla	1077.00	1077.00	...	...	do.
273	Dhaidi	4355.01	4355.01	...	...	do.
274	Sheikh Burhan.	4316.00	4316.00	...	...	do.
275	Mehram Kathia	2201.90	2201.90	...	...	do.
276	Nanka Gider	3388.66	3388.66	...	...	do.
277	Langha	2190.00	2190.00	...	...	do.
278	Ser Mohal	801.80	801.80	...	...	do.
279	Mamdana Khurd	4974.00	4974.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
280	Jamal Pahar	5476.62	5476.62	...	...	Consigned
281	Darsana	4333.00	4333.00	...	...	do.
282	Mohani	1204.74	1204.74	...	...	do.
283	Mohal	5222.79	5222.79	...	...	do.
284	Dhaulri	1997.23	1997.23	...	...	do.
285	Mamber	2981.00	2981.00	...	...	do.
286	Havli Tara	2958.13	2958.13	...	...	do.
287	Katchi Murid Khan	1812.00	1812.00	...	...	do.
288	Kund Karam Kathia	96.03	96.03	...	...	do.
289	Rampur	5901.48	5901.48	...	...	do.
290	Sultanke Baghela	3035.25	2664.00	371.25	Due to instalments.	do.
291	Kamalia	20900.00	26246.25	4553.75	do.	do.
292	Mal Fatiana	1973.00	1973.00	...	...	do.
293	Pipli	1594.68	1594.68	...	...	do.
294	Moju Kathia	2365.84	681.06	1684.78	Due to instalments.	do.
295	55	1050.00	1050.00	...	...	do.
296	54/1	1311.00	1311.00	...	...	do.
297	57/1-2	970.00	970.00	...	...	do.
298	57/3	3835.00	3835.00		...	do.
299	57/4	3427.00	3427.00	...	...	do.
300	58/1	1273.00	1273.00	...	...	do.
301	58/2	198.00	198.00	...	...	do.
302	56/	4001.00	4001.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
303	58/3	5204.00	5204.00	...	...	Consigned
304	266/GB	2446.97	2446.97	...	...	do.
305	268/GB	2211.00	2212.00	...	...	do.
306	269/GB	2356.37	2356.37	...	...	do.
307	285/GB	4552.00	3597.50	754.50	Due to instalments.	do.
308	286/GB	4143.00	4143.00	...	...	do.
309	293/GB	2831.00	2831.00	...	...	do.
310	366/GB	7971.00	7971.00	...	...	do.
311	381/JB	6296.00	6296.00	...	...	do.
312	94/RB	4939.96	4939.96	...	...	do.
313	71/RB	3038.85	3038.85	...	...	do.
314	121/GB	4872.86	4872.86	...	...	do.
315	70/RB	6153.44	6153.44	...	...	do.
316	194/RB	6481.18	6481.18	...	...	do.
317	104/GB	7182.64	7182.64	...	...	do.
318	99/RB	7838.42	7838.42	...	...	do.
319	63/GB	6475.42	6475.42	...	...	do.
320	64/GB	3426.41	3426.41	...	...	do.
321	55/RB	7185.04	7185.04	...	...	do.
322	77/RB	10598.05	10598.05	...	...	Will be consigned this year.
323	119/GB	5803.02	5803.02	...	...	do.
324	65/GB	5943.90	5943.90	...	...	do.
325	100/RB	7239.98	7239.98	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
326	58/RB	8969.39	8969.39	...	...	Will be consigned this year
327	90/RB	6710.07	6710.07	...	...	do.
328	74/RB	7440.46	7440.46	...	...	do.
329	95/RB	3724.87	3724.87	...	...	do.
330	22/GB	7967.87	7967.87	...	...	do.
331	110/GB	2356.07	2356.07	...	...	do.
332	240/GB	8335.25	8335.25	...	...	do.
333	206/RB	11673.34	11673.34	...	...	do.
334	56/RB	5544.74	5544.74	...	...	do.
335	624/GB	10975.55	10975.55	...	...	do.
336	23/GB	6532.05	6532.05	...	...	do.
337	68/RB	9914.72	9914.72	...	...	do.
338	21/GB	8045.81	8045.81	...	...	do.
339	75/RB	10358.58	10358.58	...	...	do.
340	106/GB	7630.99	7630.99	...	...	do.
341	107/RB	10568.13	10568.13	...	...	do.
342	112/GB	8045.96	8045.96	...	...	do.
343	62/RB	6574.38	6574.38	...	...	do.
344	24/GB	9328.46	9328.46	...	...	do.
345	54/RB	8884.54	8884.54	...	...	Will be consigned next year.
346	193/RB	5154.88	5154.88	...	...	do.
347	66/GB	4862.18	4862.18	...	...	do.
348	658/GB	10166.81	10166.81	...	...	do.
349	98/RB	6476.38	6476.38	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
350	54/GB	7316.37	7316.37	...	...	Will be consigned next year.
351	236/GB	9274.51	9274.51	...	...	do.
352	69/RB	11569.33	11569.33	...	...	do.
353	73/RB	10485.54	10485.54	...	...	do.
354	25/GB	7984.35	7766.00	218.34	Due to instalments.	do.
355	97/GB	6484.93	6484.93	...	...	do.
356	97/RB	10068.22	8000.00	2068.22	Due to instalments.	do.
357	102/RB	7018.86	6000.00	1018.86	Due to instalments.	do.
358	655/GB	3797.59	3797.59	...	...	do.
359	123-GB	7522.80	2900.00	4622.80	...	do.
360	136-GB	6556.78	6586.78	...	...	Prepared and consigned.
361	172-GB	1589.57	1589.57	...	...	do.
362	173-GB	1923.19	1923.19	...	...	do.
363	193-GB	5082.43	5082.43	...	...	do.
364	197-GB	3158.16	3157.16	...	...	do.
365	204.GB	2924.85	2924.85	...	...	do.
366	205-GB	3193.77	3197.77	...	...	do.
367	207-GB	2653.64	2653.64	...	...	do.
368	209-GB	3119.61	3119.61	...	...	do.
369	211-GB	3513.04	3513.04	...	...	do.
370	213-GB	3511.95	3511.95	...	...	do.
371	216-GB	2683.00	2683.00	...	...	do.
372	219-GB	4929.75	4929.75	...	...	do.
373	220-GB	1977.74	1977.74	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
374	221-GB	2827.19	2827.19	...	...	Prepared and consigned.
375	222-GB	3373.37	3373.37	...	...	do.
376	223-GB	3333.09	3333.09	...	...	do.
377	226-GB	5703.75	5703.75	...	...	do.
378	397-GB	1751.01	1751.01	...	...	do.
379	401-GB	2506.18	2501.18	...	...	do.
380	405-GB	1605.00	1605.00	...	...	do.
381	408-GB	2469.16	2469.16	...	...	do.
382	409-GB	2785.86	2785.86	...	...	do.
383	411-GB	1946.36	1946.36	...	...	do.
384	412-GB	2098.70	2097.70	...	...	do.
385	413-GB	1931.80	1931.80	...	...	do.
386	415-GB	2262.87	2262.87	...	...	do.
387	439-GB	2866.71	2866.71	...	...	do.
388	442-GB	2666.97	2666.97	...	...	do.
389	441-GB	3317.39	3317.39	...	...	do.
390	443-GB	2142.90	2142.90	...	...	do.
391	444-GB	3515.50	3515.50	...	...	do.
392	446-GB	3426.00	3426.00	...	...	do.
393	462-GB	1638.19	1638.19	...	...	do.
394	476-GB	1505.48	1505.48	...	...	do.
395	480-GB	3568.81	3568.81	...	...	do.
396	489-GB	3359.50	3359.50	...	...	do.
397	492-GB	3523.97	3523.97	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
398	495-GB	1013.29	1013.29	...	...	Prepared and Consigned.
399	540-GB	1740.03	1740.03	...	...	do.
400	593-GB	2929.41	2929.41	...	...	do.
401	603-GB	2575.87	2575.87	...	...	do.
402	605-GB	3014.45	3004.45	10.00	Due to instalment.	do.
403	Wan Raja Dilu	455.50	400.00	55.50	do.	do.
404	Chah Asalatwala	220.00	220.00	...	...	do.
405	Kamoke	2070.00	2070.00	...	...	do.
406	Sarwarke	2075.15	2075.15	...	...	do.
407	Kot Sati	1231.83	1231.83	...	...	do.
408	51-GB	8937.00	8937.00	...	...	do.
409	134-GB	3192.30	3192.30	...	...	do.
410	135-GB	4431.75	4431.75	...	...	do.
411	165-GB	2312.06	2312.06	...	...	do.
412	224-GB	5691.30	5691.30	...	...	do.
413	227-GB	7364.71	7464.71	...	...	do.
414	228-GB	6783.69	6783.69	...	...	do.
415	399-GB	2565.81	2565.81	...	...	do.
416	400-GB	2785.13	2785.13	...	...	do.
417	416-GB	6144.50	6144.50	...	...	do.
418	438-GB	3452.55	3452.55	...	...	do.
419	469-GB	3710.27	3710.27	...	...	do.
420	482-GC	6417.50	6417.50	...	...	do.
421	488-GB	5774.50	5774.50	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
422	498-GB	2818.39	2818.39	...	...	Prepared and Consigned.
423	499-GB	3005.95	3005.95	...	...	do.
424	505-GB	4301.12	4301.12	...	...	do.
425	527-GB	3666.75	3666.75	...	...	do.
426	529-GB	4046.71	4046.71	...	...	do.
426	546-GB	8289.00	8289.00	...	...	do.
427	547-GB	3535.25	3535.25	...	...	do.
428	552-GB	3314.25	3314.25	...	...	do.
429	596-GB	2960.95	2960.95	...	...	do.
430	601-GB	7414.75	7414.75	...	...	do.
431	608-GB	3088.90	3088.90	...	...	do.
432	Haveli Shah Din Shah	1205.15	1205.15	...	...	do.
433	Kund Nika Wasli	1212.55	1212.55	...	...	do.
434	41-GB	7598.67	7598.67	...	...	do.
435	42-GB	5915.50	2915.50	...	...	do.
436	43-GB	5748.60	5748.60	...	...	do.
437	44-GB	7858.88	7858.88	...	...	do.
438	46-GB	6290.75	6090.75	...	...	do.
439	48-GB	7919.27	7919.27	...	...	do.
440	49-GB	7009.00	7009.00	...	...	do.
447	53-1	6942.50	6942.50	...	...	do.
448	53-2	1499.25	1499.25	...	...	do.
449	53-3	524.75	524.75	...	...	do.
450	139-GB	7137.50	7137.50	...	...	do.
451	137-GB	7000.00	7000.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
452	141-GB	5613.00	5613.00	...	...	Prepared and consigned
453	143-GB	6004.00	6004.00	...	...	do.
454	169-GB	7339.00	7339.00	...	...	do.
455	200-GB	8151.21	8115.21	...	...	do.
456	212-GB	2309.62	2309.62	...	...	do.
457	218-GB	7220.50	7220.50	...	...	do.
458	225-GB	4841.79	4841.79	...	...	do.
459	373-GB	8519.50	8519.50	...	...	do.
460	386-GB	1841.40	1841.40	...	...	do.
461	389-GB	5082.25	5082.25	...	...	do.
462	390-GB	5247.00	5247.00	...	...	do.
463	441-GB	4239.51	4239.51	...	...	do.
464	445-GB	6169.00	6169.00	...	...	do.
465	457-GB	6591.75	6591.75	...	...	do.
466	464-GB	5628.78	5628.78	...	...	do.
467	465-GB	6103.71	6103.71	...	...	do.
468	461-GB	1415.83	1415.83	...	...	do.
469	468-GB	4868.00	4868.00	...	...	do.
470	470-GB	7410.75	7410.75	...	...	do.
471	475-GB	5234.00	5234.00	...	...	do.
472	483-GB	7766.93	7766.93	...	...	do.
473	486-GB	3701.50	3701.50	...	...	do.
474	493-GB	6067.59	6067.59	...	...	do.
475	500-GB	6423.74	6423.74	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
476	502-GB	2441.00	2441.00	...	...	Prepared and consigned.
477	507-GB	7694.10	7694.10	...	...	do.
478	530-GB	5883.25	5883.25	...	...	do.
479	531-GB	6634.50	6634.50	...	...	do.
480	541-OB	3082.31	3082.31	...	...	do.
481	542-GB	4297.50	4297.50	—	—	do.
482	543-GB	7132.50	7132.50	—	—	do.
483	545-GB	8740.50	8740.50	—	—	do.
484	549-GB	7958.56	7958.56	—	—	do.
485	551-GB	5339.38	5339.38	—	—	do.
486	554-GB	6520.55	6520.55	—	—	do.
487	555-GB	7255.81	7255.81	—	—	do.
488	556-GB	7371.71	7371.71	—	—	do.
489	557-GB	4299.25	4299.25	—	—	do.
490	558-GB	2238.79	2238.79	—	—	do.
491	592-GB	6688.50	6680.50	—	—	do.
492	612-GB	2315.44	2315.44	—	—	do.
493	620-GB	5773.75	5773.75	—	—	do.
494	623-GB	5250.00	5250.00	—	—	do.
495	Chah Pipal-wala.	239.25	239.25	—	—	do.
496	Chah Saman-darwala.	150.75	30.00	120.75	Due to instalments.	do.
497	Bhule Shah	256.75	256.75	—	—	do.
498	Saeke	175.25	1175.25	—	—	do,
499	Tibba Dhak Salah.	648.00	648.00	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
500	Arazi Dhaj Singh.	544.50	544.50	—	—	Prepared and consigned.
501	Jandar Rajoka.	803.75	803.75	—	—	do.
502	Sial	3009.00	3009.00	—	—	do.
503	Dakahdi Mehr Shahana.	5996.50	4068.17	1928.33	Due to instalments.	do.
504	Dakahdi Alam Shah	13410.00	13410.00	—	—	do.
505	Mehr Shahana.	2209.25	2209.25	—	—	do.
506	Dakooke	1877.75	1877.75	—	—	do.
507	Jakka Watoo	1078.00	1078.00	—	—	do.
508	Tahli Khichian.	1282.25	1282.25	—	—	do.
509	45-GB	6987.62	6987.62	—	—	do.
510	138-GB	13386.50	13386.50	—	—	do.
512	140-GB	5771.00	5771.00	—	—	do.
513	385-GB	4265.50	4265.50	—	—	do.
514	388-GB	5293.75	5293.75	—	—	do.
515	447-GB	5486.12	5449.37	36.75	Due to instalments.	do.
516	448-GB	5492.00	5492.00	—	—	do.
517	466-GB	4787.25	4787.25	—	—	do.
518	467-GB	4375.25	4375.25	—	—	do.
519	474-GB	6647.78	6647.78	—	—	do.
520	501-GB	3948.25	1247.25	2701.00	Due to instalments.	do.
521	506-GB	5398.50	5398.50	—	—	do.
522	514-GB	9530.50	8730.50	800.00	Due to instalments.	do.
523	544-GB	6089.00	6089.00	—	—	do.
524	550-GB	8454.75	8454.75	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misals Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
525	553-GB	4966.78	4966.78	—	—	Prepared and consigned.
526	5598-GB	6676.25	6676.25	—	—	do.
527	Chaper Saeke.	2669.25	2669.25	—	—	do.
528	Dakhdi Killiwala.	7407.00	7407.00	—	—	do.
529	Jhamrah	4727.25	4727.25	—	—	do.
530	Jouri	154.00	154.00	—	—	do.
531	Haji Watoo	1921.87	700.00	1221.87	Due to instalments.	do.
532	50-GB	8723.45	8723.45	—	—	do.
533	472-GB	4709.97	4709.87	—	—	do.
534	473-GB	6288.75	6288.75	—	—	do.
535	487-GB	8443.25	8443.25	—	—	do.
536	496-GB	4728.68	4728.68	—	—	do.
537	Pindi Sheikh Musa.	23454.50	23454.50	—	—	do.
538	Makhan Watoo.	635.00	635.00	—	—	do.
539	Nika Wasli	1185.00	1185.00	—	—	do.
540	Thatta Beg	6642.00	6642.00	—	—	do.
541	372-GB	2462.00	2462.00	—	—	do.
542	52-GB	7227.13	7227.13	—	—	do.
543	142-GB	6662.12	6662.12	—	—	do.
544	503-GB	5846.50	5846.50	—	—	do.
545	448-GB	7605.55	7605.55	—	—	do.
546	463-GB	9079.13	9079.13	—	—	do.
547	202-GB	7166.30	7166.30	—	—	do.
548	203-GB	11176.07	11176.07	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
549	Kur	9472.85	8492.34	980.51	Due to instalments.	Prepared & consigned.
550	Killiwala	18032.63	18032.63	—	—	do.
551	484-GB	5566.28	5566.28	—	—	do.
552	504-GB	3616.50	3616.50	—	—	do.
553	510-GB	5669.87	5669.87	—	—	do.
554	47-GB	7212.76	7212.76	—	—	do.
555	528-GB	7938.50	7938.50	—	—	do.
556	Jalli Tarana	8795.19	8795.19	—	—	do.
557	Jalli Fatiana	20253.58	20253.58	—	—	do.
558	35-JB	3922.09	3922.09	—	—	Consigned
559	47-JB	5770.53	5770.53	—	—	do.
560	73-JB	7412.14	7412.14	—	—	do.
561	76-JB	7040.50	6950.50	90.00	Due to instalments.	do.
562	77-JB	7860.63	7860.63	—	—	do.
563	79-JB	5185.86	5185.86	—	—	do.
564	82-JB	7936.56	7936.56	—	—	do.
565	80-JB	6494.69	6494.69	—	—	do.
566	83-JB	6229.19	6229.19	—	—	do.
567	87-JB	5532.88	5532.88	—	—	do.
568	89-JB	6441.08	6441.08	—	—	do.
569	9271-JB	4731.66	4731.66	—	—	do.
570	274-JB	5015.91	5015.91	—	—	do.
571	254-RB	7758.14	7758.14	—	—	do.
572	262-RB	7478.17	7478.17	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
573	81-JB	6700.70	6700.70	—	—	Consigned.
574	272-JB	5134.69	5134.69	—	—	do.
575	273-JB	6157.24	6157.24	—	—	do.
576	260-RB	7923.69	7923.69	—	—	do.
577	271-RB	11187.03	11187.03	—	—	do.
578	236-JB	5542.99	5542.99	—	—	do.
579	56-JB	6814.25	6814.25	—	—	do.
580	82-GB	6349.92	6349.92	—	—	do.
581	72-JB	6308.94	6308.94	—	—	do.
582	65-JB	5640.70	5640.70	—	—	do.
583	1-JB	3937.44	3937.44	—	—	do.
584	78-JB	6934.00	6934.00	—	—	do.
585	58-JB	7317.81	7317.81	—	—	do.
586	60-JB	6494.22	6494.22	—	—	do.
587	261-RB	7586.48	7548.48	—	—	do.
588	74-JB	6089.56	6089.56	—	—	do.
589	270-RB	5750.88	5644.00	106.88	Due to instalments.	do.
590	48-JB	6799.73	6799.73	—	—	Will be consigned this year.
591	52/JB	7394.35	7394.35	...	...	do.
592	38/JB	6610.24	6610.24	...	...	do.
593	46/JB	6649.08	6649.08	...	...	Consigned.
594	84/GB	7020.55	7020.55	...	...	do.
595	84/JB	10454.66	10454.66	...	...	Will be consigned this year.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
596	33/JB	10079.34	10079.34	...	...	Will be consigned this year.
597	68/JB	6809.85	6809.85	...	...	do.
598	276/JB	9163.44	9163.44	...	...	do.
599	79/GB	6801.32	6801.32	...	...	do.
600	268/RB	12600.28	12600.28	...	...	do.
601	59/JB	12077.47	12077.47	...	...	do.
602	53-JB	7389.53	7389.53	...	...	do.
603	277-RB	9685.40	8968.61	716.79	Due to instalments.	do.
604	29/JB	10552.50	10552.50	...	...	do.
605	275-RB	8427.26	8427.26	...	...	do.
606	63/JB	5422.89	5422.89	...	...	do.
607	157/RB	11439.22	11439.22	...	...	do.
608	255/RB	10435.29	10435.29	...	...	do.
609	204-RB	9976.64	9976.64	...	...	do.
610	60/JB	10116.94	10116.94	...	...	do.
611	50/JB	8457.97	8457.97	...	...	do.
612	57/JB	12962.50	12962.50	...	...	do.
613	77/JB	9053.18	9053.18	...	...	do.
614	30/JB	8908.11	8908.11	...	...	do.
615	163-RB	8152-69	8019.47	133.22	Due to instalments.	do.
616	69/JB	7874.68	7874.68	...	...	do.
617	208/RB	13109.05	13109.05	...	...	do.
618	49/JB	11486.00	11486.00	...	...	do.
619	659/GB	5782.05	5782.05	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
620	85/JB	8571.19	8571.19	...	...	Will be consigned next year.
621	55/JB	9070.50	9070.50	...	...	do.
622	78/GB	7563.00	7563.00	...	...	do.
623	62/JB	6124.94	6124.94	...	...	do.
624	257/RB	13669.13	13669.13	...	...	do.
625	75/JB	9638.34	9638.34	...	...	do.
626	39/JB	5018.73	5018.73	...	...	do.
627	114/JB	6402.73	6402.73	...	...	do.
628	152/RB	8708.19	8708.19	...	...	do.
629	275/RB	14543.78	14543.78	...	...	do.
630	209/RB	10891.07	10891.07	...	...	do.
631	28/JB	7686.68	...	7686.68	Assessed only in May, 1967	do.
632	61/JB	10946.70	...	10946.70	do.	do.
		Sargodha District.				
1	78/NB	3034.75	3034.75	...	...	Consigned
2	Ajnala	15239.25	15239.25	...	...	Under preparation
3	30/NB	5125.75	5125.75	...	...	Consigned.
4	66/NB	5787.75	5787.75	...	...	do.
5	Mari	25571.25	25571.27	...	...	Under preparation
6	Dunga	23555.25	23555.23	...	...	do.
7	Utti	12239.91	12239.91	...	...	do.
8	Jaura Sakdseer.	23024.59	23024.59	—	—	do.
9	19/NB	8697.75	8667.75.	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
10	28/NB	8251.50	8251.50	—	—	Under preparation.
11	Dharema	This village was remanded so the fee was not assessed.				
12	63/NB	3098.00	—	3098.00	Efforts are being made to realise the fee.	Consigned.
13	74/NB	6604.50	—	6604.50	do.	Under preparation.
14	57/NB	4016.25	—	4016.25	do.	Consigned.
15	58/NB	8186.75	8186.75	—	—	do.
16	39/NB	3703.25	3425.00	278.25	Due to instalments.	do.
17	81/NB	6637.50	6637.50	—	—	do.
18	69/NB	2787.00	2787.00	—	—	do.
19	75/NB	8274.00	8274.00	—	—	do.
20	82/NB	7373.75	7373.75	—	—	Under preparation.
21	85/NB	5356.25	5356.25	—	—	Consigned.
22	90/NB	4284.06	4284.06	—	—	do.
23	91/NB	5360.53	5342.21	18.32	Due to instalments.	do.
24	94/NB	4098.50	4098.50	—	—	do.
25	95/NB	3583.50	3130.00	453.50	Due to instalments.	do.
26	105/NB	2826.93	2826.93	—	—	do.
27	84/NB	4941.22	4649.59	291.63	Due to instalments.	do.
28	92/NB	5726.50	5726.50	—	—	do.
29	Behk	11661.25	11661.25	—	—	Under preparation.
30	68/NB	2349.00	2349.00	—	—	Consigned.
31	Kalowal	9400.00	7891.98	1508.02	Due to instalments.	do.
32	83/NB	2612.98	1800.00	812.98	do.	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
33	Salar	4912-00	4912.00	—	—	Consigned
34	188/NB	4917.50	4917.50	—	—	do.
35	71/NB	1244.25	1244.25	—	—	do.
36	46/NB	5539.75	3150.00	2389.75	Due to instalments.	do.
37	34/NB	7077.25	7077.25	—	—	do.
38	31/NB	3513.75	3513.75	—	—	do.
39	41/NB	9469.00	9469.00	—	—	do.
40	Mitha Lak	13442.75	13442.75	—	—	Under preparation.
41	72/SB	5582.72	5582.72	—	—	Consigned.
42	76/SB	3115.00	3115.00	—	—	do.
43	74/SB	7170.00	7170.00	—	—	Under preparation.
44	17/SB	8964.00	8964-00	—	—	do.
45	Chaukera	12844.50	12844.50	—	—	Consigned.
46	72/ASB	2162.84	2162.84	—	—	do.
47	Saidowana	5030.00	4601.56	428.44	Due to instalments.	do.
48	85/SB	6939.75	—	6939.75	do.	do.
49	91/ASB	9305.50	3952.44	5353.06	do.	do.
50	30/SB	7910.00	7910.00	—	—	do.
51	31/SB	6855.00	6855.00	—	—	do.
52	38/SB	4790.50	4790.50	—	—	do.
53	Laluwali	17491.12	17491.12	—	—	Under preparation
54	26-SB	4742.50	4742.50	—	—	Consigned.
55	27-SB	8900.00	8900.00	—	—	Under preparation.
56	29-SB	5011.25	5011.25	—	—	Consigned.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
57	Ghurki	9916.50	4300.00	5616.50	Due to instalments.	Under preparation.
58	22-SB	7651.25	7651.25	—	—	Consigned.
59	23-SB	5657.00	5657.00	—	—	do.
60	25-SB	4243.00	4243.00	—	—	do.
61	Luqman	29805.38	16179.66	13625.72	Due to instalments.	Under preparation.
62	Mangni	6958.12	6958.12	—	—	do.
63	28-SB	6962.25	6962.25	—	—	Consigned.
64	34-SB	9791.75	9082.08	709.67	Due to instalments.	Under preparation.
65	42-SB	7972.25	7972.50	—	—	do.
66	Hadda	5171.00	4889.00	282.00	Due to instalments.	Consigned.
67	46-SB	6435.00	6435.00	—	...	do.
68	47-SB	3904.00	3904.00	...	...	do.
69	58-SB	5953.50	5953.50	—	...	do.
70	115-SB	5210.25	5210.25	—	—	do.
71	53-SB	9525.50	9525.25	—	—	Under preparation.
72	54-SB	9302.50	9302.50	—	—	do.
73	Chak Jodh	4414.50	4414.50	—	—	Consigned.
74	101-SB	6484.00	3126.00	3358.00	Due to instalments.	Under preparation.
75	111-SB	4116.50	3084.75	1031.75	Due to instalments.	Consigned.
76	112-SB	3298.00	3298.00	—	—	Under preparation.
77	113-SB	7839.00	7693.66	145.34	Due to instalments.	do.
78	Asianwali	8564.50	8564.50	...	—	do.
79	45-SB	10086.75	10086.75	—	—	Consigned.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
80	117-SB	2802.00	2802.00	—	—	Consigned.
81	118-SB	6157.25	5360.00	797.25	Due to instalments.	do.
82	122-SB	6930.91	6930.91	—	—	do.
83	123-SB	2149.00	2149.00	—	—	do.
84	124-SB	7887.00	6692.00	1195.00	Due to instalments.	Under preparation.
85	125-SB	5570.00	5570.00	—	—	do.
86	101-NB	6484.00	3126.00	3358.00	Due to instalments.	do.
87	97-NB	3560.75	3560.75	—	—	Consigned.
88	89-NB	6231.79	4100.00	2131.79	Due to instalments.	Under preparation.
89	96-NB	5883.28	5883.28	—	—	do.
90	104-SB	6508.50	1150.00	5358.50	Due to instalments.	do.
91	108-SB	3616.50	3616.50	—	—	Consigned.
92	109-SB	6457.81	193.67	6264.14	Due to instalments.	Under preparation.
93	114-NB	The estate has been remanded, so the consolidation fee could not be assessed.				
94	108-NB	4892.03	4892.03	—	—	Consigned.
95	110-NB	2326.43	2326.43	—	—	do.
96	60-SB	7474.75	7471.75	—	—	Under preparation.
97	119-SB	3474.50	3474.50	—	—	Consigned.
98	48-SB	7021.50	7021.40	—	—	Under preparation.
99	120-SB	6466.00	6466.00	—	—	do.
100	125-NB	5835.75	5293.75	542.00	Due to instalments	Consigned.
101	128-NB	3413.50	3413.50	—	—	do.
102	129-NB	3467.47	3467.47	—	—	Under preparation.
103	126-SB	8699.50	8699.50	—	—	Consigned.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
104	139-SB	4566.25	4566.25	—	—	Consigned.
105	127-SB	5925.00	5925.00	—	—	do.
106	128-SB	4536.25	4536.25	—	—	do.
107	130-SB	6763.75	6763.75	—	—	do.
108	133-SB	7213.83	7213.83	—	—	do.
109	135-SB	6040.08	6040.08	—	—	do.
110	136-SB	6586.36	6586.36	—	—	do.
111	126-NB	6018.68	6018.68	—	—	do.
112	134-SB	6861.50	6266.13	595.37	Due to instalments	do.
113	117-NB	5098.75	5098.75	—	—	Under preparation.
114	123-NB	4860.00	4860.00	—	—	do.
115	124-NB	4860.00	4860.00	—	—	do.
116	64-SB	5022.75	4605.12	417.63	Due to instalments.	do.
117	140-SB	3845.00	3845.00	—	—	do.
118	141-SB	4218.94	705.00	3513.94	Due to instalments.	do.
119	133-NB	6066.59	6066.59	—	—	Consigned.
120	135-NB	6384.35	6384.35	—	—	do.
121	147/148-NB	8544.00	8544.00	—	—	Under preparation.
122	151-NB	9333.50	9364.50	69.00	—	do.
123	152-NB	9473.97	9473.97	—	—	Consigned.
124	141-NB	5872.60	5872.60	—	—	Under preparation.
125	134-NB	4890.91	4890.91	—	—	Consigned.
126	168/171-NB	12007.40	10638.40	1369.00	Due to instalments.	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
127	154-NB	5336.62	5336.62	—	—	Under preparation.
128	155-NB	4439.18	4439.18	—	—	Consigned.
129	157-NB	5825.00	5825.00	—	—	do.
130	160.NB	3806.70	3105.00	641.70	Due to instalments.	do.
131	159-NB	5786.25	5786.25	—	—	do.
132	163-NB	7598.50	6300.00	1298.50	Due to instalments.	do.
133	Jhed Viran	1513.98	1513.98	—	—	do.
134	Kamala	5044.16	5044.16	—	—	do.
135	Jamiatpur	3907.00	3907.39	—	—	do.
136	Chakbandi	1947.00	1947.00	—	—	do.
137	Thatta Hakima	3397.00	3397.00	—	—	do.
138	Megha Ara	4313.00	4313.00	—	—	do.
139	Jalla Bala	6041 00	6041.00	—	—	do.
140	Hayatwala	1436.00	1436.00	—	—	do.
141	Kudlathi Ara	6235.00	6235.00	—	—	do.
142	Doana Bilochan	1763.00	1763.00	—	—	do.
143	Chichoka	3523.00	3523.00	—	—	do.
144	Bandiwala	3229.00	3229.00	—	—	do.
145	Mubharekhan	8597.43	8597.43	—	—	do.
146	Khoor	1052.00	1052.00	—	—	do.
147	Jalla Zareen	4935.00	4935.00	—	—	do.
148	Kotla Wattni	3915.00	3915.00	—	—	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
149	Dhēro Sial	4028.00	4028.00	—	—	Under preparation.
150	Kot Mohd Yar	5421.00	5421.00	—	—	Consigned.
151	Sahiba	6965.50	6965.50	—	—	Under preparation.
152	Chohal	6955.25	6955.25	—	—	do.
153	Ahir Pateh Shah	1105.75	1105.75	—	—	Consigned.
154	Bohiwala	4375.00	4375.00	...	...	Under preparation.
155	Dhrah	6831.00	6831.00	...	...	do.
156	Mohdwala	502.50	502.50	...	...	do.
157	Thatta Sikandari.	4662.00	4662.00	...	...	do. do.
158	Vijh	18159.00	18159.00	...	...	do.
159	Jara	12709.50	12709.50	...	...	do.
160	Yarwala	6437.25	6437.25	...	...	do.
161	Pir Babz	364.50	364.50	...	...	do.
162	Kot Shada	323.23	323.23	...	...	do.
163	Hindwan	12225.00	12225.00	...	...	do.
164	Sial Dholka	12594.00	12594.00	...	...	do.
165	Wadhuwala	9290.62	9290.62	...	...	do.
166	Sheikh	4539.00	4539.00	...	...	Consigned.
167	Hussain Shah.	Consolidation fee has not been assessed so far.				
168	Wadhi	do.				
169	Retri	do.				
170	Todarpur	1278.28	1278.28	...	...	Under preparation.
171	Sial Sharif	1478.25	1478.25	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
172	Dhool Kadhi.	7366.43	7366.43	...	...	Under preparation.
173	Dinpur Janubi.	2151.46	2151.46	...	...	do.
174	Bakka	650.00	650.00	...	...	do.
175	Sulki	3952.50	3952.50	...	...	do.
176	Azmatwala	3819.75	3819.75	...	...	do.
177	Arar	5070.00	5070.00	...	...	do.
178	Asalatwala	4916.25	4916.25	...	...	Consigned.
179	Vijoka	2955.00	2955.00	...	...	do.
180	Farooka	5836.00	5836.00	...	...	do.
181	Chitror	5917.22	5917.22	...	...	do.
182	Mangla	2802.25	2802.25	...	...	do.
184	Mir Ahmad	...	...	...	...	do.
185	Shergarh	...	...	...	...	do.
186	Naushera	5539.50	5539.50	...	...	do.
187	Jarola	6251.00	6251.00	...	...	do.
188	Kakrani	4669.00	4669.00	...	...	do.
189	Saliqa	4946.25	4946.25	...	...	do.
191	Okanwala	5002.00	5002.00	...	...	do.
192	Dilawar	9231.00	9231.00	...	...	do.
193	Baran	7515.00	7515.00	...	...	do.
194	Aqi	3242.00	3242.00	...	...	do.
195	Shadiwala	2769.25	2769.25	...	...	do.
196	Dhoolwala	3559.00	3559.00	...	...	do.
197	Galbana	7328.00	7328.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
198	Ahli Kamboob.	8946.37	8946.37	...	...	Under preparation.
199	Sajoka	12918.00	12918.00	...	...	do.
200	Thatti Yaro	...	...	...	...	do.
201	Jagir	3211.00	3211.00	...	...	do.
202	Mohabpur	5766.00	5766.00	...	...	Consigned.
203	Thatti Jalal	16966.50	16966.50	...	...	Under preparation.
204	Badar Bhon	2337.75	2337.75	...	...	do.
205	Thatti Said			...	...	do.
206	Shamir	2380.25	2380.25	...	...	do.
207	Fatehwala	5587.87	5587.87	...	...	do.
208	Sheikh Jalil	5175.50	5175.50	...	...	do.
209	Baggey	3726.25	3726.25	...	...	do.
210	Thatti Sahbzada.	2959.50	2959.50	...	...	do.
211	Rabana	10612.75	10612.75	...	...	do.
212	Panjpeer	2295.65	2295.65	...	...	do.
213	Naurangwala.	4593.00	4593.00	...	...	do.
214	Nathuwala	2820.00	2820.00	...	...	Consigned.
215	Jhok Ahmadyar.	1325.00	1325.00	...	...	do.
216	Dinpur Shumali.	855.00	855.00	...	...	do.
217	Muzaffarabad.	4874.00	4874.00	...	...	do.
218	Noon Jagir	2072.50	2072.50	...	...	do.
219	Icchar	9744.00	9744.00	...	...	do.
220	Kotla Sayedan.	9658.50	9658.50	...	...	Under preparation.
221	Sherpur	1377.00	1377.00	...	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
222	Haveli	2799.00	2799.00	...	...	Will be consigned in Sept. 1967.
223	Sultanpur	5498.09	5498.09	...	...	Consigned.
224	Muzaffar	1536.00	1536.00	...	...	do.
225	Thatti Muzalam.	9108.00	9108.00	...	...	do.
226	Chakrala	10658.00	10658.00	...	...	do.
227	Hukampur	1811.50	1811.00	...	...	do.
228	Haripur	2176.50	2176.50	...	...	do.
229	Rahman Abad.	1124.00	1124.00	...	...	do.
230	Sabowal	3944.00	3944.00	...	...	Under preparation.
231	Chak Jhawarian.	482.04	482.04	...	...	do.
232	Khurshid	5346.00	5346.00	...	...	do.
233	Kotli Awan	5346.00	6346.00	...	...	do.
234	Ghangowal	11506.50	11506.50	...	...	do.
235	Sada Kamboh.	7650.00	7650.00	...	...	Due in Sept. 1967.
236	Saidal	2521.50	2521.50	...	...	do.
237	Kudlathi Kadi	2565.50	2565.50	...	...	Under preparation.
238	Koot Maghrib	7146.00	7146.00	...	...	do.
239	Bharath	Remanded.				
240	Chak Musa	2565.00	2565.00	...	...	Due in Sept. 1967.
241	Kawanroli	1344.00	1344.00	...	...	do.
242	Birbal	6802.50	6802.50	...	...	do.
243	Lakhian	Not assessed so far.				
244	Buslana	4251.00	4251.00	...	...	Due in Sep. 1967.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation
		Assessed	Recovered			
245	Kakewala	6616.88	6616.88	...	...	Under preparation.
246	Naliwala	212.00	212.00	...	...	Consigned.
247	Talokar Janubi.	3310.00	3310.00	...	...	do.
248	Pindi Janubi.	3010.00	3010.00	...	...	do.
249	Jabi Janubi	6009.00	6009.00	...	...	do.
250	Arekpur	1291.00	1020.00	271.00	...	do.
251	Jalalpur	6986.00	6986.00	...	...	do.
252	Darawi	12590.00	12590.00	...	...	do.
253	Nara Janubi.	4865.00	4865.00	...	...	do.
254	Chanki Janubi.	6009.00	5600.00	409.00	...	do.
255	Kund Janubi.	10918.19	8088.18	2930.00	...	do.
256	Chan	38561.49	18772.00	19789.49	...	do.
257	Palohan	7274.00	6137.50	1136.50	...	do.
258	Waheer Janubi.	9225.89	2684.44	6541.45	...	do.
259	Shawala	12001.00	11683.25	317.75	...	do.
260	Mangoor	4792.00	4792.00	...	...	do.
261	Kurpalka	10295.00	10295.00	...	...	do.
262	Thatti Kalrani.	1800.40	1060.00	740.40	...	do.
263	Ferrpur	500.00	500.00	...	...	do.
264	Burama	23403.00	23403.00	...	...	do.
265	Mohd Shah.	5260.29	5260.29	...	...	do.
266	Rangpur Kadhi.	4969.00	4774.00	145.00	...	do.
267	Dhupsari	7245.00	6400.00	845.00	...	do.

Serial No.	Name of village finalized	Consolidation fee		Arrears outstanding	Reasons for non-recovery.	Misal Haqiats prepared or not with reasons for non-preparation.
		Assessed	Recovered			
268	Shah Ajmal	1305.00	1305.00	...	...	Consigned.
269	Nari Janubi.	21725.00	21725.00	...	...	do.
270	Thatti Ghanera.	5671.00	5671.00	...	...	do.
271	Aino	13994.95	13994.95	...	...	do.
272	Haveli Chiragh	9420.00	9420.00	...	...	do.
273	Langerwala	10647.00	10647.00	...	...	do.
274	Shergarh	16087.50	16087.50	...	...	do.
275	Gunjial	17832.96	16214.38	1618.58	Due to instalments	do.
276	Adhi Kot	49023.00	42132.95	6890.05	do.	do.
277	Pelowains	Fee not assessed		Will be prepared in		Rabi 1968.
278	Jharkal	Fee not assessed		do.	do.	do.
279	Lukku	52586.76	22340.00	30246.75	Due to instalments	Consigned.
280	Lal Hussain.	Remanded.				
281	Sheikhu	Remanded.				
282	Burhan	Remanded.				
283	Hardoghagh.	Remanded.				
284	Sidha.	Remanded.				
285	Baryana	2943.75	2640.00	303.75	Due to instalments.	Due in Sept. 1967
286	Hayatpur	4506.75	4003.00	503.75	do.	do.
287	Muradwala	6146.62	6146.62	...	...	do.
288	Barahmwala	1999.50	1999.50	...	...	do.
289	Madan	1188.00	900.00	288.00	Due to instalments.	Due in Sept. 1967.
290	Dhingrala	5457.00	3745.00	1712.00	do.	do.
291	Syed Kohna.	1387.87	...	1387.87	Assessed recently.	do.
292	Menwains	7251.37	...	7251.37	do.	Due in
293	Chahh Khana.	6094.50	...	6094.50	do.	Sept. 1968. do.
294	Badeen	Fee not yet asssessed.				
295	Kotmamiana.	7576.50	4000.00	3576.50	Due to instalments.	do.
296	Chhani Mohammad Qazi.	5257·13	...	5257.13	Assessed recently.	do.

STATEMENT "B"

Statement showing the names of villages where Consolidation work is still to be completed in Lyallpur and Sargodha Districts.

Sargodha District

Sl. No.	Name of village.
1.	104/NB
2.	145/146/NB
3.	127/NB
4.	93/NB
5.	142/SB
6.	Dhudhi
7.	Dhakwan
8.	Rawal
9.	Kot Kamboh
10.	Chak Shakha
11.	Muhammad Tulla
12.	Sahiwal
13.	Kundan
14.	Kora
15.	Dhak
16.	Chandana
17.	Nali Janubi
18.	Aokhli Mohala
19.	Bajar Janubi
20.	Jamali
21.	Rahdari
22.	Girot
23.	Nurpur
24.	Ghaiwal
25.	Khamo Kuhna
26.	Ramdiana
27.	Ghous Mohdwala
28.	Mohriwal
29.	Bharth
30.	Bhabhra
31.	Miana Hazara
32.	Uddian
33.	Talibwala
34.	Jalla
35.	Rattapur
36.	Doda

Sl. No.	Name of village
37.	Lakseen
38.	Gurna
39.	Burkin
40.	Said Kuhna
41.	Gondpur

Lyallpur District.

1.	153/GB
2.	358/GB
3.	772/GB
4.	Ghotra Sargana
5.	Garh
6.	Malung
7.	Thatha Ismail
8.	32-GB
9.	26-GB
10.	41-JB
11.	54-JB
12.	64-JB
13.	66-JB
14.	70-JB
15.	86-JB
16.	119-JB
17.	159-RB
18.	188-RB
19.	233-RB
20.	201-RB
21.	250-RB
22.	251-RB
23.	252-RB
24.	258-RB
25.	259-RB
26.	263-RB
27.	293-GB
28.	75-GB
29.	76-GB
30.	80-GB
31.	85-GB
32.	87-GB
33.	92-GB
34.	130-GB

Sl. No.	Name of village.
35.	131-GB
36.	133-GB
37.	53-GB
38.	55-GB
39.	56-GB
40.	58-GB
41.	60-GB
42.	94-GB
43.	95-GB
44.	98-GB
45.	99-GB
46.	100-GB
47.	101-GB
49.	109-GB
50.	233-GB
51.	234-GB
52.	235-GB
53.	591-GB
54.	651-GB
55.	653-GB
56.	654-GB
57.	52-RB
58.	53-RB
59.	59-RB
60.	60-RB
61.	61-RB
62.	64-RB
63.	67-RB
64.	67-RB
65.	91-RB
66.	92-RB
67.	93-RB
68.	103-RB
69.	109-RB
70.	205-RB
71.	266-RB

APPENDIX III

(*Ref*: Starred Question No. 8458)

STATEMENT I.

(*a*) Details of Taccavi amounts so far placed at the disposal of the Commissioners.

			Rs.
1.	Peshawar	...	6,50,000
2.	D.I.Khan	...	5,05,000
3.	Rawalpindi	...	3,05,000
4.	Sargodha	...	5,70,000
5.	Lahore	...	4,45,000
6.	Multan	...	9,50,000
7.	Bahawalpur	...	4,50,000
8.	Khairpur	...	3,75,000
9.	Hyderabad	...	11,55,000
10.	Quetta	...	4,00,000
11.	Kalat	...	6,00,000
12.	Karachi	...	60,000
		Total	64,65,000

(*b*) Details of Taccavi Loans so far placed at the disposal of the Deputy Commissioners by the Commissioners :—

			Rs.
1.	Sargodha	...	2,20,000
2.	Lyallpur	...	40,000
3.	Jhang	...	1,50,000
4.	Mianwali	...	1,60,000
5.	Lahore	...	2,00,000
6.	Gujranwala	...	1,10,000
7.	Sheikhupura	...	1,05,000
8.	Sialkot	...	30,000
9.	Multan	...	3,95,900
10.	Sahiwal	—	2,36,800
11.	Muzaffargarh	—	80,500
12.	D.G.Khan	—	2,36,800

			Rs.
13.	Bahawalpur	—	1,25,000
14.	Bahawalnagar	—	1,45,000
15.	Rahimyarkhan	—	1,80,000
16.	Hyderabad	—	3,30,000
17.	Thatta	—	2,75,000
18.	Dadu	—	1,40,000
19.	Mirpur Khas	—	1,20,000
20.	Sanghar	—	55,000
21.	Quetta	—	90,000
22.	Zhob	—	85,000
23.	Loralai	—	70,000
24.	Sibi	—	95,000
25.	Chagai	—	20,000
		Total	36,95,000

STATEMENT II

1. *Terms and Conditions* :

(*i*) Applications for grant of taccavi loan are to be made orally or in writing in the form prescribed for the purpose in the Taccavi Acts/Rules applicable to the various regions. If made orally, it is to be recorded by the Revenue Officers in that form.

(*ii*) Agreement is to be executed in the form prescribed in the Taccavi Acts/Rules applicable to various regions.

(*iii*) (*A*) *Security under Land Improvement Loans Act XIX of 1883* :

(*a*) When the value of the applicants' interest in the land to be improved is sufficient to cover loan, no collateral security is required.

(*b*) When a loan is made to the members of a village community binding themselves jointly and severally, the personal security of the applicants, is required.

(*c*) In all cases not covered by (*a*) or (*b*) above, collateral security either real or personal is required. Movable property is rarely accepted as such security.

(*B*) *Security under Agriculturists' Loans Act XVII of 1958* :

Persons are required as security for the repayment of loan with interest, subject to the satisfaction of the officer granting the loan.

2. *Rate of Interest* :

Interest is charged at the rate fixed by the Provincial Government from time to time. The current rate of interest is six and a half per cent per annum.

3. *Time Limit for Repayment* :

Loans under Act XVII are repayable during the next harvest except the one advanced for the purchase of bullocks, which is repayable in the next four harvests. Loans under Act XIX are repayable after a period of two years and the repayment is completed in 20 harvests.

4. *Procedure for the Recovery* :

Repayment may be made either in person at the Tehsil Headquarters or through the Lambardar when the payment of Land Revenue is made. Overdue instalments of Taccavi Loans with interest, may be realized from the borrower or his surety as if they were arrears of land revenue due from him.

APPENDIX IV

(*Ref*: Starred Question No. 8570)

(۲۸ - ۳ - ۵۲)

نمبرشمار	نام کلیمنٹ	کلیم نمبر	تاریخ آمد کلیم	تاریخ کنفرم	رقبہ
۱	اللہ بخش ولد قادر بخش	۸۳۹	۱۱-۱۲-۵۰	۲۸-۳-۵۲	۵۸-۰
۲	سراج ولد غلام محمد	۳۱۷۹	,,	,,	۳۴-۰
۳	ابراہیم ولد سلطان	۱۱۱۸۸	,,	,,	۱۲-۰
۴	اسماعیل - ابراہیم پسران چراغ	۲۳۶۱	,,	,,	۸-۰
۵	علم دین ولد جمال	۹۸۳۲	,,	,,	۱۴-۰
۶	محمد شفیع ولد خیر دین	۷۸۰۸	,,	,,	۲-۹
۷	عبداللہ ولد نبی بخش	۹۷۳۳	,,	,,	۱۲-۰
۸	کرم دین ولد خیر دین	۳۱۸۱	,,	,,	۲۰-۹
۹	عالم ولد علم دین	۱۱۶۵۸	,,	,,	۱۴-۰
۱۰	فضل دین ولد سلطان	۱۵۳-۵۴	,,	,,	۲۷-۰
۱۱	ابراہیم ولد سردار خان	۲۴۲	,,	,,	۵۳-۳
۱۲	نوبہ ولد خیرو	۲۰۶	,,	,,	۳۳-۱
۱۳	سلیم ولد چھیتر	۲۴۵	,,	,,	۲۷-۳
۱۴	ابراہیم ولد مراد	۳۲۴	,,	,,	۵۰-۱۸
۱۵	کنول ولد محراب	۲۱۱	,,	,,	۸-۰
۱۶	لاڈ خان ولد محمد خان	۲۳۱	,,	,,	۶-۲
۱۷	نور بی بی زوجہ سلطان	۱۵۳۰۶	,,	,,	۱۴-۷

نمبرشمار	نام کلیمنٹ	کلیم نمبر	تاریخ آمد کلیم	تاریخ کنفرم	رقبہ
۱۸	سلطان ولد فتح خاں	۹۵-۹۷	,,	,,	۴۹-۱۵
۱۹	رحمانی ولد دھرے خاں	۲۰۷	,,	,,	۱۳-۲
۲۰	عبدالرحمٰن ولد شیر خاں	۷۷۰	,,	,,	۳۸-۰
۲۱	نول خاں ولد محراب	۲۰۹	,,	,,	۸-۰
۲۲	نواب ولد سردار خاں	۷۶۹	,,	,,	۲۴-۰
					۵۲۸-۹
۲۳	سمندر ولد محراب	۷۶۰	,,	,,	۴۰-۱۰
۲۴	یوسف ولد انور	۱۷۶۸	,,	,,	۱۰-۹
۲۵	اسماعیل ولد اسرار	۱۷۷۵	,,	,,	۲۰-۱۷
۲۶	کانٹو ولد مل خاں	۲۰۸	,,	,,	۹۲-۲
۲۷	نذری بیوہ محمود	۱۵۷۴۲	,,	,,	۴-۹
۲۸	بی بی - بیوہ مہندی	۷۰۷۵	,,	,,	۸۵-۱۸
۲۹	محمد علی ولد فرمان علی	۸۹۶	,,	,,	۱۳۴-۳
۳۰	فتح محمد ولد مہر دین	۱۲۷۱۹	,,	,,	۳۳-۰
					۴۲۰-۱۹

۹۸ ایکڑ

کل ۵۲۸-۹

۴۲۰-۱۴

۹۴۹-۸

کنفرم شدہ ۱۶-۶-۶۵

نمبرشمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۱-	کرم دین ولد قمر دین	۳۱۸۱	۱۰-۲-۳۹	۲۵-۱۳
۲-	ابراهیم ولد جمال	۱۱۱۸۸	۱۱-۱۲-۵۰	۱۲-۰
۳-	علم دین ولد جمال	۹۸۳۲	,,	۱۳-۰
۴-	وهاب دین ولد جمال	۹۹۲۳	۲-۳-۳۹	۱۳-۱۳
۵-	فضل ولد سلطان عالم	۱۵۳۵	,,	۲۸-۰
۶-	عبدالله ولد الهی بخش	۹۵۳۳	,,	۱۲-۰
۷-	شفیع ولد خیر دین	۷۸۰۸	,,	۱۶-۰
۸-	عالم ولد علم دین	۱۱۶۵۸	۹-۳-۳۹	۱۳-۰
۹-	بوٹا ولد الله دته	۲۱۹	۲۰-۱-۳۹	۱۸-۰
۱۰-	عبدالرحمان ولد اسماعیل	۲۰۸	,,	۸-۰
۱۱-	کرم دین ولد جامون	۲۸۱	,,	۸-۰
۱۲-	احمد دین ولد سندهی	۱۰۰۷۲	,,	۳۳-۰
۱۳-	عبدالرحمن ولد شرفاما	۷۷۰	,,	۲۶-۰
۱۴-	کبیر ولد بیرے خان	۷۷۳	۲۵-۱-۳۹	۶۲-۲
۱۵-	ابراهیم ولد سردار	۲۳۳	,,	۳۹-۱۳
۱۶-	کنول ولد سراتیا	۲۱۱	۷-۱۱-۵۱	۲۳-۰
۱۷-	سلیم ولد چهتر	۲۳۵	۶۰-۱-۳۹	۲۷-۳
۱۸-	ابراهیم ولد امراؤ	۳۲۳	,,	۱۱-۶
۱۹-	لاؤ ولد محمد خان	۲۳۱	,,	۷-۱
۲۰-	محمد علی ولد قرمانی	۸۹۶	۱۱-۱۲-۵۰	۲۷۱-۱۰

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۲۱-	امیر ولد بھورا	۴۹۱۷	۱۱-۲-۵۰	۴۴-۱۶
۲۲-	اسلم ولد محمد علی	۸۹۸	۲۴-۱-۴۹	۳۰-۰
۲۳-	سلطان ولد فتح خان	۹۵	۱۸-۱-۴۹	۱۵-۱۵
۲۴-	نور بی بی زوجہ سلطانی	۱۵۳۰	,,	۱۳-۱۱
۲۵-	نولی ولد بھورا	۴۶۹	۲۰-:-۴۹	۲۴-۰
۲۶-	مرزا منور بیگ	۹۹۶۹	۱۵-۴-۴۹	۵۴-۱۱
۲۷-	مرزا احمد احمد بیگ	۹۹۷۱	۲۳-۶-۵۹	۵۲-۱۰
۲۸-	احمد علی ولد محمد علی شیخ	۱۱۳۸-۳۹	۷-۲-۴۹	۱۴۴-۱
۲۹-	حسین بخشن ولد سپاہی	۱۰۶۷۱	,,	۲۵-۹
۳۰-	عبدالرحمن ولد سلطان بخشن	۳۱۷۸	۷-۲-۴۹	۱۰-۰
۳۱-	عبدالعزیز ولد سلطان بخشن	۳۱۷۶	,,	۱۰-۰
۳۲-	عبدالکریم ولد ابراھیم	۳۱۷۵	,,	۱۰-۰
۳۳-	عبدالمجید ولد احمد علی	۲۴۷۱	۱۹-۱۲-۵۰	۴۸-۱۸
۳۴-	چراغ بی بی دختر شادی	۵۹۴۹	۱۳-۲-۴۹	۵۹-۰
۳۵-	شفاعت ولد سلطان	۱۰۸	۱۸-۱-۴۹	۲۳۰-۸
۳۶-	اسماعیل ولد خیر دین	۳۷۵۸	۱۴-۱-۵۱	۱۶-۰
۳۷-	جل محمد ولد کریم	۴۵۰۳	,,	۲۹-۱۰
۳۸-	ماھی بیوہ فضل دین	۷۰۸۵	۱۴-۱۱-۵۱	۹-۱۱
۳۹-	فتح محمد ولد محمد دین	۱۲۷۱۹	۱۳-۴-۴۹	۱۳-۰
۴۰-	چراغ ولد سلطان بخشن	۱۲۷۲۱	۲۳-۴-۵۱	۳۲-۰
۴۱-	طالعاں بیوہ اللہ بخشن	۱۲۷۲۱/۱	,,	۲۶-۰

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۴۲-	نذر بی دختر محمد	۱۵۷۴۲	۱۸-۲-۵۰	۴-۰
۴۳-	محمد ولد محراب	۷۷۹	,,	۵۸-۱۰
۴۴-	سراج ولد ابراهیم	۱۴۳۲۹	۱۹-۹-۴۹	۴-۰
۴۵-	عنایت ولد خیر دین	۳۱۸۲	,,	۵۸-۰
۴۶-	فضل ولد خیر دین	۳۱۸۲	,,	۵۸-۰
۴۷-	کرم بخش ولد قطب	۵۹۴۹/۵۰	,,	۳۰-۰
۴۸-	مہر سنگھ ولد چودھا	۳۲۸۷	,,	۳۴-۹
۴۹-	رشید ولد فیروز	۶۰۰۵	,,	۸-۰
۵۰-	رحیم بی‌بی دختر فضل	۱۴۸	۱۹-۱-۴۹	۳۶-۰
				۱۰۵۱-۷۱
	کنفرم شدہ ۱۳-۲-۶۵			
۵۱-	غلام محمد ولد اللہ دین	۱۲۷۲۳	۱۳-۲-۵۶	
۵۲-	بشیر ولد ابراهیم	۱۶۳۱	۲۰-۴-۴۹	۳۹-۱۴
۵۳-	چھوٹا ولد مالے خان	۱۶۵۹	,,	۳۱-۸
۵۴-	شریف ولد ابراهیم	۱۶۵۸	,,	۱۲-۹
۱۲/۱۴-	گوجر ولد نکچہ	۷۲۶۸	۱۱-۱۱-۵۴	۱۲-۰
۱۳/۱۵-	بھورا ولد نکچہ	۷۳۲۴	,,	۱۸-۰
۱۶/۱۶-	مانڈہ ولد عمدہ	۱۵۰۱	۳۱-۱-۴۹	۲۸-۹
۱۷/۱۷-	گرگلا ولد عمدہ	۱۴۹۸	,,	۲۴-۱۷
۱۸/۱۸-	اسماعیل ولد پھول	۱۴۹۴	,,	۵۱-۰
۱۹/۱۹-	سیدیو ولد متبول	۱۴۹۰	,,	۵۰-۰

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۲/۱۸-	رنمل ولد تہلی	۱۵۰۳	۱۳-۱-۵۴	۵۲-۰
۲/۱۹-	ماید ولد سواجمل	۱۴۹۳	۱۷-۱۰-۵۴	۴-۰
۲/۲۴-	نور حمد ولدھنداوپ	۶۴۴	۱۰-۱۲-۴۹	۲۰-۰
				۳۸۲-۵
۵۵-	نظر ولد خانو	۱۲۲۱	۴۸-۰	۱۶-۲-۵۶
۵۶-	محمد ولد عنوص	۲۴۹۱	۸-۰	,,
۵۷-	عزیز ولد جواھر	۱۴۷۸	۳۸-۲	,,
۵۸-	یوسف ولد امراؤ	۱۷۷۸	۳۹-۰	,,
۵۹-	رحیم ولد بشیر	۶۰۵۴	۲۶-۰	,,
۶۰-	خدا بخش ولد حیات	۳۳۳	۲۶-۰	,,
۶۱-	رحیم ولد سلطان	۳۱۷۷	۱۰-۰	,,
۶۲-	ابراھیم ولد چاندا	۲۳۴	۸-۰	,,
۶۳-	عبداللہ ولد سائحت	۴۶۹	۳۵-۱۴	,,
۶۴-	بوٹا ولد سوھن	۶۱۳۳	۲۸-۰	,,
۳/۶۵-	کالے خان ولد لاؤ خان	۲۳۲	۷۷-۱۸	,,
۵/۴-	گوگا بیوہ بخشی	۱۵۴۵	۳۹-۸	,,
۲/۵-	شیرا ولد باجہ	۱۶۴۹	۸-۰	,,
۷/۶-	بدھو ولد نورو	۳۸۷۱	۴۷-۴	,,
۹/۷-	جھینگا ولد بھوبو	۷۰۸۰	۲۰-۰	,,
۱۰/۸-	لیلا ولد باگیمل	۱۵۲۴	۲۴-۴	,,

نمبرشمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۹/۱۱-	ہاتو بیوہ ابراہیم	۱۶۲۴	۲۶-۴	۱۶-۲-۵۶
۱۰/۲-	بھونٹر ولد مہربخش	۷۰۸۲	۲۶-۱۴	,,
۱۱/۱۳-	مجید ولد دل شیر	۱۶۱۷۶	۵۲-۱۴	,,
			۵۸۸-۱۶	

کل ۲۹۸ ایکڑ

کنفرم شدہ ۱۳-۲-۵۹ موضع کوٹ رائے بوٹا مل تحصیل قصور

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۱-	سراج ولد غلام	۳۱۷۹	۱۱-۱۲-۵۰	۳۰-۹
۲-	اسماعیل ولد چراغ	۲۳۶۱	,,	۷-۰
۳-	لاب ولد فقیریا	۲۳۹	,,	۲۲-۰
۴-	اللہ بخش ولد قادر بخش	۸۳۹	,,	۵۹-۰
۵-	کرم دین ولد خیر دین	۹۸۳۴/۴۱۸۱	,,	۲۱-۱۳
۶-	ابراہیم ولد سما	۱۱۱۸۸	,,	۱۲-۰
۷-	علم دین ولد جما	۹۸۳۲	,,	۱۴-۰
۸-	صاحب دین ولد جما	۹۹۲۳	۲-۴-۴۹	۱۴-۰
۹-	فضل محمد ولد سلطان	۱۵۳	,,	۲۸-۲
۱۰-	عبداللہ ولد الٰہی بخش	۹۱۳۳	,,	۱۲-۰
۱۱-	محمد شفیع ولد خیر دین	۷۸۰۸	,,	۲۲-۰
۱۲-	عالم ولد علم دین	۱۱۶۵۸	۹-۴-۴۹	۱۶-۰
۱۳-	بوٹا ولد اللہ دتہ	۲۱۹	۲۰-۱-۴۹	۱۸-۰

نمبرشمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۱۴-	عبدالرحمٰن	۲۰۸	۲۰-۱-۴۹	۸-۰
۱۵-	کرم دین ولد صابر	۲۸۱۰	,,	۸-۰
۱۶-	عبدالرحمٰن ولد شیر	۷۷۰	,,	۲۶-۰
۱۷-	نواب ولد سردار	۷۶۹	,,	۲۰۳-۳
۱۸-	کبیر ولد ہیرے خان	۷۷۳	۲۵-۱-۴۹	۶۸-۰
۱۹-	ابراہیم ولد سردار	۲۴۴	,,	۵۵-۱۶
۲۰-	کنول ولد نواب	۲۱۱	۷-۱۱-۵۹	۲۵-۱۰
۲۱-	سلیم ولد چیتر	۲۴۵	۲۰-۱-۴۹	۲۹-۱۳
۲۲-	ابراہیم ولد امراؤ	۳۲۴	,,	۶۷-۱۰
۲۳/۲۴-	لاڈ خان ولد محمد خان	۲۳۱	,,	۱۱-۱۲
۲۵-	محمد علی ولد فرمان علی	۸۹۶	۱۱-۱۲-۵۰	۲۶۳-۱۷
۲۶-	امیر ولد نورا	۴۹۱۷	,,	۴۶-۱۶
		۱۱۰۰-۱		
۲۷-	ابراہیم ولد محمد علی	۸۹۸۵	۲۴-۱-۴۹	۳۲-۶
۲۸-	سلطان ولد فتح خان	۹۵	,,	۵۲-۱۵
۲۹-	نور بی‌بی زوجہ سلطان	۱۵۳۰۶	,,	۱۳-۱۱
۳۰-	اتول ولد محراب	۴۶۹	۲۰-۱-۴۹	۲۳-۱۲
۳۱-	نوبا ولد ہرا	۲۰۶	۱۵-۳-۴۸	۳۷-۱۴
۳۲-	چراغ بی‌بی دختر شادی	۵۹۴۴	۱۳-۲-۴۹	۶۳-۰
۳۳-	بی‌بی بیوہ فضل دین	۷۰۸۵	۱۴-۱۱-۵۱	۵۸-۴
۳۴-	حمیدہ بیگم مرزا	۹۹۷۳	شامل شمار ۳۶	

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۳۵-	محمد احمد بیگ مرزا	۹۹۷۱		۵۷۷-۳
۳۶-	کرنل منور بیگ	۹۹۶۵		۶۶۴-۸
۳۷-	شفاعت احمد ولد سعید	۱۰۲	۱۸-۱-۴۹	۲۵۴-۸
۳۸-	احمد علی ولد محمد علی	۱۱۳۹،۱۱۳۸	۷-۲-۴۹	۱۳۸-۱۱
۳۹-	عبدالرحمٰن ولد سلطان بخش	۳۱۷۸	,,	۱۰-۰
۴۰-	عبدالکریم ولد ابراهیم	۳۱۷۵	,,	۱۰-۰
۴۱-	عبدالعزیز ولد سلطان بخش	۳۱۷۶	,,	۱۰-۰
۴۲-	اسماعیل ولد خیر دین	۷۸۰۸	۱۴-۱-۵۱	۲۲-۰
۴۳-	جان محمد ولد کرم بخش	۴۵۰۳	,,	۲۹-۱۰
۴۴-	فتح محمد ولد الله دین	۱۲۷۱۹	۱۳-۴-۴۹	۳۲-۰
۴۵-	چراغ دین ولد میران بخش	۱۲۷۲۱	۲۳-۴-۵۱	۳۲-۰
۴۶-	طالعه بیوه میر بخش	,,	,,	۲۶-۰
۴۷-	عبدالرحمٰن ولد سبوط	۴۶۹	,,	۴۱-۱۴
۴۸-	رحیم بی‌بی دختر فضل	۱۴۸	,,	۲۸-۱۶
۴۹-	بشیر احمد ولد ابراهیم	۱۶۸۱	۲۰-۴-۴۹	۶۳-۱
۵۰-	نذر بی دختر محمد	۱۵۷۶۲	۱۸-۴-۴۹	۴-۰
				۲۲۲۳-۱۳
۵۱-	محمد امین ولد احمد علی	۲۱۳۵		۱۹-۹
۵۲-	احمد سعید ولد احمد علی	۱۲۵		۱۳-۰

نمبر شمار	نام کلیمنٹ	نمبر کلیم	آمد	رقبہ
۵۳-	عبدالمجید ولد رحمت علی	۲۴۷۱	۱۹-۱۲-۵۰	۳۸-۱۸
۵۴-	عبدالرحیم ولد سلطان بخش	۳۱۷۷	۲۰-۱-۴۹	۱۰-۰
۵۵-	لاڈ خان ولد محمد خان	۲۳۲	۲۰-۱-۴۹	۱۲۶-۷
				۲۱۷-۱۴

کل ۳۶۶ ایکڑ دستخط بحروف اردو

سال ۵۰ کے بعد کوئی آمد رجسٹر نہیں ہے بلکہ فردات حقیت سے تاریخ حاصل کی گئی ہے -

تفصیل رقبہ مابعد کنفرمیشن مورخہ ۱۳-۲-۵۹

کل رقبہ غیر مسلم	الاٹ شدہ	بقایا
۳۹۴	۳۶۶	۲۸ ایکڑ

دستخط بحروف اردو

فہرست حقداران جن کے کلیم فارم سال ۱۹۲۹ء میں موصول ہوئے اور سال ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۶ء میں رقبہ کنفرم ہوا - جو کہ مورخہ ۳-۲-۵۹ کو بقایا رہ گیا تھا - (۲۸ ایکڑ)

نمبر شمار	نام حقدار	کلیم فارم نمبر	رقبہ
۱-	لاڈ خان ولد محمد خان	۲۳۲	۱۳ ایکڑ
۲-	حمیدہ بیگم والدہ منوربیگ کرنل	۹۹۷۲	۵ ,,
۳-	جلیل ولد فقیریا میو	۲۶۵۹	۲ ,,

نمبر شمار	نام حقدار	فارم کلیم نمبر	رقبہ	
۴-	ابراهیم ولد چراغ	۲۳۶۰	۱	ایکڑ
۵-	اسماعیل ولد چراغ میو	۲۳۶۷	۱	,,
۶-	نور محمد ولد چندو میو	۶۴۴	۲	,,
۷-	عبدالرحیم ولد دلشیر میو	۷۰۵۴	۱	,,
۸-	سراج ولد ابراهیم	۱۵۳۲۹	...	,,
۹-	عزیز ولد صابر	۱۴۷۸	...	,,
۱۰-	عبدالمجید ولد رحمت علی	۲۴۷۱		
۱۱-	موسیٰ ولد رتی میو	۲۴۷۲	۱	,,
		۱۵۴۵	۲	,,
			۲۸	ایکڑ

اب کوئی گنجائش رقبہ نہیں ہے۔

دستخط پٹواری

APPENDIX V

(*Ref*: Starred Question No. 8854)

نقل از قبض‌الوصول موضع کاکی تحصیل صوابی ضلع مردان

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم تاریخ تقسیم
۱-	صاحب گل عبدالحسن پسران میر اسلم صاحب برابر مالکان ساکن دیه	۱۶۳۵-۲۱ ۲۱-۷-۶۷
۲-	محب‌الله ولد امیرالله مالکان ساکن دیه	۵۲۶٬۶۲ ایضاً
۳-	دته امیر ولد سید امیر مالکان ساکن دیه	۶۲۶٬۲۸ ,,
۴-	بیزاد ولد آزاد خان مالکان ساکن دیه گل شاه ولد علیم شاه	۳۵۰٬۰۸ ,,
۵-	فرید خان یاسین خان حاکم خان پسران شاه مدار	۳۲۲٬۲۰ ,,
۶-	مراد خان ولد حامدار خان وغیره	۴۱۸٬۸۶ ,,
۷-	مسماة قیصر بیوه شاه محمد	۳۸۶٬۶۴ ,,
۸-	دینا خان ولد زربار	۶۴٬۴۴ ,,
۹-	سکندر خان ولد سید حسین	۵۲۴٬۶۲ ,,
۱۰-	واصل خان ولد بابر خان وغیره مرتهنان و مالکان	۸۷٬۸۸ ,,
۱۱-	سردار خان ولد خاهنوا	۱۷۵٬۵۴ ,,
۱۲-	مسمات حیات نور بیوه خاهنوا	۲۶۳٬۳۱ ,,
۱۳-	دیان عمر ولد میر حسن	۵۲۶٬۶۲ ,,
۱۴-	دین خان ولد سمندر خان	۸۷٬۷۷ ,,
۱۵-	عمران ولد مران	۸۷٬۷۷ ,,
۱۶-	جمیل خان ولد خان محب خان	۹۷٬۷۷ ,,
۱۷-	اکبر خان ولد علیل	۳۴۸٬۸۰ ,,
۱۸-	تاج محمد خان نور محمد خان پسران سترانخان	۱۳۱۱٬۵۵ ,,
۱۹-	حصه شاملات دیه	۷۷۶٬۲۵ ,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۲۰-	عبدالرزاق عبدلقیوم پسران فضل حق	۳۸۶۰۶۴	۶۷-۷-۲۱
۲۱-	حمواز خان ولد گل خان	۶۶۰۰۰۳	,,
۲۲-	حبیب‌الله زبیرالله وغیره پسران عبدالله خان	۳۳۵۰۰۰	,,
۲۳-	قلندر خان ولد منیر	۳۵۰۵۰۹۰	,,
۲۴-	آزاد میر ولد محمد امیر سید میر صاحب مدرسه	۱۷۵۰۵۳	,,
۲۵-	شاملات دیه	۴۰۳۱	,,
۲۶-	شیر محمد خان ولد شیور	۶۴۳۰۴۱	,,
۲۷-	حیات گل	۸۹۰۰۸	,,
۲۸-	محمدرسول ولد شاه رسول	۶۴۰۴۴	,,
۲۹-	منی الله ولد صاحب‌حق	۱۶۱۰۱۰	۶۷-۳-۲۲
۳۰-	گوجر خان ولد صوبا خان	۳۸۱۰۳۸	,,
۳۱-	قلندر خان ولد مجاهد خان	۹۵۹۰۰۲	,,
۳۲-	حاصل خان ولد جابر خان	۳۱۰۵۰	,,
۳۳-	آزاد میر ولد محمد امیر وغیره	۸۷۷۰۷۲	,,
۳۴-	جان نبی ولد هاشم خان	۳۶۸۰۸۶	,,
۳۵-	محمد سردار ولد اکبر خان	۶۴۰۴۴	,,
۳۶-	فردوس و سعید الله خان حاکم‌خان زرالله‌خان پسران عبدالله خان	۱۶۱۰۱۰	,,
۳۷-	گل محمد ولد سید محمود	۳۲۰۲۲	,,
۳۸-	امیر جنگ ولد حضرت گل وغیره	۶۴۰۴۴	,,
۳۹-	سبحان شاه ولد حسین شاه	۱۱۵۰۰۰	,,
۴۰-	غلام میر - محمد حیدر پسران غلام قادر	۴۱۵۰۵۲	,,
۴۱-	شیرخان ولد یار خان هراول خان ولد مدت خان	۶۳۹۰۰۶	,,
۴۲-	فرید الله ولد امیر الله	۳۲۰۲۲	,,
۴۳-	عزیزالرحمان ولد محمد انور	۳۲۰۲۲	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۴۴-	خان میر محمد امیر پسران خاهنوا	۵۰۸٬۸۶	۲۲-۳-۶۷
۴۵-	شیر محمد خان ولد شیر دل خان	۱۰۵۰٬۲۴	,,
۴۶-	شیرافضل خان ولد شیر دل خان	۵۲۶٬۶۲	,,
۴۷-	والداد خان نوادر خان پسران سمندر خان	۱۷۵٬۵۴	,,
۴۸-	تاج محمود ولد سید محمود	۵۲۶٬۶۲	,,
۴۹-	محمد انور ولد منیر حسین	۱۷۵٬۵۴	,,
۵۰-	حلیم خان ولد یاور خان	۱۷۵٬۵۴	,,
۵۱-	الف خان ولد اکبر خان	۱۷۵٬۵۴	,,
۵۲-	جامداد خان ولد هاشم علی خان	۹۳٬۱۹	,,
۵۳-	شیرالله ولد همراله	۶۴٬۴۴	,,
۵۴-	زیاد خان ولد ولی خان	۲۳۰٬۰۰	,,
۵۵-	امیر محمود ولد محی‌الدین وغیره	۱۷۵۵٬۴۵	,,
۵۶-	محمد امین ولد حیدر خان	۲۸۹٬۹۳	,,
۵۷-	گل محمود ولد سید محمود	۱۷۵٬۵۴	,,
۵۸-	محمد انور ولد فضل الدین وغیره	۱۷۵٬۵۴	,,
۵۹-	شیر باز ولد عالم خان	۸۷٬۷۷	,,
۶۰-	حکمت خان ولد ستارا خان	۱۰۵۳٬۲۸	,,
۶۱-	ابراهیم ولد محمد میر خان		
۶۲-	ابراهیم ولد وغیره پسران سمندر خان	۱۶۷۶٬۸۶	,,
۶۳-	میراث خان ولد حاتم خان	۵۲۶٬۶۲	,,
۶۴-	وزیر خان ولد سمندر خان	۸۷٬۷۷	,,
۶۵-	شاد حسین ولد میر حسن	۲۵۸٬۷۵	,,
۶۶-	گل زمان ولد خان	۴۳۸٬۸۵	,,
۶۷-	سید محمود ولد محی الدین	۶۴٬۴۴	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۶۸-	محمد عمر - سید عمر - محمد انور - میاں عمر پسران میر حسن وغیرہ	۲۴۲۰۸۴	۲۲-۴-۶۷
۶۹-	عبد اللہ جی - میاں جی پسران حضرتجی	۱۴۶۳۰۲۵	۲۳-۷-۶۷
۷۰-	عبدالاکبر - نور اکبر پسران نورحسن	۴۴۵۰۵۰	,,
۷۱-	غریب اللہ ولد امیر الدین	۹۶۰۶۶	,,
۷۲-	خان میر محمد امیر پسران خان ہنوا	۲۹۰۰۳۱	,,
۷۳-	تاج محمد خان - نور محمد خان پسران شیریں خان وغیرہ	۳۲۳۰۷۶	,,
۷۴-	شیر افضل خان ولد شیر دل خان وغیرہ	۱۷۰۰۸۴	,,
۷۵-	سید علی ولد وصف شاہ	۳۲۸۰۲۶	,,
۷۶-	محمد عمر ولد میر حسن	۵۲۶۰۶۲	,,
۷۷-	رحمداد خان ولد آزرد خان	۱۴۸۰۴۲	,,
۷۸-	بیزاد خان ولد آزرد خان	۶۳۲۰۵۰	,,
۷۹-	محمد امین ولد حیدر خان وغیرہ	۱۰۳۰۴۲	,,
۸۰-	محمد حسین ولد میر حسن	۷۰۰۰۱۴	,,
۸۱-	عظیم خان ولد فیروز خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۸۲-	ذکر خان ولد شہباز خان وغیرہ	۸۷۰۷۷	,,
۸۳-	صوبے خان ولد امیر اللہ خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۸۴-	شیر بہادر ولد قلندر	۸۷۳۰۷۲	,,
۸۵-	حکیم خان فتح اللہ پسران سعد اللہ	۵۲۶۰۶۲	,,
۸۶-	عبدا لمتین ولد حیدر خان وغیرہ	۴۳۸۰۸۵	,,
۸۷-	جمیل خان جہان زیب خان گل زیب خان پسران عزت خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۸۸-	سید عمران ولد کمال	۸۷۳۰۷۲	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۸۹-	سعید الزمان پیر محمد خان فقیر محمد خان پسران مہر زمان خان	۲۳۰۰۰۰	۲۳-۷-۶۷
۹۰-	محبوب خان ولد امیر اللہ	۱۷۵۰۵۴	,,
۹۱-	میر زمان خان ولد خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۹۲-	علی اکبر ولد محمد اکبر	۸۳۴۰۷۹	,,
۹۳-	عبد الاکبر ولد محمد اکبر	۵۷۱۰۳۳	,,
۹۴-	حلیم شاہ ولد داور خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۹۵-	محبوب شاہ ولد دراز خان	۱۷۵۰۵۴	,,
۹۶-	عثمان شاہ ۔ لقب شاہ پسران دلاور خان	۷۰۲۰۱۶	,,
۹۷-	میرا گل ولد غلام محمد	۴۳۸۰۸۵	,,
۹۸-	حضرت اللہ ولد جمعہ خان	۶۱۶۰۳۹	,,
۹۹-	نور داد خان ولد آزرد خان	۶۱۴۰۳۹	,,
۱۰۰-	عباس خان ولد محمود خان	۴۳۸۰۸۵	,,
۱۰۱-	تاج گل ولد حسنا گل وغیرہ	۲۶۰۰۸	,,
۱۰۲-	میرور خان ولد عالم خان وغیرہ	۲۸۹۰۹۸	,,
	میزان	۴۳,۴۷۴۰۶۸	

نقل از قبض الوصول موضع بارہ تحصیل صوابی ۔ ضلع مردان

۱-	گلداد ۔ رحیم داد ۔ مولا داد ۔ یا داد زرداد ۔ بحصہ نصف بیرزاد ولد علی اکبر نصف مکان ساکن دیہ	۷۶۰۸۱	۷-۸-۶۷
۲-	عبدالجبار ولد امیر اعظم وغیرہ وغیرہ	۱۵۳۰۶۲	,,
۳-	شیر خان ۔ ایوب خان پسران شاہ رسول	۱۷۸۰۳۴	,,
۴-	شیر خان ولد سید رسول ۔ شیر خان ایوب خان پسران شاہ رسول	۱۱۵۰۲۲	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۵-	محمد امیر ولد غلام رسول	۴۲۲۰۳۶	۷-۸-۶۷
۶-	عنبر شاہ ولد سالار خان	۲۳۰۰۴۳	,,
۷-	بہادر شاہ - سید گل مرزا خان پسران سمندر خان	۱۱۵۰۲۲	,,
۸-	عمر فاروق حبیب الرحمان پسران صلاح الدین	۲۳۰۵۵	,,
۹-	محمد اکبر ولد جمعہ خان وغیرہ	۱۱۵۰۲۱	,,
۱۰-	غلام احمد ولد رسول شاہ	۸۸۴۰۸۴	,,
۱۱-	سید غنی ولد خان بہادر	۱۹۲۰۰۲	,,
۱۲-	ذرداد رسول - عبداللہ شاہ پسران رحم داد	۱۰۰۵۰۰۹	,,
۱۳-	صادق شاہ - سکندر شاہ پسران ایوان شاہ	۱۱۵۰۲۱	,,
۱۴-	غلام احمد ولد رسول شاہ	۱۹۲۰۰۲	,,
۱۵-	عبداللہ خان - شیر خان - ابراہیم پسران عمران	۵۸۰۷۴	,,
۱۶-	میران شاہ ولد سید غلام	۱۰۹۰۰۳	,,
۱۷-	حسین شاہ ولد سردار خان	۵۳۷۰۸۵	,,
۱۸-	سید یوسف ولد نواب خان وغیرہ	۳۰۷۰۲۴	,,
۱۹-	محمد اکبر ولد جمعہ خان دل شاہ	۳۳۴۰۱۱	,,
۲۰-	محمد یوسف - دلدار شاہ پسران نواز خان	۷۶۰۸۱	,,
۲۱-	عمر خطاب - عبدالرزاق - عثمان الدین - عبدالمطلب وغیرہ	۴۹۹۰۲۵	,,
۲۲-	زرین شاہ ولد اکبر شاہ	۲۶۵۰۱۸	,,
۲۳-	میاں گل ولد گل حسن	۱۷۴۰۴۷	,,
۲۴-	فضل عظیم - فضل کریم پسران محمد یونس	۳۱۰۰۰۹	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۲۵-	خان بادشاہ ولد غلام محمد	۲۹۲٬۵۰	۷-۸-۶۷
۲۶-	حضرت شاہ ولد رحمت شاہ	۳۷۴٬۸۳	,,
۲۷-	میاں رسول ولد میر اعظم	۲۸۹٬۹۴	,,
۲۸-	میر محمود ولد میر رحیم	۲۳۰٬۴۰	,,
۲۹-	شاہ محمد ولد کرم خان	۷۶٬۸۱	,,
۳۰-	بہنمر ولد مقابر	۱۵۳٬۶۲	,,
۳۱-	میران شاہ ولد سید غلام	۳۸٬۴۰	,,
۳۲-	ابراہیم خان شہباز خان پسران حیات خان	۱۵۳٬۶۲	,,
۳۳-	قلندر شاہ ولد دلباز خان	۳۰۷٬۲۳	,,
۳۴-	زرین شاہ ولد اکبر شاہ	۱۸۸٬۳۶	,,
۳۵	شاملات دیہہ	۱۹۲۲٬۲۰	,,
۳۶-	جالندھر خان ولد قلندر خان	۱۹۲٬۰۲	,,
۳۷-	احمد یوسف ولد میر افضل	۳۸۴٬۰۴	,,
۳۸-	حبیب خان ولد فتح خان	۱۹۲٬۰۲	,,
۳۹-	عبدالشکور ولد خانیوا	۲۳۰٬۴۲	,,
۴۰-	ابراہیم خان - شہباز خان پسران حیات خان	۷۶٬۸۱	,,
۴۱-	صاحب خان ولد بلند خان	۱۰۱۸٬۰۷	,,
۴۲-	میر زر داد فضل احمد پسران خان زر داد	۶۰۳٬۸۵	,,
۴۳-	گل احمد ولد شاہزاد	۲۸۵٬۳۱	,,
۴۴-	معظم خان ولد محمود خان	۷۶٬۸۱	,,
۴۵-	پیر خان ولد محمود خان	۷۶٬۸۱	,,
۴۶-	امیر شاہ عالم شاہ پسران سید عمران	۷۶٬۸۱	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۴۷-	قمبر شاه ولد سیدان شاه	۲۷۸۰۸۲	۶۷-۸-۷
۴۸-	سید لطیف ولد صلاح الدین	۱۴۸۰۸۵	,,
۴۹-	عزیز الرحمان ولد سید محمد	۳۰۷۰۲۳	,,
۵۰-	قدس شاه ولد رحیم خان	۳۹۲۰۹۹	,,
۵۱-	اجون خان عبد الرزاق منقسم خان پسران عظیم خان	۱۹۵۰۰۲	,,
۵۲-	نواب خان حکمت شاه پسران قمبر	۲۳۰۰۴۳	,,
۵۳-	حسن الخان ولد عبد المنان	۵۵۵۰۶۷	,,
۵۴-	محمد اکبر ولد جمعه خان وغیره	۲۵۷۰۶۹	,,
۵۵-	عمر فاروق ولد صلاح الدین	۱۱۹۰۰۵۳	,,
۵۶-	رسول شاه ولد عالم شاه	۲۳۰۰۴۳	,,
۵۷-	گلال شاه ولد سمندر	۷۵۰۵۰	,,
۵۸-	محمد شاه محمد حسین عبدالواحد ولد منور	۲۳۰۰۴۳	,,
۵۹-	زری خان دلخم خان پسران حضرت گل	۱۷۰۰۳۰	,,
۶۰-	عبدالاکبر فرید خان پسران عنایت خان	۱۱۵۰۲۱	,,
۶۱-	فضل قادر شیر بهادر فضل الرحمان پسران سکندر خان	۷۶۰۸۱	,,
۶۲-	زیور شاه ولد امیر اعظم	۸۴۴۰۸۹	,,
۶۳-	امان شاه فیروز شاه عبدالملک پسران حسین احمد	۶۹۰۲۴	,,
۶۴-	محمد عمر ملتان فقیر شاه پسران ولی خان	۱۱۶۰۸۷	,,
۶۵-	حسن شاه ولد میر اعظم	۲۴۹۶۰۲۸	,,
۶۶-	عبدالبقر ولد شفیع الرحمان و سید لطیف وغیره	۱۶۰۷۸	,,
۶۷-	حبیب خان ولد لطیف خان	۷۶۰۸۱	,,
۶۸-	فضل قادر ـ شهزاد خلیل الرحمان فرمان وغیره	۲۳۱۰۸۶	,,

نمبر شمار	نام مالکان	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۶۹-	سعد اللہ خان ولد خلیل	۱۶۳٬۶۲	۷-۸-۶۷
۷۰-	فیروز خان سمروز خان پسران یار خان	۳۸٬۴۰	,,
۷۱-	محبوب شاہ ولد رحمت شاہ	۱۲۹٬۱۰	,,
۷۲-	حضرت شاہ ولد رحمت شاہ وغیرہ	۷۶٬۸۱	,,
۷۳-	شاہ محمد خان ولد کرم خان	۷۶٬۸۱	,,
۷۴-	شاہ میر ولد سرکار	۳۳۵٬۸۳	,,
۷۵-	عبدالجبار مہر اعظم وغیرہ وغیرہ	۶۷٬۸۱	,,
۷۶-	حمید خان شیر زمان	۷۶٬۸۱	,,
۷۷-	ولی شاہ ولد میر عالم	۹۷۳٬۴۷	,,
۷۸-	عبدالواحد ولد منظور	۱۵۳٬۶۲	,,
۷۹-	مسکین شاہ غلام شاہ وغیرہ وغیرہ	۳۸٬۴۰	,,
۸۰-	میر حسن سید حسن پسران سید اعظم	۳۸٬۴۱	,,
۸۱-	رسول شاہ ولد احمد خان	۱۵۳٬۶۲	,,
۸۲-	کریم خان ولد زیارت خان وغیرہ وغیرہ	۱۹۲٬۰۲	,,
۸۳-	حسن شاہ ولد سید ولی	۷۶٬۴۶	,,
۸۴-	محمد امیر ولد غلام رسول	۲۷٬۸۰	,,
۸۵-	محبوب شاہ ولد رحمت شاہ وغیرہ	۲۷٬۸۰	,,
۸۶-	شیر خان ایوب خان پسران شاہ رسول	۲۷٬۸۰	,,
۸۷-	نذر خان ولد غلام خان یک تہائی عبداللہ خان	۱۷۳٬۷۹	,,
۸۸-	گل احمد ولد شہزاد	۹۷٬۳۲	,,
۸۹-	احمد شاہ ولد غلام رسول	۲۳۶٬۳۶	,,
۹۰-	قلندر - غلام پسران رکھا	۶۳۴٬۴۷	,,
۹۱-	حیدر خان ولد شیر افضل	۴۱۳٬۲۷	۸-۸-۶۷

نمبر شمار	نام مالک	تعداد رقم	تاریخ تقسیم
۹۲-	مسماۃ ناتے بیوہ قاسم نصف میر حسن سید حسن پسران سید اعظم	۱۶۳٬۳۳	۸-۸-۶۷
۹۳-	عمر فاروق حبیب الرحمان پسران غلام الرحمان	۷۶٬۸۱	,,
۹۴-	محمد شاہ ولد حسن	۹۳٬۴۹	,,
۹۵-	عبدالواحد ولد منصور	۷۶٬۸۱	,,
	کل میزان	۲۶۶۸۳٬۶۹	

نقل از قبض‌الوصول رقم تقسیم شدہ موضع گندف تحصیل صوابی ضلع مردان

۱-	عبد اللہ شاہ ولد گلاب شاہ	۹۰٬۶۴	
۲-	رحمت شاہ ولد جمال خان	۹۰٬۶۵	
۳-	داور خان ولد براس خان	۲۷۱٬۹۴	
۴-	میاں گل ولد قلندر خان	۱۸۱٬۲۸	
۵-	محمد احمد ولد نور احمد	۱۵۱٬۰۷	
۶-	محمد ہمایون ولد حبیب خان	۶۰٬۴۵	۱۰-۷-۶۷
۷-	عطا محمد ولد ظریف خان	۱۹۶۴٬۰۷	
۸-	قدرت شاہ ولد شریف اللہ	۵٬۷۵	
۹-	شاملات دیہ	۶۰٬۳۸	۱۰-۷-۶۷
	میزان	۲۸۷۶٬۲۳	

نقل از قبض‌الوصول رقم بقایا موضع گندف تحصیل صوابی ضلع مردان

نمبر شمار	نام مالک	تعداد رقم
۱-	محمد امین ولد عزیز الله قوم شروانی	۴۸۳٫۴۶
۲-	برکت خان ولد شهبازخان وغیره فضل‌حسین ولد گلزار حسین پسران مظفر	۴۲۳٫۰۳
۳-	سید محمد ظاهر شاه ولد میان عمر خان	۱۱۲۰٫۸۸
	میزان	۲۰۲۷٫۳۷

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 28th September, 1967

پنج شنبہ - ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِــيْمًا ۚ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(پ ۵ - س ۴ - ع ۱۳ - آیات ۱۰۵ تا ۱۱۰)

اے پیغمبر! ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو۔ اور دیکھو دغا فریب کرنے والوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ اور اللہ سے بخشش طلب کرو۔ بلاشبہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں سے خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا۔ کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ وہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ اُن کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور اللہ اُن کے تمام کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ بھلا تم لوگ دنیا کی زندگی میں تو اُن کی طرف سے بحث کر لیتے ہو۔ قیامت کو اُن کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون جھگڑے گا اور کون ان کا وکیل بنے گا۔ اور جو شخص کوئی بُرائی کا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرلے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Zain Noorani.

PRIMARY AND SECONDARY SCHOOLS IN LANDHI AND KORANGI

***7956. Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the estimated population of children of school-going age in Landhi and Korangi (Karachi) ;

(b) the number of Government run (i) Primary Schools and (ii) Secondary Schools in Landhi and Korangi ;

(c) how many of the schools mentioned in (b) above are boys schools and how many girls schools ;

(d) whether Government consider the number of Government primary and secondary schools in Landhi and Korangi to be sufficient ;

(e) if answer to (d) above be in the negative, the steps Government intend to take to increase the number of primary and secondary schools in Landhi and Korangi substantially ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Estimated population of school-going children :—

	PRIMARY	SECONDARY	TOTAL
(i) Landhi ...	21,923	9,828	31,751
(ii) Korangi ...	22,236	13,135	35,371
(b) No. of Schools :			
(i) Landhi ...	31	2	33
(ii) Korangi ...	26	4	30
Total ...	57	6	63

	PRIMARY		SECONDARY		TOTAL	
	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls
(c) (i) Landhi ...	27	4	1	1	28	5—33
(ii) Korangi ...	18	8	3	1	21	9—30
	45	12	4	2	49	14 = 63

(d) No.

(c) During the Third Five-Year Plan, Karachi will get 660 new Primary Schools, 3 Comprehensive Schools and 2 double-Section High Schools, subject to the availability of funds. While approving sites the claims of Landhi and Korangi areas for these schools will also receive due consideration.

Mr. Zain Noorani : While appreciating that Karachi is to get about 660 new Primary Schools during the Third Five-Year-Plan, could the Minister kindly inform the House as to the number of Primary Schools Karachi can hope to get during the current financial year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, I have not followed.

Mr. Speaker : The Member wants to know how many schools Karachi will get during the current financial year.

Minister for Education : Sir, we have not received complete information from the various regional Directors of Education. We have already issued a circular asking them to send us their requirements and when these come to us, then we will be in a position to inform the Members that we will be opening so many schools in Karachi.

Mr. Zain Noorani : Sir, while distributing the sites for 660 new schools in Karachi, would the Government kindly keep in mind that there is only one Girls School in Landhi and one in Korangi for a girl population of 15,000 in each area, and would the weightage be given while fixing the site for schools in Landhi specially ?

Minister for Education : We will definitely give them their proportionate share out of the total allocation of schools.

DEGREE COLLEGES IN LANDHI AND KORANGI

*7957. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Degree Colleges in Landhi and Korangi (Karachi) ;

(b) whether Government has any scheme for starting Degree Colleges in Landhi and Korangi ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Nil.

(b) An Intermediate College has since been sanctioned for Landhi.

SIND MUSLIM EDUCATION CESS FUND

*7959. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Education be pleased to state:—

(a) the correct balance of the Sind Muslim Education Cess Fund as on 30th June 1967 ;

(b) whether it is a fact that the total amount of the said Fund is invested in Government securities; if so, the details of the same alongwith the total amount invested and the date of maturity of investment;

(c) the total interest earned so far on investments in Government securities;

(d) how is the Fund being managed and whether a Board of Trustees has been formed; if so, who are the present Trustees and how long have they been in office;

(e) whether any scholarships have been awarded from the said fund for higher education during the last five years; if so, to whom and how much?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, this question has been transferred to the Revenue Department.

Mr. Zain Noorani: What is this rigmarole? Why has this been transferred to the Revenue Department? This is again the same situation as arose in the last session.

Parliamentary Secretary: Intimation has been given to the Assembly Secretariat as well as to the Revenue Department as the contents of this question were covered by the Revenue Department.

Mr. Speaker: I think last time this question was deferred.

Mr. Zain Noorani: Last time it was a different question; it was about a local cess which was being collected in Karachi, i.e. Muslim Cess. This is about the Sind Muslim Education Cess Fund. This Fund is meant for giving foreign scholarships. And Sir, if you allow me, I will read:

This is from the Finances Accounts for the year 1965-66; it says:

> The Management of the Fund entrusted to a Board constituted for a term of three years. Interest realised from the investment of the Fund is to be utilized for awarding educational scholarships for technical and higher education abroad and technical education in Pakistan for Muslims domiciled in the area of former province of Sind.

So Sir, how can the Board is granting these scholarships?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): The fund is collected and managed by the Revenue Department under the Deputy Commissioner, Karachi, while we execute the plans only, and that's why this question was referred to the Revenue Department.

Mr. Zain Noorani : These are Sir, two different cesses ; one is for Karachi which we dealt with in the last session. This is different. It was probably collected in 1947-48, and a sum of Rs. 10 lacs was realised and kept .....

Mr. Speaker : Who collects this tax ?

Mr. Zain Noorani : This was collected in 1947-48. After that my information if it is correct, is that nobody is collecting it. The other cess which we discussed in the last session has been collected in Karachi. Through this fund which we are discussing today Government securities bearing interest @ 3½% were purchased which are going to mature this year. The reason why I am bringing this to the notice of the Department is this that this Fund has got to be reinvested and no body knows about it. Rs. 10 lacs were originally there and almost Rs. 7 lacs have been earned by way of interest. What has happened to those 17 lacs of rupees, and what is going to happen to it once the securities mature, thats all I want to know.

Mr. Speaker : The Member wants to know from the Minister in part (d) of his question :

> "how is the Fund being managed and whether a Board of Trustees has been formed ; if so, who are the present Trustees and how long have they been in office;"

I think Education Department must know that.

Minister for Education : It is not for the Education Department ; it is for Revenue Department to say something. Muslim Educational Cess was being collected and managed by the Revenue Department through their Deputy Commissioner.

Mr. Zain Noorani : No Sir. This Cess was originally credited to Major Head 7 - Land Revenue. It was later on transferred to Major Head 37 - Education and is still there, for the last 15 years. How does the Revenue Department come into it now ?

Parliamentary Secretary : Sir, as far as the Education Department is concerned, I have just informed the Member that that is being collected, managed and invested by the Revenue Officers. As such the Education Department has no concern with it.

Mr. Speaker : Let us see what the Revenue Minister says.

Mr. Zain Noorani : Sir, it has been under the Head 37 - Education. It is under the administration of the Education Department. Foreign scholarships were to be given every year. Obviously, Revenue Department could not have come into it.

Mr. Speaker : Let the Revenue Department explain their position.

Mr. Zain Noorani : Sir, by that time the Session will be over.

Mr. Speaker : Then we will treat this as a short notice question.

Mr. Zain Noorani : Right Sir.

GRANT-IN-AID TO KARACHI UNIVERSITY

***7965. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister for Education be pleased to state the grant-in-aid given by the Government to the Karachi University in 1964-65 (ii) 1965-66 and (iii) 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Grants to the University of Karachi including the Institute of Business Administration :—

	Non-Development Grant	*Development Grant*
	Rs.	Rs.
(i) 1964-65	... 48,08,807	43,50,000
(ii) 1965-66	... 52,18,077 (after 5% cut on account of emergency).	18,00,000
(iii) 1966-67	... 46,72,009 (after 5% cut on account of emergency).	22,00,000

Mr. Zain Noorani : Sir, I have asked for the grants-in-aid being given to the Karachi University only but they have mixed up the Institute of Business Administration with it. Is it under the administrative control and discipline of the Karachi University ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Yes Sir. It is part of the Karachi University for one subject which is being taught at the University. In fact, we have given more information to the Member.

Mr. Zain Noorani : No Sir. Would it be right to say that the grant to the Karachi University itself comes to only Rs. 42 lacs in 1964-65, and Rs. 47,76,000 in 1965-66 and Rs. 42,52,000 in 1966-67, and the balance for the Institute of Business Administration, which is not wholly under the control and discipline of the Karachi University ?

Parliamentary Secretary : Sir, if the Member desires the break-up of the grants to the University and the Institute, I am not in a position to give it now.

Mr. Zain Noorani : I want figures of Karachi University not the Institute.

Parliamentary Secretary : I will give the break-up.

Mr. Speaker : Can the Parliamentary Secretary give him the grants given to the Karachi University only just now ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

During the year 1962-63, maintenance grant of Rs. 30 lacs was sanctioned as grant-in-aid to the Karachi University and Rs. 3,02,240 for the Institute of Business Administration making a total of Rs. 33,02,240. Further a sum of Rs. 30 lacs was sanctioned as developmental grant. During the next year 1963-64, the grant was raised to Rs. 36 lacs and 5 lacs respectively, making a total of Rs. 41 lacs. This increase in the grant was on account of expansion in the Faculty of Arts and Science Departments which resulted in increase in expenditure. Further a sum of Rs. 36 lacs was sanctioned as developmental grant during that year.

Begum Ashraf Burney : Supplementary Sir.

کیا جناب وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائینگے کہ کراچی یونیورسٹی کی گرانٹ ہر سال کم کیوں ہوتی جا رہی ہے ؟

وزیر تعلیم - یہ گرانٹ تو ان کو حسب ضرورت دی جاتی ہے اور اس لحاظ سے گرانٹ کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے -

بیگم اشرف برنی - پچھلے سال اور اس سال کی گرانٹ میں چھ لاکھ روپے کا فرق ہے اور اسی طرح ترقیاتی گرانٹ بھی تقریباً آدھی رہ گئی ہے - اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم - ترقیاتی گرانٹ ابتدا میں تو زیادہ ہی رکھی جاتی ہے لیکن بعد میں اس کی ضرورت کم ہو جانے کی وجہ سے گرانٹ بھی بتدریج کم ہی ہو جاتی ہے -

میاں سیف اللہ خان - کیا وزیر تعلیم صاحب یہ ارشاد فرمائینگے کہ آیا کراچی یونیورسٹی کی طرف سے گرانٹ کے لئے کوئی درخواست دی گئی تھی ؟

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

Mr. Zain Noorani : Is it a fact that the Karachi University is running at a deficit of between 3 to 5 lacs of rupees annually ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir, it is a fact.

Mr. Zain Noorani : Then Sir, what is the reason that in 1964-65, out of the three major Universities namely Karachi, Punjab and Peshawar, Karachi University was the University that was getting the major portion of the grants, and now in 1966-67 it is getting the least grant ?

Parliamentary Secretary : Sir, as already stated, in 1965-66 due to emergency and on account of exceptional circumstances, a cut was all over made. As such non-developmental expenditure increased from Rs. 48 lacs to 52 lacs but the developmental grant had to be reduced due to unforeseen circumstances in the year 1966-67. As the Member knows, the developmental grant was again increased from Rs. 18 lacs to 22 lacs.

Mr. Zain Noorani : I am not talking of 1965-66 alone. My question is that in 1964-65 the Non-Development Grant for Karachi University was forty two lakhs, for the Panjab University forty lakhs and twenty thousand, for Peshawar University forty lakhs and fifty thousand. Then suddenly Karachi University started getting less and less, with the result that in 1966-67 it was forty lakhs and fifty two thousand for Karachi, forty-three lakhs for the Peshawar University and forty-eight lakhs forty thousand three hundred and ten for the Panjab University. As compared to that the number of Faculties in Karachi had been on the increase and, if I a n not wrong, are the largest today of the three Universities.

Parliamentary Secretary : Giving special allocations in certain areas does not entitle them to receive special allocations for ever. As for 1964-65 the Development Grant to Karachi amounted to forty-three lakhs for which there were certain specific reasons namely, that new Departments like Physiology and Humanities were added during this year. For this addition of the Departments we had to assist the Universities and to meet the additional expenditure this much amount was sanctioned. After these Departments were opened the normal Development allocations were to be made. As such the allocation in 1965-66 of eighteen lakhs were increased to twenty-two lakhs in 1966-67. In 1964-65 the big amount of forty-three lakhs and fifty thousand rupees was sanctioned under special circumstances i.e. some Departments were added.

Mr. Zain Noorani : I am talking of Non-Development Grants and he is talking of Development Grants. I do not know what will happen tomorrow. The explanation given by the Parliamentary Secretary is about Development Grants. I specifically say that I am talking of the Non-Development Grants. As for the special circumstances they arose only in the year 1965-66 when there was a revision of salaries which meant increase in salaries and you gave an increase of seven lakhs and eighty-six thousand. Then again there was an emergency in 1966-67

and you granted a five percent cut. But that has nothing to do with what I am saying.

Parliamentary Secretary : The position in regard to Non-Development Grants in 1965-66 and 1966-67 is actually the same. As I have already pointed out to the Member that the figures given in the answer combine the grants of the University and the Institute of Business Administration. As far as the grants to the University are concerned they are actually the same. The maintenance grants to the Universities in 1965-66 were thirty nine lakhs ninety four thousand rupees and they were actually the same in 1966-67. A little bit of the cut was not made in the Maintenance grants of the University but in the Institute of Business Administration.

Mr. Speaker : This means that the University of Karachi is not getting as much as the Universities of the Panjab and Peshawar. (*interruptions*)

Mr. Zain Noorani : What I say is that it must get enough to meet its ends. Government admits that the University is running at a loss of three or five lakhs. If I have asked about the Non-Development Grants he is saying all hocus-pocus which I have not asked. He also brings in the Business Administration about which I have not asked.

Parliamentary Secretary : The control of the University of Karachi including the Institute of Business Administration, that is a separate institution, was transferred from the Central Government to the Provincial Government in 1962 and as they were treated together by the Central Government those two Heads were taken up collectively. As far the University I have given a break-up to the Member in my answer and it must be clear to him.

Mr. Zain Noorani : Sir, they should get further information because as I say on the floor of the House that the Institute of Business Administration is not wholly under the control of the Karachi University. I say further that the Vice-Chancellor of the Karachi University has, on the contrary, given a long note protesting at the manner in which the Institute of Business Administration is being run in Karachi. In spite of that grants for the Institute keep on increasing and the Karachi University suffers. They do not know how much is for which.

Minister of Education : We will consider it.

CONSTRUCTION OF BUILDINGS FOR COLLEGES

***7995. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the names of Colleges in the Province for which provision for the construction of buildings was made in 1962-63 budget alongwith the amount allocated for each building ;

(b) the names of Colleges out of those mentioned in (a) above (i) where the construction work was started (ii) where construction was completed alongwith the year of completion and the amount spent and (iii) for which no building has been constructed so far alongwith reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) As in Appendix 'A'.*

(b) (i) As per list at Appendix 'A'.*

(ii) As in Appendix 'B'.*

(iii) As in Appendix 'C .*

CONSTRUCTION OF HOSTELS IN 50 GOVERNMENT HIGH SCHOOLS

*7996. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that a provision of Rs. 15,40,000 has been made in 1967-68 budget for the construction of hostels in 50 Government High Schools in the Province ; if so, the region-wise number of such schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes, a provision of Rs. 15.40 lakhs exists in the Current Year's Budget for the construction of hostels. The Third Five-Year Plan Scheme provides for the construction of 50 hostels but this year's programme is for the construction of only 10 hostels out of them. The regionwise share in 50 hostels :—

Lahore Region	23 Hostels
Rawalpindi Region	14 Hostels
Peshawar Region	5 Hostels
Hyderabad Region	6 Hostels
Quetta Region	1 Hostel
Karachi Region	1 Hostel
	50 Hostels

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Education please let me know whether an equal amount has been sanctioned for the construction of hostels or a different amount has been sanctioned for each hostel ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : We have a scheme for the construction of fifty hostels throughout West Pakistan. During the third 5-Year Plan we would spend one crore of rupees- two lakhs of rupees per hostel - which is an equal amount.

**Please see Appendix I at the end.*

حاجی سردار عطا محمد - میں یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ حیدر آباد اور کوئٹہ ریجن میں ہوسٹلوں کی تعداد بہت کم کیوں ہے - جب کہ لاہور اور راولپنڈی میں بہت زیادہ ہے -

وزیر تعلیم - یہ تناسب ایک لاکھ کی آبادی کے لحاظ سے رکھا گیا ہے - اسی کے مطابق سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ لاہور اور راولپنڈی ریجن میں طلباء کی زیادہ تعداد کی وجہ سے زیادہ ہوسٹل بنائے گئے ہیں -

خان اجون خان جدون - آپ نے جواب میں جو یہ بتایا ہے کہ پشاور ریجن میں ۵ ہوسٹل ہیں - تو کیا tribal areas کے طلبا کے ہوسٹل بھی ان میں شامل ہیں - کیا آپ محسوس نہیں کرتے کہ یہ تعداد بہت کم ہے ؟

وزیر تعلیم - میں نے عرض کر دیا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے ہوسٹل کی تعداد مقرر کی گئی ہے - اس میں کسی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہیں کی گئی -

بیگم اشرف برنی - اگر آبادی کے تناسب سے ہوسٹل دئیے گئے ہیں تو کراچی کے لیے کیا ایک ہوسٹل جائز ہے ؟

وزیر تعلیم - کراچی کی آبادی بہت گنجان ہے باہر سے بہت کم طلبا آتے ہیں وہاں پہلے ہی ہوسٹل کی سہولتیں موجود ہیں اور جہاں تک تعلیم پر اخراجات کا تعلق ہے کراچی میں سب سے زیادہ خرچ ہو رہا ہے اس لحاظ سے صرف ایک ہوسٹل نکلتا ہے -

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Education please let me know how many have been approved for Hyderabad and Khairpur Divisions.

Minister of Education : Sir, for the present we have a break up of ten hostels. In that break-up Hyderabad Region gets one hostel for the present. As far as the rest of the fifty are concerned we would be making further allocation and Hyderabad would definitely get its share of six.

حاجی سردار عطا محمد - میں وزیر تعلیم کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن آپ بتائیں ون یونٹ سے پہلے جہاں زیادہ ہوسٹل تھے کیا وہاں پر اور ہوسٹل بھی بنائے گئے ہیں اور بجٹ میں سب ریجن کا حصہ برابر برابر رکھا گیا ہے - یا کسی اور تناسب سے بنائے گئے ہیں -

وزیر تعلیم - ہم کم ترقی یافتہ علاقوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں تاکہ سارے مغربی پاکستان میں یکساں ترقی ہو جائے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا ہر ریجن میں آبادی کے لحاظ سے تعلیم کی ترقی کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور ڈیلویلپمنٹ آبادی کے لحاظ سے ہوتی ہے -

اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ملتان کو اس کا حق اپنے ڈویژن کے لحاظ سے اور population کے لحاظ سے ملتا رہا ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر - ہوسٹل کے معاملہ میں ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب ان کی پالیسی یہی ہے ہوسٹل کے معاملہ میں بھی اور باقی اور معاملات میں بھی -

مسٹر سپیکر - اگر آپ ہوسٹل کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس سے سپلیمنٹری سوال پیدا ہوتا ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - اچھا مجھے ہوسٹل کے متعلق ہی بتا دیا جائے -

وزیر تعلیم - جناب والا - ہر ایک ریجن میں ایک ڈویژن کیلئے ہم per lakh population پر جو سہولتیں دیتے ہیں اتنی ہی اور اسی تناسب سے ہم دوسرے ڈویژن کو سہولتیں دیتے ہیں اور اسی طرح اسکی تقسیم ہوتی ہے -

مسٹر حمزہ - کیا حکومت ہوسٹل بنانے کیلئے جو رقومات مخصوص

کرتی ہے تو کیا اس علاقہ میں طلبا کی تعداد کو مدنظر رکھکر کرتی ہے یا اسکے لئے کوئی region wise کوٹا مقرر کیا جاتا ہے ؟

وزیر تعلیم - اسے ہم ضرورت کے مطابق allocate کرتے ہیں -

CONSTRUCTION OF BUILDINGS FOR GOVERNMENT HIGH SCHOOLS

***7997. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a provision of Rs. 6,00,000 has been made in 1967-68 budget for the construction of buildings for existing 10 Government High Schools in the Province ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative the names of such schools and the amount sanctioned for each school ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, but the budget provision is for the construction of buildings for only 4 out of the 10 High Schools provided for in the Third Plan Scheme.

(b) All Directors of Education have been asked to recommend names of suitable places. Replies from some of them are still awaited. The selection of sites will be made on priority-cum-merit basis.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Education please let me know when the recommendations are likely to be received from these Directors ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir we have already sent a circular to the Directors of Education asking them to send their recommendations, and if my friend insists we will send another circular to the Directors of Education to expedite their replies. We hope their replies would come by the end of the next month.

Mr. Speaker : In the last circular, had you not given a fixed date for the reply ?

Minister of Education : Sir it is not an easy job because they have to go round and be satisfied. If they are not satisfied and depend on hearsay, then it becomes difficult later on. We have already told them—the circular was sent to the Directors of Education in the month of July—and a reminder would be sent to them. We hope to receive their replies either by the third week or by the end of October.

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں سمجھا نہیں کیونکہ انگریزی

میں منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے لہٰذا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں سکولوں کے نام بتائے جائیں کہ وہ کہاں کھولے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ابھی وہ سفارشات آ رہی ہیں اسلئے وہ ابھی نام نہیں بتا سکتے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب کی اطلاع کیلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ڈائرکٹرز ایجوکیشن کو خطوط بھیجے ہیں کہ وہ ان جگہوں کا تعین کریں جہاں ہم سکول کھولیں گے ابھی تک ہمیں انکی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے ہم انکو دوبارہ لکھیں گے کہ وہ اپنا کام ختم کر دیں اور ہمیں بتائیں کہ ہم کس کس جگہ سکول کھولیں ۔

INTRODUCTION OF VARIOUS COURSES IN HIGH SCHOOLS

*7998. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that allocation has been made in the 1967-68 budget for introduction of Agricultural, Technical, Commercial and Home Economics Courses in 125 Government and 75 non-Government High Schools in the Province, if so, the region-wise number of such schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : In the Current Year's A.D.P. the following provision has been made for the Scheme "introduction of Agricultural, Technical Commercial and Home Economics Courses in 125 Government and 75 Non-Government High Schools":—

	Rs.
(a) Wood Work and Metal Work, Electricity Workshop in 7 Government High Schools.	3.40 lakhs
(b) Home Economics Rooms for :	
	Rs.
6 Government High Schools	3.25 lakhs
6 Non-Government High Schools	2.25 lakhs
(c) Commercial/Agricultural Courses :	
6 Government High Schools :	2.00 lakhs
6 Non-Government High Schools	1.25 lakhs

The Directors of Education have been asked to recommend on priority basis the names of these schools within their Region. A decision on the number of schools and their location will be taken on receipt of recommendations from the Directors of Education.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Education please let me know that out of 125 Government and 75 Non-Government Schools, only 31 are shown in the answer; what about the rest of the schools ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Provision would be made as and when funds are made available.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : How many schools there would be with the Hyderabad Division in the said scheme?

Minister of Education : That is to be worked out.

ESTABLISHMENT OF COMPREHENSIVE SUPERIOR TYPE SCHOOLS

***7999. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 90,00,000 has been allocated in the 1967-68 budget for the establishment of 40 comprehensive superior type schools in the Province ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the number of such schools to be opened in each Region of the Province ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, as a part provision on the Scheme.

(b) (i) The number of such Schools so far opened in each Region of the Province is as under :—

Rawalpindi Region.	4
Peshawar Region.	4
Lahore Region.	3
Hyderabad Region.	3
Karachi Region.	1
Quetta Region.	1
Total	16

(ii) The number of such Schools to be opened in each Region of the Province whose locations have been decided :—

Rawalpindi. Region.	1
Lahore Region.	5
Hyderabad Region.	2
Karachi Region.	1
Total :—	9

(iii) The number of such Schools to be opened in each Region out of the remaining 15 Schools has yet to be decided by Government.

Mian Saifullah Khan : Sir the share of Karachi Division is much less as compared to its population. Will the Minister of Education explain that ? He has said that distribution is on the basis of one lakh population, but Karachi region being most populous, its share is very low.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, the education facilities in Karachi, as I have just stated, are much more than in other parts of West Pakistan. We have to keep that in view while locating these comprehensive High Schools.

Mian Saifullah Khan : Sir, I would like to know whether for the requirement of education, the basis, is the same for rural and urban areas or do you have a different basis ? Karachi being a heavily populated area, its requirement is far more than the village areas.

Minister of Education : Sir in the rural areas, it is very very difficult to get philanthropists to come forward and supplement the effort of the Government, while in large cities, there are so many private institutions available. So, we have to look to that as well because Government resources are very very limited.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Education please let me know that out of the 40 schools, how many schools are proposed to be opened in the Hyderabad Region in the current year ?

Minister of Education : Two.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Education please let me know the year by which the remaining schools will be established ?

Minister of Education : We are going to look into this question. Fifteen schools will be located very soon Sir.

EDUCATIONAL FACILITIES FOR LYARI AREA OF KARACHI

*8042. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the population of Karachi district and Lyari area of Karachi ;

(b) whether it is a fact that on 31st December 1966, out of 1,037 Primary Schools of Karachi there were only 31 Primary Schools in Lyari area of Karachi ;

(c) whether it is a fact that out of 80 Lower Secondary Schools of Karachi District there were only 3 such schools in Lyari area on the said date ;

(d) whether it is a fact that out of 246 Secondary Schools of Karachi District there were only 3 Secondary Schools in Lyari area on the said date ;

(e) whether it is a fact that out of 22 Colleges in Karachi District there was not a single College in Lyari area on the said date ;

(f) if answer to (b) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to give due share to Lyari area of Karachi by providing sufficient number of Primary, Lower Secondary and Secondary Schools during the year 1967-68;

(g) the steps Government intend to take to provide educational facilities in Sher Shah Colony, Baldia Town and Gabapat rural area of Karachi ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(a) Karachi District	20,40,000
Lyari area of Karachi	3,00,876

(b) No, there were 109 primary schools in the whole Lyari area (inclusive of Trans-Lyari areas) and not 31.

(c) No, there were 7 Middle Schools in the entire Lyari area and not 3.

(d) No, there were 10 Secondary Schools in Lyari Area and not 3.

(e) There was no Government College in Lyari area, but there were 4 Non-Government College functioning.

(f) The question doesn't arise.

(g) One new Boys Secondary School at Sher Shah will be considered during 1968-69 and a Girls Middle School at Maripur, which is near Baldia Colony, will be considered for upgradation to High Standard during 1969-70.

Mian Saifullah Khan : I never asked for the figures of Trans-Lyari but they have included the figures of Trans-Lyari. Certainly, Sir, the figures which are quoted in the question were the figures given in the answer supplied to me in this House during the last year. Now, I don't know which figures are correct ; these ones or the ones which they supplied to me last year in this House.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Both these figures are correct. The reply to the previous question for a limited place called Lyari and in this reply Trans-Lyari, which is a part of Lyari, and is commonly known by this nomenclature as Lyari, has been included. Certain facilities do exist which we have brought to the notice of the Member.

Mian Saifullah Khan : I could have included Trans-Lyari in my question but I wanted to know about Lyari area only.

Minister of Education : Lyari area, as such, includes Lyari and Trans-Lyari.

Mian Saifullah Khan : There is not a single college in the area of Lyari and here, because they have included Trans-Lyari which does not form part of my constituency, they have stated that there are four colleges. But that does not suit my constituency and that is why I asked for Lyari only.

Minister of Education : There are four colleges in Lyari area. I will read out their names.

1. Haji Abdullah Haroon College, Khadda.
2. Baluch Inter-College, Murad Khan Road, Lyari Quarters.
3. K.M.A. Inter Commerce College, Kharadar.
4. S.M.D. Fatima Jinnah Inter College, Lawrence Road.

As such, these four colleges are situated in the Lyari area.

PRIMARY, LOWER SECONDARY AND SECONDARY SCHOOLS IN KARACHI DISTRICT

*8055. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of Primary, Lower Secondary and Secondary Schools, separately, in Karachi District on 1st July, 1967 ;

(b) the enrolment of students in Primary, Lower Secondary and Secondary Schools, separately, in Karachi District on 1st July, 1967 ;

(c) the number of Primary, Lower Secondary and Secondary Schools, separately, in Lyari area of Karachi, Sher Shah Colony, Baldia Colony and Gabapat rural area separately on 1st July, 1967 ;

(d) the enrolment of students in Primary, Lower Secondary and Secondary Schools, separately in each of the areas mentioned in (c) above on Ist July, 1967 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

	Primary	Lower Secondary	Secondary
(a) Karachi District	1039	84	245
(b) Karachi District	266690	11494	108041
(c) Lyari Area	109	7	10
Shershah	7	—	1
Gabapat (Rural Area)	3	—	—
Baldia	7	—	—
(d) Lyari Area	28703	781	3670
Shershah	1291	—	201
Baldia	2203	—	—
Gabapat	107	—	—

PAY SCALES OF TEACHERS IN THE PROVINCE

***8089. Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that revised pay scales for the various categories of teachers in the Province were announced during the year 1963 ;

(b) whether it is a fact that a special selection grade to the extent of 15 per cent of the posts in a cadre has been allowed to each category of teachers except workshop instructors serving in the various Industrial Art Schools and Technical High Schools ; if so, reasons for this discrimination ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. The question of allowing selection grade to this category of teachers has been decided and the necessary Notification will be issued shortly.

Sir, there is a little bit of amendment in this answer which is for the information of Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Thank you, I appreciate it.

UPGRADING GOVERNMENT INTERMEDIATE COLLEGE AT GOJRA. DISTRICT LYALLPUR

***8094. Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the year in which Government Inter College for boys was opened at Gojra, District Lyallpur ;

(b) the number of students on roll in the said College during the last two academic years;

(c) whether there is any scheme to upgrade the said College in the near future; if so, when?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Ist August 1959.

(b) 1965-66	...	...	...	475
1966-67	...	...	...	478

(c) There is no such scheme for the present.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر صاحب کو اس بات کا علم ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کی سب سے بڑی تحصیل ہے ۔ گوجرہ میں ایک کالج ۱۹۵۹ء سے چل رہا ہے ۔ اتنے پرانے کالج کو نظر انداز کرکے ایک اور تحصیل جو کہ لائل پور ۲۰ یا ۲۲ میل کے فاصلے پر ہے وہاں پر ڈگری کالج قائم کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اسلئے میری عرض ہے کہ گوجرہ کو کیوں نظر انداز کیا گیا ۔

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It has been upgraded in Rawalpindi Region and it has got more than its due share in the entire region of Pindi. Jaranwala was considered fit for upgradation because it meritted upgradation. Residential facilities did exist there.

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں جناب وزیر تعلیم سے یہ بات دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ کونسے consideration تھے ۔ وہ کونسی خوبیاں تھیں ۔ وہ کونسا معیار تھا جسکی بنا پر آپنے یہ فرمایا ہے ۔

That it meritted up gradation.

Minister of Education : Sir, Colleges are upgraded on the basis of seniority and priority. Jaranwala is a much bigger town, so it required a Degree College. Of course they will get their share in due course.

مسٹر حمزہ - اگر آپ فرماتے ہیں آبادی . . . . طلبا کی تعداد . . . . اور اسکے ساتھ ساتھ کالج کے کھولے جانے کی تاریخ - تو اگر ان سب حالات کے پیش نظر وہ گوجرہ کالج سے ہر لحاظ سے آگے ہو تو پھر کیا آپ اس فیصلے کو revise کرنے کیلئے تیار ہیں -

وزیر تعلیم - جہانتک کہ فیصلہ کا تعلق ہے وہ revise نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن اسکو اگلی دفعہ consider ضرور کیا جا سکتا ہے -

مسٹر حمزہ - کیا آپکو یہ علم نہیں ہے کہ جب یہ فیصلہ کیا گیا اس سے پہلے بھی گوجرہ کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا اور اب میں پھر بہت ہی مؤدبانہ طور سے آپکے سامنے دھراتا ہوں کہ آپ اس طریقے سے محض افراد ہی کو نہیں بلکہ ان علاقوں کے افراد کو بھی جہانسے آپ منتخب ہو کر آتے ہیں - آپکی گورنمنٹ انکو اسطرح سزا دیتی ہے -

Minister of Education : That is not the criterion for giving colleges.

مسٹر حمزہ - لیکن جناب والا - اگر میں اس چیز کو ثابت کر دوں کہ جڑانوالہ سے پہلے انٹر کالج گوجرہ کھولا گیا تھا - وہاں کے طلبا کی تعداد بھی زیادہ ہے - وہاں کی آبادی زیادہ ہے لائل پور سے فاصلہ زیادہ ہے - تو پھر اسکے علاوہ اور کونسے consideration تھے جنکی بنا پر آپنے گوجرہ کو ignore کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ تو سمجھ کی بات ہے انھوں نے merit کے لحاظ سے فیصلہ کیا ہے جڑانوالہ کے حقوق کافی لحاظ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے زیادہ ہیں - ماسوا اسکے کہ حمزہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تعلق رکھتے ہیں - مجھے اگر عرض کرنیکا موقع دیا جائے تو میں یہ عرض کرونگا کہ جناب والا یہ درست ہے کہ وہاں انٹر کالج بعد میں قائم ہوا لیکن جناب

جڑانوالہ کی دوسری significance تھی ۔ وھاں دو شوگر ملز قائم ھوئیں اور جیوٹ مل وھاں بن رھی ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میری معروضات . . . . .

Mr. Speaker : No interruptions. Let him reply to the Member's supplementary.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس طریقہ سے جڑانوالہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ سے زیادہ اھم ھے اور ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ھوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جڑانوالہ کالج کو upgrade کیا جائے اور یہ فیصلہ بالکل درست تھا ۔ اسکے علاوہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور لائل پور کے درمیان ریلوے لائن موجود ھے ۔ سڑکیں موجود ھیں اور وھاں دو تین Express Trains بھی چلتی ھیں ۔ اور ڈسٹرکٹ ھیڈ کوارٹر میں کم و بیش پانچ چھ ڈگری کالج بھی موجود ھیں اور ساتھ ساتھ اسکے Residential accommodation بھی موجود ھے ۔ اسلئے ان حقائق کو مدنظر رکھتے ھوئے جو کچھ بھی فیصلہ کیا گیا ھے وہ فیصلہ بالکل ھی درست کیا گیا ھے ۔ لیکن جناب حمزہ اگر اس بات پر بضد ھوتے ھیں تو اسکا میرے پاس کوئی علاج نہیں ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا یہ فرمانا کہ جڑانوالہ کی اھمیت ٹوبہ ٹیک سنگھ سے زیادہ ھے اسکے متعلق میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیہ اور آبیانہ کی ادائیگی کے لحاظ سے مغربی پاکستان کے بہت سے اضلاع سے بھی آگے ھے اور ضلع لائل پور میں تو سب سے زیادہ ھے حالانکہ لائلپور اور جڑانوالہ کے درمیان ایک سڑک بھی موجود ھے جسکا ۲۰ یا ۲۲ میل کا فاصلہ ھے اور وہ خود بھی اس چیز کو تسلیم کرتے ھیں کہ تمام تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر کوئی بھی ڈگری کالج نہیں ھے اس کے باوجود جڑانوالہ کو کیوں ترجیح دی گئی ۔ حالانکہ گوجرہ کالج کی بلڈنگ کمیٹی نے مفت دی ھے اور جڑانوالہ کالج کی بلڈنگ گورنمنٹ کو خود ھی بنوانا پڑی تھی ۔ اسلئے ان حقوق کے پیش نظر میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ جہانتک کہ ملوں کا تعلق ھے آپنے لائسنس

دے رکھے ہیں ۔ ملیں لگانے خچر پالنے والوں کو licences دے دیئے ہیں ۔ یہ تمام کی تمام زیادتیاں آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر کر رہے ہیں ۔ اسلئے جتنے اعتراضات کئے ہیں تو کیا ان اعتراضات کے کرنے میں میں حق بجانب نہیں ہوں ؟

Mr. Speaker : Next question Mr. Hamza.

STARTING MINING INSTITUTION AT QUETTA

***8095. Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the total number of minining graduates produced by the Mining Department of the West Pakistan University of Engineering and Technology since its inception ;

(*b*) whether it is a fact that most of the mining graduates produced by the said Institution are still unemployed ;

(*c*) whether it is a fact that Government have decided to start a Mining Institute at Quetta ; if so, what is the need of such an institute when the mining engineers are already unemployed ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) 160.

(*b*) No.

(*c*) Yes. Training of Engineers for exploitation of Mineral Resources is a subject of the Central Government and the need of such an institution has been assessed by them.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے افسوس ہے کہ آپکے سامنے اعداد و شمار پیش نہیں کر سکتا ہوں ۔ لیکن پھر بھی وہ طلباء جنھوں نے Technology کی تعلیم لاہور University سے حاصل کی تھی انمیں سے بیشتر طلبا میرے پاس بذات خود آئے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ انمیں چند طلبا کے علاوہ باقی کسی کو بھی روزگار مہیا نہیں کیا گیا ہے اور وہ باقی تمام کے تمام بے روزگار ہیں ۔ اسلئے کیا ان معروضات کے پیش نظر محکمہ دوبارہ غور کرنیکے لیے تیار ہے ؟

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The Central Government had decided to establish this institution in Quetta. They had assessed the need for it and when that goes into working this department of Agricultural Technology at the University of Engineering and Technology would be shifted over to Quetta and then there would be no duplication of this nature.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ہمارے ملک میں کان کنی کا کام خاصا ترقی پذیر ہے - کیا میں محترم منسٹر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ گورنمنٹ نے کوئی ایسی ہدایات دے رکھی ہیں کہ کان کنی کے تعلیم یافتہ افراد کو لازمی طور پر ملازم رکھا جائے - اور کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس ضمن میں صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو سفارش کرے -

وزیر تعلیم - یہ چیز جناب موجود ہے -

مسٹر حمزہ - mines کے مالکان حکومت سے زیادہ طاقتور ہیں -

Mr. Speaker : Next question.

TERMS AND CONDITIONS OF SERVICE OF HEADMASTERS OF MUNICIPAL AND GOVERNMENT HIGH SCHOOLS

***8098. Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state:—

(a) the purpose for which Municipal High Schools are being taken over by Government;

(b) whether after take over the said schools will be considered at par with Government High Schools for the purpose of services; if not, reasons therefor;

(c) whether it is a fact that uniform terms and conditions of service have been prescribed for the appointment of Headmaster of Municipal and Government High Schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There is no scheme under consideration of Government for taking over of the Municipal High Schools. Hence the question of stating the purpose does not arise.

(b) Does not arise.

(c) Does not arise.

PUBLIC AND COMPREHENSIVE SCHOOLS

*8099. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state:—

(a) the purposes for which Public and Comprehensive schools have been set up by Government ;

(b) whether the staff of Comprehensive schools and present High Schools form one cadre ; if not, reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that professional training is imperative for the teachers of High Schools but the same is not essential for the teachers working against specialised posts in Comprehensive schools ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Comprehensive Schools are being set up to provide quality Education to maximum possible number of students and to meet the urgent needs of raising the standards of Education in the Province and trying out more modern and advanced courses of study. The Government is not opening any Public School.

(b) Except Principals and Subject Specialists, the staff of Comprehensive High Schools and present High Schools form one cadre. The success of these Schools will depend interalia upon the quality of Supervisory staff and the work they put in. In order to develop the Institutions in the spirit they have been planned, it is necessary that the senior staff should be highly qualified. Well qualified Teachers and Subject Specialists have to be given more pay. Thus each Institution has four Subject Specialists in Class-II and one Principal in Class-I (Senior). These posts are Ex-cadre. However, members of the staff of the present high Schools can apply for these Ex-cadre posts if they fulfil the minimum academic qualifications. They will be given preference by relaxing the upper age limit by 5 years.

(c) Yes. Professional Training is imperative for the Teachers of High Schools. But the same is not important (though desirable) for the Teachers working against Subject Specialists posts in Comprehensive Schools, as that they should have at least Master's degree not less than 2nd Class in the subjects so that they can guide the Teachers in covering more advanced level instruction. Anyhow preference will be given for appointment against these posts to those candidates who possess teaching and administrative experience or/and Educational qualifications from a Foreign University.

حاجی سردار عطا محمد - کیا یہ چیز حکومت کے علم میں ہے کہ ۸۰ فیصد لوگ غریب ہیں اور اگر پبلک سکولوں کے اخراجات کم کر دئے جائیں تو وہ وہاں تعلیم پا سکتے ہیں تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ وہ پبلک سکولوں کے اخراجات کو کم کرے ؟

وزیر تعلیم - اگر حاجی صاحب میرے جواب کو غور سے سنتے تو وہ یہ سوال نہ کرتے Comprehensive Schools اس لئے بنائے ہوئے ہیں کہ غریب بچے وہاں تعلیم حاصل کریں اور ان سکولوں میں اسی معیار پر انہیں تعلیم مل سکے -

خان ملنگ خان - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایک Comprehensive School چلانے پر گورنمنٹ کا کتنا خرچ ہوتا ہے ؟

Mr. Speaker : Does the Minister require a fresh notice ?

Minister for Education : Yes Sir, it is very difficult to say off-hand.

حاجی سردار عطا محمد - میں نے جواب غور سے پڑھا ہے - میں پبلک سکولوں کی نسبت پوچھ رہا ہوں جن پر اتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا تھا کہ آپ نے جواب کو غور سے نہیں سنا تھا -

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں نے غور سے سنا بھی ہے اور پڑھا بھی ہے -

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - بجٹ سیشن میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایک پبلک سکول پر تقریباً ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے اور ایک ہائی سکول پر ایک لاکھ روپیہ تو میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ کیا یہ مناسب نہیں کہ بجائے Comprehensive Schools کے اور Public Schools کے ایک سو ہائی سکول کھول دئے جائیں تاکہ عوام اپنے بچوں کو ان میں تعلیم دلوا سکیں - I would like to refresh your memory.

وزیر تعلیم - جو مراعات Comprehensive Schools میں دی جائیں گی وہ عام سکولوں میں نہیں مل سکتیں اور ان کا وہاں ملنا مشکل ہو گا اگر

آپ اجازت دیں تو میں اس ضمن میں کچھ عرض کر دوں ۔

Six Comprehensive High Schools for the fallowing facilities :

> **Quality education and religious and moral education with special emphasis on the true spirit of Islam. Then we have choice of subjects with due emphasis on diversified courses. Then special emphasis on the teaching of science and mathmatics; then adequate laboratory and science equipment, well qualified and better teaching staff, playgrounds and sports facilities, residential facilities for students and then there are certain crafts which are taught to these students like the wood-work. mettle work, agriculture etc. and for girls home economics, clothing, textile, household management, and there is another subject which is common for both boys and girls.**

So Sir, these facilities cannot be visualised in the ordinary schools.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ Comprehensive سکول غریب لوگوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے کھولے گئے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ کیا یہ سکول دیہی علاقوں میں بھی کھولے جائیں گے تاکہ غریب لوگوں کے بچوں کو وہاں زیادہ سہولتیں حاصل ہو سکیں ۔

وزیر تعلیم ۔ ان کی تقسیم ڈسٹرکٹ ۔ ڈویژن اور ریجنوں کے حساب سے ہوتی ہے جہاں زیادہ facilities ہوتی ہیں وہاں یہ سکول کھولے جاتے ہیں ۔

PROVIDING LABORATORIES, LIBRARY AND HOSTEL IN DAWOOD ENGINEERING COLLEGE, KARACHI

***8162. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that a deputation of the students of Dawood Engineering College, Karachi met the Minister of Education some time ago and complained against non-provision of

Laboratories, Library and hostel in the said College; if so, the steps Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. The Government of West Pakistan are negotiating with Dawood Foundation with a view to take over Dawood College of Engineering and Technology.

چودھری محمد نواز - کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ طلبا کا جو deputation انہیں ملا تھا ان کی ملاقات ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے اس کے بعد محکمہ تعلیم نے اس سلسلے میں آج تک کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - جناب والا - مدت سے شکایت چلی آ رہی ہے کہ داؤد انجینئرنگ کالج میں مراعات نہیں ہیں اور بچوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے تو ان کے لئے ہم نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور ڈاکٹر عثمانی صاحب کو کہا گیا تھا کہ وہ ایک رپورٹ مرتب کریں چنانچہ انہوں نے ایک رپورٹ مرتب کی اور جو ہمارے خدشات تھے انہوں نے اس رپورٹ میں ان کو ظاہر بھی کیا - پھر گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ دونوں کالجوں کو اکٹھا کر کے بورڈ آف گورنرز بنایا جائے تا کہ وہ اس کو چلائیں اور داؤد انجینئرنگ کالج کو لکھا گیا کہ وہ چلانے کے لئے رقم دے دے تا کہ گورنمنٹ یہ کالج ان سے لے لے - گفت و شنید جاری ہے - گورنر صاحب نے اجازت دے دی ہے بورڈ آف گورنرز بن چکا ہے - جب پیسے آ جائیں گے تو ہم کالج کو لے لیں گے -

چودھری محمد نواز - کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ اگر داؤد فاؤنڈیشن جس کے زیر نگرانی اور انتظام یہ ادارہ چل رہا ہے اگر وہ آپ کے ساتھ تعاون نہ کرے تو اس صورت میں آپ کیا قدم اٹھائیں گے ؟

وزیر تعلیم - اگر وہ تعاون نہیں کریں گے تو ہم غور کریں گے کہ کیا گورنمنٹ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اس کالج کو لے لے یا دوسرے الفاظ میں اس کو اپنے گلے ڈال لے -

FALLING PASS PERCENTAGE IN PRIMARY AND SECONDARY SCHOOLS

*8165. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the pass percentage in Primary and Secondary Schools of the Province has considerably fallen ; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No.

Mr. Speaker : Next question.

STARTING A SHORT TERM COURSE IN SOCIAL WELFARE

*8171. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Education be pleased to state whether the Punjab University has started a short term course in Social Welfare ?

Parliamentary Secretary (Sardar Mnhammad Ashraf Khan) : No.

مسٹر حمزہ - پاس ہونے والوں کی فی صد تعداد بڑھ گئی ہے کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ امتحانات میں نقل کرنے کا کاروبار بڑھ گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - آپ کس سوال کے بارہ میں پوچھ رہے ہیں ؟ اس وقت اگلا سوال زیر غور ہے -

وزیر تعلیم - جناب میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں -

Mr. Speaker : Next question.

MISUSE OF GOVERNMENT GRANT BY THE MANAGEMENT OF M. A. O. COLLEGE

*8182. **Chaudhri Muhammad** Nawaz : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the grant given by Government to M. A. O. College, Lahore, has been misused by the said college ; if so, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. The matter is under considaration.

چودھری محمد نواز - یہ معاملہ کب سے زیر غور ہے اور کب تک اس کی تکمیل ہو جائے گی -

وزیر تعلیم (مسٹر علی خان) - گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مرتب کی تھی جو اس بارہ میں چھان بین کرے اور معلوم کرے کہ تین لاکھ روپیہ کی جو رقم انہیں دی گئی تھی آیا اس کو صحیح طریق سے خرچ کیا گیا تھا یا نہیں - چونکہ گورنر صاحب نے اب ایک دوسری کمیٹی تشکیل کی ہے جو صوبہ بھر میں پرائیویٹ کالجوں کے بارے میں رپورٹ پیش کرے گی اس لئے اس کمیٹی کی رپورٹ اس کے پاس چلی گئی ہے -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ معاملہ کس تاریخ کو نئی کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا -

Minister of Education : I am not able to give the exact date but we have already submitted the report of this Committee to the new Committee appointed by the Governor.

میاں محمد شفیع - کیا وزیر تعلیم فرمائیں گے کہ یہ جو نئی کمیٹی بنی ہے اس کی ٹارگٹ ڈیٹ کیا ہے جب اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر کے پیش کرنی ہے -

Minister of Education : Sir, I do not know the target date fixed for the Committee report.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر تعلیم ہمیں یقین دہانی کرائیں گے کہ نئی کمیٹی جو اب بنی ہے اس کے بعد ایک اور نئی کمیٹی نہیں بنا دی جائے گی ؟

وزیر تعلیم - نہیں جناب - پھر نہیں بنائی جائیگی -

حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ جو عطیہ حکومت نے ان کو دیا تھا کیا اس سال میں ان کا وہ عطیہ بند کر دیا گیا ہے یا پھر انہیں دیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم - عطیہ دینے سے پہلے اس پر غور کریں گے کہ آیا دیں یا نہ دیں -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر اس لئی تشکیل کردہ کمیٹی کی رپورٹ اس انجمن کے خلاف آئی تو کیا آپ یقینی طور پر ان افراد کے خلاف ایکشن لیں گے -

وزیر تعلیم - جناب عالی - ایکشن نہ لینے کا سوال ھی پیدا نہیں ھوتا -

میاں محمد شفیع - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ گرانٹ انہیں کس سال دی گئی تھی اور کس سال یہ انکوائری ھوئی تھی اور اس کے بعد کتنی گرانٹ بند کی گئی ؟

وزیر تعلیم - ۱۹۶۵-۶۶ء کو جناب -

TAKING OVER HIGH SCHOOLS OF DISTRICT COUNCILS BY GOVERNMENT

***8185. Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any scheme to take over the High Schools being run by District Councils in the Province ; if so, the time by which the schools will be taken over ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Yes. These schools will be taken over in a phased programme, the first of which is likely to commence during 1967-68.

HOSTEL BUILDING OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL, TOPI

***8236. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Hostel building of the Government High School, Topi is in a dilapidated condition ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a proper Hostel for the Government High School, Topi during 1967-68 ; if not, reasons therefor ;

(c) the Division-wise locales of High Schools in the Province where Government intend to construct Hostels during 1967-68 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) The question of constructing hostel for the Government High School, Topi will receive consideration alongwith the names of other 8 hostels to be constructed during 1967-68 if it merits a higher priority as compared with similar needs of other schools in this Region.

(c) A decision about the names of High Schools which will be provided hostels during 1967-68 has yet to be taken on receipt of recommendations from all the Regional Heads which are still awaited.

خان اجون خان جدون - جناب والا - وزیر تعلیم کو علم ہے کہ وہاں ایک ہوسٹل پہلے سے موجود ہے - مگر اس کی بلڈنگ کی حالت بہت خراب ہے - نئے ہوسٹل کی تعمیر تو جب ہو گی سو ہوگی کیا آپ کم از کم موجودہ ہوسٹل کی حالت بہتر کرنے کے لئے کوئی کارروائی کریں گے -

وزیر تعلیم - مجھے معلوم ہے - بلکہ میں نے وہ ہوسٹل دیکھا ہے کیونکہ وہ میرے علاقہ میں ہے - مگر انہوں نے اپنے سوال کی جز (ب) میں مرمت کے بارہ میں نہیں فرمایا تعمیر کے بارہ میں کہا ہے -

---

OPENING INDUSTRIAL SCHOOLS IN TEHSIL SWABI

*8237. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Industrial Schools for Boys and Vocational Schools for Girls in West Pakistan showing Division-wise location of each of the said schools ;

(b) the courses prescribed for the said schools and the period of each course ;

(c) fees charged from the students of the said schools ;

(d) whether Governmrnt intend to open any such school in Tehsil Swabi of Mardan District also ; if so, when; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The information is provided in the enclosed statement (A)

(b) The courses prescribed for boys and girls in said Schools are given in the statement 'B'.

(c) No fee is being charged from the students of the said Schools.

(d) The Government will be opening such 25 Vocational Institutes for Boys and 10 Vocational Institutes for Girls in the Province the location of which will be decided on the policy of equialisation of Educational Facilities per lac of population in the Province. Mardan District will get its due share.

APPENDIX 'A'

The Divisionwise location of Industrial Schools for boys and Vocational Schools for girls is given below.

Division	Industrial Schools for Boys	Vocational Schools for Girls
1. Lahore Division	1	7
2. Sargodha Division	3	2
3. Multan Division	3	3
4. Rawalpindi Division	2	4
5. Peshawar Division	—	1
6. Bahawalpur Division	—	1
7. Khairpur Division	—	3
8. Hyderabad Division	—	2
9. Quetta Division	2	1
10. Kalat Division	—	—
11. Karachi Division	—	—
12. D. I. Khan Division	—	—
Total :	11	25

APPENDIX 'B'

1. Courses in Industrial Schools for Boys

	Duration of courses
1. Carpentry & Joinery	2
2. Furniture & Cabinet making	2
3. General Fitter	2
4. Turner	1
5. Weaving	2
6. Mechanical Draftsman	2
7. Electrician	2
8. Carpet Weaving	2
9. Leather	2
10. Lacquer Turner	2

2. **Courses in Vocational Schools for Girls.**

	Duration of courses		
	Craft courses	Certificate courses	Diploma courses
1. Tailoring	3 months	1 year	1 year
2. Hand Embroidery	,,	,,	,,
3. Machine Embroidery	,,	,,	,,
4. Knitting by Hand & Machine	,,	,,	,,
5. Salma Talla	,,	,,	,,
6. Fabric printing	,,	,,	,,
7. Leather work	,,	,,	,,
8. Fancy Wood Working	,,	,,	,,

CONSTRUCTING A HOSTEL FOR THE STUDENTS OF GOVERNMENT COLLEGE, SWABI

*8239. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government College at Swabi accommodates students from (i) Government High Schools, Kapgani situated at a distance 25 miles (ii) Government High School, Topi 12 miles (iii) Government High School, Tordher 18 miles ; (iv) Government High Schools located 19 to 20 miles in rural area ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a Hostel for the students of Government College, Swabi during 1967-68 ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Subject to the availability of funds.

خان اجون خان جدون - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ اس سال کالجوں کے لئے جو provision کی گئی ہے کیا اس میں اسے زیر غور لایا جا رہا ہے -

وزیر تعلیم - جی ہاں - اس میں ہوسٹل کے لئے provision ہے -

مگر پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس ریجن میں کون سا ہوسٹل بنانا ضروری ہے ۔ پھر priority کے مطابق عمل ہو گا ۔

We will definitely take it up.

PROVIDING PERMANENT PLAYGROUND FOR GOVERNMENT HIGH SCHOOL, MARGHUZ, TEHSIL SWABI

*8241. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the land being used as Playground of Government High School, Marghuz. Tehsil Swabi, District Mardan is evacuee land under dispute ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, action taken by Government to settle the matter and provide a permanent playground for the said School and if no action is intended to be taken in this respect, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Mnhammad Ashraf Khan) : (a) It is an evacuee land but is no longer under dispute as it has been purchased by the Education Department.

(b) The question doesn't arise.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

خان اجون خان جدون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب میرے سوال نمبر ۸۲۴۳ کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا ۔ کیا اسے اگلی باری پر دھرایا جائیگا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have got the reply with me. I have just received it from the Department and I can supply it to him just now.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I would request that it may be repeated on the next turn.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : We have no objection if the question is repeated on the next turn.

Mr. Speaker : Is the Member sure that the reply is not on his table.

Parliamentary Secretary : I presume that the reply should have been placed on the Member's table because the copies were supplied to the Assembly Secretariat.

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - یہ دونوں ٹھیک ہیں - ان کے سوال کا جواب میری سیٹ پر پڑا ہے -

Mr. Speaker: This question would be repeated on the next turn. Will the Parliamentary Secretary place on the Table replies of all the questions which have not been answered ?

Parliamentary Secretary: I lay on the Table all the answers to questions which have been left over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

UPGRADING GOVERNMENT PRIMARY SCHOOL, PABENI TEHSIL SWABI

***8243. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the people of Village Pabeni in Tehsil Swabi, District Mardan donated land and constructed some accommodation in Government Primary School, Pabeni for the upgradation of the said School to middle standard ;

(b) whether it is a fact that the said School has not so far been upgraded to middle standard ; if so, reasons therefor and whether Government intend to upgrade the said school to middle standard during 1967-68 ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) Yes.

(b) Yes. The Distt. Council Mardan did not recommend this school for upgradation to middle standard during 1966-67. It will, however, be considered for upgradation during 1967-68 on the basis of merit.

PAYMENT OF DUES TO MUNSHI ALTAF HUSSAIN, TEACHER, PRIMARY SCHOOL, KOTLA CHAKAR, TEHSIL SHUJAABAD

***8253. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari:** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Munshi Altaf Hussain, Teacher, Primary School, Kotla Chakar, Tehsil Shujaabad was previously posted in the School at Chak No. 56/WB Tehsil Vehari ;

(b) whether it is a fact that the above said teacher has not so far been paid his salary for the months of February, March and April 1955 amounting to Rs. 240·00 at the rate of Rs. 80·00 per mensem while he was posted in the School at Vehari ;

(c) whether it is a fact that the said teacher submitted many applications to the Education Authorities, Multan for the disbursement of the arrears of his pay to him, but to no avail ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for the early payment of the said amount to the said teacher, Munshi Altaf Hussain ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No. The teacher proceeded on leave for one month from 8th February, 1955 to 7th March, 1955 without awaiting orders for the grant of leave. He resumed his duty on 8th March, 1955. He again left the school without any application for grant of leave from 29th March, 1955 and remained absent up to 15th April, 1955. He joined his duties on 16th April, 1955. His duty period during the months of February, March and April 1955 is only one month and 13 days. His claim for Rs. 240 at Rs. 80 per mensem is not correct and a sum of Rs. 114.21 is only due to him.

(c) No. The teacher sent only one application in December 1966, to the Assistant District Inspector of Schools, Shujaabad. He was directed to tender his explanation for being absent from the school so that the case for payment could be settled. He gave no reply to this.

(d) The District Inspector of Schools, Multan has been asked to settle the matter in the light of the rules.

PAYMENT OF DUES TO MUNSHI SAEED IQBAL, DRAWING TEACHER, HIGH SCHOOL, JAGOOWALA, DISTRICT MULTAN

*8254. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Munshi Saeed Iqbal was posted as a Drawing Teacher in the High School at Jagoowala, District Multan and he served in the said school from 20th February 1965 to 30th September 1966 ;

(b) whether it is a fact that the said teacher was paid his salary at the rate of Rs. 90.00 per month whereas the pay prescribed for the Drawing Teacher was Rs. 115.00 per month ;

(c) whether it is a fact that the said teacher has submitted many applications to the District Education Authorities, Multan for the payment of his arrears of pay amounting to Rs. 475·50 at the rate of Rs. 25·00 per mensem but to no avail ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for the early payment of the said dues to the said Munshi Saeed Iqbal ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No.

(d) However, steps are being taken by the District Inspector of Schools, Multan for payment of his dues.

CONSTRUCTING BUILDINGS FOR MIDDLE SCHOOLS IN DISTRICT HAZARA

*8255. **Khan Malang Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Middle and High Schools in the merged areas of District Hazara alongwith locality thereof ;

(b) the strength of teachers in the said schools alongwith their educational qualifications ;

(c) the minimum number of teachers required to be posted in a Middle or High School ;

(d) whether it is a fact that no funds have been placed at the disposal of B. and R. Department for the construction of the Middle School for Girls at Batagram and the existing building is for a Primary School ; if so, the likely date by which building for the said Middle School would be constructed ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a)
High Schools : 3

1. Government High School, Darband ;
2. Government High School, Battagram ;
3. Government High School, Khuzabanda.

Middle Schools : 6

1. Government Middle School, Baland Kot ;
2. Government Middle School, Batamohri ;
3. Government Middle School, Biari ;
4. Government Middle School, Piamal ;
5. Government Middle School, Kiya ;
6. Government Middle School, Sher Garh.

(b) The strength of teachers in the Middle and High Schools mentioned in (a) above with their educational qualifications are :

1.	Government High School, Darband :	M. Ed.	1
		B. Ed.	3
		B. T.	1
		C. T.	2
		O. T.	2
		D. M.	2
		P. T. I.	1
			12
2.	Government High School, Battagram :	M. A., B. T.	1
		B. Ed.	1
		C. T.	6
		O. T.	2
		D. M.	1
		P. T. I.	1
			12
3.	Governmet High School. Khuzabanda :	B. Sc., B. T.	1
		B. A., B. T.	1
		B. A., C. T.	1
		B. A., C. T.	1
		B. A., S. V.	1
		F. A., C. T.	2
		M. A., U/T.	1
		A. W. I.	1
		P. T. I.	1
			8

Middle Schools :

1.	Government Middle School, Baland Kot :	B. A., B. T.	1
		C. T.	2
		S. V.	3
		B. A. U/T.	1
		D. M. U/T.	1
		P. T. I.	1
			9
2.	Government Middle School, Battamohri :	C. T.	5
		J. O. T.	2
		Ex-Army Trained.	1
			8
3.	Government Middle School, Biari :	C. T.	3
		S. V.	2
		B. A. (new B. Ed)	1
		Ex-Army Trained.	1
		H. A.	1
			9
4.	Government Middle School, Piamal :	C. T.	4
		S. V.	2
		D. M.	1
		H. A.	1
		P. T. I.	1
			9

5.	Government Middle School, Kiya :	M. A., M. Ed.	1
		C. T.	4
		B. A., B. Ed.	1
		S. V.	2
		J. V.	1
		D. M.	1
		P. T. I.	1
		Army Trained.	1
			12

6.	Government Middle School, Sher Garh :	B. A., B. Ed.	1
		C. T.	2
		S. V.	1
		B. A. (New B.Ed.)	1
		M. A. U/T.	1
		O. T.	1
		D. M.	1
		H. A.	1
		P. T. I.	1
			10

(c) The prescribed strength for posts of teachers are :--

High Schools :	H. M., B. A., B. T. (W. P. E. S. II)	1
	B. A., B. T.,	5
	C. T.	1
	S. V.	5
	P. T. I.	1
	D. M.	1
		14

Middle Schools :	B. A. B. T.	2
	C. T.	3
	S. V.	2
	Theology Teacher	1
	P. T. I.	1
	D. M.	1
		10

(d) No. Necessary funds have been placed at the disposal of the B & R Department during the current financial year.

PAYMENT OF SALARY TO THE STAFF OF MIDDLE SCHOOL, LONMIYANI, LASBELA DISTRICT

*8258. **Mr. Muhammad Hashim Lassi :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Fazal Ilahi Munir, Headmaster, Middle School, Lonmiyani in Lasbela District was coming from Bela to Lonmiyani by bus on 3rd December 1965 carrying with him a sum of Rs. 1,394·45 for disbursement as pay and allowances to the staff of the said school ;

(b) whether it is a fact that some armed dacoits stopped the said bus in the way and snatched cash and other articles from the passengers including the said amount of Rs. 1,364·45 from the said Mr. Fazal Ilahi Munir ;

(c) whether it is a fact that the said dacoits also decamped with the personal cash of Mr. Fazal Ilahi Munir amounting to Rs. 506·00 and some other articles worth Rs. 600·00 ;

(d) whether it is a fact that the said case is still under consideration of the Government and the staff of the said school has not so far received their salaries for the month of November, 1965 ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, the approximate time by which payment of the said salaries will be made to the said staff ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Personal cash amounting of Rs. 500 and other articles worth Rs. 300 as per statement of the Investigation Officer.

(d) Government sanction for payment has already been issued.

(e) Does not arise.

PERMANENT SENIOR CLASS I POSTS IN ADMINISTRATION BRANCH (MEN'S SECTION) OF THE EDUCATION DEPARTMENT

*8312. **Rao Muhammad Afzal Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of permanent Senior Class I posts in the Administration Branch (Men's Section) of the Education Departmrnt from 1958 to 1966, year-wise ;

(b) the dates on which the number of Class I Senior posts in the said Branch increased or decreased during 1958 to 1966 ;

(c) the number of selection grade posts available for Senior Class I Officers of the said Branch during 1958 to 1966, year-wise ;

(d) whether the said selection grade posts were sanctioned keeping in view the cadre strength in each year from 1960 to 1966 ; if not, reasons therefor ;

(e) whether the grant of selection grade to the said Officers during 1960 to 1966 was delayed and it adversely affected any Officers ; if so, the remedial measures Government intend to take in the matter ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a)

Year	No. of posts in Class I (Senior Scale) Administration Branch-Mens Section
1958	21
1959	21
1960	22
1961	24
1962	25
1963	24
1964	24
1965	24
1966	24

(b) *Increased*	*Decreased*
1 from 9th December 1960	4 from 1st June 1962—
(I. S. Sargodha Division).	(D.P. Is., office) (1) R.D. Lahore

2 from 1st July 1961 (I. S. Karachi Zone A and B., on merger of Karachi).		(2) A. D. (S) (3) A. D. (P) (4) A. D. (A)		
5 from 1st June 1962	(1) D.D. (S) Karachi (2) D.D. (G) Karachi (3) D.D. (G) Quetta (4) D.D. (S) Rawalpindi (5) I. T. I. Rawalpindi		1 from 1.4.63	I.V.E. Lahore

8		5
(c)	*Year*	*No. of Selection Grade post*
	1958	
	1959	
	1960	from 1-10-60 only.
	1961	...
	1962	4
	1963	4
	1964	4
	1965	4
	1966	4

(d) No. The cadre strength of Class I (Senior scale) posts was fixed by F. D. and notified in May, 1965 only and therefor it was not possible to determine the exact number of Selection Grade posts prior to the fixation of cadre strength.

(e) Yes. Under the existing orders 20 per cent of the posts in Class I (Senior Scale) should in the Selection Grade, but in calculation the number of Selection Grade posts according to this percentage the fraction of posts less than five could not be taken into account in the past and that is why no Selection Grade post could be given to the officers concerned on the posts in excess of 20. But now the Government has revised this formula and according to the new formula one Selection Grade post will be permissible after every 3 to 5 posts. There-calculation of Selection Grade posts in accordance with the new formula will give one more post to the Admn. Cadre (Mens Section) and the officers concerned will get the benefit.

GOVERNMENT DEGREE COLLEGE FOR GIRLS, JHANG

*8366. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Girl students on roll in each class of the Government Degree College, Jhang on 30th April 1967 ;

(b) the number of Girl students who passed their Intermediate Examination from the said College every year since its establishment ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) :

(a)

III Year.	IV Year.
17	12

(b)

YEAR	NO. PASSED.
1957-58	2
1958-59.	2
1959-60	12
1960-61	13
1961-62	13
1962-63	9
1963-64	6

DEGREE SCIENCE COLLEGE

*8470. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number and location of Degree Science Colleges in the Province alongwith the year during in which each of the said Colleges were opened;

(b) whether it is a fact that sometime ago, Government decided to open a Degree Science College in Sukkur, but the decision has not so far been implemented; if so, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) As in Appendix 'A'.

(b) No.

APPENDIX 'A'.

Sr. No.	Location of Government Degree Science Colleges.	Year of Start
	LAHORE REGION.	
1.	Government College, Lahore.	1864.
2.	Government College, Bahawalpur.	1886

3.	Government College, Multan.	1920
4.	Government College, Montgomery.	1942
5.	Government College, D.G.Khan.	1945
6.	Government College, Muzaffargarh.	1959
7.	Government College, Sheikhupura.	1959
8.	Government College, Rahimyarkhan.	1962
9.	Government College, Bahawalnagar.	1963
10.	Government College, Gujranwala.	1966

GIRLS

1.	Lahore College for Women, Lahore.	1922
2.	Government College for Women, Multan.	1947
3.	Government College Women, Sialkot.	1951
4.	Government College for Women, Gujranwala.	1954
5.	Government College for Women, Bahawalpur.	1957

HYDERABAD REGION.

1.	Government Girls College, Hyderabad.	1953
2.	Government Mumtaz College, Khairpur.	1955
3.	Government College, Hyderabad.	1948
4.	SAL Govt. College, Mirpurkhas.	1953
5.	Government College, Larkhana.	1954
6.	Government College, Nawabshah.	1954
7.	Government College, Dadu.	1958
8.	Government College, Sukkur.	1963

PESHAWAR REGION.

1.	Government College for Girls, Abbottabad.	1955
2.	Government Frontier College for Women, Peshawar.	1949
3.	Government College, Kohat.	1954
4.	Government College, Mardan.	1954
5.	Government College, Peshawar.	1959
6.	Government College, Abbottabad.	1952
7.	Government College, Bannu.	1954
8.	Government College, D.I.Khan.	1947

RAWALPINDI REGION.

1.	Government College, Rawalpindi.	1948
5.	Government College for Women, Rawalpindi.	1950
3.	Government College, Gujar Khan.	1958
4.	Government College, Islamabad.	1965
5.	Government College, Campbellpur.	1924
6.	Government College, Chakwal (Distt: Jhelum).	1939
7,	Government College, Sargodha.	1929
8.	Government College, Jhang.	1920
9.	Government College, Mianwali.	1950
10.	Government College, Lyallpur.	1923
11.	Government College for Women, Lyallpur.	1934
12.	Government College for Women, Gujrat.	1952
13.	Government College, Jhelum	1961

KARACHI REGION.

1.	D.J.Government Science College for Boys, Kutchery Road, Karachi.	1887
2.	Government College for Men, Nazimabad.	1956
3.	Government College for Women, Frere Road.	1949

QUETTA REGION.

1.	Government Degree for Boys, Quetta.	1948
2.	Government Degree College for Women, Quetta.	1951

GIRL STUDENTS IN GOVERNMENT DEGREE COLLEGE, JHANG

*8487. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Girl Students on roll in each class in Government Degree College, Jhang, on 30th July 1967 ;

(b) the number of Girl Students who passed their Intermediate Examination from the Inter Girls College, Jhang during the last three years ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) :

(a)	Ist and II Year	...	...	...	Nil
	III Year	...	...	...	17
	IV Year	...	...	...	12
(b)	1963-64	...	...	...	70
	1964-65	...	...	...	47
	1965-66	...	...	...	39
	1966-67	...	...	...	50

ANSWER BOOKS LOST BY EXAMINERS

*8488. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of answer books lost by the Examiners in each examination held by the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore during 1966 and 1967 ;

(b) how the marks were given to the candidates whose answer books were lost ;

(c) the action taken against the Examiners responsible for the loss of the said answer books ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Two Answer books were lost in the Secondary School Certificate Examination, 1966 in postal transit. In Examination of 1967 a packet of 124 Answer books despatched by the Centre Superintendent of a mofussil Centre by Rail to the Office of the Board is not traceable and is being search from the different quarters.

(b) The results of two candidates whose scripts were lost in 1966 were completed by the Board's Office by giving one of them average marks according to his own option. As regards the other candidate his marks were already available with the Office of the Board as his script had been marked by the Examiner concerned before it was lost. As such his result, being complete was declared accordingly. The 124 candidates of 1967 whose scripts are not traceable have already been contacted to exercise their option either to retake the examination in this paper or to accept the average marks.

(c) In all the three cases of loss of scripts mentioned above the Examiners concerned were not responsible, as in the case of two scripts of 1966 the loss occurred in postal transit and the loss of 124 scripts of 1967 again in transit is still under investigation.

LADY LECTURERS IN GOVERNMENT COLLEGE FOR WOMEN, MULTAN

*8525. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Lady Lecturers in Government College for Women, Multan and the number of residential rooms provided to them ;

(b) whether it is a fact that most of the Lady Lecturers mentioned in (a) above reside in the College premises and are facing great difficulty due to lack of residential facilities ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the steps taken or intended to be taken by the Government to provide residential accommodation to the said Lady Lecturers ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 38 Professors/Lec.

5 big rooms.

3 small rooms.

(b) Yes.

(c) There is no such proposal at present.

SCIENCE LABORATORIES IN GOVERNMENT COLLEGE FOR WOMEN, MULTAN

*8526. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the year during which Degree Classes in Science were started in Government College for Women, Multan ;

(b) the year-wise grant given to the said College for Science Laboratories up-to-date ;

(c) whether the said College possesses good Science Laboratories for teaching its students ; if not, reasons therefor and whether Government intend to provide the same ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) :

(a) 1962-63.

(b) 1962-63 Rs. 3,000/-

1963-64 Rs. 5,000/-

1964-65 Rs. 5,000/-

1965-66 Rs. 7,500/-

1966-67 Rs. 8,500/-

(c) Yes.

OPENING OF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN EACH DISTRICT ACCORDING TO POPULATION.

*8724. **Chaudhri Idd Muhammad.** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have decided to open educational institutions in each District of the Province according to population ;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, (i) the estimated population of Karachi Municipal Corporation, Lahore Municipal Corporation, Hyderabad, Multan, Rawalpindi and Lyallpur Districts on 30th June, 1967, (ii) the number of Colleges, High, Middle and Primary Schools functioning in each of the above areas on 30th June, 1967 and (iii) the number of such institutions which have been opened after 30th June, 1967 in each of the said areas ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No, the additional educational facitities are to be distributed in different areas with a view to equalising educational opportunities per lakh of population.

(b) Question does not arise.

SENDING SCHOOL CHILDREN TO RAWALPINDI AIRPORT FOR RECEIVING FOREIGN DIGNITARIES.

*8734. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that at the time of visit of Foreign Dignitaries to Rawalpindi, school children are sent to the Airport to stand along the route over which the visitor has to pass ;

(b) whether it is a fact that this practice was also observed on the occasion of the visit of the King of Afghanistan, on 7th March 1967 in Rawalpindi ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether permission of the parents/guardians was taken for sending away their children to the Airport to stand along the route ;

(d) the number of buses provided to transport the children of each school and how many children from each school visited the Airport or lined the route of the King's visit ;

(e) whether it is a fact that children of Muslim High School, Rawalpindi occupied the roof tops of the bus in which Khalid Mahmood, a student of 10th Class of the said school also travelled ;

(f) the number of students who travelled in each bus provided to Muslim High School, Rawalpindi alongwith the seating capacity of the said buses ;

(g) whether it is a fact that it is contrary to the Traffic Rules that passengers should occupy roof tops of the buses ; if so, the action taken by the Police for overloading and occupation of roof tops of the buses by passengers ;

(h) the number of teachers as were (i) incharge of the students of Muslim High School, Rawalpindi for this occasion and (ii) incharge of the bus in which the said Khalid Mahmood, deceased travelled from the Airport ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No.

(d) 50 buses were provided in all to transport 11,880 students from all the Schools in the city.

(e) Yes. But only on their return from the Airport and that too on the last bus.

(f) Eighty students per bus per trip without the use of roof/tops of the buses travelled. The sitting capacity of the said bus was from 50 to 60, but since the children are minor, 80 student's could easily be accommadated inside the bus.

(g) It concerns the Department dealing with Traffic.

(h) (i) Thirty-two members of the staff were incharge of the students of Muslim High School, No. 1, Rawalpindi and (ii) 5 teachers were Incharge of the bus in question.

UPGRADING MIDDLE SCHOOL AT KOT QAISRANI

*9000. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister for Education be pleased to refer to the answer to my starred question No. 7039, given on the floor of the House on 4th July, 1967 and state the time by which the Middle School at Kot Qaisrani, District D. G. Khan will be upgraded ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : On account of scarcity of funds 75 Government Middle Schools throughout West Pakistan have to be upgraded during the Third Plan Period. The name of Government Middle School at Kot Qaisrani will receive consideration on priority basis for upgradation *vis-a-vis* other Middle Schools throughout West Pakistan. It is, therefore, not possible to say whether it will merit upgradation and if so, when.

SCHOOLS IN DERA GHAZZI KHAN DISTRICT

*9001. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister or Education be pleased to state :—

(a) the present number of Middle Schools in D. G. Khan District;

(b) the number of Primary Schools in the said District which were upgraded to middle standard during the last three years?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 71.

(b) 9 Primary Schools were upgraded to the Middle Standard during the last three years.

PRIMARY SCHOOLS IN DISTRICT SHEIKHUPURA.

*9029. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister for Education be pleased to state:—

(a) the number and location of Primary Schools in District Sheikhupura to be upgraded as Middle Schools during 1967-68 ;

(b) the number and location of Middle Schools in the said District to be upgraded as High Schools during the said year ;

(c) the number of new Primary Schools to be opened for Boys and Girls in the said District during the said year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a), (b), & (c) : The number and location of Primary Schools to be upgraded to Middle Schools and of Middle Schools to be upgraded to High Schools and the number of new Primary Schools to be opened for boys and girls in Sheikhupura District durnig 1967-68 has not yet been decided. Recomendations from all the Directors of Education have been invited. Replies from some of them are still awaited. The distribution will be made on the basis of merits and principle of equalisation as soon as the recommendations have been received and the cases have been properly scrutinised.

MIDDLE SCHOOL IN VILLAGE LANMBRE, DISTRICT SHEIKHUPURA

*9030. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the year in which the building of the Middle School in village Lanmbre, District Sheikhupura was constructed ;

(b) whether it is a fact that few months after the construction of the said building a wall of a room thereof collapsed ;

(c) the name of the department responsible for the reconstruction of the said wall and the time by which it will be reconstructed ;

(d) whether it is also a fact that due to the unsafe condition of the said building, the students are leaving the said school ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) It was constructed in 1964.

(b) Yes.

(c) According to Section 24 (2) of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962, the Union Council concerned is responsible for the reconstruction of the well. The Chairman, Union Council, Lanmbre has been asked by the Deputy Commissioner, Sheikhupura to carry out the repairs of the said building immediately.

(d) No. Rather the enrolment of the school has gone up as compared with that of the previous years.

UPGRADING GIRLS MIDDLE SCHOOL IN MURIDKE AS HIGH SCHOOL

*9034. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the total population of Mandi Muridke, District Sheikhupura ;

(b) whether it is a fact that there is no High School for Girls at Muridke ;

(c) whether it is a fact that the residents of Mandi Muridke have offered to construct the building for the High School on selfhelp basis ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to accept the offer and upgrade the present Girls Middle School in the said town as a High School during the current financial year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 6757 according to 1961 Census.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) No.

OPENING OF COLLEGES IN LAHORE DIVISION

*9940. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Colleges to be opened for Boys and Girls in Lahore Division during the current Five Year Plan Period ;

(b) the year in which a College for Girls is likely to be opened in Sheikhupura District?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) (*i*) Four Intermediate Science Colleges—Share of the Division is not yet decided.

(*ii*) One Superior Science College.

(*b*) 1968-69, subject to availability of funds.

OPENING OF PRIMARY SCHOOLS IN LAHORE DIVISION

***9041. Chaudhri Manzur Hussain** : : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Primary Schools to be opened in Lahore Division in 1967-68;

(*b*) the number of Primary Schools to be upgraded to Middle Standard in the said Division during the said year;

(*c*) the number of Middle Schools to be upgraded as High Schools in the said Division during the period mentioned in (a) above;

(*d*) the number of Intermediate Colleges to be opened in the said Division in 1967-68 ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*), (b), &(c) : The number of Primary Schools to be opened, the number of Primary Schools to be upgraded to Middle Standard and the number of Middle Schools to be upgraded to High Standard during 1967-68 in Lahore Division has not yet been decided. Recommendations from all the Directors of Education in respect of these three schemes have been invited. Replies are still awaited from some of them. A decision will be made on the basis of priority-cum merit.

(*b*) The construction of a building for an Intermediate College at Sheikhupura in Lahore Division has been approved. Staff will be provided when necessary funds become available in next years.

CASUAL LEAVE TO TEACHERS IN HYDERABAD REGION

***9048. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that casual leave quota of Teachers in Hyderabad Region has been reduced from 25 to 10 days in a years ; if so, reasons thereof ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No. The number of casual leave has been 10 for the members of the teaching staff of schools and colleges in the whole of West Pakistan since 1965.

(b) The question does not arise.

UPGRADING OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL PHALIA, DISTRICT GUJRAT

*9072. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago sanction was accorded to upgrade the present Government High School Phalia, District Gujrat to that of an Intermediate College ;

(b) whether it is a fact that Phalia is a Tehsil Headquarter and a central town and population of the Tehsil is 5 to 6 lacs ;

(c) whether it is a fact that the residents of the said Tehsil have donated a piece of land for the construction of a building for the said College ; if so, the time by which the said School would be upgraded ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Yes.

(c) No such offer has has been received in this Department. Schools are not upgraded-Colleges are opened independently.

OPENING A GOVERNMENT HIGH SCHOOL IN MOZANG, LAHORE

*9074. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether there is any scheme for opening a Government High School in Mozang area of Lahore during the current financial year ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the location of the School in the said area and (ii) whether the building or the land for the said School has been acquired ; (iii) the amount allocated for the implementation of the said scheme ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) The question doesn't arise.

SLOW SPEED OF CONSTRUCTION IN THE NEW UNIVERSITY CAMPUS

*9081. **Mian Muhammad Shafi** . Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the reasons for slowing down of speed of construction work in the Punjab University New Campus Scheme this year as compared to previous years ;

(b) the details of construction work unfinished and the time by which the said unfinished work will be completed alongwith the amount which will be spent on the said remaining work ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Despite the financial stringency, the progress of work at the Panjab University New Campus has been quite satisfactory. The University has reported that practically all the works in progress during 1966-67 have been completed and that the following works for which tenders have been called would be completed during the current financial year :—

(i) Construction of Hostels.

(ii) Construction of 25 Residences.

(iii) Construction of Swimming Pool.

(b) The Third Plan phase of the University scheme provides for additional construction costing Rs. 2.5 crores. Un-specified works and other needs would involve a further sum of Rs. 58 lacs. Besides, the University would receive its due share for Ph. D. level work in the field of solid state of Physics and applied Mathematics.

In the first 3 years of the plan, Rs. 1 crore has been provided and the releases against the balance would be determined from year to year through A.D.P.'s according to the availability of resources.

GRANT-IN-AID FOR PRIVATE EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN FORMER N.-W.F.P.

*9092. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to state the grant-in-aid given to Private Education Institutions in the former N.-W.F.P. out for the budget grant provided in 1967-68 ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Grant-in-aid to recognised private institutions is given after careful scrutiny of the claims of these institutions. The distribution is made every yearafter the claims have been received by the Directors of Education. For the present the Directorate has not yet received any claim from private institutions with regard to the payment to be made to them during 1967-68 and as such no grant-in-aid has yet been given to any private institutions in the former N.-W.F.P.

PROVIDING SUFFICIENT ACCOMMODATION IN GOVERNMENT LOWER MIDDLE SCHOOL, NANAKPURA, PESHAWAR CITY

*9094. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that due to shortage of accommodation in

Government Lower Middle School, Nanakpura on G.T. Road, Peshawar City, the School authorities are forced to hold certain classes under the open sky in winter as well as in summer months ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to provide sufficient accommodation in the said school ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. Steps are being taken to provide additional accommodation during the current financial year.

OPENING MORE PRIMARY AND LOWER MIDDLE SCHOOLS IN PESHAWAR CITY

*9096. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to refer to the answer to my starred question No. 911 given on the floor of the House on 17th July 1965 and state :—

(a) whether more Primary and Lower Middle Schools have since been opened in Peshawar City; if so, how many ;

(b) the number of such Schools to be opened during the current financial year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes. Six primary schools including one for girls have been opened since 1965;

(b) Six primary schools including two for girls or likely to be opened during the current financial year. Primary schools will be upgraded to Middle Standard, in accordance with needs and regional distribution. Lower Middle Schools of 6 classes are no more favoured.

PAY SCALES OF KHATIBS, IMAMS AND TABIBS IN PESHAWAR

*9100. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the pay scales of Khatibs, Imams and Tabibs in Peshawar Region have been placed at par with the pay scales of their counterparts working in other Regions ; if so, reasons therefor ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : No; the question does not arise.

LEVY OF EDUCATION CESS ON OCTROI IN FORMER N.-W.F.P.

*9103. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in 1949 under section 3 of the former

N.-W.F.P. Development Cess Act, an education Cess at the rate of annas two per rupee on octroi was levied with a view to collecting money for providing educational facilities to the people of the former N.-W.F.P.;

(b) whether it is a fact that after Integration the said Cess amounting to almost three lac rupees collected from the area of Peshawar City only is being paid to the West Pakistan Government for the development of education in the Province in addition to income derived from 10 per cent of the total income of the local bodies;

(c) whether it is also a fact that a representation was made to the Government of West Pakistan some time back by some Members of the Provincial Assembly to the effect that all the local bodies collecting the said Cess be allowed to spend the amount for the implementation of their own development schemes particularly in the field of education; if so, the action taken in this regard;

(d) whether there is any proposal for spending the amount of the said Cess collected from the Local Bodies of the former N.-W.F.P. for the advancement of educational facilities in former N.-W.F.P. only ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No. The proceeds of the Cess are being credited under the Head "VII-Land Revenue" since 1951-52.

(c) Yes. The matter is yet under consideration.

(d) Yes.

SCHOOLS OF SUKKUR DISTRICT

*9134. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the present number of Primary and Secondary Schools for Boys and Girls in Sukkur District ;

(b) the number of Technical Colleges and Schools for Boys and Girls in the said District ;

(c) the number of private Schools alongwith the number of Schools presently being run by the District Council, Sukkur ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The present number of Primary and Secondary Schools for Boys and Girls in Sukkur District is :—

	Boys	*Girls*
Primary Schools	837	137
Secondary Schools	52	12

(b) There is no technical college or school as such in Sukkur District. There are, however, 12 Secondary Schools to which technical classes and workshops have been attached.

(c) The private schools and the schools run by the District Council Sukkur are :—

	Primary		*Middle*		*High*	
	Boys	*Girls*	*Boys*	*Girls*	*Boys*	*Girls*
Private Schools	20	11	8	3	12	1
District Council Schools.	—	—	—	—	6	—

GOVERNMENT AIDED CULTURAL BODIES IN THE PROVINCE

*9150. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the names of cultural bodies in the Province which get financial aid from the Government ;

(b) whether it is a fact that the said cultural bodies in the Province have not received financial aid from the Government this year so far; if so, reasons for the delay and the time by which the amount will be paid to them?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The names of Cultural, learned and social bodies in the Province which receive grant-in-aid from the West Pakistan Government are given in Annexure 'X'.

(b) Yes.

These bodies have not received grants-in-aid so far. The grants are released on submission of the accounts of the previous grants received by them duly audited by Registered Chartered Accountants. The grants will be released as soon as their audited accounts are received and found in order. The aid receiving cultural bodies have specially been requested to expedite the submission of their audited accounts.

ANNEXURE 'X'

	Social bodies		*Amount*
			Rs.
1.	Boy Scouts Association, Lahore	...	1,98,550
2.	Girls Guides Association, Lahore	...	95,000
3.	Children Aid Society	...	2,400
4.	All Pakistan Women's Association	...	67,500
	Cultural and learned bodies		
5.	Board for advancement of literature, Lahore	..	1,99,000
6.	Bazm-e-Iqbal, Lahore	...	23,750
7.	Institute of Islamic Culture, Lahore	...	47,500
8.	Urdu Academy, Lahore	...	47,500
9.	Punjabi Adabi Academy, Lahore	...	47,500
10.	Pakistan Arts Council, Lahore	...	47,500
11.	Shah Abdul Latif Bhit Shah Culture Centre, Hyderabad	...	47,500
12.	Absin Art Society, Peshawar	...	10,000
13.	Sindhi Adabi Board	...	95,000
14.	Pashto Academy, Peshawar	...	95,000
15.	Educational Conference, Karachi	...	1,000
16.	Pakistan Writers Guild, Lahore	...	10,000
17.	Balochi Academy, Quetta		25,000
18.	Idara-e-Maruf-i-Milli, Lahore	...	5,000
19.	Youth Hostels Association	...	1,56,270

MISS HAMEED ALI INSPECTRESS OF SCHOOLS, QUETTA

*9154. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the date of posting of Miss Hameed Ali as Inspectress of Schools, Quetta alongwith her qualifications ;

(b) whether any complaints have been received against her by (i) Director of Education, Quetta and (ii) Secretary, Education Department;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the action taken on the said complaints and whether Government intend to transfer her in compliance with the policy adopted in connection with transfer of those who have been posted in one place for more than three years ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 4-10-60 on *ad hoc* basis till the Selectee of the West Pakistan Public Service Commission becomes available. Qualifications M.A., B.T.

(b) No.

(c) The question does not arise.

DRAMATIC CLUB OF GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE

*9158. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the amount spent by Government College, Lahore, on its Dramatic Club during the year 1966-67 ;

(b) whether it is a fact that the girl students also participated in dramas staged by the said Dramatic Club during the year 1966-67 ;

(c) whether it is a fact that some time ago, the accounts of the said Club were ordered to be audited by the Director of Education ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether the accounts were audited; if so, a copy of the audit report may be placed on the Table of the House ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Rs. 5,651.92.

(b) Yes.

(c) No.

(d) Does not arise.

INTRODUCTION OF THE SUBJECT OF AGRICULTURE AS AN ELECTIVE SUBJECT IN MIDDLE AND HIGH CLASSES

*9162. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether there is any scheme for introduction of the subject of "Agriculture" as an elective subject for study in Middle and High

classes; if so, the approximate time required to implement the same;

(b) whether it is a fact that the subject of Agriculture was being taught in Schools in pre-Independence days and some Schools had also agricultural farms of their own which exist even now; if so; whether Government intend to revive that system;

(c) whether it is a fact that before Independence, Vernacular teachers, who had to teach the subject of "Agriculture" in Schools in rural areas were trained in the Lyallpur Agricultural College; if so, what was the period of the said training in the Agricultural College ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes. Agriculture is already an elective subject of study in Middle and High classes and it is being taught to students who opt for it.

(b) Yes. The Government intends to encourage the study of agriculture in schools.

(c) Yes. The period of training was one year.

CONSTRUCTION OF BUILDING FOR MIDDLE SCHOOL FOR GIRL AT BATGRAM

*9177. **Khan Malang Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a Middle School for girls was opened at Batgram in District Hazara last year ;

(b) whether it is a fact that the above said school is presently being run in a Kutcha building of a Primary School ;

(c) whether it is a fact that funds were sanctioned for the construction of buildings of the said school, but were not placed at the disposal of Buildings and Roads authorities with the result the construction work could not be executed; if so, reasons therefor and the time by which the said amount would be made available to Buildings and Roads Department for construction of the building of the said school ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes. The funds were placed at the disposal of the Communications and Works Department which could not utilise these, as the development scheme had not been cleared. The scheme has now been approved and the work is likely to be taken in hand this year.

OPENING OF PRIMARY SCHOOLS

*9183. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of Primary Schools proposed to be opened under the Third Five-Year Plan;

(b) the number of primary schools opened during the years 1965-66 and 1966-67 ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 25,000, subject to availability of funds.

(b) Nil and 1,000 respectively.

VIOLATION OF BAN IMPOSED ON ORGANISING PROGRAMMES OF DANCING AND MUSIC CONCERTS IN EDUCATIONAL INSTITUTIONS

*9184. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a ban has been imposed on organising programmes of dancing and music concerts in the educational institutions ;

(b) whether it is a fact that the abovementioned programmes are still being organised in the educational institutions in spite of the said ban ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the steps taken or intended to be taken by the Government against the management of the educational institutions which organise such programmes ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No. There was no ban imposed though certain guiding principles were laid down.

(b) The Educational institutions organise only healthy extra curricular activities in keeping with our social and cultural values.

(c) Question does not arise.

ADJOURNMENT MOTIONS

TRANSPORT WORKERS' STRIKE ON 23RD SEPT., 1967

Mr. Speaker : We will now take up the adjournment motions. First adjournment motion is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to dissuade the transport workers from resorting to strike on Saturday, the 23rd September, 1967. This has caused great hardship and inconvenience to the public of the province.

Minister of Labour : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : There are two other similar adjournment motions, i.e., 58 and 67. 58 is from Mr. Hamza; he is not present, and 67 is by Haji Atta Muhammad.

حاجی صاحب آپ اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کیجئے ۔

STRIKE BY GOODS CARRIERS IN WEST PAKISTAN

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ فوری اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور حالیہ معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ ویسٹ پاکستان کے تمام لوڈنگ ٹرکس نے پولیس کی ناانصافی اور ظلم سے تنگ آ کر ۲۱ - ۹ - ۱۹۶۷ سے ہڑتال کر دی ہے اور ہزاروں ٹرکس شاہراہ روھڑی و پنو عاقل کے درمیان کھڑے ہیں اور تمام کاروبار معطل ہو گیا ہے اور وہاں لوکل لوگوں کو بھی سخت پریشانی کا سامنا ہے ۔

Minister of Labour : I oppose it Sir.

Malik Muhammad Akhtar : May I rise on a point of order Sir?

جناب والا ۔ میری تحریک التوا نمبر ۵۵ کو آپ نے مسترد کر دیا ہے لیکن میری تحریک التوا نمبر ۷۷ جو ٹرانسپورٹ ورکرز کی گرفتاری کے متعلق ہے اسکو کیا آپ الگ لیں گے یا ان تحریک التوا کے ساتھ لے لیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : That would be taken up separately.

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : Mr. Speaker Sir, first of all I don't agree with the contention of the mover of this adjournment motion that the strike spread over the entire province.

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں نے اپنی تحریک التوا اردو میں پیش کی ہے اور میں اس کا جواب بھی اردو میں سننا چاہتا ہوں -

Minister of Labour : As a matter of fact the wo[illegible]ed areas were the Central and the Northern Regions, where the l[illegible]d trucks went off the road for two days. As a matter of fact S[illegible]

خواجہ محمد صفدر - حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ اردو میں تقریر کریں -

وزیر محنت - جناب والا - فی الحقیقت ہڑتال کا اثر زیادہ تر اس صوبہ کے شمالی اور مرکزی حصوں پر پڑا ہے - جہاں تک بسوں کے چلنے کا سوال ہے بسیں تقریباً ڈیڑھ روز تک ان علاقوں میں نہیں چل سکیں اور ٹرک تقریباً تین روز تک سڑکوں پر نہیں آ سکے - لیکن یہ کہنا کہ ہڑتال تمام صوبہ بھر میں جاری رہی ہے یہ بالکل غلط ہے - حقیقت یہ ہے کہ اس ہڑتال کا کوئی جواز نہیں تھا - آج سے تقریباً پندرہ روز پہلے ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن کے صدر مسٹر صالح محمد نیازی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ٹرانسپورٹ ورکرز نے ہڑتال کا نوٹس دے رکھا ہے اور وہ ہڑتال کرنے پر آمادہ ہیں - انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ہڑتال کا نوٹس ۶ اگست کو دیا گیا تھا اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس نوٹس کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا - جب میں نے اس امر کے بارے میں اپنے محکمہ سے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ فی الواقع اس ہڑتال کے نوٹس کو غیر آئینی قرار دیا گیا ہے اور وہ درست طور پر غیر آئینی قرار دیا گیا ہے - اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ہڑتال کا نوٹس ان لوگوں کے خلاف دیا گیا تھا جو مالکان نہیں تھے اور وہ اس حیثیت میں نہ تھے کہ وہ ان امور کے بارے میں ٹرانسپورٹ کے کارکنوں سے کسی قسم کا کوئی تصفیہ کر سکیں - یہ نوٹس چند دوسرے افراد اور دوسرے محکمے کے افسران کو دیا گیا تھا جن کا ٹرانسپورٹ کے کارکنوں یا مالکوں سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ تھا -

جناب والا ۔ اسکی دوسری وجہ یہ تھی کہ Industrial Dispute Ordinance کے تحت ٹرانسپورٹ ورکرز کی طرف سے جو مطالبات پیش کئے گئے تھے وہ مطالبات اس آرڈیننس کے تحت تنازعہ کی شکل میں پیش نہیں کئے جا سکتے تھے کیونکہ اس آرڈیننس کے تحت صرف وہ امور متنازعہ قرار دیئے جا سکتے ہیں جو امور ملازمین یا کارکنوں کی تنخواہوں کی شرائط کے بارے میں ہوں لیکن یہ تمام مطالبات چونکہ ان ملازمین کی ملازمت کی شرائط کے بارے میں نہ تھے اس لئے لیبر ڈیپارٹمنٹ کا عملہ اس ضمن میں کوئی قانونی کارروائی کرنے کا مجاز نہ تھا ۔ اس کے باوجود میں نے مسٹر صالح محمد نیازی صدر ٹرانسپورٹ ورکرز یونین کو یہ یقین دھانی دلائی کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ان کے مطالبات پر نہایت سنجیدگی اور دیانتداری سے غور کیا جائے اور ان کی جو جائز شکایات ہیں انہیں دور کرنے کے لئے ہر ممکن سعی کی جائے ۔ میں نے انہیں ہر ممکن طور پر یقین دلایا کہ ہماری طرف سے اس بارے میں ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور انہیں بھی چاہئے کہ وہ ٹرانسپورٹ کے ورکرز کو ہڑتال کرنے سے باز رکھیں ۔ انہوں نے بھی مجھے یہ یقین دلایا کہ اگر حکومت کی طرف سے کوئی مثبت اور واضح قدم اس ضمن میں اٹھایا گیا تو وہ ٹرانسپورٹ ورکرز کو اس بات پر آمادہ کریں گے کہ وہ ہڑتال نہ کریں ۔ چنانچہ میری کوشش سے حکومت کی طرف سے ایک اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جو ۲۲ تاریخ کو مقرر کی گئی ۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس ۲۵ ستمبر کو ہوا اسکے دوسرے اجلاس کیلئے ۲ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ۔

جناب والا ۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میری ان تمام یقین دھانیوں کے باوجود اور ٹرانسپورٹ ورکرز یونین کے صدر کی یقین دھانیوں کے باوجود صوبہ میں ۲۳ تاریخ کو ٹرانسپورٹ ورکرز نے ہڑتال کر دی ۔ اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ جو اس ضمن میں میں نے یقین دھانی دلائی تھی یا صدر ٹرانسپورٹ ورکرز کی طرف سے مجھے

یقین دھانی دلائی گئی تھی کہ اگر ھماری طرف سے واضح طور پر اقدامات کئے گئے تو وہ ھڑتال نہیں کریں گے ۔ انہوں نے اس کا پاس نہیں کیا ھماری طرف سے ایک اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی مقرر کی گئی ھے جو ان تمام مطالبات پر غور کرے گی اور ان تمام شکایات کو دور کرنے کی کوشش کرے گی لیکن انہوں نے ھماری یقین دھانی کو بالائے طاق رکھ کر ھڑتال کر دی جس کے نتیجہ میں اس صوبہ کے بیشتر علاقوں میں بسوں اور ٹرکوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ۔ جناب والا ۔ سوچنے کی بات یہ ھے کہ جب کبھی کسی ادارے کے ملازمین اور مالکان کے درمیان کوئی تنازعہ پیدا ھوتا ھے تو اس کیلئے قانونی طور پر کوئی لائحہ عمل تیار کیا جاتا ھے اور مالکان اور ملازمین دونوں فریقین پر یہ فرض عائد ھوتا ھے کہ وہ ان قواعد کو پیش نظر رکھ کر جو کہ قانون کے تحت بنائے گئے ھیں اپنے تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کریں ۔ ممکن ھے کہ یہاں پر یہ بھی کہا جائے کہ ٹرانسپورٹ ورکرز کی طرف سے ھڑتال کا نوٹس دیا گیا تھا جسکو یحکمہ محنت نے نامنظور بھی کر لیا تھا اور اسے غیر قانونی اور کالعدم قرار دیدیا گیا لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ھے کہ اس نوٹس میں قانونی خامیاں موجود تھیں جسکی وجہ سے اسے کالعدم قرار دیا گیا ۔ وہ ایک ترمیم شدہ ھڑتال کا نوٹس اس وقت دے سکتے تھے کیونکہ ان کو بتا دیا گیا تھا کہ ھڑتال کے اس نوٹس میں قانونی خامیاں ھیں اس لئے انہیں اگر نوٹس دینا ھی ھے تو وہ ایک نیا نوٹس تحریر کر دیں ۔ لیکن انہوں نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی جسکا مطلب صاف طور پر یہ ظاھر ھوتا ھے کہ ان کی نیت میں فتور تھا اور وہ دیانتداری کے ساتھ ان تنازعات کو پر امن ماحول میں اور آئینی طور پر حل نہیں کرانا چاھتے تھے اور جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ھے کہ صالح محمد نیازی سے ملاقات کے بعد میں نے ان کو یہ یقین دھانی کرا دی تھی کہ ایک High Powered Committee کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ھے لیکن انہوں نے اس یقین دھانی کے باوجود بھی ھڑتال کر دی ۔ اس کا صریح مطلب یہی نکلتا ھے کہ وہ اپنے تنازعات کو

پرامن اور خوشگوار ماحول میں اور قانونی طور پر طے نہیں کرانا چاہتے تھے ۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ ہماری کوششوں اور انتظامیہ کی کوششوں کی وجہ سے تین دن کے اندر اندر ہی ان تمام بسوں اور ٹرکوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صوبے کے تمام علاقوں میں بسیں اور ٹرک اپنے کام پر جا رہے ہیں اور اس وقت صورت حال ایسی نہیں ہے کہ جسکی وجہ سے خواجہ محمد صفدر صاحب اور حاجی عطا محمد صاحب اس مسئلے کو اس معزز ایوان میں زیر بحث لانے کے لئے اصرار کریں ۔ چنانچہ اس بنا پر میں جناب والا سے درخواست کروں گا کہ اس تحریک التوا کو مسترد فرما دیا جائے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ میں خواجہ صاحب اور حاجی صاحب کی خدمت میں بھی عرض کروں گا کہ چونکہ اس وقت کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے کہ جسکی وجہ سے ان تحاریک التوا پر بحث کرنے کی ضرورت محسوس ہو لہذا وہ اپنی تحاریک واپس لے لیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں یہ گزارش کرنے کی جسارت کرونگا کہ جناب وزیر موصوف نے اپنے لمبے چوڑے بیان میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے ۔ وہ کم از کم میری تحریک التوا کا جواب نہیں ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ وہ ہڑتال جائز تھی اوز نہ ہی میں نے یہ کہا ہے کہ ان کے مطالبات کیا تھے ۔ میں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ اس محکمے کی نا اہلی کی بناء پر واقعات اس طرح رونما ہوئے کہ یہاں پر عملی طور پر ہڑتال ہوئی ، خواہ وہ ہڑتال دو دن کے لئے تھی یا تین دن کے لئے تھی اور جسکی وجہ سے صوبے کے اکثروبیشتر عوام کو جن کو کہ سفر کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ میری تحریک التوا کا مطلب صرف اسی قدر تھا۔ اور جس بات کا ذکر جناب وزیر صاحب نے کیا ہے اس کا اس تحریک سے دورکا واسطہ بھی نہیں شاید وہ حاجی عطا محمد صاحب کی بات کا جواب ہو لیکن میری تحریک التوا کا جواب قطعی طور پر نہیں تھا ۔ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہڑتال سے پندرہ روز قبل صالح محمد نیازی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی

خدمت میں انہوں نے گزارش کی کہ ان کے ساتھ کوئی بات چیت کرکے ان کی امداد فرمائی جائے ۔ تو جناب وزیر صاحب نے ان کی کوئی تسلی کر دی اور ان کو یقین دلایا کہ وہ اس سلسلے میں ہمدردانہ غور فرمائیں گے ۔ اگرچہ اس ہڑتال کے نوٹس کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے ۔ ان کی اس یقین دہانی کا کیا اثر مرتب ہوا ۔ اور وزیر موصوف کو یہ شکایت ہے کہ ٹرانسپورٹ ورکرز نے ان کی یقین دہانی پر عمل نہیں کیا ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بائیس تاریخ کو انہوں نے ہڑتال کی اور وہ ان سے پندرہ تاریخ کے قریب ملے تھے تو ان آٹھ دنوں کے لگ بھگ عرصہ میں ان کا یہ محکمہ کیا کرتا رہا ۔ ان کا محکمہ اسقدر سستی اور تساہل سے کام کیوں لیتا رہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت ۔ میں نے ''آج سے پندرہ روز قبل،، عرض کیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو اس حساب سے بھی تقریباً بارہ تاریخ بنتی ہے ۔ تو بارہ تاریخ سے بائیس تک کیا یہ محکمہ سویا رہا اور پھر بائیس تاریخ سے قبل مطلوبہ کمیٹی بھی بن گئی جو وعدے وزیر صاحب نے ان لوگوں سے کئے تھے اگر اس کمیٹی کے تشکیل پا جانے کے بعد اس کا فوری طور پر اجلاس بھی بلا لیا جاتا تو شاید یہ ہڑتال تئیس تاریخ کو نہ ہوتی جسکا نوٹس صحیح یا غلط طور پر دیدیا گیا تھا ۔ تو اس کمیٹی کا اجلاس پچیس تاریخ کو ہوا جبکہ بقول وزیر موصوف کے ہڑتال ختم ہو چکی تھی ۔ میری شکایت تو یہ ہے کہ یہ محکمہ اپنی نا اہلی کی بناء پر سارے صوبے کو مشکلات میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ہے ۔ اس لئے میں قطعی طور پر اس بات میں حق بجانب ہوں کہ اس مسئلہ کو اس تحریک التوا کے ذریعے ایوان میں زیر بحث لاؤں ۔ ان کا محکمہ دس تاریخ سے بائیس تاریخ تک کیوں سویا رہا ۔ اگر کمیٹی کی تشکیل کر دی گئی تھی تو پندرہ یا سولہ تاریخ کو وہ اپنا اجلاس طلب کرکے اور ان ورکرز کو یا ان کے نمائندوں کو طلب کرکے مفاہمت کی کوئی راہ تلاش کر سکتے تھے ۔ بائیس تاریخ تک وہ خواب خرگوش میں

پڑے رہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان کی سستی اور کاہلی کی بناء پر سارے صوبے کے عوام کو تین دن تک مشکلات میں مبتلا رہنا پڑا ہے ۔ اس لئے میری یہ تحریک التوا قطعی طور پر باضابطہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کی اطلاع کے مطابق یہ ہڑتال ختم ہو چکی ہے یا اب بھی جاری ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہڑتال تو ختم ہو چکی ہے اور اسی لئے آپکی دی ہوئی وہ رولنگ برقرار ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا بسوں کے متعلق نہیں ہے ۔ بلکہ ٹرکوں کے متعلق ہے اس لئے میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ جناب وزیر داخلہ کی توجہ کا محتاج ہے اور میں نے یہ تحریک التوا ان کو اطلاع بہم پہنچانے کے لئے پیش کی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ جتنے بھی ٹرک پشاور سے کراچی کی شاہراہ پر چلتے ہیں ان کے ساتھ پولیس والے جو ظلم و تشدد کرتے ہیں یہ ہڑتال اسی ظلم و تشدد سے نجات پانے کے لئے کی گئی تھی اور میری دانست میں ٹرکوں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے ۔ ریلوے مین لائین پر ایک سٹیشن سنگھی آتا ہے جسکے باہر ایک پھاٹک ہے ، وہاں پر دو ایک میل لمبی قطار میں یہ ٹرک کھڑے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ کی اطلاع کی بنیاد کیا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میری اطلاع کی بنیاد یہ ہے کہ آمدورفت بند ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ٹرکوں کی ہڑتال اب بھی جاری ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد - مجھے اس طرح سے معلوم ہے کہ مجھے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی کہ ہڑتال ختم ہو چکی ہے - یہاں پر تو ہڑتال ختم ہو چکی ہے لیکن وہاں پر شاید اب بھی جاری ہے اور اسی لیے میں اپنی معروضات جناب وزیر داخلہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں - اور اگر یہ ہڑتال ختم بھی ہو گئی ہو تو بھی ان کو ان حالات کا علم ہو جانا چاہئیے کہ جو ہڑتال کا باعث بنے - جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ یہ ٹرک جس پولیس سٹیشن سے ہو کر گزرتے ہیں اور جو ٹریفک کا عملہ ان سٹیشنوں پر رکھا جاتا ہے ان کا اوپر والوں کے ساتھ ٹھیکہ ہو جاتا ہے اور وہ ہر ٹرک والے سے پانچ روپے ماہوار وصول کرتے ہیں اور اب تو یہ رقم بڑھ کر بیس روپے ماہوار ہو گئی ہے - میں آپ کو مثال کے طور پر یہ عرض کروں گا کہ آج سے تقریباً تین چار ماہ پہلے ظفر راٹھور ایس - پی نے ایک پولیس والے کو گرفتار کیا جو کہ جج بن کر ٹرکوں کے کاغذات کی جانچ پڑتال کرتا تھا - تو جب اس ایس - پی کو اس کا علم ہوا تو اس نے اسکو گرفتار کرکے تمام بازاروں میں پھرایا - اب اس کا اثر یہ ہے کہ اب ٹرک والے سامان لادنے سے جھجکتے ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے یہ ہڑتال بھی کی ہے - جسکی وجہ سے لوگوں کا مال و اسباب اور پھل وغیرہ پڑا پڑا خراب ہوگیا ہے - میں نے یہ تحریک التوا اس لئے پیش کی ہے کہ اس مسئلے کو زیر غور لایا جائے اور مجھے امید ہے کہ آپ اس تحریک التوا پر بحث کی اجازت دیں گے -

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister for Labour, the strike has been called off. The matter has lost its urgency and the motions are, therefore, ruled out of order.

EXTENSION IN THE RESTRICTIONS IMPOSED ON MR. G. M. SYED

Mr. Speaker : Next motion, Malik Muhammad Akhtar, No. 15.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, under section 5

of West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, the District Magistrate, Dadu, on 7th September, 1967, has extended the restrictions imposed on Mr. G.M. Syed not to move out of his village for another month. The news has perturbed the minds of the public of the West Pakistan.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah): I oppose it Sir. In this connection, I will submit that the District Magistrate Dadu, issued an order to the effect that Mr. G.M. Syed shall reside within the limits of the village Talaka Kotri and that he shall not, directly or indirectly, associate himself with the activities of Bazme Soofia-e-Sind and Sind Adabi Sanghat and such other literary organizations, and that he shall refrain from delivering speeches in the gatherings and writing public articles. This order was actually issued some time by the end of June and . . . .

Mr. Speaker: On which date?

Minister for Home: It is 23rd of June, and was served on Mr. G.M. Syed on the 7th July and it was to have effect for a couple of months. My submission in this respect is that perhaps my friend does not know that Mr. Syed is a friend of mine and belongs to my area. He is a man of great character and ability and his services in the cause of organisation of Muslim League in the initial stages are very commendable. But unfortunately, after the establishment of Pakistan, he has not reconciled himself, like Khan Abdul Ghafar Khan, to the establishment of Pakistan. His activities after the establishment of Pakistan have generally been found objectionable and he has been confined several times in the past. He is now confined to his village which is fairly a big village having large population. Mr. Syed's lands also surround the village. He was confined previously some time ago, and, I, suppose it was in 1964 that restrictions of confinement were removed and he was allowed to go about on the District Magistrate's clear understanding that he would not indulge in any political activities. Although it is true that Mr. Syed has not joined any political organisation yet he has been taking part in socio-political activities through such organisations as Bazme Soofia-e-Sind and Sind Adabi Sanghat, and has delivered speeches which have been found very objectionable and prejudicial to the State's interests. He also lately published a book which is also being examined and it is possible that an action under section 124 P.P.C. might be taken against him. So my submission is that while he was served with a notice of confinement to his village, he was also given an option to make representation to the Government which he did not do and instead thereof, he went to the High Court, Karachi Bench, with a petition against that order. The High Court rejected the petition and upheld the order of the District Magistrate, It is true that the period of confinement has been extended by one month under orders of the Deputy Commissioner issued on the 1st September.

Mr. Speaker: What is the date of the order of the District Magistrate, Dadu?

Minister for Home: It is 1st September.

The original order was dated 23rd June and was served on 7th July, by which Mr. Syed was confined up to 7th September. Now this period

has been extended after his petition was rejected by the High Court on the 1st September for a further period of one month. And against that order also, Mr. Syed has gone to Karachi Bench of the High Court. That matter is still pending ; it was fixed for hearing yesterday and I am told on telephone. if it is correct, that the hearing has been adjourned for one month. So my submission is that this matter is subjudice. Hence I would request my friend to withdraw his motion.

Mr. Speaker : Does Malik Sahib, want to press his motion, in view of the explanation of the Home Minister that this matter is subjudice ?

Malik Muhammad Akhtar : But Sir, my learned friend the Minister has taken an opportunity of justifying his action and it was at the concluding lines of his speech that he has . . . .

Mr. Speaker : Does the Member deny the fact that the matter is subjudice ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, let me have my say.

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister for Home, the matter is subjudice, the motion is therefore, ruled out of order.

ORDERS OF THE PROVINCIAL HOME SECRETARY IMPOSING PRE-CENSORSHIP ON THE WEEKLY "CHATTAN", LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion No. 18, by Malik Muhammad Akhtar. Yes Malik Sahib.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the orders issued by the Provincial Home Secretary on 1st August 1967, under Rule 32 (1) of Defence of Pakistan Rules directing the printers and publishers of leading weekly "Chattan" of Lahore to get the issues of the Papers censored before publication by Director of Press Information for a period of three months. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : There is another motion No. 66 by Haji Atta Muhammad who may please move.

حاجی سردار عطا محمد - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ فوری اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور حالیہ معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ہفتہ وار چٹان لاہور ۷-۸-۱۹۶۷ء پر حکومت مغربی پاکستان نے تین ماہ کے

لئے سنسر کی پابندی لگا دی ہے اس سے مغربی پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ان میں سخت ہیجان پایا جاتا ہے ۔

Minister of Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : Sir, I oppose this Motion. My friend has misunderstood and misread the order which the Home Secretary has issued. He is referring to the order which has been issued by the Home Secretary to the Editor, Publisher and Printer of Chattan Weekly which was unfortunately indulging in publishing very provocative articles of a sectarian nature. It was preaching against and attacking the belief and religion and conviction of the Ahmedia sect. With the result that the others also retaliated and the organs of the Ahmediya community Alfazl of Rabwah and "Lahore" also began to retaliate and started writing articles of a similar nature. With the result that there was a lot of bitterness and actually the Government apprehended trouble. My friendsare a ware of what happened in 1953 mainly due to the weakness of the Government of that time.

Mr. Speaker : These are the affects by which the Minister is justifying the action. May I know the technical or legal objections that he has against the admissibility of this motion.

Minister of Home : Sir, my friends have said that the Home Secretary has issued an order saying that the issue of Chattan should be subjected to scrutiny. But this is not so. The Home Secretary has actually said that the Governor of West Pakistan is pleased to prohibit you from publishing any matter casting reflection on the origin, prophecies, revelation or beliefs of any sect or which might create or excite feelings of enmity ill-will or hatred in different sects. The entire issue of the paper is not to be subjected to scrutiny.

Mr. Speaker : Under what law has this order been passed ?

Malik Muhammad Akhtar : I would like the entire order to be read in the House.

Mr. Speaker : Under what law has this order been passed ?

Minister of Home : Under Rule 52 (1) of the Defence of Pakistan Rules. This order was issued on the 5th of September under the Defence of Pakistan Rules.

Mr. Speaker : The action proposed to be discussed in this adjournment motion has not been taken in the ordinary administration of law. Rather it has been taken under Rule 52 (1) of the Defence of Pakistan Rules. I therefore, hold the motion in order.

Malik Muhammad Akhtar has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the orders issued by the Provincial Home Secretery on Ist August, 1967, under Rule 52 (1)

of Defence of Pakistan Rules directing the printers and publishers of leading weekly "Chattan" of Lahore to get the issues of the papers censored before publication by Director of Press Information for a period of three months. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Those Members who are in favour of leave granted may please rise in their places.

As less than 25 Members rose in their places leave to move the motion was refused.

BOAT MISHAP IN RAVI ON 12TH JULY, 1967.

Mr. Speaker : Next-No: 24. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss an urgent matter of public importance, namely, it has been established on the enquiry that nearly 200 persons were drowned in boat mishap in Ravi on 12th July 1967 in an incident which occurred due to gross negligence of ferry contractors and the Government officials responsible to supervise the transportation of passengers. Due to negligence of the officers the boat man as concluded by the Inquiry Officer overcrowded the boat with passengers and animals while under the terms of the contract they should maintain separate boats for human beings and animals. The publication of the finding of the Inquiry Officer on 6th September, 1967 has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Home : (Qazi Fazlullah Obaidullah) : Sir, I oppose it. It is true, Sir, that the incident took place due to overcrowding and this is what the Enquiry Officer has held. It has also been held that only one boat was available and animals had also been accommodated in that boat. Government have taken steps to see that this should not happen in future and instead of one boat three boats have been allowed to ply, so that animals should be carried separately and the people should go in the other two boats. The matter is no more urgent now because action has been taken and it is no more recent. I, therefore, submit that it may be ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, two hundred lives have been lost in the boat mishap and it has been concluded by the Enquiry Officer that the officials were negligent. If the Minister is so confident that the officials were not negligent I would like the motion to be deferred and let him read out the relevant portion of the enquiry report in this House wherein I allege, it has been held that separate boats should have been maintained for the transportation of human beings and animals. Sir, the officers who are guilty of murder of two hundred Pakistanis have not been tried under any provisions of law. They should have been challaned and prosecuted under Section 304 of the Pakistan Penal Code so that in

future the officers or officials deputed to such responsible jobs should be more responsible. Sir, this is an admission on the part of the Government that they have got no respect for the lives of the citizens. The officers are negligent and they are so slack that they have caused two hundred deaths.

Minister of Home : May I submit, Sir, that actually the S.P. Lyallpur was directed to register a case against the negligence of the crew under Section 304 PPC and also under the Northern India Ferries Act. I have got no details to be in a position to say whether that complaint has actually been filed or a report has been registered or not. If you feel that this adjournment motion may be taken up at a later date I will collect information.

Mr. Speaker : Have orders been given for the registration of the case ?

Minister of Home : Yes Sir, Orders have been given to the S.P. Lyallpur to register a case.

Mr. Speaker : I think the Member should be satisfied now with the explanation of the Home Minister that the case has been registered.

Malik Muhammad Akhtar : They have murdered two hundred persons.

I am not satisfied because it involves the lives of the people.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ ملک صاحب کا یہ ارشاد تھا کہ جو کارروائی کی گئی ہے یہ افسروں کے خلاف ہونی چاہیئے جنہوں نے کوتاہی کی ہے اور اس لئے ملاح قواعد و ضوابط کی پابندی نہیں کر رہے تھے - جناب وزیر داخلہ نے فرمایا ہے کہ محض ملاحوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے -

مسٹر سپیکر - میرا خیال یہ ہے کہ جس وقت ملک صاحب تقریر کر رہے تھے اس وقت آپ یہاں پر تشریف نہیں رکھتے تھے -

The matter proposed to be discussed in this adjournment motion has been under judicial enquiry. Moreover, the orders have been passed for the registration of the case against the persons, who were responsible for these incidents. The Government has already taken action and, therefore, I hold the motion out of order.

FAILURE OF THE GOVT. TO PROSCRIBE THE WEEKLY "TIME" OF AMERICA CONTAINING OBJECTIONABLE REMARKS AGAINST THE HOLY PROPHET

Mr. Speaker : Next motion is No. 27 from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of

discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the West Pakistan Government to proscribe the issue dated the 14th July, 1967, of weekly 'Times'. In this issue of the said weekly, objectionable language has been used against the Holy Prophet. The negligence of the Government to prohibit the sale of this issue of the said weekly in the province has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose it Sir. I presume that my friend is referring to the weekly 'Times' of London.

Now my respectful submission is that in the first place his business should have been to bring it to the notice of the Provincial Government instead of rushing to the House with an adjournment motion.

Secondly, Sir, I submit that it is for the Central Government to ban the import of any objectionable books or journals. If he brings this to our notice or actually produces a copy and shows it to me and I find that there is anything which is really objectionable, I will have it banned.

Mr. Speaker : Is it not in the possession of the Government ; I mean the copy of the 'Times' dated 14th July 1967 ?

Minister of Home : No Sir, it is not.

Mr. Speaker : I think it is better that we may defer this adjournment motion. In the meanwhile the Minister may please get a copy from the department.

Malik Muhammad Akhtar : There is no need for that Sir. I am prepared to give him a copy of the weekly 'Times'.

Minister of Home : It should be brought to my notice and if I find any objectionable matter in it, I will certainly have it banned, but it is primarily the function of the Central Government.

Mr. Speaker : Please have a look at this article and we will discuss it at a future date.

Minister of Home : Sir if you feel that way then it is alright, But I make a statement that if I find anything objectionable I will ban this particular weekly.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on Monday.

CARRYING OF SMUGGLED GOODS TO CHAMAN IN GOVERNMENT VEHICLES

Mr. Speaker : Next motion No. 28 is by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, may I be supplied a copy of the motion. I am sorry I don't have a copy.

(*a copy of the motion was supplied*)

Mr. Speaker : Anyhow, for the information of the Members I may point out that it is not the job or business of the Assembly Secretariat to provide the Member with the copies. There have been cases when the adjournment motion was ruled out of order simply on the ground that the Member did not have in his possession a copy of the motion.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the report of the Special Police, Quetta, alleging that the Government vehicles including jeeps are carry smuggled goods to Chaman. The vehicles were in the custody of the staff of the Thermal Power Station, and they are authorised to travel in Government jeeps upto Pishin. As the electric wires have not been laid beyond Pishin, the organized gangs are indulging in smuggling in Government vehicles. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Irrigation & Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : I oppose it Sir.

جیسا کہ اس تحریک التواء کی نوشت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ اور یہ معاملہ میں سمجھتا ہوں کہ خاصا تحقیق طلب تھا اس لئے اس مسئلے کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے اپنی بساط کے مطابق اور اس معزز ایوان کے اطمینان کے واسطے پوری تحقیق سے کام لیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں میں نے پچھلے چار روز سے Superintending Engineer کو تعینات کیا کہ وہ Generation and Transmission Sukkur Area. خود جا کر اس معاملے کی تحقیقات کر کے مجھے مطلع کرے ۔ چنانچہ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ WAPDA کے staff والے کوئی بھی jeep پشین سے ہر گز ply نہیں کرتے ہیں اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ وہاں کے staff کے لوگ پشین تک ply کرتے ہیں ۔ لیکن جہاں جہاں ان کے installations ہیں ان کے حدود تک وہ ضرور سرکاری کام کے سلسلے میں جاتے ہیں اور jeep کا استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے آگے وہ ہر گز نہیں جاتے نیز اس کے علاوہ مجھے ایک اطلاع Supdtt. Engg. نے بھی دی ہے جس کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو پورا اطمینان ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ اس تحریک التواء کی جو بنا ہے اس کی اطلاع سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بناء بھی برقرار نہ رہے گی ۔

He also informed that a similar news item was published on page 3 of an Urdu daily 'Mashriq' of 16th July 1967, regarding running of vehicles from Quetta Thermal Power Station to Chaman through the transmission lines of Quetta Thermal area were upto Pishin only. The news item has been published with reference to a report of Special Police Quetta. The Resident Engineer, Quetta wrote to the S.P. Special Branch, Quetta and Kalat Region, to ascertain the facts of the case, who replied vide his letter No. 17352/2623-SP, dated 17.8.67 that no such case has been initiated by his branch.

Here is a written letter received from the S.P., Special Branch, which is with our Department—which is if not readily producable, at least it can be produced if you so command. So it has therefore been published without any reference to the Police or to the checking staff.

تو جناب عالی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جس پولیس برانچ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق میں نے دریافت کر لیا ہے ۔ جس کے سلسلے میں میرے پاس انھوں نے یہ تحریری جواب دیا ہے ۔ اس لئے جو بناء ہے اس تحریک التواء کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ قابل پذیرائی نہیں ہے اور نہ ہی ہونی چاہیئے لہذا اس تحریک التواء کو جناب والا مسترد کر دینا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ اس news item کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور بھی ثبوت ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب میں عرض کرتا ہوں ۔

As the learned Ministers on the other side have got a right to get the adjournment motions deferred for collecting necessary information, similarly, the same right is conferred on the Member who moves a motion.

Mr. Speaker : With due deference I beg to differ.

Malik Muhammad Akhtar : But there are rulings. You may not be liking to follow that procedure but my humble request is that, in the first instance, they did not care to contradict the news-item and then many a times it is found in the case of Questions that wrong answers are submitted which are subsequently found to be incorrect. When they have been sleeping over such an important news-item, which says that there has been an inquiry and there has been a complaint by the Special Police, for such a long time I may also kindly be allowed adjournment of the motion in order to enable me to get the relevant information for placing before you for taking a final decision. Of course, I don't quote rules which strengthen my contention that actually some adjournment

motions were postponed and opportunity was given to the Members to collect necessary information because you have made an observation. I would not, therefore, contest that point.

Mr. Speaker : As the facts have been denied by the Minister of Irrigation & Power and, moreover, it stands contradicted by the letter of the Superintendent of Special Police, Quetta, I think the motion is not based on established facts. It is, therefore, ruled out of order.

MAINTENANCE OF A LIST OF APPROVED NEWSPAPERS BY THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT

Mr. Speaker : Net motion, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, according to a Press report, dated 18.8.67, the West Pakistan Government has decided to maintain a list of approved Newspapers. The educational institutions have been instructed to choose Newspapers for purchase only from approved list. The decision has been done to restrict these institutions not to purchase Opposition Papers by excluding those papers from the approved list. The news relating to this restriction imposed has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed.

Sir, the case regarding the purchase of newspapers and periodicals by various educational institutions in West Pakistan has been engaging the attention of the Department since a long period and it has now finally been decided to maintain a list of approved newspapers so that the various heads of educational institutions may be able to purchase newspapers for their respective institutions according to that approved list. This decision has not been taken in order to eliminate or exclude any paper which belongs to the Opposition Party. The list has not yet been prepared and is under preparation. No instructions whatsoever have been issued to various heads of institutions that they should purchase newspapers out of an approved list because the approved list has not yet been prepared. I may state for information of my friend here that while preparing such a list the only criterin would be journalistic excellence rather than party affilliations. So, thing does not exist at the present moment. The Member assumes things and, to my mind, it amounts to an unwarranted assumption. I would, therefore, request that this motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : Has the Member any proof that a decision has been taken.

Malik Muhammad Akhtar : I have got plenty of proof that they have been depriving the 'Nawa-e-Waqt' of advertisements to the extent of rupees forty thousand a month.

Mr. Speaker : Has the Member got a copy of the letter or circular issued by the Government?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, are you not aware that they have been depriving the Opposition Papers of advertisements? Has it not been agitated in this House repeatedly?

Mr. Speaker : That is not the matter about which the Member gave notice.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, can you expect them to be fair to the Opposition? Can you expect these gentlemen to be fair who try to cut the throat of Opposition Papers? They have deprived the "Nawai-Waqt' of advertisements to the extent of rupees forty thousand a month. Is that fair?

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister of Education, no decision has so far been taken in respect of the matter proposed to be discussed in this adjournment motion. The motion is premature and is, therefore, ruled out of order.

We will take up the rest of the adjournment motions tomorrow.

(At this stage, the Deputy Speaker, Mr. Ahmadmian Soomro took the Chair).

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN ESSENTIAL ARTICLES (CONTROL) (AMENDMENT) ORDINANCE, 1967. (*resumption of discussion*)

Mr. Deputy Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967. Yes. Mr. Hamza.

ممبر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - میں ہنگامی قانون کے دفعہ ۷ کا ذکر کر رہا تھا جس کے تحت ایسینشل آرٹیکلز کنٹرول آرڈیننس کی خلاف ورزی میں اعانت کرنے والے شخص کو دفعہ ۶ کے تحت سزا دی جا سکتی ہے - جناب سپیکر - میرے نقطہ نگاہ سے کسی جرم کی اعانت کرنا جرم ہے لیکن jurisprudence کے جو اصول ہیں ان کے تحت کسی کمپنی کے ڈائریکٹرز یا حصے دار کو محض اس بنا پر کہ وہ اس کمپنی کے ڈائریکٹرز یا حصے دار ہیں اور اس فیصلے میں بحالانکہ ان کا دخل نہ ہو ان کو جرم کا ذمہ دار ٹھہرانا یا ان کو سزا دینا قطعاً

قانون کے اصولوں کے خلاف ھی نہیں بلکہ انصاف کے جو تقاضے یا جو معروف قاعدے ھیں ان کے بھی خلاف ھے ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت نے جہاں اس قانون کو نافذ کرنے کے لئے اتنے وسیع اختیارات حاصل کئے ھوئے ھیں اور انہیں ان اختیارات کو جائز طریقہ سے صارفین کی حفاظت ۔ صارفین کے حقوق کی حفاظت کے لئے استعمال کرنا چاھیئے تھا ۔ جب یہ دوسروں پر اس قسم کی پابندیاں یا ان کے لئے سزائیں مقرر کرتے ھیں تو وہ لوگ جن کو یہ اختیارات دئے گئے ھیں اگر وہ ان کو جائز طریقہ سے استعمال نہ کریں یا سرے سے ھی استعمال نہ کریں جب کہ ان کا استعمال کیا جانا انتہائی ضروری اور جائز تھا تو ان کے لئے آپ کیا سزا تجویز کرتے ھیں ۔ لیکن جب اس ھنگامی قانون کو دیکھا جاتا ھے تو اس کی دفعہ ۱۰ ۔ ۱۱ اور ۱۲ میں جو کچھ بھی بتایا گیا ھے اس سے صاف ظاھر ھوتا ھے کہ ھماری حکومت ان تمام افسران کی جو کہ اس قانون کے تحت دیئے گئے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ھیں یا کرتے رھے ھیں یا کریں گے حفاظت اور معاونت اور ان کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتی ھے ۔ اور خصوصی طور پر ان کا اس ھنگامی قانون میں ذکر کیا گیا ھے ۔ میرے نزدیک اگر دفعہ ۷ کے جو الفاظ ھیں ان کا بہ نظر عمیق جائزہ لیا جائے یا مطالعہ کیا جائے ۔ تو معلوم ھوگا کہ اس ملک میں وہ تمام زیادتیاں جو اس آرڈیننس میں دی گئی اشیاء کی پیداوار فروخت اور تقسیم کے سلسلہ میں کی جاتی رھی ھیں ۔ اگر کوئی طبقہ ان کا ذمہ دار ھے تو وہ محض حکمران طبقہ ھے ۔ اور اگر اس قانون کے تحت دفعہ ۷ پر عمل درآمد کیا جاتا تو لازمی طور پر ھمارے بیشتر حکمران محض جیل کی ھوا ھی نہ کھاتے بلکہ ان کی جائدادیں بھی ضبط کر لی جاتیں ۔ میرے نزدیک ان اشیاء کی قیمتیں مقرر کرنے کے جو اختیارات حکومت کو حاصل تھے حکومت نے ان کا استعمال جائز طور سے نہیں کیا ۔ اور اگر نہیں کیا تو میرے نزدیک جرم ان کا ھے ۔ اور خدا کی مخلوق بلا وجہ نقصان اٹھاتی رھی ھے بلکہ ان کے ظلم کا نشانہ بنتی رھی ھے ۔ بڑے بڑے صنعت کار یا کارخانہ دار اس کے ذمہ دار ھیں ۔ اور سب سے

پڑھ کر حکومت پر اس کی ذمہ داری ہے ۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ حکومت جس کا طریق کار یہ ہے کہ یہ ایک وقت خرگوشوں کے ساتھ بھاگتی ہے اور دوسرے وقت شکاریوں کے ساتھ مل جاتی ہے ۔ انہیں عوام الناس سے بہت ہمدردی ہے لیکن وہ ساری ہمدردی کاغذی یا زبانی ہے ۔ ان کی اصل ہمدردی سرمایہ داروں یا کارخانہداروں کے ساتھ ہے ۔ اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ پچھلے سات آٹھ سال میں ہماری حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی بجائے اس کے کہ وہ کارخانہداروں کو کنٹرول کرتے ہمارے بیشتر حکمران بذات خود کارخانہدار بن بیٹھے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے کل ضمناً عرض کیا تھا کہ قانون کو استعمال کرتے ہوئے یا نافذ کرتے ہوئے اگر حکمران طبقہ کی نیت صاف نہ ہو تو قانون بے کار اور بے معنی ہوکے رہ جاتا ہے ۔ مجھے یہ علم ہے کہ کسی ملک میں قانون کی حکمرانی اسی وقت ہوسکتی ہے جب حکمران بذات خود اچھے کردار کے مالک ہوں ۔ لیکن وہ ملک جس میں کامیاب سازش کو انقلاب کہتے ہیں ۔ جہاں حکمران بذات خود قانون کا تمسخر اڑاتے ہیں ان سے اس قسم کے قانون پر عملدرآمد کی توقع کرنا میرے خیال میں زیادتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جب ہماری حکومت کارخانہداروں کے ساتھ بندربانٹ میں مکمل طور پر شامل ہو تو بلیان ہی اس بندر بانٹ میں یا قیمتیں مقرر کرنے کی ذمہداری یا اختیار حکومت کو سونپ سکتی ہیں ۔ لیکن ہم لوگ جنہوں نے عملاً دیکھ لیا ہے کہ ہماری حکومت محض اختیارات حاصل کرنے کا شوق رکھتی ہے ۔ ان پر عمل کرنا نہ ان کا مقصد ہے نہ انکی نیت ۔ ہم سے یہ حکومت کیسے توقع رکھ سکتی ہے کہ ہم اس قسم کا ہنگامی قانون پاس کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں ۔ حکومت کی طرف سے اس ایوان میں اس ہنگامی قانون کو جاری کرنے کی جو پیش کش بڑی فراخدلی سے کی گئی ہے ہم اسے شکریہ کے ساتھ قبول کرنے پر مجبور ہیں ۔ لیکن یہ مجبوری کا شکریہ ہے ۔ دلی شکریہ نہیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اس ہنگامی

قانون کی ۵ سال کے لئے کیا ایک دن بلکہ ایک لمحہ کے لئے موجودگی کی بھی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور میری یہ مخالفت محض اس بنا پر نہیں کہ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھتا ہوں بلکہ اس بنا پر ہے ۔ کہ حکومت نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ کارخانہداروں اور سرمایہ داروں کی حکومت ہے ۔ ان سے صارفین یا عوام الناس کے حقوق کی حفاظت کی توقع کرنا عوام الناس کے ساتھ بلکہ میں یہ کہوں گا پاکستان کے ساتھ زیادتی ہوگی ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔۱) ۔ جناب والا ۔ اس بل پر اور اس کی جو ترمیم ہے اس پر حزب اختلاف کے ممبروں نے کل کچھ کہا ۔ جناب والا ۔ کل میں جب یہاں سے گذر رہا تھا تو بہت سے لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ حمزہ صاحب نے بہترین تقریر کی ہے ۔ انہوں نے وہ سب باتیں کہی ہیں جو وہ خود کہنا چاہتے تھے اور انہوں نے سچی باتیں کی ہیں ۔ میں نے کہا ۔ وہ شکر کریں کہ انہیں سچی باتیں کہنے کی وجہ سے کسی جھوٹے مقدمے میں نہیں پھنسا دیا گیا ۔ بہر حال میں بجائے ایک سیاسی تقریر کے چند قانونی نکات آپ کے سامنے عرض کرونگا ۔ یہ جو ایکٹ ہے یہ invalid ہے جناب والا ۔

It is an invalid Act. It is inconsistent; it is duplication and repetition of the Central Act.

میں Constitution of Pakistan سے شروع کرتا ہوں ۔

VI-Relations between the Centre and the Provinces.

"131—(1) The Central Legislature shall have exclusive power to make laws (including laws having extra-territorial operation) for the whole or any part of Pakistan with respect to any matter enumerated in the Third Schedule.

(2) where the national interest of Pakistan in relation to—

(a) the security of Pakistan including the economic and financial stability of Pakistan;

(b) planning or coordination; or

(c) the achievement of uniformity in respect of any matter in different parts of Pakistan.

So requires, the Central Legislature shall have power to make laws (including laws having extra-territorial operation) for the whole or any part of Pakistan with respect to any matter enumerated in the Third Schedule".

It is meant actually for the National Assembly.

ہم اور قانون نہیں بنا سکتے ہیں جیسا کہ ۲۳۱ (۲) (سی) میں ہے۔

Article 131 (2) (c) "the achievement of uniformity in respect of any matter in different parts of Pakistan."

For that purpose the Centre can make law.

Now, Sir, I come to Article 134 i.e. inconsistency of law.

"When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail, and the former shall to the extent of the inconsistency, be invalid".

Mr. Deputy Speaker : The Member is repeating what Malik Akhtar said.

Major Muhammad Aslam Jan : He may have said it. But, I have a different approach altogether.

جیسا کہ انہوں نے کہا ہے for the uniformity انہوں نے یہ قانون بنایا ہے so that it can be followed by East Pakistan as well as West Pakistan.

Now, Sir, what is a Central Law. Article 242 explains what is the Central Law. I will read it out.

Chapter 4—Interpretation.

"Central Law" means a law made by or under the authority of the Central Legislature, and includes a law made by the President;"

That means that all the laws made by the Central Legislatures are Central Laws. Sir, now I refer to Defence of Pakistan Rules and the Essential Commodities Control Order of 1965. Both are Central laws made by the orders of the President and approved by the Central Legislature. These are Central laws. They are inconsistent with the Provincial Law.

گو کہ مدعا ایک ہے ۔

Because of any inconsistency according to the Constitution the Provincial Law is invalid.

One by one I will explain it. The Defence of Pakistan Rules 131—and that deals with the general control of the industry.

یہ ہمارے صوبے کا ایک ایکٹ ہے ۔

that also deals with the general control of the industry.

یہاں تک تو ہو گیا ہے

What exactly do they wish to control ?

131. "General control of Industry, etc.

(1) In this rule, any reference to "article" shall be construed as including a reference to electrical energy, and the expression "undertaking" means any undertaking by way of any trade or business and includes the occupation of handling, loading or unloading goods in the course of transport."

The whole of Rule 131 deals with the control of industry.

اس کا سب رول (۲) پارٹ ''اے'' یہ ہے ۔

"(a) for regulating or prohibiting the production, treatment keeping, storage, movment, transport, distribution, disposal, acquisition, use or consumption of articles or things of any description whatsoever

and in particular for prohibiting the withholding from sale....."

Now, Sir, I will take up (d). This is rather more important.

"(d) for controlling the prices or rates at which articles or things of any description whatsoever may be sold or hired and for relaxing any maximum or minimum limits otherwise imposed on such price or rates."

Now, Sir, if there is a question of punishment there is inconsistency between the two laws. For any breach the punishment in our law is three years imprisonment or fine or both but under the Defence of Pakistan Rules it is entirely different. Rule 9 of the Defence of Pakistan Rules says :

"(9) The Central Government may by general or special order, direct that a Special Tribunal shall try any offence—

(a) under any rule made under section 3, or

(b) punishable with death, transportation or imprisonment for a term which may extend to seven years triable by any court having jurisdiction within the local limits of the special tribunal and may in any such order direct the transfer of any particular case from one or any other special tribunal or any other criminal court, not being a High Court".

Now Sir I come to the Essential Commodities Control Order of 1965, which is again a Central law. Sir, there the whole power for fixing the prices and for other things has been given to the Controller General whereas in the province we have handed over all those powers to the Provincial Government. There is inconsistency. This has been made under the Defence of Pakistan Rule 131. The definition of the Controller General is—

The 'Controller General' means the Controller General of Prices & Supplies, appointed by the Central Government.

It is very important Sir.

Mr. Deputy Speaker : Major Aslam Jan was not here yesterday and I think he is now just repeating what Mr. Akhtar has already said.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir people some time come and may say the same thing but the approach is different. With all due respect to you Sir I say that I am not repeating, that my approach is different to what Malik Akhtar has said. If you permit I have only to give the relevant portions.

Mr. Deputy Speaker : Go ahead, but please avoid repetition as for as possible.

Major Muhammad Aslam Jan : I will not repeat Sir, but it is for the benefit of this House that I am reading it. Sir, they say that the information again should be furnished by the producer, section 5 says :

> "Every producer of an essential commodity specified it this behalf by the Controller General by notification in the Official Gazette, shall furnish to the 15th day of each calender month the following information :"

Section 7 :

> "That no importer shall sell or otherwise dispose of any essential commodity imported by him except in accordance with such written instructions as may be issued to him by the Controller General."

Sir I now come to the inconsistencies. Section 1 of the emergency laws, that is the Defence of Pakistan Rules and the Essential Commodities Control Order is—

> "It extends to the whole of Pakistan".

whereas our Act says :

It extends only to a particular area as they have defined and later on they had amended it so that it extends to the whole of province of West Pakistan except the Federal Capital and the Special Areas. Later on it was amended again that the Federal Capital was excluded and it said that it extends to the whole of the province of West Pakistan and the Special Areas. So Sir where there is inconsistency, it very clearly shows the efficiency of the department concerned.

اور وہ اتنے efficient ہیں کہ اس کے باوجود کہ ایک مرکزی قانون موجود ہے اور شیڈول میں جو items ہم نے دی ہوئی ہیں جو items مع دوسری items کے مرکزی حکومت نے دے رکھی ہیں تو پھر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ جب کہ انہوں نے باون items کو شامل

کیا ہوا ہے ہم نے صرف پانچ یا چھ items دے رکھی ہیں حالانکہ ہماری items بھی انہوں نے شامل کی ہوئی ہیں - تو پھر یہاں کیسے ضرورت محسوس ہوئی کہ باوجودیکہ مرکزی حکومت نے اس سلسلے میں ایک قانون بنا دیا ہے اور وہ قانون نافذالعمل بھی ہے - ہم اسی طرح کا ایک قانون بنادیں - کیونکہ اگر کوئی ایسا موقع پیدا ہوا کہ کوئی شخص گرفتار ہو جائے - تو

The question then arises will he be tried under the law of the Central Government or the Provincial Government? Naturally he would be tried under the Central law because that supersedes the Provincial law. So far as we are concerned, under Article 134 this whole law is invalid.

تو جناب والا - یہ ایک complete invalidity ہے جسکے تحت ہمیں یہ قانون پیش ہی نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ جب تک اس سلسلے میں مرکزی قانون موجود ہے اور جب تک وہ اسے منسوخ نہیں کرتے اور انہوں نے اسے منسوخ نہیں کیا ہوا - اور جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہیں انہوں نے پہلے سے ہی کہہ دیا ہے تو پھر اس قانون کی کیا ضرورت پیش آئی ہے -

اسکے علاوہ مجھے ایک چھوٹی سی گذارش یہ بھی کرنی ہے کہ آپ یہ دیکھئے کہ Essential Articles Act, ۱۹۵۸ جب ۱۹۵۸ کو نافذ ہوا تو اسکے بعد ہم ہر دوسال کے لئے اس میں توسیع کرتے رہے لیکن گذشتہ سال ہم نے اسکی میعاد میں صرف ایک سال کے لئے توسیع کی تھی - اب یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ نو برس ہوچکے ہیں تو اب کونسے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں ایسی کونسی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں کہ جن کی وجہ سے اس قانون کی ضرورت پڑگئی ہے - میں تو اس وقت ملک سے باہر گیا ہوا تھا لیکن کہا جاتا ہے کہ جس وقت مارشل‌لا کا نفاذ ہوا تھا اس وقت جو ایبڈو زدہ سیاستدان ہیں اور جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ملک و قوم کے دشمن تھے اور انہوں نے اپنی بدعنوانیوں کی وجہ

سے ملکی حالات کو اسقدر خراب کر دیا تھا کہ ان بگڑے ہوئے حالات کو درست کرنے کا حل سوائے مارشل لا کے نفاذ کے اور کوئی نہ تھا ۔ کہتے ہیں کہ ان سیاستدانوں کی وجہ سے ملک میں بلیک مارکیٹ کی جاتی تھی اور انہوں نے سب کچھ اپنے پاس اکٹھا کر لیا تھا ۔ تو ایسے خراب حالات میں تو اس قانون کی ضرورت دوسال کے لئے سمجھی گئی تھی اور پھر ضرورت کے تحت ہی اسکی میعاد میں دو سال کی توسیع کر دی جایا کرتی تھی لیکن گذشتہ سال اسکی میعاد میں ایک سال کی توسیع کی گئی تھی ۔ لیکن میرا نظریہ یہ ہے کہ یہ تمام قانون ہی invalid ہے اور اسکی ضرورت ایک دن کے لئے بھی نہیں ہے ۔ اسکے علاوہ The whole concept of law جو ہے وہ بھی ہمارے ان افسران کی سمجھ میں نہیں آ سکا ہے ۔ جو کہ اسے ڈرافٹ کرتے ہیں ۔ جیسا کہ میرے دوست ملک محمد اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ افسران ایک پرانی کاپی اٹھا کر اسکی نقل کرکے اس پر دستخط ثبت کر دیتے ہیں اور پھر اسے یہاں پر پیش کیا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ concept of control کو سمجھ نہیں سکتے ۔ اور نہ ہی کنٹرول کی ضرورت کو سمجھ سکتے ہیں کہ کنٹرول کیا ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے ۔ کنٹرول کسی ایک وقت کے لئے کیا جاتا ہے ۔ کنٹرول کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کسی چیز پر تمام زندگی کے لئے کنٹرول کردیں کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو پھر وہ کنٹرول نہیں رہتا بلکہ وہ چیز uncontrolled ہو جاتی ہے ۔ اور خود صدر مملکت نے بھی کئی مرتبہ فرمایا ہے کہ مارشل لا کا نفاذ تھوڑے عرصہ کے لئے کیا گیا ہے ۔ تو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس وقت ملکی حالات بڑے ابتر ہوگئے تھے جسکی وجہ سے مارشل لا کا نفاذ ناگزیر تھا تو اگر مارشل لا کا نفاذ بھی اس وجہ سے تھوڑے عرصہ کے لئے ہی کیا گیا تھا کہ اگر اسے زیادہ عرصہ کے لئے نافذ رہنے دیا جاتا تو مارشل لا میں ملکی حالات کو سنوارنے کی جو صلاحیت تھی جو صلاحیت اس میں باقی نہ رہتی ۔ اس لئے مارشل لا کا نفاذ بھی ایک عارضی عرصہ کے لئے کیا گیا تھا اور وہ ایک غیر معینہ مدت کے لیے تھا ۔ لیکن یہ جو کنٹرول

کیا جا رہا ہے ، آپ پانچ سال کے لیے کر رہے ہیں اور جو قانون کہ آئینی نقطہ نظر سے invalid ہے اور جو ہمارے اہلکاروں کے ذہنی دیوالیہ پن کا بین ثبوت ہے ، یہ نو سال سے چلا آ رہا ہے ، لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ نو سال سے جو قانون نافذالعمل چلا آرہا ہے اور جن چیزوں پر آجتک کنٹرول چلا آ رہا ہے ، آپ اس قانون کے باوجود ان کو کنٹرول نہیں کر سکے اور نہ ہی نو برس تک اسکے لئے کوئی مستقل حل ہی تلاش کر سکے ، تو پھر آپ انہی سہاروں کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی قانون بھی خراب نہیں ہوتا اور اگر خراب قانون بھی اچھے لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے تو وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے ۔ قانون میں خرابی نہیں ہوتی ۔ یہ تو قانون چلانے والوں کی خرابی ہوتی ہے جو اس کے محافظ ہوتے ہیں یا جن کے لئے یہ قانون بنایا جاتا ہے ۔ خرابی اس بات میں ہے کہ جب کسی چیز پر کنٹرول ہوتا ہے تو وہ چیز نایاب ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں میں بالکل حالیہ مثال دیتا ہوں ہمارا محکمہ خوراک تو یہ کہتا ہے کہ لاکھوں ٹن گندم آ رہی ہے ۔ لہذا وہ ضرور آ گئی ہو گی ۔ اور پھر دوسری طرف لوگوں کو اناج نہیں ملتا کیونکہ راشن ڈپو فروخت ہوتے ہیں اور ایسے آدمیوں کو دیئے جاتے ہیں جو حکومت کے اہلکاروں کے اپنے آدمی ہوتے ہیں ۔ لوگ ڈپوؤں پر پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے لائین میں کھڑے رہتے ہیں ۔ تاکہ ان کو ۵ سیر آٹا مل سکے ۔ لیکن جب شام ہو جاتی ہے تو دکان بند ہو جاتی ہے اور ان کو آٹا نہیں ملتا ۔ بعض ایسے ڈپوؤں پر چھاپے بھی مارے گئے ہیں اس کے باوجود بعض دکانوں پر آٹا آسانی سے مل جاتا ہے ۔ لوگ وہاں سے زیادہ قیمت پر خرید لیتے ہیں ۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بتا سکتا ہوں کہ آٹے اور میدے پر کنٹرول ہونے سے پہلے جو لوگ سو دو سو روپیہ مہینہ کماتے تھے آج وہ لاکھوں روپیہ کے مالک ہیں ۔ وہ تین تین ہفتہ میں لاکھ لاکھ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کما رہے ہیں اس کی بہت سی وجوہات ہیں یا تو یہ

وزرا کی غلطی ہے یا بڑے افسران کی غلطی ہے جب آٹا عام نہیں ملتا تھا سٹاکسٹس اور فوڈ کنٹرولر کے وارے نیارے ہو گئے تھے - اب کنٹرول سے قیمتیں کم ہو گئی ہیں - کل ہی مجھے ایک کتاب Statistical Hand Book of West Pakistan ملی - میں اس کے صفحات کا حوالہ دے سکتا ہوں - اس سے خوراک کی قیمتوں میں اضافہ یا کمی کا اندازہ ہو سکتا ہے - مثلاً اس کے صفحہ ۱۶۳ پر دیا ہوا ہے کہ ۱۹۵۸ سے ۱۹۶۵ تک گندم کی قیمت ۵۰ فیصد بڑھ گئی ہے - یہ حکومت کے کنٹرول ریٹ کے حساب سے ہے - جب کہ چیزیں بلیک میں ملتی تھیں -

وزیرخوراک وزراعت (ملک خدا بخش) - کیا آپ کی یہ proposal ہے کہ کنٹرول نہیں ہونا چاہئے - یا کنٹرول ہونا چاہئے -

میجر محمد اسلم جان - میں چاہتا ہوں کہ کنٹرول نہیں ہونا چاہئے -

وزیرخوراک وزراعت - تو اس پر پہلے ہی کنٹرول نہیں ہے -

میجر محمد اسلم جان - اس پر پہلے کنٹرول تھا - لیکن اب قیمتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے -

جناب والا - حکومت نے کہا ہے کہ There should be equal distribution میں اس سے agree کرتا ہوں - دراصل قانون میں خرابی نہیں بلکہ قانون چلانے والوں میں خرابی ہے -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آرڈر - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میجر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ کنٹرول لوگوں اور چیزوں کی بجائے افسروں پر ہونا چاہئے -

Mr. Deputy Speaker : This is no point of order.

Malik Muhammad Akhtar : Again, on a point of order. There is no quorum.

Mr. Deputy Speaker : Let there be a count. (*count was taken*). There is no quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum. Yes Major Sahib.

میجر محمد اسلم جان ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب چیزوں پر کنٹرول تھا تو قیمتوں میں کتنا اضافہ ہوا

شکر گڑ پر ۹۲ فیصد اضافہ ہوا

دیسی گھی پر ۱۰۳ فیصد اضافہ ہوا

خام مال پر ۵۷ فیصد اضافہ ہوا

روئی (خام) پر ۵۵ فیصد اضافہ ہوا

جناب والا ۔ جب سیمنٹ پر کنٹرول ہوا تو یہ دیکھنے میں آیا کہ لوگوں کو کنٹرول ریٹ پر سیمنٹ کی ویگنیں الاٹ کی گئیں ۔ ان میں ایسے اصحاب تھے جن کے اپنے مکانوں اور کوٹھیوں کی چنائی گارے سے ہوئی تھی لیکن ان کو جو کئی سو ویگنیں سیمنٹ کی الاٹ ہوئی تھیں وہ بلیک میں فروخت ہوئیں اور اس پیسہ سے ان کی کوٹھیاں تعمیر ہوئیں ۔

عوام یہ چاہتے ہیں کہ کنٹرول میں سیمنٹ ملے لیکن سٹاکسٹس کے پاس سیمنٹ نہیں ہوتا ۔ جب چھاؤنیوں میں زمین resumption order کے تحت resume کی گئی کیونکہ وہ رہائش کے قابل نہیں تھی تو اس وقت بڑے بڑے لوگوں کو سیمنٹ کی ویگنیں الاٹ ہوئی تھیں ۔ سیمنٹ کا کنٹرول ریٹ چھ روپیہ بارہ آنہ فی بوری تھا لیکن بازار میں سیمنٹ -/۱۲ سے -/۱۴ روپیہ فی بوری کے حساب سے ملتا رہا ۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ جن کو سیمنٹ کی ویگنیں الاٹ ہوئی تھیں وہ تین تین چار چار سو بوری سٹیشن پر ہی منافع لے کر بیچ دیتے تھے ۔ اب اس میں قانون کیا کرے ۔ قانون تو بہت اچھا ہے لیکن قانون کے چلانے والے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب آپس میں ملے ہوتے ہیں اور اس طرح خرابی پیدا ہوتی ہے ۔ پروونشل ایکٹ میں آپ دیکھیں ۔

Almost all the sections have alread been covered. I don't want to repeat anything.

Mr. Deputy Speaker : The Member is not being fair to Malik Akhtar.

Major Muhammad Aslam Jan : I had requested you that I wanted to have a different line of approach on the same subject.

Section 11 says—

> "No order made in exercise of any power conferred by or under this Act shall be called in question in any court ".

پوزیشن یہ ہے کہ جو لوگ حکومت کے اہل کار ہیں بجائے اس کے کہ وہ سٹاکسٹس کو مجبور کریں کہ وہ چیزیں کنٹرول ریٹ پر فروخت کریں وہ خود جا کر ان سے کہتے ہیں کہ بلیک میں بیچو اور جو منافع ہو آدھا مجھے دے دو اور آدھا خود لے لو ۔ اگر کوئی ایماندار ہے تو اس پر جھوٹا مقدمہ بنا دیا جاتا ہے ۔ As a practicing Lawyer I can say that. کہ بہت cases ایسے ہیں جو بالکل غلط ہیں اور murder cases جو وہاں پر نہیں ہوتے ہیں لیکن ایف ۔ آئی ۔ آر میں لوگوں کا نام لکھدیا جاتا ہے ۔ بہرحال جہاں معاشرے میں اسقدر خرابی آ جائے وہاں پھر کیا کہا جا سکتا ہے ۔ یعنی اگر اس قانون میں کوئی شخص پکڑا جاتا ہے تو وہ کسی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتا اس سے بڑھکر arbitrary اور سخت قانون اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ یہ سب کچھ جو ہمارے ساتھ کیا جا رہا ہے یہ غلط ہے ۔ اگر آپ کو اپنے اہکاروں پر اعتماد ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ جو کام آپ کرتے ہیں وہ ٹھیک ہے تو بسم‌اللہ سامنے آئیے عدالت عالیہ ہے اس پر آپ کو یقین ہونا چاہئے بجائے اسکے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ صاحب آپ اسکو چیلنج نہیں کر سکتے کہ ہمیں کیوں گرفتار کیا گیا ہے ۔

تو جناب والا میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور میری صرف اتنی عرض ہے from the legal point of view کہ یہ چیز جو آپ پیش کر رہے ہیں یہ invalid ہے کہ اسکو ۵ سال کیلئے بڑھا دیا جائے ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker Sir, so much has been said about inconsistency of this law with other laws. I will very humbly submit that by this Act, which enables the Government to exercise certain powers under section 3 to control production, supply, distribution, etc., it does not necessarily mean that in every case, the Government is going to take action. But if it becomes necessary in the public interest, then, of course, there will have to be regulation of supply, distribution, trade, commerce, etc. You will, Sir, recall that when Pakistan came into being, it started from scratch. Several planning schemes and projects, several irrigation schemes, barrages and buildings and in fact the capitals and big towns had to be constructed and the condition of the country was such that if the Government had not been given the powers to exercise certain controls, probably most of the things would not have been available, which are available today. Now, by virtue of the 1958 Act, the Government has been enable to exercise control or various articles. Take for instance the case of cement. Today, inspite of the factories that are there, the demand is so great on the supply of cement that it would have been impossible to leave the things in the hands of ordinary trade and business. Today, Sir, the entire supplies are regulated and everyone can have cement ; everyone can build his own house and, in fact, lakhs of houses have been built only because of the powers having been given to the Government to control the supply and distribution. But for that, it would have been impossible; the things would have been in a great chaos. Similarly in other matters, as you will remember and this august House knows, that there are many rubber factories in the country but the articles like tyres, tubes and other things, are not available in plenty and yet there are so many cars and vehicles plying. But for this control, it would have been impossible to regulate the supply of these articles.

مسٹر حمزہ - کابل سے بھی آجاتے ہیں -

وزیر قانون - کابل سے نہیں آجاتے ہیں ملک میں بھی بنتے ہیں -

You know all these things. Therefore, Sir, it is essential that these powers should be in the hands of the Government.

Now with regard to the inconsistency, my friend has pointed out that article 131 requires that there should be uniform action and if there is inconsisteny between this law and the Central law, it will be repugnant. Sir, if there is any order passed by the Government under this law which goes in conflict with the Central Law, then the question of inconsistency will arise and you will, Sir, see that there are several laws on the statute book which are on the same subject. For instance, I will point out only one case. Sir, we have Section 161 of the P.P.C. which deal with the offences of corruption and bribery. In the year 1947, Act 2, which is known as Anti-corruption Act of 1947, came into being and today the offence of mis-conduct is an offence which is dealt with under section 5 of the Anti-corruption Act of 1947. The two laws do provide different kinds of standards ; they do provide different kinds of terms of punishments and yet under the General Clauses Act, the offences can be tried but the punishment can be given under one only. Therefore, the fact

that under the Provincial Law punishment extends to three years and under the Central Law to 7 years, does not create any division whatsoever. The General Clauses Act requires that there can be trials held under different laws for different offences but there can be no punishment on the same set of facts under two different laws. And wherever there is any such thing, the courts do take care of that. The courts are very efficiently functioning and there is no such thing as inconsistency on this point also. Then Sir, today the emergency had provided for control of certain articles. The powers under the Defence of Pakistan Rules have been delegated to the Provincial Government and, therefore, the agency is the Provincial Government who takes care to see that there is no duplication of action or nothing wrong happens. What is more, the emergency laws are for a particular purpose as I submitted yesterday that they can be invoked only when the security of the country is at stake and they could be withdrawn at any moment. Here we have got a substantial law which is functioning since 1958—and which has functioned from 1958 to 1965—and which has with-stood the test of the time. Therefore, it is essential to make permanent provision for control, for supply, for distribution, for prices and for trade and commerce of all these articles. Therefore, I do not find that there is anything which is repugnant with this law. I am surprised that last year the approach of Major Muhammad Aslam Jan was different than this year whereas the law is the same which was referred to the Provincial Assembly last year. The discussion that have emanated and which has been given before this House, was not given last year. Besides, the approach varies with the attitude of the Member. But for that, the law is the same ; it is exactly the same that was there except that as I pointed out yesterday . . . .

مسٹر حمزہ - گورنمنٹ پارٹی کے ممبران کو بولنے نہیں دیتے ان کا کیا قصور ہے -

Minister for Law : So Sir, there is nothing basically wrong with the law. So far as the objections of the Opposition are concerned, my friend Mr. Hamza has always been seeking every opportunity to exploit and to malign the Government has ruined the country and on account of all these things, so many evils are perpetrated. I assure him and this august House, that not one permit has been issued under the powers vested in the Government under this law. Therefore, there is no question of mal-administration ; there is no question of exploitation and doing anything under the cover of law which is bad ; which is evil and which is wrong. This is only maligning the Government just because . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : You have only shut your eyes.

مسٹر حمزہ - روٹ پرمٹ آپکی حکومت دیتی ہے -

Minister of Law : No, not under this law. (*interruptions*) As I have always been appealing to my friends I think the Parliamentary decorum requires that they should also be prepared to hear. Interruptions are not in good taste. Interruptions are on the other side. So far as . . . the question of . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : Uniformity of law.

Minister of Law : Yes, uniformity of law can always be there. So far as the the Ordinance is concerned the agency which administers that law is the Provincial Government. There will be no inconsistency of action. It is only a question of approach. If you can bear with me and study the two Acts together you will see that this law is essential. This is a permanent, substantive law which must be on the Statute Book. But for that it would not be possible to regulate the supply of news print. Newspapers will suffer much more and the position will be worse than what prevails today. I fail to see how all the arguments with regard to the rulers and administrators becoming businessmen is in a fit place here. I have not come across a single instance of any action under this law whereby anybody has been unduly benefitted or whereby there is favouritism and nepotism. All these remarks are just an appeal to the gallery. But for that they do not have any basis. Factually they are wrong. Factually they are for the purpose of maligning the Government and nothing beyond that.

Mr. Speaker, Sir, the law is also necessary because the Government have felt the need for the last so many years-right from 1958-1966. Still the condition is such that the Government will require all these powers for a number of years. Therefore instead of coming to the Assembly again and again I would request that the Assembly do approve of this Resolution of accepting the Ordinance and extend its life for a further period of five years so that we may not have to come again and again to the Assembly wasting time and incurring unnecessary public expenditure.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Essential Articles (Control) (Amendment) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 20th September, 1967.

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : Under sub-Rule (7) of Rule 89-A of the Rules of Procedure the Resolution for the disapproval of the Ordinance shall be deemed to have been rejected.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 42

Mr. Deputy Speaker : We will now take up the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965 and continue from where we left it on 19th Dec., 1966

i.e., the amendment from Khawaja Muhammad Safdar to the amendment moved by Nawabzada Rahim Dil Khan, in respect of sub-clause (8) of clause 42.

Yes, Khawaja Sahib.

خواجه محمد صفدر - جناب والا - پچھلے اجلاس میں میں نے محترم نوابزاده رحم دل خان صاحب کی اس ترمیمی کلاز ۴۲ کے متعلق ایک ترمیم پیش کی تھی اور جس ترمیم کے متعلق میں نے اپنے معروضات اس ایوان کے سامنے پیش کر دئیے تھے مگر میں سمجھتا ہوں کہ کل شام کو میری جو غیر رسمی بات چیت گورنمنٹ کے ساتھ ہوئی تھی اسکے پیش نظر میں جناب کی وساطت سے اس معزز ایوان سے درخواست کرونگا کہ مجھے وہ ترمیم واپس لینے کی اجازت دی جائے -

Mr. Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his amendment?

The amendment was by leave withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : Next Amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : The next amendment stands in my name and it is printed in the first supplement to the revised list No 2. My amendment was received by the office on the 26th and Mohtram Kazi Muhammad Azam Abbasi has given notice of a similar amendment on the 28th. Therefore, Sir, if you permit ....

Mr. Deputy Speaker : Before that there are certain amendments relating to the earlier clauses on which I have withheld my consent. Amendment by Chaudhri Muhammad Nawaz.

(*At this stage, Mr. Speaker took the Chair*)

Mr. Ahmedmian Soomro : Just now, Sir, Khawaja Muhammad Safdar has withdrawn his amendment and we were taking the subsequent ones on which I had withheld my consent?

Mr. Speaker : Chaudhri Nawaz's amendment?

Mr. Ahmedmian Soomro : Yes Sir from his amendment onwards.

Mr. Speaker : There is another amendment by Malik Akhtar. But first we will take up the amendment by Khawaja Safdar.

That is for the substitution of Sub, clause (8).

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahimdil Khan, appearing at serial no : 1 in list no : 1 for the proposed sub-clause (8) of clause 42, the following be substituted, namely :—
>
> "(8) An enquiry or an order under sub-section (6) shall be made in the common assembly in the village to which the mutation, which is the subject matter of the enquiry, relates."

Mr. Speaker : Amendment to amendment moved is :

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1 in List No : 1 for the proposed sub-clause (8) of clause 42, the following be substituted, namely :—
>
> "(8) An enquiry or an order under sub-section (6) shall be made in the common assembly in the village to which the mutation, which is the subject matter of enquiry relates."

Minister of Revenue : Accepted Sir.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir the word 'village' is not defined in this bill, and instead of 'village', the word 'estate' should be put in.

Minister of Revenue : There is another amendment coming up which has been filed today by Kazi Muhammad Azam Abbasi. That is with regard to this word Sir, that this word 'village' is to be replaced by the word 'estate'.

Mr. Speaker : But that amendment is a bit different because in that amendment, the provision of making an order is not there. The provision of making an enquiry is there, but in the amendment of Khawaja Muhammad Safdar enquiry and order both are to be made in the village or estate.

Mr. Ahmadmian Soomro : Sir, if you permit me I will move an amendment that for the word 'village' the word 'estate' be substituted.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب والا اس کی وضاحت کئے دیتا ہوں - اور میرا خیال ہے کہ وزیر مال صاحب یقیناً اس کو سمجھ جائیں گے - اصل کلاز جو ہے وہ یہ ہے An enquiry or an order under Sub Section (6) یعنی انکوائری کے بعد آرڈرز بھی وہی ہونگے - میرے دوست قاضی محمد اعظم عباسی صاحب نے جو ترمیم پیش کی اور جو آرڈر پیپر پر ہے اس میں صرف انکوائری یعنی آرڈر کا لفظ درج ہے دراصل مدعا یہ ہے کہ خان رحم دل خان صاحب نے جو ترمیم کلاز ۴۲ میں پیش کی تھی وہ شق ۸ میں یہ ہے کہ انکوائری جلسۂ عام میں ہوگی اور جو آرڈر ہوگا وہ جلسۂ عام میں سنایا جائیگا - اس لئے الفاظ تبدیل نہیں ہوئے - تبدیلی جو میں نے کی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے ریونیو افسر کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ ایسٹیٹ سے باہر جا کر کوئی انتقال منظور کرے یا اس کے متعلق کوئی حکم دے اور جو بھی حکم اس نے جاری کرنا ہوگا اس کی منظوری کے لئے اسے محال کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہوگا - یہ آرڈر کے الفاظ ضرور تھے یہ میں نے اس میں رکھے ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جو اصل تجویز سسٹر رحم دل خانصاحب کی ہے اس میں پورے طور پر یہ درج ہے -

> "An enquiry or an order under sub-section (6) shall be made in the common assembly, and, as far as may be...."

یہ الفاظ میری ترمیم میں نہیں ہیں -

my amendment would be :

> " . . . . in the estate to which the mutation which is the subject-matter of the enquiry, relates."

Mr. Speaker : Then this is an amendment from Khawaja Sahib that instead of the words 'in the village' the words should be 'in the estate'.

Khan Sahib, do you accept it ?

وزیر مال - 'estate' کا لفظ قاضی محمد اعظم عباسی کا ہے -

Mr Speaker : Yes, but now Khwaja Sahib is moving an amendment to his own amendment and in that case I will put it accordingly, if you have no objection.

Minister of Revenue : I have no objection.

Mr. Speaker : The question is—

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in List No. 1, for the proposed sub-clause (8) of clause 42, the following be substituted namely :—
>
> "(8) An enquiry or an order under sub-section (6) shall be made in the common assembly in the village to which the mutation, which is the subject matter of enquiry relates."

The motion was carried.

Mr. Speaker : Then comes the amendment from Kazi Muhammad Azam Abbasi, but that will not be moved because a similar amendment has been carried.

Next amendment is from Kazi Muhammad Azam Abbasi.

Qazi Muhammad Azam Abbasi : Sir that will also not be moved.

Mr. Speaker : Yes. Then we come to sub-clause (9). First amendment is from Malik Muhammad Akhtar,

Malik Muhammad Akhtar : Sir I will be opposing the clause as a whole and I won't move that amendment.

Mr. Speaker : Amendment not moved. There is an amendment to sub-clause (10).

Malik Muhammad Akhtar : No moving Sir.

Mr. Speaker : There is an amendment of Chaudhri Muhammad Nawaz in sub-clause (10).

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir I beg to move—

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial 1 No. 1, in List No. 1, for the proposed sub-section (10) of the clause 42, the following be substituted, namely :—

"(10) If within three months of the making of a report of the acquisition of a right under sub-section (1) or sub-section (2), or the recording by the patwari of an entry in the roznamcha under sub-section (3) respecting the acquisition of any right, no order is made by the Revenue Officer under sub-section (6), he shall report the cause of delay to the Collector in the manner prescribed."

Mr. Speaker : Amendment to amendment moved is—

That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in List No. I, for the proposed sub-section (10) of class 42, the following be substituted, namely :—

"(10) If within three months of the making of a report of the acquisition of a right under sub-section (1) or sub-section (2), or the recording by the patwari of an entry in the roznamcha under sub-section (3) respecting the acquisition of any right, no order is made by the Revenue Officer under sub-section (6), he shall report the cause of delay to the Collector in the manner prescribed."

Minister of Revenue : It is not opposed Sir.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میری عرض سن لیں ۔ جب کوئی ترمیم پیش کیجاتی ہے تو ترمیم پیش کرنے والے معزز ممبر ہمیں بتاتے ہیں کہ اس ترمیم کا مقصد کیا ہے تاکہ ہم سمجھ سکیں اور ووٹ دے سکیں ۔ میں عرض کروں گا کہ ہمیں وہ سمجھانے کی کوشش کریں ۔

چودھری محمد نواز ۔ اگر میرے دوست حمزہ صاحب کو شوق ہے تو میں عرض کیے دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Is it opposed? I think this amendment is not opposed. The question is—

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in List No. 1, for the proposed sub-clause (10) of clause 42, the following be substituted, namely :—
>
> "(10) If within three months of the making of a report of the acquisition of a right under sub-section (1) or sub-section (2), or the recording by the patwari or an entry in the roznamcha under sub-section (3) respecting the acquisition of any right, no order is made by the Revenue Officer under sub-section (6), he shall report the cause of delay to the Collector in the manner prescribed".

The motion was carried.

Mr. Speaker : We now pass on to the next motion by Chaudhri Muhammad Nawaz for addition of a new sub-clause. Please move your amendment.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move—

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in List No. I, after the proposed sub-clause (10) of clause 42 so amended, the following new sub-clause be added namely :—
>
> "(11) The Revenue Officer shall in the prescribed manner, send or cause to be sent, gist of an order made by him under sub-section (6), to the person whose right is acquired, and also to the Union Council in which the estate is situated."

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is—

> That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in List No. I, after the proposed sub-clause (10) of clause 42 so amended, the following new sub-clause be added namely :—

"(11) The Revenue Officer shall in the prescribed manner, send or cause to be sent, the gist of an order made by him under sub-section (6) to the person whose right is acquired, also to the Union Council in which the estate is situated".

Minister of Revenue : Not opposed Sir.

Mr. Speaker : There is one thing. The words used are "Union Council; should it not be "Local Council"? There are so many Town Committees.

Minister of Revenue : If it is situated in a Union Committee, it will be sent there.

Mr. Speaker : The words should be 'Local Council' because there might be so many estates which fall within the jurisdiction of the Town Committees.

Minister of Revenue : Actually Sir the estate should be situated either in a Union Committee or a Local Council.

Mr. Speaker : But these words 'Union Council' will include only rural areas.

Minister of Revenue : I have no objection Sir.

چودھری محمد ادریس - بی ڈی آرڈر میں لوکل کونسل کا لفظ "Local Council concerned" کردیں جناب -

Mr. Speaker : The estate which falls within the jurisdiction of that particular Council; there are so many Councils within the jurisdiction of the District Council.

Minister of Basic Democracies : Sir, the point raised by the Member, Chaudhri Muhammad Idrees, seems to be quite reasonable. Will it not be proper to include the names or I may be allowed some time so that I can check it up. Otherwise the possibility is. . . .

Mr. Speaker : In a previous sub-clause the words 'Local Council' have been used.

Minister of Basic Democracies : The question is that of a District Council. I think it should be "Local Council concerned".

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ رحمدل خان صاحب کی ترمیمی کلاز کی سب کلاز (۵) میں یونین کونسل کا لفظ درج ہے ۔

"If the Patwari fails to record or to display a report made to him under sub-section (1) or sub-section (2), the person making the report may make the report, in writing, to the Revenue Officer concerned and the Chairman of the Union Counil in which the estate is situated...."

Mr. Speaker : I think, there was an amendment to this clause. Will it not be better if in the place of "Union Council" we have the words "Union Committee, Town Committee or Union Council"?

Minister for Basic Democracies : I think, it would be better.

Mr. Speaker : So, the amendment is—

That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in list No. I, after the proposed sub-clause (10) of clause 42 so amended, the following new sub-clause be added, namely :—

"(11) The Revenue Officer shall in the prescribed manner, send or cause to be sent, the gist of an order made by him under sub-section (6), to the person whose right is acquired, and also to the Union Committee, Town Committee or Union Council in which the estate is situated.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : The question is—

That in the amendment given notice of by Nawabzada Rahim Dil Khan, appearing at serial No. 1, in list No. I, after the proposed sub-clause (10) of clause 42 so amended, the following new sub-clause be added, namely :—

"(11) The Revenue Officer shall in the prescribed manner, send or cause

to be sent, the gist of an order made by him under sub-section (6), to the person whose right is acquired, and also to the Union Committee, Town Committee or Union Council in which the estate is situated.

The motion was carried.

Mr. Speaker : All other amendments to various sub-clauses of clause 42, as reported by the Select Committee, given notice of by Khawaja Muhammad Safdar, Mr. Hamza and Chaudhri Muhammad Nawaz are ruled out of order.

Yes, Malik Muhammad Akhtar wanted to oppose the clause as a whole.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - اس صوبه کی بدنصیبی هے که آج ۸۰ سال کے بعد ۱۹۶۷ء میں غلامی کی وہ زنجیریں جن کی کڑیاں زنگ آلود هو کر ٹوٹ چکی تھیں انہیں دوباره مرمت کرکے ان میں یه همیں جکڑ رهے هیں - مغربی پاکستان کے تنومند جوانوں میں ایک بھی جوان ایسا پیدا نه هوا - ایک بھی هرکولیس پیدا نه هوا جو ان کڑیوں کو توڑ دیتا - اس اسمبلی نے آج ایک سو سال کے لئے مزید اس صوبه کے ان پڑھ عوام کو ان زنجیروں میں جکڑ کے رکھ دیا هے -

جناب سپیکر - کلاز ۴۲ جسے هم نے پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۸۸۷ء سے لے کر ذرا سی ترمیم کے ساتھ رکھ لیا هے که چند اشخاص کی موجودگی میں پٹواری انگوٹھه لگوایا کریگا اس کلاز کو اس هاؤس میں پیش کیا گیا هے که اسے منظور کیا جائے - جناب والا - لینڈ ریونیو اکٹھا کرنے کی جو مشینری هے میں سمجھتا هوں که حکومت کے نظریه کے مطابق وہ نہایت هی اهم هے - لیکن میرے نظریه کے مطابق عوامی حقوق ، عوامی جائداد عوامی جائداد کا ریکارڈ اور یه انتقالات نہایت اهم هیں - جناب سپیکر - هوتا یه رها هے اور یه هوتا رهے گا که پٹواری دو یا تین معتبر اشخاص کو گھر بلا کر اجلاس منعقد کئے بغیر بدستور فرضی اندراج کرتا رهے گا - گذشته ۸۰ سال سے ایسے فیصله جات موجود هیں جو که فرضی هیں - ان کی روشنی میں جس

قدر ترامیم کرنی چاهئیں تهیں ۔ ان مقدمات میں جن خامیوں کا انکشاف هوا تها ان کو دور کرنے کے لئے وہ نہیں کی گئیں ۔ ایسا بھی هوا کہ ایک شخص لندن میں ہے مگر پٹواری نے پنجاب یا حیدر آباد میں اس کی زمین کا انتقال کر دیا اور لکھ دیا کہ وہ موقع پر موجود تھا ۔ میں اس کلاز پر لمبی بحث نہیں کرنا چاهتا مگر اپنے دوستوں کو آگاہ ضرور کرنا چاهتا هوں کہ وہ جو انتقالات کی یہ کلاز منظور کر رہے هیں اس کے مندرجات سے جو مالکانہ حقوق، جو رهن کرنے کے حقوق یا قبضہ کے حقوق متاثر هونگے ان کی نوعیت کیا هوگی ۔

Mortgage, occupancy rights, leaseholders rights etc.

میں آپ کے لکھنے والوں سے بھی معذرت کرتا هوں کہ مجھے انگریزی کے الفاظ استعمال کرنے پڑ رہے هیں ۔ یہ پانچ قسم کے حقوق هیں ۔ تمام اچھی ترامیم کو مسترد کرکے انہیں دوبارہ اسی پٹواری کے حوالہ کیا جا رہا ہے ۔ یا شاید تصدیق کرنے والا افسر اب تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کر دیا گیا ہے اس کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا هوں کہ آئین پاکستان میں جو تحفظ دیا گیا ہے کہ لوگوں کی جائیداد کا تحفظ کیا جائیگا ۔ آپ نے جو یہ طریقہ کار اختیار کیا ہے یہ اسکی منفی ہے ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ رولز یہاں موجود هیں لیکن ان رولز پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے ۔

Sir, the House is not in quorum ; I regret. We cannot proceed.

Mr. Speaker : The House is not in quorum ; let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum ; yes Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ یہ اختیارات بدستور ان لوگوں کے پاس طریقہ کار کو معمولی سا تبدیل کرنے کے بعد رهنے دیئے گئے هیں ۔ جو لوگ بددیانت هیں ۔ جو لوگ بنیادی طور پر عادی رشوت خور هیں ان کے پاس یہ اختیارات اسی صورت میں رهنے دیئے گئے

ہیں ۔ اس وقت جو پروویژن تھی اگر آپ اسکو دیکھیں کہ جس شخص کا انتقال ہوگا اور یہ انتقال جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ شہادت کے لیے ایک دستاویز ہے اور اس انتقال کو دستاویز کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اگر کسی کے انتقال کا اندراج غلط ہو تو میں سمجھتا ہوں اسکا جو بار ثبوت ہے وہ دوسرے شخص پر جا کر پڑتا ہے ۔ جو اصل مالک ہے . . . .

نوابزادہ رحمدل خان ۔ Sir, let me correct Malik Sahib جناب والا ۔ ملک اختر صاحب فرماتے ہیں کہ ''جس کا انتقال ہوگا'' اگر اس شخص کا انتقال ہوگیا تو معاملہ ہی ختم ہوگیا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت جو موجودہ رول ہے اس کو کلاز ۴۲ کے تحت آئندہ کے لئے بھی رکھا گیا ہے ۔ جناب وزیر مال اس پر غور فرمائیں کہ یہ طریقہ کار ان کا موجودہ رولز میں بھی ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے ۔ یہ رول آپ تبدیل نہ کریں بلکہ اسکو جاری رکھیں ۔ جب رجسٹرار رجسٹری کرتا ہے تو اسکی ایک پرت وہ ان کو بھیجتا ہے لیکن وہ پرت دو دو سال تک نہیں بھیجتا ۔ جس شخص کو انتقال درج کرانا ہے وہ پہلے رجسٹرار کے دفتر میں جا کر رشوت دیتا ہے ۔ پھر پٹواری کو رشوت دیتا ہے اور اسکے بعد تصدیق کرنے والے آفیسر کو رشوت دیتا ہے ۔ اگر اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے جو خواجہ محمد صفدر صاحب نے پیش کی ہے (اور میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا) کہ رجسٹریشن فیس کو کم کیا جائےاور براہ راست رجسٹریشن کر دی جائے ۔ خواجہ صاحب نے زبانی یہ تحریک پیش کی ہے کہ انتقالات کا خاتمہ کر دیا جائے میں سمجھتا ہوں یہ زیادہ بہتر ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اسکے بعد مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ یہ جو طریقہ کار ہے یہ کافی ناقص ہے اور اس طریقہ کار نے اسکو اور بھی ناقص بنا کر رکھ دیا ہے ۔ ان ترامیم کے ساتھ جو حکومتی پارٹی نے دی ہوئی ہیں اور جن کا آپ نفاذ کر رہے ہیں ۔ آپ جس کے خلاف یہ اندراج کر دیں گے وہ صرف

سول کورٹ میں جا کر Specific Relief Act کے تحت اپنی داد رسی حاصل کر سکتا ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس انتقال کو منسوخ کرانے کے لئے یہ کتنا لمبا طریقہ کار ہے ۔ کون اس چیز سے واقف نہیں ہے کہ جب کوئی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کسی دورے پر جاتا ہے تو ان کے لئے اور ان کے سٹاف کے لئے مرغیوں کا انتظام پٹواری کے ذمہ ہوتا ہے بہت سے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر دیانت دار بھی ہیں البتہ اسطرح جب بعض ریونیو آفیسروں کا دربار لگتا ہے تو اسکا انتظام بھی پٹواری کے ذمے ہوتا ہے ۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے یہ طریق کار رشوت لینے کا ہے اور جس طرح ایک بدنام اور برے قانون کو جس کا میں نام اس ہاؤس میں نہیں لینا چاہتا انگلستان کی پارلیمنٹ نے regularise کر دیا ہے ۔ میں بھی انکو مشورہ دیتا ہوں کہ یہ بھی رشوت کو regularise کر دیں تا کہ اس شخص کو پتہ ہو کہ اسکی کتنی تنخواہ ہے اور اسکو کتنی رشوت لینی ہے ۔ regularise کرنے سے ان پر تنقید نہ ہو گی ۔ انگلستان میں یہ کیا گیا ہے کیونکہ وہاں برائی ایک حد سے زیادہ ہو گئی تھی ۔ میں اس قانون کا نام دھرانا نہیں چاہتا کیونکہ اس ہاؤس میں خواتین بھی موجود ہیں ۔ میں اپنی حکومت کو یہ رائے دیتا ہوں کہ وہ بھی رشوت کو regularise کر دے ۔ اور یہ ہر روز کی بات جو حمزہ صاحب کیلئے درد سر بنی ہوئی ہے کہ اس پر روز بولنا ہے یہ ختم ہو جائے گی ۔ جناب والا ۔ جس شخص کے خلاف اندراج ہو جائیگا اور زمین کا انتقال ہو جائیگا وہ تو سول کورٹ میں جا کر دعویٰ کر کے اپنی جان چھڑا سکتا ہے ۔ ریونیو آفیسر نے تو اس کی کوئی بات نہیں سننی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ دیکھیں ۔ ۔ ایک نہایت اچھا پیراگراف تھا جسے میں اب quote نہیں کر سکتا ۔ وزیر مال جو کہ تشریف فرما ہیں Land Revenue Mannual کی دفعات نمبر ۳۷۲ سے نمبر ۳۸۶ تک پڑھیں ۔ اور ان کو نوٹ کر لیں ۔ اور پھر Settlement Mannual کی

دفعات نمبر ۲۷۹ سے نمبر ۲۸۲ تک پڑھیں ۔ کیونکہ یہ دفعات بہتر طور پر بنائی گئی ہیں ۔ اگرچہ پرانی دفعات ان کے تحت ہی بنائی گئی ہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ غیر موثر طور پر بنائی گئی ہیں اس وقت جو کتابیں میرے پاس موجود ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ اب مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے کہ میں ان میں سے پڑھکر حوالہجات دوں لیکن اگر وزیر موصوف ان سے استفادہ کر لیں تو ان کا قانون بہتر بن سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ متعدد مقدمات میں یہ ثابت ہو چکا ہے ۔ مثلاً ایک مقدمہ ہے جس کا عنوان Title vs Possession ہے ۔ وہ میں عرض کئے دیتا ہوں ۔

Title V-Possession—How far possession proof of title—

During the early years of the British occupation of Punjab possession was more or less the only proof of title to land and it was, therefore, a rule to mutate in favour of the person in possession. Even at the time of the passing of the first Land Revenue Act (Act (XXXIII of 1871) it was definitely laid down that in disputed cases possession must be the basis of mutation.

جناب والا ۔ اگلی کلاز میں میں possession کے متعلق تفصیل کے ساتھ بات کروں گا ۔ یہاں ہر ایک پٹواری چاہے تو خواہ کوئی آدمی کسی زمین پر قابض ہی کیوں نہ ہو ، لیکن وہ اس زمین کا انتقال جس طرح چاہے ، کر سکتا ہے ۔ اور اس کے بعد اس قابض شخص کو یہ کرنا ہو گا کہ وہ Specific Relief Act کے تحت اسکی remedy seek کرے ۔ اس کے علاوہ انہوں نے بہت سی پرانی روایات کو بھی ترک کر دیا ہے ۔

اب جناب والا ۔ میں Berkley's Direction for Collectors آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

"The persons whose name should be entered in his own right is the proprietor de facto

i.e. the persons in apparent and acknowledged proprietory possession. This appears from the necessity of the case. The register must be compiled on some uniform plan. It would be impossible to make it a complete and correct register of proprietors de jure, because right as separate from possession is an obscure matter, difficult of ascertainment, and falling entirely within the province of the Civil Courts, and beyond the cognizance of a Collector. To enter in the registers sometimes proprietors de jure, and at other times proprietors de facto, would cause confusion, and deprive the register of its proper character, as uniformly exhibiting the same class of facts. It therefore results that the latter only should be entered".

جناب والا ۔ آپ یہ دیکھئے کہ یہ معاملات کسقدر پیچیدہ ہیں کہ ان لوگوں نے انتقالات کے درج کرنے کے تمام تر اختیارات کتنے چھوٹے سے افسر کو دے دیئے ہیں اور انہوں نے حزب اختلاف کی طرف سے دی ہوئی ترامیم کو قبول نہیں کیا ۔ ہم اپنی بیچارگی ، کم مائیگی اور کمزوریوں کا واشگاف الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں ۔ یہ چھوٹی سی آپوزیشن اور چند آزاد اراکین یہ درست ہے کہ اتنا stamina نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کے پاس اتنے ووٹ ہیں کہ یہ ایک چیز کو یہاں پر منظور کروا سکیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری ایک مجرمانہ غفلت ہوگی کہ اگر ہم صدائے حق بلند نہ کریں ۔ جو بات درست ہو گی ہم اسے یہاں پر ضرور بیان کریں گے خواہ وہ حکومت پر اثر انداز ہو یا نہ ہو ۔

جناب سپیکر ۔ اگر پچاس سال کے بعد یہاں پر ہمارا کوئی جانشین آئے گا تو نصف صدی کے بعد جو لوگ ہوں گے وہ اس قانون مال گزاری کو

West Pakistan Land Revenue Ordinance, 1967.

کے نام سے پکاریں گے ۔ میں خود کو مجرم کہتا ہوں ۔ میں اپنے دوستوں کو مجرم نہیں کہہ سکتا ہوں کہ جنھوں نے اس قانون کو منظور کرنے کے لئے

انگوٹھے ثبت کئے ھیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ ھم نے مالکان زرعی اراضی کے حقوق کا گلا گھونٹ دیا ھے . . . . .

جناب والا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ پھر آپکی توجہ دلانا پڑتی ھے کہ ایوان میں کورم نہیں ھے ۔

Mr. Speaker : The House is not in quorum. Let the bells he rung. *(bells were rung).* The House is now in quorum. Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ خدشہ ھے اور جس کا اظہار میں ۱۹۶۷ء کا قانون ساز ھونے کی حیثیت سے کر رھا ھوں ۔ اسی خدشے اور خطرے کا اظہار ۱۸۸۷ء میں بھی کیا گیا تھا جبکہ ۱۸۷۱ء کا قانون بنایا گیا تھا ۔ اس وقت بھی یہ کہا گیا تھا کہ قبضے کے متعلق ھمیں انتقال کرتے وقت زیادہ محتاط ھونا ھوگا ۔ میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمے کا حوالہ دیتا ھوں ۔

> "The Revenue Officers were strengthened in this view by a judgement delivered by Mr. (late Sir) Denzil Ibbetson published as Mian Khan v. Aslam Khan in which it was held that "the ancient tradition of the revenue system that mutation is simply the registration of actual existing possession and in no way an adjudication of right is not departed from the Punjab Land Revenue Act 1887."

جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ قانون کی یہ جو پابندی ھے یہ عدالتوں پر جا کر کسقدر لاگو ھوجاتی ھے اور عدالتیں اس record of rights کی کسقدر پابند ھو جاتی ھیں ۔ اسکے بعد مجھے ایک اور حوالہ بھی دینا ھوگا اور وہ یہ ھے کہ ۔

> "I submit that the framing of the Record of Rights is a quasi judicial operation, and however strongly possession may be insisted

on as the main guide, the Revenue Officers who fame it ought to be allowed a certain discretion . . . ."

میں اسکے آخری حصے سے تو اتفاق نہیں کرتا لیکن دوسرا حصہ ضروری ہے کہ

"Record of Rights is a quasi-judicial operation."

آپ اندازہ فرمائیں . . . . جناب وزیر مال کا وقت تو ضائع ہو رہا ہوگا ۔ لیکن حقائق سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہئیے ۔ وہ مجھے سن لیں ۔ ہوسکتا ہے کہ میرا نالہ پر اثر ثابت ہو ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد اب آپ ایک اور چیز دیکھیں ۔ وہ یہ ہے کہ یہاں inheritance کی کیا صورت ہے یہاں تو جو پٹواری ہیں وہ مختار کل ہیں وہ اپنی discretion استعمال کرتے ہیں ۔ اس طرح عدالتوں کی جو قانونی پوزیشن ہے اس سے وہ تضاد کر جاتی ہے ۔

جناب ریونیو منسٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ ذرا غور سے سنیں ۔ یہ بڑی مزے دار انگریزی ہے ۔

"Possession as evidence of title has a different-value in two classes of cases of inheritance and cases of transfer. The possession of the alert heir who is on the spot and makes the most of his opportunities to circumvent the claims of his rivals by seizing the property of the deceased right holder as soon as the breath leaves his body, does not count for very much as evidence of title."

یعنی عدالتوں کا یہ فیصلہ ہے کہ آپ کے Attesting Officers یا پٹواری inheritance کے فوراً بعد اگر سات بھائیوں کا اندراج کر دیں تو اس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا ۔ پھر باقی جو حقدار ہوں گے وہ کیا جہنم میں جائیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ پٹواری ، کمشنر اور بڑے بڑے افسران کی ضیافتوں

کا بندوبست کرتے ہیں اس لئے وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ان حوالہ جات میں یہ کہا گیا ہے ۔

"Mutation Officers are very chary of deciding against possession in the latter class of cases, and rightly so, they decide in favour of possession".

یہ اکثر دیکھا گیا ہے ۔ مثلاً ملک خدا بخش صاحب اپنی زمینوں کا بندوبست خود نہیں کرتے ان کے عزیز و اقارب کر رہے ہیں ۔ ان کی غیر حاضری میں وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں اور ملک صاحب کو پتہ بھی نہیں ہوگا ۔ کیونکہ ہر چار سال کے بعد revision of record ہوتا ہے ۔ اس وقت وہ وہ جو بھی چاہیں گے ان کی زمینوں کا ہو جائے گا ۔

. . . to adopt the language of Barkley's Direction "the truth of the transfer has not been proved. In some cases and especially in inheritance cause, as above explained, it is often not feasible or not equitable to decide on the basis of possession without some inquiry into title."

یعنی اگر ملک خدا بخش صاحب کے دو بھائی زمینوں پر موجود ہیں اور وہ in possession ہیں ۔ میں ان کی مثال نہیں دیتا ۔ یوں فرض کر لیجئے کہ اگر کسی rightful owner کے دو تین بچے ہیں اور وہ خود فوت ہو جائے تو پٹواری سے مل کر جو کچھ چاہے کرا سکتا ہے ۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ یہاں ایسا ہوتا ہے اس سلسلے میں چالیس پچاس ایسی opinions ہیں جو آئی سی ایس انگریز افسران نے guarding report میں دی ہیں اور اپنے comments دئے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ یہاں possession کی کیا حالت ہے ۔ اور اسے کیسے disturb کیا جاتا ہے ۔ کسی کا حق کس طرح چھین لیا جاتا ہے اسی طرح ایک اور حوالہ ہے وہ یہ ہے ۔

".....In disputed cases of inheritance, comparatively little stress should be placed upon possession as it often is not true evidence of right."

یعنی وہی بات ہوئی جو میں نے عرض کی تھی کہ اگر حق دار کہیں باہر ہے تو پھر اللہ ہی اس کا حافظ ہے اللہ ہی بیلی ہے ۔

پٹواری سے مل کر آپ جو چاہیں کرا سکتے ہیں وہ کہہ سکتا ہے کہ اس زمین کو فلاں شخص کاشت کرتا تھا مالک جہنم میں جائے وہ زمین اس کاشتکار کے نام منتقل ہو جائے گی ۔

جناب والا ۔ اب میں Sir James Douie کا ایک حوالہ دیتا ہوں ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ایسے حوالے آپ خود دیتے ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں دے دوں گا مگر

You are in possession of the floor of the House.

Malik Muhammad Akhtar : I am in possession of the floor of the House.

Minister of Food and Agriculture : This is the misfortune.

ایک معزز ممبر ۔ ملک صاحب ۔ پانی پینا ہے تو باہر تشریف لے جائیں ۔

ملک محمد اختر ۔ اب میں چل پڑا ہوں آپ مطمئن رہیں ۔

جناب سپیکر ۔ Sir James Douie نے لکھا ہے ۔

> "In disputed cases of inheritance apparent right should be the rule of decision. A strict application of the possession rule would in some cases land us in manifest injustice."

جناب سپیکر ۔ پٹواری کو کیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے کتنے بھائی ہیں کتنے بیٹے یا پوتے ہیں ۔ میں نے پوتے اس لئے کہا ہے کیونکہ اب آپ پوتے کو بھی حق وراثت دیتے ہیں ۔

اس کے بعد میں inheritance cases سے transfer cases کی طرف آتا ہوں ۔ اس میں آپ نے اجازت دے دی ہے کہ اگر کوئی شخص پٹواری کے پاس آ کر رپورٹ کرتا ہے اور کسی زمین کے متعلق وہ اندراجات کر دیتا ہے تو پھر اس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا ۔ میں چاہتا ہوں کہ mutation کے سلسلہ میں معاملہ کو بہتر کر دیا جائے ۔

"In transfer cases, where anything more elaborate than asummary is necessary to decide whether a fact is proved to have occurred, it will be best to refuse mutation and refer the parties to the Courts."

اب اس ترمیم کے متعلق میں ایک حوالہ دیتا ہوں جو decided ہے اور اس کے متعلق آئی سی ایس افسران نے right of registration کے بارے میں اپنے comments لکھے ہیں ۔

"It will generally be preferable in doubtful cases (of inheritance) to follow the rule of possession rather than embark upon an elaborate inquiry into titles."

یعنی وہ debar کرتے ہیں اور انہوں نے ایک حد لگا دی ہے ۔

اس کے بعد جناب سپیکر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ خواجہ صاحب کی جو ترمیم تھی اس کو قابل قبول قرار نہیں دیا گیا ۔ وہ registered اور unregistered کے متعلق ہے ۔

اس کا جو مقصد ہے میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں گا ۔

"Registered and Unregistered Deeds. The real purpose of registration is to secure that every person dealing with property, where such dealings require registration, may rely with confidence upon the statements contained in the register as a full and complete account of all transactions by which his title may be effected ; indeed he

has actual notice of some unregistered transaction which may be valid apart from registration."

آپ دیکھئے کہ اگر آپ ہماری چھوٹی سی ترمیم مان لیتے تو ٹھیک تھا ۔ جب کوئی آدمی زمین خریدتا ہے تو اس کی registration ہوتی ہے جس وقت دفعہ ۴۲ پر تقریر ہو رہی تھی تو رجسٹریشن فیس کے متعلق ملک صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ جرمانہ لگانا چاہتے ہیں ۔ اور آج مجھے ایک دوست نے بتایا ہے کہ رجسٹریشن کے لئے ہزار روپیہ پر -/۳۰ روپیہ فیس ہے لیکن پٹواری اور نائب تحصیل دار وغیرہ جو رشوت لیتے ہیں کیا اس سے اس کا سدباب ہو جائے گا ۔ میں چاہتا تھا کہ یہ دھندا طے ہو جائے ۔ رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۱۷ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ ۱۹۰۸ میں documents کس طرح رجسٹر ہوتے تھے اور زرعی زمین کی lease کیسے execute کی جاتی تھی اس سلسلہ میں مجھے تین چار مقدمات کے فیصلوں کا حوالہ دینا ہوگا ۔ سب سے پہلا

"Effect of non-registration of a compulsorily registerable document—

The Registration Act does not directly enact that a contract reduced to writing and not registered as required by law, is not enforceable, or shall cease to be enforceable.

Some Revenue Officers reject a mutation on the ground that the deed on which it is based was compulsorily registerable and is inadmissible in evidence. This is obviously a false notion as a mutation order is to record a fact which is proved to have occurred and it cannot be rejected if that has been acted upon."

یعنی موجودہ قانون کے تحت آپ کے قانون کی جو دفعات ہیں وہ رجسٹریشن ایکٹ کے ساتھ متصادم ہیں ۔ میں نہیں کہنا چاہتا کہ رجسٹریشن ایکٹ کیساتھ متصادم ہونیکے بعد آپ کے قانون کی دفعات یا oral transaction کی دفعات کا کیا حشر ہوگا اور میرے بھائی مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ جناب سپیکر ۔ رجسٹریشن ایکٹ

"All non-testamentory documents duly registered under this Act and relating to any property, whether movable or immovable shall take effect against any oral agreement or declaration relating to such property; unless where the agreement or declaration has been accompanied or followed by delivery of possession and the same constitutes a valid transfer under any law for the time being in force provided that a mortgage by deposit of title as defined in section 58 of the Transfer of Property Act, 1882, shall take effect against the mortgage deed subsequently executed and registered which related to the same property."

یعنی جو inconsistency ہے میں اسکے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ جناب والا آپ دیکھیں میں پہلے inheritance کو deal کر رہا ہوں اس پر میں نے ایسے cases میں آئی ۔ سی ۔ ایس آفیسرز کے فیصلوں سے quotations دئے ہیں پھر oral transaction کو deal کیا ہے اور دوسری aspect جو ہے وہ یہ ہے جسکو میں عرض کر رہا ہوں کہ mortgage کا کیا حال ہے اور انکے کیا consequences ہونگے ۔

Again, we are inconsistent with the Constitution.

There is no quorum in the House, Sir.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is in quorum.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں دراصل oral transaction اور رجسٹریشن deed کا موازنہ کر رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ اب مجھے دفعہ ۵۰ ۔ رجسٹریشن ایکٹ کیلئے یہ عرض کرنا ہے جسمیں یہ ہے

"(1) Every document of the kinds mentioned in clauses (a), (b), (c) and (d) of section 17, sub-section (1) and every document registerable under section 18, in so far as such document affects immovable property or acknowledges the receipt or payment of

any consideration in respect of any transaction relating to immovable property shall, if duly registered, take effect as regards the property comprised therein, against every unregistered document relating to the same property, and not being a decree or order, whether such unregistered document be of the same nature as the registered document or not."

جناب والا ۔ اسطرح سے oral transaction رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۵۰ کو پھر over-ride کرتی ہے اور آگے یہ ہے

(2) Nothing in sub-section (1) applies to leases exempted under the proviso to sub-section (1) of section 17, or to any document mentioned in sub-section (2) of the same section, or to any registered document which had not priority under the law in force at the commencement of this Act."

جناب یہ پرانی بات ہے کہ رجسٹرڈ agreement کو unregistered agreement پر ترجیح دی جائیگی ہاں البتہ oral transaction کی صورت میں اگر delivery possession کر دیجائے تو اس صورت میں ترجیح نہیں ہوگی ۔ جناب والا ۔ اب مجھے صرف ایک آخری رولنگ رجسٹریشن کے متعلق دینی ہے وہ یہ ہے

Rur Singh v. Surin Singh—1941 LLT 146.

"The regular practice in regard to mutation proceedings is that the person who alleges an oral transaction in his favour which is not admitted by the other party must be refused mutation and left to seek his remedy in the Civil Courts."

"Thus we come to the following conclusions :—

When there is a registered deed relating to a transaction and the executor admits its execution and the fact of transfer of possession is recited in the deed, mutation should be sanctioned.

If there is a registered deed and the executor admits its execution but pleads fraud or non-receipt of consideration, and receipt of consideration is mentioned in the deed and possession has been transferred, mutation should be sanctioned.

If the executor denies the execution of the registered deed, but possession has been transferred to the transferee in whose favour the deed is alleged to be executed, mutation should be sanctioned."

جناب والا ۔ یہ بتائیے کہ یہ رولنگ جو ہے اسکے ہوتے ہوئے اس oral transaction کی جسکو آپ permit کر رہے ہیں کیا حیثیت رہ جاتی ہے یعنی جناب والا نہ ہم ملک خدا بخش بچہ صاحب کے گذشتہ ۳۰ - ۳۵ سال کے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور نہ ہائی کورٹ کی گذشتہ ۸۰ سال کی رولنگ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور نہ کم و بیش ۶۰ - ۷۰ آئی - سی - ایس آفیسر کی مختلف آراء سے جو انھوں نے مختلف رپورٹوں میں جو میرے پاس موجود ہیں دی ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ۔ ہم صرف لاٹھی کے ذریعہ قانون سازی کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں اور oral transaction کو رجسٹرڈ document پر ترجیح دینا چاہتے ہیں ۔ جناب والا اب مجھے یہ استدعا کرنا ہے کہ انکو چاہئے تھا کہ وہ رجسٹرڈ document کو oral document پر ترجیح دیں ۔ بلکہ یہ ایک case کی finding ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس رولنگ کو پڑھ دوں

Now, these are legal decisions on your law.

"If the executor denies the execution of the registered deed and possession has not been transferred, mutation should be refused.

If a document of which registeration is compulsory under section 17 of the Registeration Act, is produced and it is not disputed by the executor and possession has been transferred mutation should be sanctioned.

If such a document is produced and the executor denies its execution or pleads fraud or non-receipt of consideration, but possession has been transferred to the alleged transferee mutation should be allowed. If, however, possession is with the executor and has not been made over to the transferee, mutation should be refused."

یعنی قانون یہ کہتا ہے کہ اگر disputed بھی ہو تو اسے آپ مانیں ۔

"(g) If there is any transaction or transactions by an unregistered deed and it has been acted upon by transfer of possession and it is a valid transfer, subsequent registered deed to the same property will not operate.

جناب والا ۔ یہ طریقہ کار ہے اور یہ بات آپ legalise کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ دو ایک دفعات اور ہیں ۔

"(h) When there is an unregistered document of which registeration is not compulsory and a subsequent registered document relating to the same property, and the possession is with the previous transferee, mutation should be in favour of the previous transferee."

جناب والا ۔ اس میں جو unregistered documents کو بھی اس ایکٹ میں cover کیا گیا ہے تو اس کے لئے قواعد و ضوابط ہیں ۔ یہ نہیں ہے کہ پٹواری جو دل چاہے کرے ۔

"(i) When there is an unregistered document of which registeration is compulsory and a subsequent registered document relating to the same property, if the possession is with the previous transferee and he disputes the subsequent transfer, mutation should be refused but if the possession is with the subsequent transferee or the previous transferee does not dispute the subsequent transfer, mutation may be sanctioned in favour of the subsequent transferee.

Thus the primary rule of decision in all questions relating to the matters specified above, . . ."

جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ تمام چیزیں جو اس قانون کے تحت آپنے پیش کی ہیں وہ سب متضاد ہوکر رہ جاتی ہیں جبکہ آپ oral transaction کی اجازت دیتے ہیں ۔ اس لئے میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا آپکا پٹواری educated ہے ۔ کیا وہ law graduate ہے ۔ کیا آپکا پٹواری ان سب قوانین سے واقف ہے جو رائج الوقت ہیں ۔ کیا جناب ریوینیو منسٹر صاحب آپنے ایسے ہدایات جاری کئے ہیں ۔ آپنے clause 42 پر آٹھ دنوں تک اس سے قبل بحث کی ہے اور آج بھی اسکے اوپر کم و بیش کافی بحث ہوئی ہے اور آج کے دن کا بیشتر حصہ اسکے اوپر صرف ہوا ہے ۔ کیا آپکا پٹواری اسقدر واقف کار ہے کہ وہ ان سب قانونی باتوں کو جانے ۔ آپکا Inspecting Officer اسقدر واقف کار ہے نائب تحصیلدار یا تحصیلدار وہ سب ان قانونی چیزوں سے اسقدر واقف کار ہیں ۔ کیا آپکے تمام متعلقہ افسران اسقدر جانتے ہیں کہ وہ ان سب چیزوں کے متعلق کہیں ۔ جناب والا ۔ ایک اور چیز ہے جسکو flagarantly violate کیا جا رہا ہے میں allege کرتا ہوں اور جسکو abuse کیا جا رہا ہے یعنی آپکے پنجاب میں جو کسٹم رائج تھے انکو آپنے شریعت لا کے ساتھ ختم کر دیا ہے ۔ کیا آپنے اسکو بھی دیکھا کہ law of succession relating to Muslims in Punjab اسپر operation کیا جا رہا ہے ان چیزوں کے کہنے سے میری مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے inheritance کے متعلق جو قانون ہے وہ بدل گیا ہے میں اسوقت پنجاب کی بات کر رہا ہوں ۔ پنجاب مسلم شریعت لا ۔ Shariat Application Act جسکو پنجاب گورنمنٹ II of 1951 کے ساتھ amend کر چکی ہے ۔ اسکے اوپر کیا action ہو رہا ہے اور کیا آپ اسکے اوپر عمل کر رہے ہیں ۔ کیا آپکے پٹواری ان سب چیزوں کو جانتے ہیں میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ تا حال کسٹم کے اوپر عمل نہیں کر رہے ہیں اور شریعت لا کے اوپر عمل نہیں کر رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں آپکے سامنے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے inheritance کے بعد right of occupancy کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں جسکے متعلق

اندراج ہوا ہے جیسے کہ پانچ شقوں میں بیان کیا گیا ۔

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): There is no provision about the right of occupancy in the new clause.

Malik Muhammad Akhtar: I stand corrected Sir. Thank you, you have corrected me.

جناب والا ۔ ابھی ایک اور گل کھلایا گیا اور اسکے ساتھ ساتھ آپنے ایک اور ظلم کیا right of occupancy جسکا اندراج پہلے قانون میں ہے ۔ اگر میں غلط نہ ہوں ۔ میں اسکو پہلے چھوڑتا ہوں جناب والا ۔ اب میں ایک اور تماشا دکھلاتا ہوں ۔

Mr. Speaker: The Member may please conclude his speech now.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ کہہ تو لینے دیجئے ۔

Then I will conclude.

Mr. Speaker: The Member has taken much of the time of the House.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Punjab Lands and Alienation Act 1950 کے مطابق یہ پابندی ہے کہ کوئی Transfer of Agricultural Land نہیں کیا جا سکتا ہے جبتک کہ ڈپٹی کمشنر سے اجازت نہ حاصل کر لی جائے ۔

Minister for Agriculture: Sir, that has been abolished, by a notification under section 4.

ملک محمد اختر ۔ اس notification کے تحت آپ اسے abolish نہیں کر سکتے ۔

Minister for Agriculture: Under Land Alienation .Act, every Musalman is a Member of the Agriculture Tribe.

ملک محمد اختر ۔ مگر حضور والا ۔ اسوقت میرے بستہ میں یہ Land Alienation Act کا Repealing Act موجود ہے ۔

وزیر زراعت - وہ اور چیز ہے -

Mr. Speaker : That is a separate Bill.

Minister for Agriculture : Sir, I had no intention of intervening at this stage but I think I should put the record straight. I must, with your permission, Sir, explain one or two points that have been raised by my friend, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, won't it be better if the Minister for Agriculture speaks after Major Muhammad Aslam Jan.

Mr. Speaker : Yes, Major Muhammad Aslam Jan.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - جب یہ کلاز ۴۲ introduce ہوا اور اسکے اندر جو amendments میرے محترم دوستوں نے پیش کی تھیں اسوقت عوام نے ایک اطمینان کا سانس لیا تھا - کیونکہ یہ ایک important clause ہے - یعنی ۴۲ - جسکے تحت بہت کچھ گڑبڑ اور بے ایمانی زمینوں کے سلسلے میں ہوا کرتی ہے - ہوا یہ ہے ، جیسا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ بسا اوقات Revenue Officer جو تحصیلدار یا نائب تحصیلدار ہوتا ہے اگر وہ پٹواری کے ساتھ مل جائے تو بغیر اسکے کہ بائع وہاں موجود ہو وہ عام طور پر زمینیں دوسروں کے نام پر منتقل ہو جاتی ہیں اور اس میں یہ بھی ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں بے شمار مقدمات عدالتوں میں آتے رہتے ہیں - نہ تو وہاں بائع ہوتا ہے اور نہ وہاں اسکا کوئی پہچاننے والا ہوتا ہے صرف وہ Revenue Officer وہاں پر ہوتا ہے جو وہاں لکھ دیتا ہے کہ یہ زمین انتقال کر دی ہے -

''یہ اجلاس عام با شناخت اول خان نمبردار الف دین بائع و قائم دین مشتری حاضر ہو کر عمل یا تبدیلی و وصولی بہ عوض سمن سو روپیہ یا پچاس روپیہ جو کچھ ہے اسکو تسلیم و تصدیق کرتے ہیں - لہذا عمل با اندراج بہ خسرہ ایک ، دو ، تین ، چار آراضی تعدادی پچاس کینال یا ساٹھ کینال منجانب الف دین بائع - بہ مشتری بصورت جدید منظور ہے -''

بس جناب وہ لکھ دیا اور اسکی زمین اور اسکی قسمت پر ایک مہر لگ گئی ۔ اسکے بعد ہوتا یہ ہے کہ جناب جمع بندی میں اسکا اندراج ہو جاتا ہے ۔ اگر اس عرصے میں جو شخص بائع ہے اگر اسے یہ معلوم ہو جائے اور وہ مقدمہ کر دے تو شاید اس صورت میں وہ بچ جاتا ہے ورنہ جب جمع بندی میں اندراج ہو گیا ہے تو پھر حالات بہت مشکل ہو جاتے ہیں ۔ اور عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ بائع وہاں پر ہوتا نہیں ہے اور اس قسم کے اندراج ہوتے رہتے ہیں ۔ بہر حال دوسرا اصول یہ بھی ہے کہ یہ جو **oral transactions** ہیں جن کے ذریعہ ایک آدمی اپنی زمین فروخت کرتا ہے ۔ اسکی شناخت کرنے والا بھی آدمی ہوتا ہے ۔ شناخت بھی ہوجاتی ہے لیکن چھ مہینے یا سال کے بعد وہ بے ایمانی کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے مشتری کے پاس زمین فروخت نہیں کی ہے ۔ وہ تو پٹواری نے مل جل کر سب کچھ کیا تو یہ جو ترمیم تھی . . . . . یا تو یہ جتنی **transaction** ہیں ۔ **by regis tered deeds** ہوں یا بائع جو ہے اسکا وہاں پر انگوٹھا لگایا جائے ، اور ایک یا دو شرفا جو اسکے علاقے کے ہیں ان کے دستخط یا انگوٹھے بطور شہادت لگائے جائیں ۔ تو یہ جو اس قسم کی بے ایمانیاں پیدا ہو رہی ہیں ان اصولوں پر عمل کرنے سے بہت حد تک ٹھیک ہو سکتی ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے جیسا کہ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے ۔ یہ راولپنڈی کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی لنڈن چلا گیا ۔ وہاں لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ وہ آدمی لنڈن چلا گیا ۔ وہ آدمی آفیسر تھا ۔ وہاں ہوا یہ کہ نائب تحصیلدار نے انتقال چڑھایا بغیر کسی کی موجودگی کے اپنے گھر پر بیٹھکر ۔ لیکن بعد میں یہ کہا گیا تھا کہ ایک آرمی آفیسر **uniform** میں پیش ہوا تھا اور وہ جو بائع تھا وہ لندن میں تھا ۔ انکا خیال تھا کہ وہ راولپنڈی میں موجود ہے انھوں نے کہا کہ اپنی زمین فلاں کے نام انتقال ہو گئی ۔ مگر جمع بندی میں گڑبڑ ہوئی اور جب اصلی مالک چار پانچ برس کے بعد لندن سے واپس آیا اور جب وہ اپنی زمین پر پہونچا تو اسنے کہا کہ آپ کون ہیں ۔ آرمی آفیسر نے کہا کہ میں اس زمین کا مالک ہوں ۔ اسنے کہا کہ آپ اس زمین کے

مالک نہیں ہیں ۔ بلکہ ہم نے اس زمین کو کسی اور سے خریدا ہے ۔ یعنی یہ جو مشتری تھا اس نے بھی کسی اور سے آگے خریدی ۔ اسی طریقہ سے ایک واقعہ نہیں بلکہ ہزارہا واقعات ہیں ۔ اس طرح یہ کہنا کہ ہم زمین کو ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت فروخت کر دیں compulsorily تو دوسری بات ہے ویسے ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ رجسٹرڈ execute deed کرنے کے بعد وہ اپنی زمین کو فروخت کر سکتا ہے لیکن اگر ہم اس کو ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت ضروری یا compulsory قرار دیتے ہیں اور سٹیمپ ڈیوٹی بجائے ۳۰ روپیہ ہزار اور ۲۸ روپیہ ہزار کے حساب سے سٹیمپ ڈیوٹی کم کر دیتے ہیں تو پھر جو زمین فروخت کرنا چاہتے ہیں یا خریدنا چاہتے ہیں ان پر اتنا اثر نہ ہوتا اور حکومت کو بھی زیادہ ریونیو ملتا یا فائدہ ہوتا لیکن میں یہ بھی نہیں کہتا ہوں کہ یہ چیز fool-proof ہوتی ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ جو زبانی سودے ہوتے ہیں ان سے بچت ہوجاتی ہے ۔ جب سے شریعت لا بنا ہے ہماری لڑکیوں اور بہنوں کو زمینیں ملتی ہیں لیکن عام طور پر ہوتا کیا ہے کہ برقعہ پہنا کر کسی عورت کو وہاں پر کھڑا کر دیا اور ایک آدمی نے وہاں یہ کہہ دیا کہ اس کی لڑکی یا بہن کی شادی ہوئی ہے مگر وہ کہیں اور بیاہی ہوئی ہے اور اس نے کہا کہ مجھے جو حصے میں زمین ملی ہے وہ میں اپنے فلاں بھائیوں کو دیتی ہوں ۔ اب ان کے نام پر انتقال چڑھ جاتے ہیں ۔ اس بیچاری غریب عورت کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ یہ زمین دی جا چکی ہے ۔ تو جتنی transactions رجسٹری کے ذریعہ سے ہوتی ہیں یا ان پر انگوٹھا لگا ہوا ہوتا ہے تو اس سے کم از کم یہ تو ثابت ہو سکتا ہے کہ جو بائع ہے اس نے واقعی یہ زمین مشتری کے پاس فروخت کی ہے ۔ اب میری جو ترمیم تھی اس کو رد کر دیا گیا ہے اور جس حالت میں کلاز ۳۲ ہے اس میں میرے خیال میں جو خامی آج سے ۸۰/۷۰ سال پہلے سے چلی آ رہی ہے یعنی جب سے یہ لینڈ ریونیو ایکٹ بنا تو یہ ویسے کا ویسا ہی ہے اور اس میں ۱۹۵۲ کا ایک کیس ہے جس میں فائننشل کمشنر نے با وثوق طریقہ سے کہا تھا ۔ کیس تو ایسے

بہت سے ہیں - صفحہ ٦٧ ملاحظہ فرما لیجئیے - جتنی transactions
mutations کی ہیں They must be at the Estate. یعنی جہاں پر زمین
واقع ہو وہاں پر ہونی چاہئے لیکن حال ہی میں مسٹر آئی - یو خان جو کہ
نمازی اور پرہیزگار انسان ہیں انہوں نے ١٩٦٦ء میں ایک فیصلہ دیا
''امیر محمد خان بنام امتیاز بیگم'' - اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو
انتقال اراضی کا معاملہ ہے اس کے لیے یہ ہوا کہ فروخت کرنے والا بائع اور
مشتری ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں تھے بائع یہ کہتا ہے کہ یہ زمین
میں نے فروخت نہیں کی اور شناخت کرنے والا پی - ڈی ممبر یہ کہتا ہے کہ
میں نے بائع کو شناخت ہی نہیں کیا تھا لیکن باوجود اس کے فیصلہ یہ ہے
کہ جو انتقال ہے وہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ایسٹیٹ پر ہو - تو عام طور پر
یہ ہوتا ہے کہ دفتر میں شخص متعلقہ کو بلا لیتے ہیں - لکھا یہ جاتا ہے
کہ ''جلسہ عام میں'' اگر ایمانداری کریں تو علیحدہ بات لیکن دراصل
دو آدمی ہوتے ہیں تو دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جو عام طور پر مقدمات
ہوتے ہیں اس میں کوئی ایمانداری نہیں ہوتی - بائع اکثر زمین کو فروخت
نہیں کرتا اور کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو بوڑھا اور شریف آدمی
ہو اس کے ساتھ یہ چیز زیادہ ہوتی ہے - جو لوگ گاؤں میں موجود نہ ہوں
ان کی زمین کا بھی آخر کار انتقال ہو جاتا ہے اور جمع بندیوں میں چڑھ جاتی
ہیں - اس لئے میری عرض ہے کہ اب کلاز ٣٢ جو پاس ہو چکی ہے - اس پر
مجھے کوئی اعتراض نہیں - ایک اور بہت بڑی خامی ہے جو کہ میرے
محترم دوستوں نے ترمیم کے ذریعے پیش کی تھی اگر وہ منظور کر لیجاتی اور
میرے عزیز دوست اس کو واپس نہ لیتے تو یہ تقریباً ٩٠ سال سے جو بہت
بڑی خامی چلی آ رہی تھی اس لینڈ ریونیو بل میں وہ دور ہو جاتی -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ١) - جناب والا - اس شق کی اہمیت
اس بات سے ظاہر ہے کہ سابقہ اجلاس میں کم و بیش سات آٹھ روز تک اس
ایوان میں اس شق پر بحث ہوتی رہی - میرے نزدیک لینڈ ریونیو بل زیر
بحث میں یہ شق اہم ترین شق ہے - اس شق کے ذریعے حقوق ملکیت کی

منتقلی یا اراضیات میں کسی دوسرے کے حق جو بیع - رھن وغیرہ کے ذریعہ کسی کو حاصل ھو چکا ھے اس کے اندراجات کس طرح ھونگے وہ طریقہ کار اس شق میں درج ھے - اس جانب سے اور ایوان کے دوسرے حصے حزب اقتدار کی جانب سے بعض دوستوں نے مروجہ قانون میں اصلاح کی غرض سے بیشمار تجاویز پیش کیں - میں نے خود اس شق کی بہتری کے لئے چند ایک ترامیم پیش کیں جس میں سے اھم ترین ترمیم یہ تھی کہ جس طرح اس صوبے کے جنوبی حصوں یعنی سابقہ سندھ میں انتقالات اراضی رجسٹرڈ شدہ وثیقہ جات کے ذریعے سے درج کیے جاتے ھیں اس طریقہ کار کو سارے صوبے میں نافذ کر دیا جائے - زبانی بیع کے ذریعہ انتقال کرنے کے مروجہ طریق سے بے پناہ بد دیانتی ھمارے معاشرے میں جگہ پا رھی ھے اور میں سمجھتا ھوں کہ اس کا سدباب ضروری ھے - حقیقت یہ ھے محترم سپیکر صاحب کہ قانون کی اغراض صرف دو ھوتی ھیں - ایک یہ کہ لوگوں کے حقوق محفوظ رھیں اور اس میں کم سے کم بددیانتی کی گنجائش ھو اور دوسرے یہ کہ طریقہ کار سہل ھو ، آسان ھو ، بہرحال حزب اقتدار نے ھماری ان گزارشات کو قبول نہ فرمایا - یہ ان کی صواب دید ھے - ھم نے ایک نقطہ نظر پیش کیا تھا - ضروری نہیں کہ وہ قابل قبول ھوتا یا اس پر عمل ھوتا لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ زبانی بیع کی بنا پر انتقال کا منظور کرنے کا جو طریقہ کار دفعہ ۴۲ میں اس وقت منظور کیا گیا ھے - اس میں اگرچہ بہت حد تک ھم نے کوشش کی کہ بددیانتی کا سدباب ھو جائے لیکن مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ھے کہ ھم نے اس طریقہ کار کو بہت لمبا کر دیا ھے جو کہ آسان نہیں رھا - مجھے یہ ماننے میں قطعاً تامل نہیں کہ اگر اس سارے طریقہ کار پر عملدرآمد کیا جائے تو بہت حد تک بددیانتی کی روک تھام کیجا سکتی ھے - لیکن یہ طریق کار اتنا لمبا اور پیچیدہ ھوگیا ھے کہ اس پر عمل درآمد مشکل ھے - میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اس طریق کار پر اب عملدرآمد کرانے کا کام حکومت کے ذمہ ھے - پہلے بھی محکمہ مال کی طرف سے بے شمار احکامات اور ھدایات جاری ھوتی رھتی تھیں - ان احکامات

اور ھدایات کا ایک بہت بڑا پلندہ اس وقت موجود ھے ۔ مگر ان پر عملدرآمد کی خامی کی وجہ سے ھر روز زیادہ سے زیادہ بددیانتی ھوتی تھی ۔ اب یہ طریق کار اس بل کے منظور ھونے کے بعد قانون کی شکل اختیار کر لے گا ۔ اسے صحیح طور پر نافذ کرنا اور صوبہ کی ۸۵ فی صد آبادی جس کا تعلق اس قانون سے ھے اس کے حقوق کی حفاظت کرنا یہ حکومت کا کام ھے ۔ آج یہ میرے بھائی برسراقتدار ھیں ۔ حکومت کی عنان ان کے ھاتھ میں ھے ۔ اس لئے یہ ذمہ داری ان پر ھے ۔ کل کوئی اور آ جائے گا تو یہ ذمہ داری اس کو منتقل ھو جائے گی ۔ جس قسم کا قانون اس ایوان نے بہتر سمجھا منظور کیا ۔ اب میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کے نفاذ کی طرف زیادہ توجہ دی جائے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں بھی کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں ۔

Mr. Speaker : I think now Malik Sahib should speak.

Minister of Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, I had no intention as I was submitting to intervene in this debate but certain things have been said here and I would beg of you to give me the opportunity to put the record straight.

One thing Mr. Akhtar has been saying that it is the Patwari who would determine. . . .

Malik Muhammad Akhtar : I said the Attesting Officer.

Minister of Food & Agriculture : In that case I am corrected, but if the record could be seen, he has been saying that the Patwari will be deciding this and the Patwari will be deciding that. Well, if this is so, I had only to say this much that the Patwari has to perform a preliminary duty of entering the mutation, and it is the Attesting Officer who is competent and empowered under the law, to determine disputes of this character.

The second thing he has said is-and he has quoted chapter and versa from the instructions of Sir James Douie and the Standing Orders. As you know, this law has a provision that rules will be framed for enforcing these provisions of law and such small matters as he was referring to would be taken care of, but they will not be inconsistent with the provisions which the House is now going to enact.

The third thing which I wanted to say was-and I here agree with my friend Khawaja Muhammad Safdar, that it might be said outside and

it might have been said here that we have taken too long on a provision, on one single section, but it has to be discussed at length because this is one of the very fundamental and basic provision of land revenue Act. . .

Khawaja Muhammad Safdar : Certainly.

Minister of Food & Agriculture : . . . and after we have disposed of this provision, I want it to be known that this will set the pace and other things will follow in rather more expeditious manner. So the time thought and the labour that has been involved in this clause has, in my judgment, been both remunerative and rewarding, and I here take leave to say that the whole House, including the Opposition and the Independent Members, have excercised their best judgment in working out a provision which should meet the situation of this extraordinary character, that has been in the imagination of some Honourable Members. But I want to say one thing more Sir, with your permission, I was not wanting to say but since Khawaja Muhammad Safdar thought it fit to mention it, I think I should say-that why we have rejected or not accepted the provision, which my hon'ble friend, the Leader of the Opposition had made in respect of the registration of the documents of these alienations. I want it to be known that there are very valid grounds and they are : the same Officer would have been the registering Officer, who will now be the Attesting Officer, and if it is being assumed that that Officer would become a sort of instrument in the conspiracy, which is going to deprive someone of his rights, then it cannot be said that he will not become an instrument or a tool while sitting in another place. Actually Sir the position is this why we have opposed is this that it will involve considerable hardship and expense not only in the shape of the fee to which my friend Malik Muhammad Akhtar was referring but in coming to Tehsil where vexatious formalities do take place and involve travelling and other expenses, and he is lost in the city. We could not have mobile registration officer. It would have to be at some station, at best at the Tehsil headquarters. So it was with a view to helping the peasant and particularly the illiterate peasant, for which both sections of the House have had so much solicitude that we were forced to disagree with the provision that the Opposition sought to include in this clause. I would say that there is no intention whatsoever in any way to do it in a light-hearted manner. We have given full thought and I have had the privilege of discussing and other provisions with the Leader of the Opposition and others at length, and my own quarter of a centurys' association with the Revenue Department's functioning leads me to believe the clause that we have produced may be a little lengthy, as my friend says, but in order to cater and provide a safeguard, rather a number of safeguards, it became necessary and incumbent upon us to include so many things which could have been easily left to the rules. In order to ensure and allay the anxiety in the minds of certain friends, we agreed to include in this clause provisions which were considered to achieve the objective that both sections had in view. It is my fervent hope and prayer that this clause, which is now the result of the pooled wisdom of this House, should be operated in the spirit in which it has been conceived so far as the Government is concerned. Khawaja Muhammad Safdar has raised a particular question and I want to assure him that it will be our privilege and pleasure to ensure that this clause is implement in its letter and spirit. I have no doubt that the functionaries of the Revenue Department would also do their utmost in observing a rather longish procedure so that it

might be possible to do whatever is possible to avoid any miscarriage of justice

There is one thing more and I hope my friend, the Minister of Revenue, would kindly agree with me. I want to suggest an amendment which is consequential in character and about which I have had the concurrence of my friend, the Leader of Opposition, also. Sir, a certain provision has just been included in which, at your instance, it became necessary to describe what is meant by Union Council. It has, therefore, become necessary that in clauses, about which we have agreed to previously, this amendment should be carried. With your permission and with the permission of the Leader of the Opposition I would beg to move this formal type of amendment and, I think, the House would permit us to carry out this amendment in order to make the provision complete. I hope the Minister for Revenue will have no objection to it.

Minister for Revenue : I have no objection.

Minister of Food and Agriculture : I beg to move :

> **That in sub-clause 1 (c) of clause 42 for the words "Union Council", the words "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.**
>
> **That in sub-clause (5) of clause 42 for the words "Union Council", the words "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.**
>
> **That in sub-clause (7) of clause 42 for the words "Local Council constituted under the Basic Democracies Order, 1959", the words "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.**

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is:

> **That in sub-clause 1 (c) of clause 42 for the words "Union Council", the words "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.**
>
> **That in sub-clause (5) of clause 42 for the words "Union Council", the words "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.**

That in sub-clause (7) of clause 42 for the words "Local Council constituted under the Basic Democracies Order, 1959", the words "Union Committee, Town Committee, or Union Council" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the whole clause 42 as substituted.

The question is—

That for clause 42 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

42. (1) Any person acquiring by inheritance, purchase, mortgage, gift, or otherwise, any right in an estate as a landowner, or a tenant for a fixed term exceeding one year, shall, within three months from the date of such acquisition, report his acquisition of right to the Patwari of the estate, who shall—

(a) record such report in the Roznamcha to be maintained in the prescribed manner ;

(b) furnish a copy of the report so recorded, free of cost, to the person making the report ; and

(c) send a copy of the report, within a week of its receipt by him, to the Union Committee, Town Committee or Union Council within which the estate is situated.

(2) If the person acquiring the right is a minor, or is otherwise unable to report, his guardian or other person having charge of his property shall make the report to the Patwari.

(3) The Patwari shall enter in his register of mutations every report made to him under sub-section (1) or sub-section (2), and shall also make an entry in the Roznamcha and in the register of mutations respecting the acquisition of any such right as aforesaid which he has reason to believe to have taken place, and of which report should have been made to him under either of these sub-sections and has not been so made.

(4) The report made to the Patwari under sub-section (1) or sub-section (2) or recorded by him under sub-section (3) shall be displayed in such manner as may be prescribed.

(5) If the Patwari fails to record or to display a report made to him under sub-section (1) or sub-section (2), the person making the report may make the report, in writing, to the Revenue Officer concerned and the Chairman of the Union Committee, Town Committee or Union Council in which the estate is situated, by registered post acknowledgement due and the Revenue Officer shall thereupon cause such report to be entered in the register of mutations.

(6) A Revenue Officer shall, from time to time, inquire into the correctness of all entries in the register of mutations and into all such acquisitions as aforesaid coming to his knowledge of which, under the foregoing sub-sections, report should have been made to the Patwari and entries made in that register, and shall in each case make such order as he thinks fit with respect to any entry in the periodical record of the right acquired.

(7) Except in cases of inheritance or where the acquisition of the right is by a registered deed or by or under an order or decree of a Court, the Revenue Officer shall make the order under sub-section (6) in the presence of the person whose right has been acquired, after such person has been indentified by two respectable persons, preferably from Lambardars or members of the Union Committee, Town Committee or Union Council concerned whose signatures or thumb impressions shall be obtained by the Revenue Officer, on the register of mutations.

(8) An enquiry or an order under sub-section (6) shall be made in the common assembly in the estate to which the mutation, which is the subject matter of the enquiry relates.

(9) Where a Revenue Officer makes an order under sub-section (6) in regard to the acquisition of any right, an entry shall be made in the periodical record by the insertion therein of a description of the right acquired and by the omission from such record of any entry in any record previously prepared, which, by reason of the acquisition, has ceased to be correct.

(10) If within three months of the making of a report of the acquisition of a right under sub-section (1) or sub-section (2), or the recording by the Patwari of an entry in the Roznamcha under sub-section (3) respecting the acquisition of any right, no order is made by the Revenue Officer under sub-section (6), he shall report the cause of delay to the Collector in the manner prescribed.

(11) The Revenue Officer shall in the prescribed manner send or cause to be sent, the gist of an order made by him under sub-section (6), to the person whose right is acquired, and also to the Union Committee, Town Committee or Union Council in which the estate is situated.

The motion was carried.

The question is :

That clause 42, as substituted, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 43

Mr. Speaker : Now, we pass on to clause 43 and the first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment by Agha Sadruddin Khan Durrani.

Agha Sadruddin Khan Durrani : I beg to move:

That for sub-clause (b) of clause 43 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(b) if it is disputed, be entered by the patwari in the register of mutations and dealt with in the manner provided in sub-sections (6) to (10) of that section".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for sub-clause (b) of clause 43, of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(b) if it is disputed, be entered by the patwari in the register of mutations and dealt with in the manner provided in sub-sections (6) to (10) of that section."

Minister of Revenue : Not opposed, Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-clause (b) of clause 43 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(b) if it is disputed, be entered by the patwari in the register of mutations and dealt with in the manner provided in sub-sections (6) to (11) of that section."

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now the amendment given notice of by Chaudhri Muhammad Nawaz ; that is not moved. The other amendments have become infructuous. Now I will put the clause to vote.

The question is :

That clause 43 as amended do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 44.

Mr. Speaker : Clause 44 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammmad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"44. If during the making, revision or preparation of any record, or in the course of any inquiry under this Chapter a dispute arises as to any matter of which an entry is to be made in a record or in a register of mutation, a Revenue Officer may of his own motion, or on the application of any party interested, may hold an inquiry in the following manner :—

(a) The inquiry shall be made in the common assembly and in the village to which the mutation, which is the subject matter of the inquiry relates.

(b) The parties shall be summoned to appear before the Inquiry Officer personally or through an authorised representative by service of summons in the prescribed manner. A copy of the summons shall also be served on the Chairman of the Union Council in the limits in which the land is situated.

(c) The order to determine the entry to be made as to the matter in dispute shall be made in open assembly.

(d) The aggrieved party shall have a right to make an application to the Inquiry Officer within thirty days to review his order.

(e) The aggrieved party shall have a right to make an appeal to an Officer to be appointed by the Government against the order within sixty days of such order :

Provided that nothing in the aforesaid paras. (a) to (e) shall debar an aggrieved party to seek remedy in a Court :

Provided further that an Officer making an inquiry under this section shall only be authorised to determine the subject matter of an entry to be made in record of right and shall have no powers to dispose any person from the land in his occupation".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"44. If during the making, revision or preparation of any record, or in the course of any inquiry under this Chapter a dispute arises as to any matter of which an entry is to be made in a record or in a register of mutation, a Revenue Officer may of his own motion, or on the application of any party interested, may hold an inquiry in the following manner :—

(a) The inquiry shall be made in the common assembly and in the village to which the mutation, which is the subject matter of the inquiry relates.

(b) The parties shall be summoned to appear before the Inquiry Officer personally or through an authorised representative by service of summons in the prescribed manner. A copy of the summons shall also be served on the Chairman of the Union Council in the limits in which the land is situated.

(c) The order to determine the entry to be made as to the matter in dispute shall be made in open assembly.

(d) The aggrieved party shall have a right to make an application to the Inquiry Officer within thirty days to review his order.

(e) The aggrieved party shall have a right to make an appeal to an Officer to be appointed by the Government against the order within sixty days of such order :

Provided that nothing in the aforesaid paras. (a) to (e) shall debar an aggrieved party to seek remedy in a Court :

Provided further that an Officer making an inquiry under this section shall only be authorised to determine the subject matter of an entry to be made in record of right and shall have no powers to dispose any person from the land in his occupation".

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - میں معذرت خواہ ہوں کہ میں اپنے دوستوں کے لیے باعث زحمت ہوا ہوں۔ دفعہ ۴۴ پر سیلیکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے - اس پر ہمیں دو اصولوں کی بناء پر اختلاف ہے اور خواجہ صاحب کو بھی اس کلاز سے اختلاف تھا اسی لیے انہوں نے اسے حذف کرنے کی تجویز پیش کی تھی - لیکن میں نے اسے substitute کر کے اس طرح کر دیا ہے کہ اسے حذف تو نہ کیا جائے لیکن اس کے لیے سرسری طور پر تحقیقات کرنے کا ایک سسٹم تجویز کیا ہے اور دوسرا قابل اعتراض حصہ جو تھا وہ یہ تھا کہ کوئی بھی ریونیو افسر کسی قسم کے ملکیت کا تنازعہ پیدا ہو جانے کے بعد اسے مسترد کر سکتا تھا - میں نے اس کو مسترد کرنے کے لیے ایک کلاز رکھی ہے -

جناب والا - جیسا کہ اس معزز ایوان کے اراکین کو معلوم ہے کہ ایک پٹواری کو یہ حق حاصل ہے یا کسی بھی attesting officer کو یہ حق حاصل ہے یا اس محکمہ کے بہت سے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے - محکمہ مال کے اہل کاروں کو یہ حق حاصل ہے کہ ہر چار سال کے بعد وہ ریکارڈ کو revise کریں یا اس وقت ریکارڈ کو revise کرنے کا حق رکھتے ہیں جب کہ نیا ریکارڈ بنا رہے ہوں یا وہ کوئی تحقیقات کر رہے ہوں جب کہ ان کے پاس کوئی شکایت آئے یا کوئی تحقیقات متنازعہ ہو جائے تو ریونیو افسر خود بخود ریکارڈ کی تیاری کے وقت یا revision کے وقت یا کوئی شکایت موصول ہونے کی صورت میں ایسا کر سکتا ہے کہ وہ تحقیقات کے بعد اس کی تصحیح کر دے - میں نے دفعہ ۴۴ (الف) میں یہ تجویز کیا ہے کہ یہ جو تحقیقات ہوں یہ عام اجلاس میں ہوں - اس سے مقصد یہ ہے کہ وہ ریونیو افسر کسی جگہ پر بیٹھ کر یہ نہ لکھ دیں کہ یہ تحقیقات اجلاس عام میں کی گئی ہیں -

دراصل میں نے ایک ایسی substitution کی ہے جو کہ حکومت کی جانب سے ایک دفعہ میں کی گئی تھی - ان سے ہی میں نے سیکھا ہے - دفعہ

۴۲ میں تو انھوں نے ایک طریق کار بنا لیا ھے لیکن جب تحقیقات کا مسئلہ آتا ھے تو وہ ایسی باتوں کو ماننے کے لیے تیار نہیں ھوتے ۔ یعنی ان کے اپنے فعل میں تضاد پیدا ھو جاتا ھے اور میں نے یہ تجویز کیا ھے کہ محکمہ کا کوئی بھی افسر ھو ۔ ریونیو افسر ھو یا پٹواری ھو ۔ وہ گھر بیٹھ کر کسی کے بارے میں کوئی اندراج نہ کر دیں ۔ ایک تو یہ کہ وہ اجلاس عام میں ایسے اندراج کریں اور وہ اس طرح سے ھو جس طرح کہ آپ نے دیوانی عدالتوں کی حدود متعین کر دی ھے یعنی یہ کہ ان کی jurisdiction غیر منقولہ جائیداد تک آپ نے مقرر کر دی ھے اسی طرح میں نے بھی یہ تجویز کیا ھے کہ یہ عام اجلاس بھی وہ ریونیو افسر اسی گاؤں میں کریں اور خواجہ صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ انھوں نے بھی "village" کا لفظ کل کی بحث کے بعد لگایا ھے ۔ میری ترامیم تو گذشتہ جون سے پہلے کی دی ھوئی ھیں لیکن اس سیشن میں میں نے یہ خیال کیا کہ اس کے لیے fresh notice دینا ضروری ھے اس لیے میں نے ابھی حال ھی میں ان کا نوٹس پھر دیا ھے ۔ تو حکومت میری دی ھوئی ترمیم کی طرز پر تو آ گئی ھے لیکن انھوں نے میری زبان اور میری طرز کو قبول نہیں کیا ۔ میں کہتا ھوں کہ عام اجلاس میں تحقیقات ھوں اور اس جگہ پر ھوں کہ جس گاؤں میں وہ متنازعہ زمین واقع ھو ۔ جس کا تعلق تحقیقات کے subject matter سے ھو ۔ انھوں نے بڑے زور شور سے اپنے اس کارنامے کو یاد کیا ھے یعنی انھوں نے جو زرین دفعہ ــ دفعہ ۴۲ منظور کروا لی ھے اور اس دفعہ کو میں اس لیے زرین دفعہ کہتا ھوں کہ اس کی منظوری دینے میں میں بھی شامل ھوں ۔ میری ذمہ داری بھی مشترک ھے ۔ اس میں انھوں نے خود بخود تسلیم کیا ھے کہ تحقیقات کرتے وقت یا اندراج کرتے وقت ریونیو افسر تحقیقات یا اندراج کرے ۔ انھوں نے ''ریونیو افسر،، لکھ دیا ھے اور یہ بھی کہ یہ سب کچھ اجلاس عام میں ھو لیکن یہاں وہ نہیں چاھتے کہ بی ۔ ڈی ممبروں کے سامنے یہ سب کچھ ھو ۔ (شاید حمزہ صاحب بھی بی ۔ ڈی ممبر ھیں ۔ وہ بھی اس میں شامل ھوں ۔)

جناب والا ۔ وہ بی ڈی ممبر ھیں وہ یہاں آئیں گے اور بی ڈی ممبر کی موجودگی میں انگوٹھہ لگائیں گے ۔ میں یہ کہتا ھوں کہ جب آپ ریکارڈ prepare کرتے ھیں تو revision کے وقت ایسا کیوں نہیں کرتے ۔

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8.30 a.m. tomorrow.

The Assembly then adjourned till 8.30 a.m. on Friday, the 29th September, 1967.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 7995)

LAHORE REGION

Sr. No.	Name of the College	Name of Project	Allocation
1.	Govt. Degree College, Sheikhupura.	Constructing Degree College.	Rs. 2.48,100
2.	Govt. Inter College, Sheikhupura.	Constructing Inter College.	Rs. 20,000
3.	Govt. College for Women, Gujranwala.	Providing E.I. and addl. rooms, professors rooms and Library.	Rs. 50,700
4.	—do—	Science Block Construction.	Rs. 68,000
5.	Govt. College for Women, Sialkot.	Providing Electricity.	Rs. 8,884
6.	—do—	Constructing Science Block.	Rs. 1,000
7.	Govt. College, Lahore.	Construction of new hall.	Rs. 9,000
8.	Govt. College of Home Economics Gulberg, Lahore.	(i) Construction Science Laboratory. (ii) Tube Well.	Rs. 50,800 Rs. 2,418

1	2	3	4
9.	Govt. Inter College, Gujranwala.	Cycle Stand and Tuck Shop.	Rs. 18,000
10.	Govt. Degree College, Bahawalnagar.	Constructing new building.	Rs. 42,889.
11.	Govt. College for Women, Sahiwal.	Constructing Residential Quarters.	Rs. 40,600
12.	Govt. S.E. College, Bahawalpur.	Providing W/S and Gas Plant.	Rs. 5,000
13.	Govt. College, D.G. Khan.	Construction of Hostel.	Rs. 77,000 Rs. 24,700
14.	—do—	Construction of College building.	Rs. 1,00,000
15.	—do—	Science Laboratory.	Rs. 37,000
16.	Govt. Inter College, Muzaffargarh.	Construction of building.	Rs. 18,000
17.	Govt. College for Women, Bahawalpur.	Science Block Construction.	Rs. 72,000
18.	—do—	Providing Electricity.	Rs. 47,410
19.	Govt. Inter College, Bahawalpur.	Construction Building.	Rs. 30,000
20.	Govt. College for Physical Education, Lahore.	Construction Building.	Rs. 3,87,600
RAWALPINDI REGION			
1.	Govt. Inter College, Talagang.	Construction of Building.	Rs. 5.00 Lacs.
2.	Govt. Inter College, Lyallpur.	—do—	Rs. 5.00 Lacs.
3.	Govt. Inter College, Jhelum.	—do—	Rs. 5.00 Lacs.

4. Govt. Inter College, Jaranwala.	—do—	Rs. 5.00 Lacs.
5. Govt. Inter College, Murree.	—do—	Rs. 5.00 Lacs.
KARACHI REGION		
1. Government College for Men, Nazimabad Karachi.	Construction Building.	Rs. 15,32,000
HYDERABAD REGION		
1. Govt. Inter College, Thatta.	Construction of Building.	Rs. 5 Lacs.
	—do—	Rs. 5 Lacs.
QUETTA REGION		
1. Govt. Inter College, Forsandeman.	Construct of Building.	Rs. 5 Lacs.
2. Govt. College, Quetta.	Bifurcation	Rs. 15·50 Lacs.
PESHAWAR REGION		
1. Govt. Inter College, Charsada.	Constructing of Building.	Rs. 5 Lacs.
2. Government Inter College, Swabi.	—do—	Rs. 5 Lacs.

APPENDIX 'B'

LAHORE REGION

1	Name of College where work was started	Year of Completion	Amount Spent
	2	3	4
1.	Government Degree College, Sheikhupura.	1965-66	2,74,629
2.	Government Inter College, Sheikhupura.	1962-63	2,433
3.	Government College for Women, Gujranwala.	1964-65	41,135
4.	Government College for Women, Gujranwala.	1965-66	63,662
5.	Government College for Women, Sialkot.	1964-65	1,360
6.	Government College for Women, Sialkot.	1962-63	758
7.	Government College, Lahore.	1962-63	18,397
8.	Government College of Home Economics, Gulberg, Lahore.	1962-63	24,062
9.	Government Inter College, Gujranwala.	1963-64	1,00,945
10.	Government College, Bahawalnagar.	1962-63	13,259

11.	Government College for Women, Sahiwal.	1962-63	40,799
12.	Government S.E. College, Bahawalpur.	1962-63	3,750/-
13.	Government College, D.G. Khan.	1962-63	1,93,956
14.	Government College, D.G. Khan.	1962-63	1,27,684
15.	Government College, D.G. Khan.	1962-63	38,618
16.	Government Inter College Muzaffargarh.	1964-65	90,090
17.	Government College for Women, Bahawalpur.	1962-63	48,696
18.	Government College for Women, Bahawalpur.	1962-63	13,274
19.	Government Inter College, Bahawalpur.	1962-63	567
20.	Government College for Physical Education Lahore.	1964-65	3,95,974
RAWALPINDI REGION			
1.	Government Inter College, Jaranwala.	1966-67	5,22,335
2.	Government Inter College, Murree.	1965-66	5,67,000
		1966-67	4,46,000
HYDERABAD REGION			
1.	Government Inter College, Sanghar.	1966-67	5,08,000
2.	Government Inter College, Thatta.	1966-67	5,04,000

1	2	3	4
	PESHAWAR REGION		
1.	Government Inter College, Charsada.	14.4.1964	5,28,404/-
2.	Government Inter College, Swabi.	30.6.1965	5,35,625
	QUETTA REGION		
1.	Government Inter College, Fortsandeman.	1965-66	5,43,841
2.	Government College, Quetta.	1965-66	19,50,146/-

APPENDIX 'C'

1. Government College, Talagang.
2. Government Inter College, Lyallpur.
3. Government College for Men, Nazimabad.
4. Government College, Jhelum.

P.W.D. have not been able to complete the works inspite of reminders from the Directors of Education.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 29th September, 1967

جمعۃالمبارک - ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(پ ۲۴ - س ۳۹ - ع ۵ - آیات ۷۳ تا ۷۵)

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے انکو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہونچ جائیں گے۔ اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ تو اس کا داروغہ ان سے کہیگا۔ کہ تم پر سلام ہو تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں بہشت میں قیام کریں۔ پس کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہوں گے اور تمام لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور کہا جا رہا ہوگا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو زیبا ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Zain Noorani.

SEWAGE TREATMENT PLANTS IN KARACHI

***7946. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total cost of (i) Sewage Treatment Plant No. 1 at Manghopir Karachi and (ii) Sewage Treatment Plant No. 2 at Mahmoodabad and whether it is a fact that the said plants ran at a loss during 1966, if so, the loss occurred during 1966 on running each of the said plants;

(b) whether it is a fact that in order to make such a plant financially sound it is essential to have large tracts of agricultural land either adjoining it or near it;

(c) whether it is a fact that agricultural land originally earmarked for the said purpose near the said two plants has been disposed of for non-agricultural purposes;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, by whom was the said land sold and when, (ii) was it sold before or after the Treatment Plants were planned for construction at the present sites and (iii) whether it is a fact that this sale of agricultural land for other purposes is the main cause for making the said two Treatment Plants uneconomical and for the wastage of lacs of gallons of water;

(e) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation has approached the Government for transferring agricultural land measuring 2,500 acres at Hub Chowki and 246 acres at Korangi Road so as to utilise the water of these Treatment Plants;

(f) the distance of the said lands from the respective Treatment Plants and how is it proposed to take the water from the Treatment Plants to the land applied for and the estimated cost of laying pipes, etc, for the same?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Total cost for all works in Sewage Treatment Plants No. I and II has been Rs. 3·00 crores each. Treatment Plant No. I was put in commission from December, 27 1963, Treatment Plant No. II has not come into commission as yet.

The Sewage Treatment Plant was not meant to operate for profit or revenue but was actually brought into existence for public utility and to improve over all sanitary condition of Karachi. The cost incurred on its running and operation cannot be considered as a loss.

Expenditure on running and operation of Sewage Treatment Plant I, from December 23,1963 to December 31, 1966 was Rs. 31,22,850.

Sewage Treatment Plant No. I has been transferred to the control of KMC on and from January, I, 1967.

(b) and (c) The same is not essential, but, utilisation of effluent from such a plant for Agricultural purposes is desirable and does improve the financial feasibility of the Scheme.

When the scheme was framed for providing such Treatment Plants vast stretch of land was available on Hub Chowki Road, near plant No. I and in Korangi adjoining plant No. II. But by the time erection of treatment plant. No. I was completed most of such land was occupied by displaced persons and those who migrated from rural areas. The land as such was not disposed off. Similarly, most of the land then available in Korangi was included in the plan for Korangi Townships.

Green belt in the Korangi Scheme near Sewage Treatment Plant No. 2 has been reserved for agricultural purposes and has not been disposed of for non-agricultural purposes by the K.D.A.

(d) Question does not arise.

(e) Yes. KMC has approached for transfer of land near Baldia Colony along Hub River Road. The position regarding Korangi has been explained under (b) and (c) above.

(f) Land measuring about 2,500 acres near Baldia Colony along Hub River Road, lies at a distance of 5 to 6 miles from treatment plant No. I. Effluent will be pumped through a prestressed rising main of 36'' dia measuring 33,700 ft. in length. Effluent will be pumped from pumping station No. 9 situated at Treatment Plant No. I. Estimated cost is approximately 28·4 lacs. Treatment Plant No. II is still with K.D.A.

Mr. Zain Noorani : Before I ask any supplementary, if you kindly permit me, I would like to have a little bit of clarification.

In part (e) of my question I had asked it specifically whether the Karachi Municipal Corporation had approached the Government for transferring to it, that means transferring to the Corporation, agricultural land measuring 2,500 acres at Hub Chowki and 246 acres at Korangi Road and the Minister has very kindly explained the situation at length. In part (e) he has said, 'the position regarding Korangi has been explained under (b) and (c) above''- but I want an answer as to whether 246 acres at Korangi have been applied for by the KMC or not? Its being in the Green belt does not mean that the KMC will get that land.

Minister for Basic Democracies : This is exactly the position about the green belt. I have already stated that "the green belt in the Korangi Scheme near Sawage Treatment Plant No. 2 has been reserved for agricultural purposes and has not been disposed of for non-agricultural purposes by the K.D.A.'' So, that is already meant for this purpose and the KMC has asked for that land too and I think there is not much difficulty about that because that land is reserved for the same purpose.

Mr. Zain Noorani : The whole thing is full of difficulties. Sir, my question is based on a note given by the Chairman, KMC, to the Governor as well as to the Government and it seems that either the note is not correct or this answer is not correct. The note positively states that there is an annual loss of 16 lakh rupees in Plant No. 1 and that they have applied for so many acres at Hub Chowki and so many acres at Korangi. Now, is the note correct or is this answer correct?

Minister for Basic Democracies : I think, the note as well as the answer, both are correct because as I have explained in the answer that, basically, this scheme was not executed for the purposes of profit. Looking after the sanitary conditions of a city, which is the basic and primary function of a Municipal Corporation, is by itself a profit. Speaking in terms of money it is a sort of loss. But the actual position is not like this because this scheme was not undertaken for the purpose of profit. Again, in part (b) and (c) of the answer I have mentioned that it is true and desirable that we should have some land for agricultural purposes which will make this scheme and the project more paying. So, from the point of view of the Member it may be a loss but from my point of view, in terms of money it may be a loss, its public utility cannot be denied. Sir, while assessing the loss or gain of a particular project its over-all benefit to the whole scheme is to be taken into consideration Now, looking after the health of the people may not give you money directly which is visible but it has given you the benefits and that was the basic purpose of that scheme. Of course, if my friend reads part (a) and (b) of the answer together it goes to give an impression that monetarily, for the time being, it is running in loss but that was not the purpose of the scheme as I have already explained. Natuarlly, if agricultural land is acquired and agriculture done on that land with the help of this water then that would become more paying.

Mr. Zain Noorani : I question this statement but, anyway, what came first-the planning of the Treatment Plant or the Korangi Refugee Township?

Minister for Basic Democracies : I cannot say exactly about all these minute details but I think Korangi Township was not a pre-condition for this Treatment Plant. This Treatment Plant is for the whole of Karachi and it was planned in the year 1957. So, I cannot say when was the township of Korangi planned. I think, the main very well-known Korangi Colony was constructed in the year 1958 but whether there was any township before that I cannot say because, naturally, a person who does not belong to that area and who has not contested his election from that area is not supposed to know such minute details about a small township.

Mr. Zain Noorani : The Minister has not understood my question which was based on an answer given over here. The answer given was that the land reserved for agricultural purposes near the Treatment Plant No. 2 was absorbed by the Korangi Township. My contention is that the Korangi Township came first and the Treatment Plant came afterwards. So, what is stated in the answer could not have been possible. It is a question whether you put the horse before the cart or the cart before the horse.

Minister for Basic Democracies : I don't think there is any question here about the cart or the horse. The question is very simple and that is about the colonies. If you go through the whole answer it will become clear that the land about which you have put the question, thinking that perhaps it was earmarked originally for this Treatment Plant No. 1, is the land which has been occupied by the people, of course, unauthorizedly but there are 'Jhuggi' dwellers and others who have migrated from the rural areas who have occupied that land. Now this is only a part of that land which I have mentioned about Korangi. If you will read the answer it will be clear to you.

Mr. Zain Noorani : Now that this well conceived but ill-planned and ill-executed scheme has been placed in the lap of the KMC how does the Government expect the KMC to meet an annual deficit of rupees thirty-two lacs?

Minister for Basic Democracies : They have applied for this and we are considering to do whatever is possible in the matter.

Mr. Zain Noorani : Two years have elapsed since they applied and more lands will be occupied by encroachers and others. By when is the Government expected to take a decision?

Minister for Basic Democracies : The difficulty is that the approach of our leaders on the platforms is quite different than what it should be and that has multiplied our problems in Karachi City. I would very frankly admit that it is awfully difficult about this particular aspect of the matter whether a particular land will be unauthorizedly and illegally occupied by any person or not but, anyhow, whatever is possible for the Government to do will be done.

Mr. Zain Noorani : Should you not take a decision as to when this land is to be given?

Minister for Basic Democracies : It is not only my department that is involved but there are some other departments also and we have approached them for this purpose.

Mr. Zain Noorani : Alright, when did the KMC apply for this land?

Minister for Basic Democracies : I think, exact date comes from Karachi. If my friend asks from a member of the Corporation he will be in a position to inform him about the exact date.

Mr. Zain Noorani : Supposing a member of the Corporation says that it is for the last three years that they have been trying. Would you accept that?

Minister for Basic Democracies : I would then check it up, if somebody would say so but if the Member is saying it then I am ready to reply to that.

Mr. Speaker : Next question.

BUDGET ESTIMATES OF LANDHI KORANGI MUNICIPALITY FOR 1967-68.

***7947. Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that budget estimates of the Landhi Korangi Municipality for the year 1967-68 were passed at a meeting in which only 14 members were present; if so, how many out of those were nominated members and how many elected members;

(b) what is the total number of members of the said Municipality and how many of them are nominated members and how many elected;

(c) what is the quorum fixed for meetings of the said Municipality;

(d) whether it is a fact that two of the members of the said Municipal Committee who had originally come to attend the said meeting pointed out to the Chairman that with their walk out there would be no quorum and they walked out, if so, the name of the members who walked out of the said meeting and the names of those who remained sitting and were present when the said budget was passed;

(e) the action Government intend to take against the Chairman who carried on the said meeting inspite of there being no quorum?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes out of these 14 members, 5 were official members and 9 were elected members.

(b) 22. Out of these at present, 6 are Official Members including the Chairman 15 Elected Members and one of the posts of Official Members for the Representative of the Fisheries Department is vacant as there is not Assistant Director Fisheries.

(c) According to Rule 10 of the West Pakistan Municipal Committee Business Rules 1960 the quorum for an Ordinary Meeting is 13 of the total number of Members constituting the Municipal Committee and 1/2 of the total number of Members in case of a Special Meeting.

(d) During the meeting two of the Members raised the point regarding inadequacy of quorum. The Chairman clarified that the total number of the Members of the Municipal Committee excluding the Chairman is 21 and for a Special Meeting 1/2 of the total strength namely eleven was the required quorum. After that, some members continued to go out and come back. A question was raised as to how the proceedings of the House continued under the circumstances. The Chairman replied that during the proceedings discussion and debate, Members go out and come back at their will and unless somebody points out to the Presiding Officer that there is no quorum, the proceedings continue. Since at the time this point had been raised the quorum, namely 11 members, was complete, the question of adjourning the meeting did not arise. No

member staged a walk out. The names of the Members who were present when the Budget was passed are shown as under :—

(1) Syed Fuzail Ahmed	...	Chairman.
(2) Mr. Islamuddin	—	Chairman.
(3) Mr. Malik Dad Khan	—	,,
(4) Mr. Ahmad Khan	—	,,
(5) Mr. Habibullah	—	,,
(6) Mr. Mamnoon Khan	—	,,
(7) Mr. S. Hasan Jeelani	—	,,
(8) Mr. Sageerud Din Khan	—	,,
(9) Mr. Ghulam Mohiuddin	—	,,
(10) Mr. Abdullah Chouhan	—	,,
(11) Mr. Abbas Mirza, Deputy Secy., K.D.A.	—	,,
(12) Mr. S.M. Monnis, Civil Surgeon, West Pakistan.	—	,,
(13) Miss Amina Ghani, Assistant Director, S.W.	—	,,
(14) Mr. S. G. Lanewalla, Assistant Director, Industries.	—	,,

(e) Does not arise.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : It has been admitted in this reply that some members did go out but the Minister has told us that the proceedings of this meeting are valid.

Minister for Basic Democracies : We are hundred per cent sure as the Member is very much aware and the fact that even in this House and in the National Assembly and in the elected bodies.....

Malik Muhammad Akhtar : Point of order Sir. I would request the Minister not to compare this august House with the X X X X.*
Municipal Committees he has got in the Province.

Mr. Speaker : Will Malik Muhammad Akhtar please withdraw his remarks about the Municipal Committees?

Malik Muhammad Akhtar : Right Sir, I withdraw the words but I will still stress that the Minister may not compare this august House with .....

**Expunged as ordered by the Speaker.*

Mr. Speaker : The words used by the Member are expunged from the proceedings of the Assembly, and that was not a point of order.

Minister for Basic Democracies : Sir, I simply wish that this word was not expunged from the proceedings because that would go to confirm that why time and again quorum is broken here when the Member is speaking, who is himself a production of this so-called lot. I won't repeat that word which has already been expunged from the proceedings.

Malik Muhammad Akhtar : And you are a subsequent production. (*laughter.*)

Mr. Speaker : Order, order; Will the Minister please answer the supplementary now ?

Minister for Basic Democracies : Yes Sir; the position is that the House is aware about the procedures in the Houses. Whether it is an august House like National Assembly or Provincial Assembly or any other elected body like Municipal Committees or Municipal Corporation of District Council, there are certain rules laid down, as well as their functions laid down. All these things combined together, go to formulate the rules of procedure. Now Sir, about the quorum, all through the convention has been—and in this House as well-that the Members have been coming in the House and going out of the House but till that time that the matter of there being no quorum is raised, the proceedings are always considered to be valid.

Mr. Speaker : Please be brief.

Minister for Basic Democracies : So Sir, I would submit that whatever was done actually before the question of quorum was raised, was valid and at the time of raising the point about lack of the quorum, the quorum was complete; hence the proceedings are also valid.

Mr. Zain Noorani : Is it not a fact that there were 11 Members when two of the elected Members Mr. Malik Dad Khan and Mr. Ahmed Khan stood and pointed out that they were staging a walk out and there would be no quorum left and they walked out and three signatures of the nominated Members were added after the meeting was over ?

Minister for Basic Democracies : So far as my information goes that has been clearly given in the answer to this question. But if my friend has got any other fact in his knowledge, he may point out that to me and I will go into it.

Mr. Zain Noorani : Sir, it is not a question merely of my pointing out anything. A day after this meeting the Dawn and Morning News' representatives who were present there have reported all this and it has never been denied by the Municipal Corporation or the Department.

Minister for Basic Democracies : It is clear that this is based on the information provided to me by the Municipal Committee concerned.

Now the fact alleged by them and by you, if there is any contradiction between the two, I have no personal knowledge. But if there is any contradiction, then I am ready to go into it.

Mr. Zain Noorani : We want an assurance that the Minister will look into it.

Minister for Basic Democracies : I will.

UNRECOGNISED COLONIES IN MALIR IN KARACHI

*7948. **Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that since 1947 refugees have been living in some unrecognised Colonies in Malir in Karachi, namely, Musarat Colony Malir, Muslimabad ، Mula Ram Compound Malir, Chatai Compound, Hum Pipe Compound, etc.;

(b) whether it is a fact that these refugees have been living in these Colonies for over fifteen years and that they have constructed quarters at their own expenses;

(c) what action has the Government taken or intend to take to regularise these Colonies and to help develop them?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (a) and (b) After Independence refugees were temporarily settled round about the old City of Malir on Evacuee lands which has been named now by inhabitants of the area as Musarat Colony, Muslimabad Malir, Mula Ram Compound Malir, Chatai Compound, Hum Pipe Compound, etc. The entire land belongs to evacuees. There existed some structures which were occupied by refugees who have by now erected their own hutments and quarters on open evacuee land.

(c) The Deputy Commissioner, Karachi has suggested that either the possession of such evacuee land should be regularised by the Settlement Department, or the inhabitants should be absorbed in KDA colonies. The proposal will be examined.

Mr. Zain Noorani : Sir, what is the estimate of total population living in these colonies ?

Minister for Basic Democracies : Sir, I can't give that off hand. Actually that was not asked.

Mr. Zain Noorani : Alright I will tell you that it is 25,000. Now I ask, is the Minister aware that while the proposal of the Deputy Commissioner that either the possession be regularised by the Settlement Department or the inhabitants of those areas be absorbed in the KDA colonies, is being considered by the Government, the Settlement Department meantime have got published an Auction Notice in the Daily Dawn of 24th September, 1967, and unless the Department and the KDA together take a decision soon, 25,000 families will be rendered 'shelterless' thus creating one more rehabilitation problem for the Government?

Minister for Basic Democracies : Sir, as a matter of fact, the settlement matters are to be dealt with by that Department beca use as I have mentioned in the answer, it is an evacuee land and as a matter of fact, the KDA and any other authority has no right to decide anything about that evacuee land except the Settlement Department. If the Settlement Department gives this land to them, the regularisation of those colonies can be considered by the KDA. At the same time Sir, I have also mentioned in the answer about the second proposal, and if it is not accepted, the KDA may consider their settlement in the KDA colonies but at the same time the Member is aware that KDA quarters for settlement are not available. Anyhow, whatever is possible, we will be too glad to do that. But basically, this question pertains to the Settlement Department.

Mr. Zain Noorani : Sir, the idea is that Minister for BD as well as for the Minister for Home and the Minister for Rehabilitation should get together and settle this issue and it will be very much appreciated. Otherwise Sir, it is going to create problems of rehabilitation as well as law and order, and, of course, 101 problems for rehabilitating these people. Would the Minister kindly try to get this issue solved with the help of other Ministries?

Minister for Basic Democracies : Sir, I will be too glad to do anything for the benefit of the public but if the Member agrees, he may

put this question to the Settlement Department to call a meeting because the property belongs to them.

Mr. Speaker : What is the date of auction?

Mr. Zain Noorani : It is 24th September, according to the telegram which I have received; the auction is to take place towards the end of September.

Mr. Speaker : That means by the time you put a question to the Settlement Department, the land would be auctioned.

Mr. Zain Noorani : Sir, no useful purpose will be served by asking question ; furthermore I am a very small person and it will not help if I am to take up the matter with the Settlement Department. But the Minister is an important person. Sir, my suggestion is that the Honourable Minister should try to act as a co-ordinating angel; he may be able to get some results for these poor people who have been living there for the last 20 years.

Minister for Basic Democracies : I am ready to do anything and everything possible. But my submission is that basically this question pertains to the Settlement Department. Anyhow I am ready to speak to the Minister for Rehabilitation right now if something is to be done but it is better that this matter is taken up by him.

Mr. Speaker : If you will speak to the Rehabilitation Minister he will agree to that.

Minister for Basic Democracies : I will request him to call a meeting of the Home and B.D. Departments.

Mr. Zain Noorani : That's what I want Sir.

Mr. Speaker : Next question.

QUARTERS IN DISPLACED PERSONS COLONIES IN KARACHI

*7949. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in December 1964 the Government

decided that occupiers of quarters in Displaced Persons Colonies including Liaquatabad would be granted leases so as to enable them to raise further constructions and to acquire proprietary rights and this decision was announced by the K.D.A. in a Press Note published on 18th December 1964;

(b) whether it is a fact that despite this announcement and the granting of leases in the rest of Liaquatabad, the residents of Muhammad Talib Colony, which is in Liaquatabad, are being deprived of this right inspite of the fact that they have approached the K.D.A, authorities on a number of occasions alongwith the amount of the lease money;

(c) why leases are not being given to the residents of Muhammad Talib Colony, Liaquatabad; and the steps Government intend to take to see that justice is done to them?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Government decided in May, 1964 to grant leases in Displaced Persons Colonies. KDA also published press note in December, 1964.

(b) Muhammad Talib Colony is a pocket between Liaquatabad and Gujro Nalla but has not been developed as a part of Liaquatabad. KDS's request to treat it a part of Liaquatabad and to develop it to the same standard was not accepted by the Director-General Housing and Settlement Agency.

(c) Since the area is not developed and has not been treated as a part of Liaquatabad, leases cannot be granted.

KDA prepared a scheme of development and was inclined to execute the work on deposit work basis, if all the residents paid the total development charges. Estimate prepared in 1960 at rates prevalent in those days showed probable expenditure of Rs. 58,000.00. This was not acceptable to the residents. They desired that the colony should be treated as a part of Liaquatabad and should be developed from Government funds.

Mr. Zain Noorani : I would like to know, in view of the Government's decision made in 1964 as announced in the press note, how does it become necessary for Muhammad Talib Colony to be a part of

Liaquatabad. The decision is that for all displaced persons colonies leases would be given irrespective of whether it is a "pocket" or a "sleeve". What is the necessity of its being part of Liaquatabad?

Minister for B.D. & Local Government : The necessity is that the Government has said in 1964 that they are ready to give leases to the colonies. But they have not said that they are ready to give leases before those colonies are regularised or properly developed. Our statement and policy remains the same. Any particular colony desirous to get leases, according to law, should be brought to a particular standard of regularisation before getting the leases. In this case the rest of Liaquatabad was developed by a housing agency and KDA requested the housing agency that they should include this pocket also in Liaquatabad scheme but it was not included at that time and that was developed by Government money. Now, if somebody wants to get some colony regularised people belonging to that colony will have to pay. The Hon'ble Member perhaps remembers that in the last Assembly session in reply to a question I had pointed out that those people who wanted the Government to regularise those areas should pay the amount. Our anxiety is to develop the area no doubt but the money should come from the people of the colony.

Mr. Zain Noorani : Sir, this is an extract of a letter from the Chief Engineer, KDA which says, "Muhammad Tablib Colony is inhabited by one hundred irregularly constructed houses and over a dozen houses in North-East Lalukhet".—Sir for your information Lalukhet now called Liaquatabad. It goes further to say that "Muhammad Talib Colony is part of Liaquatabad....."

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - صبح سے وقفہ سوالات کی بجائے ایک بحث شروع ہوگئی ہے - - - - اسی وجہ سے بہت سے سوالات رہ جاتے ہیں -

Mr. Speaker : Will Mr. Noorani complete his supplementary?

Mr. Zain Noorani : The other thing I want to know is, how does the Minister come to the conclusion that the residents refuse to pay the development charges. The letter from the residents which is there on the record accepts the development charges. It only points out a reduction

from fifty eight thousand to about thirty thousand. Subsequent records show that the KDA accepted the reduction of ten thousand making the amount forty-four thousand or so. After that the KDA has slept over it. The residents have not refused to pay the development charges.

Minister for B.D. & Local Government : Whatever I remember about this particular aspect, if the assertion of the Member is correct that they are ready to pay we will prepare estimates according to the rates prevalent today. If he comes forward with payment from the residents I will at once order the KDA to do this work on a priority basis.

Mr. Zain Noorani : First the Government fails to develop one small portion of Liaquatabad. Because of its own failure it wants to deprive them of the same facilities which have been provided to the rest of Liaquatabad. Inspite of this they agree to bear the cost. Government makes a commitment that it will develop this land at five rupees per square-yard. Then the Government sleeps over it again and today the Hon'ble Minister says that they will do it at the prevalent rates. This would probably come to nine to ten rupees per square yard. Is it fair? The residents accepted the rate of five rupees seven years back. The land must be developed at the rate of five rupees. These rates had been proposed by the Government, and accepted by the residents. Whose fault is it that the KDA went to sleep? Surely not that of the residents this Colony? Why should they suffer?

Minister for B.D. & Local Government : Government money is the collective money of the whole nation. If you want the collective money of the nation to be spent on the benefit of individuals I don't think you can justify it. The basic idea in KDA and KMC and all these projects is to take up schemes from which the community gets benefit collectively. If he wants the exchequer of the Provincial Government to be burdened for individuals at the cost of benefits which are to be given to the society as a whole I think he is not fully justified. There is no justification if he wants that the cost now should be fifty-eight thousand. That was the cost in 1960. Seven years have elapsed. The prices of commodities have gone up. Naturally the rates prevalent today will be considered. We will prepare new estimates. If the residents are prepared to pay the amount I assure the Member that we will give the scheme priority.

Mr. Zain Noorani : On personal explanation. He has said in answer to my question that I am asking for facilities for individuals.

Let him name a single individual for whom I have asked for facilities. (*interruptions*)

Minister for B.D. and Local Government : You want benefits for one hundred houses at the cost of the whole community. (*interruptions*)

Mr. Speaker : Next question.

CONSTRUCTION OF AN OVERHEAD BRIDGE NEAR LEVEL CROSSING AT LANDHI, KARACHI

*7950. **Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the K.D.A. is the agency for the construction of an overhead bridge near the present level crossing at Landhi, Karachi ;

(b) whether it is a fact that a scheme for the construction of the said bridge has been pending with the K.D.A. since 1960 and that correspondence with regard to this has been going on since then between the K.D.A. and the Railway authorities ;

(c) whether Government is aware of the great national loss in man hours as well as in kind owing to the industries in Landhi Industrial Area being handicapped and inconvenienced due to the non-construction of the said overhead bridge at the said level crossing ;

(d) by when is the K.D.A. expected to take in hand the work of constructing the said overhead bridge and by when is it expected to be completed ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes. Construction of this Bridge was proposed for the Korangi Highway so as to connect Korangi Township with the National Highway at Landhi.

(b) Yes. The Plan of this Bridge prepared by Divisional Superintendent P.W.R., Karachi was approved by Chief Engineer (Dev) KDA in 1962. But because of dispute over sharing the cost of construction between the two organizations the matter could not be finished.

(c) Yes.

(d) Work of construction of this Bridge will be taken up as soon as the question of the share of cost between the KDA and the Railway is solved. Efforts are being made to sort out this issue at the earliest, after which the construction will be undertaken as speedly as possible.

Mr. Zain Noorani : Is the Department aware that the railways are supposed to pay only for that portion of the bridge which is constructed over the actual rail tracks and not the rest of it. The formula is laid down in the manner and there is no question of negotiations. What other negotiations are going on and since when.

Minister for B.D. & Local Government : The railway department, as I have mentioned, is not agreeable to pay. The matter is being discussed and taken up with them. As soon as this matter is sorted out and agreement is arrived at the work will be taken up.

Mr. Zain Noorani : Is it a fact that the last letter written on the subject by the KDA was in 1962?

Minister for B.D. & Local Government : About letters I cannot say positively. Otherwise negotiations are going on and efforts are being made to do it. It is not necessary that a letter should be written and that should be a pre-condition to take action. There are formal and verbal discussions, meetings and every thing of the sort which go to show that the matter is being taken up. It is not the letter which is exactly the basis of any action.

Mr. Zain Noorani : Either this Department or the Railways-one of them is not admitting its fault. There are minutes in existence of the Railway Board saying that there are no negotiations since 1962 after the last letter was written. Which of the two is correct.

Minister for B.D. & Local Government : I am not aware of the minutes of any such meeting of the PWR. I assure the House that the matter is being taken up and efforts are being made to settle the matter. As soon as the matter is settled the work will be started.

DRAINAGE SCHEMES FOR HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*8019. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the number of Drainage Schemes proposed to be implemented in the Province during the year, 1967-68 alongwith the total amount sanctioned for this purpose;

(b) the number of schemes out of those mentioned in (a) above which will be implemented in Hyderabad and Khairpur Divisions alongwith (i) the names of towns of the said Divisions where the said schemes will be implemented and (ii) the amount sanctioned for each of the said schemes?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) There were eleven Drainage Schemes in the Province for which funds have been allocated for the year, 1967-68. Rs. 5,93,000 have been allotted for these eleven drainage schemes during 1967-68.

(b) There is no drainage scheme in Hyderabad and Khairpur Divisions for which funds have been allocated for the year, 1967-68.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Basic Democracies kindly let me know the names of the towns and Divisions for which these eleven schemes have been prepared ?

Minister of Basic Democracies : The decision is this that after the emergency of 1965 no new scheme has been allowed on this side or the water side—I will explain when that question comes. Here there are eleven schemes. As I have mentioned, out of these, one is in Peshawar, for one lakh, second one is in Gujranwala for one lakh; Re-modelling of Malir Storm Channel one lakh; Sargodha Sewerage Scheme one lakh. There are other seven drainage schemes :—

1.	Minchinabad drainage scheme	Rs. 10,000
2.	Hasilpur drainage scheme	10,000
3.	Fort Abbas drainage scheme	10,000
4.	Liaquatpur drainage scheme	10,000

5.	Bahawalpur scheme, phase I.	51,000
6.	Chishtian scheme	50,000
7.	Sadiqabad scheme	70,000

Out of these eleven schemes, seven are in Bahawalpur division, one in Peshawar Division, two in Lahore and one in Sargodha.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir I want to know the principle under which these schemes are passed.

Minister of Basic Democracies : On regional basis as well as the demand and requirements in a particular area are taken into consideration. But I have stated that after 1965 we have not been allowed any new schemes. About Hyderabad, I may point out that the amount to be spent on these eleven schemes only comes to Rs. six lakhs and something—the correct figure is six lakhs and something—and the scheme about Hyderabad City alone is likely to cost Rs. 3.9 crores. That scheme has been approved by the Provincial Government and is now pending before the National Economic Council. I believe my friend will agree that if we were to take that scheme just on regional basis and would like to allocate the amount on the basis of regions, then perhaps this scheme, which is likely to cost nearly Rs. 4 crores, would not be completed in the life—time of this generation. So this type of adjustment has to be made.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir in reply to the supplementary question, the Minister has said that the basis for consideration are regional and the demand. Does he mean to say that there was no demand from Khairpur or any other region of this Province ?

Minister of Basic Democracies : Third thing is the financial position of the Government. I have mentioned that from the Hyderabad Division, the scheme is already pending before the National Economic Council. In Khairpur Division too, about Sukkur, Jacobabad and Shikarpur areas, the schemes are in different stages. The basic step is the preparation work and that is being done—somewhere the schemes are in the very preliminary stages, but so far as the Government is concerned, we take into consideration the requirements of a given area, and then of course you know our financial resources are limited and our problems

are un-limited. When un-limited problems have to be solved with limited resources, then priorities have to be fixed.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ''مشکلیں اتنی پریں کہ آسان ہو گئیں''۔

وزیر بنیادی جمہوریت - اصل مصرع یوں ہے - ''مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آسان ہو گئیں'' -

Mr. Speaker : Was that an answer to a point of order?

Minister of Basic Democracies : I wanted to just...

Mr. Speaker : That was not a point of order.

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا - اس ہاؤس میں اگر کوئی شعر غلط پڑھا جائے تو ہمیں دکھ ہوتا ہے - ملک صاحب نے فرمایا ہے - ''مشکلیں پریں'' حالانکہ اصل لفظ ''پڑیں'' ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - ''پڑنا'' کی بجائے ''پرنا'' کہنے سے تکلیف میں کچھ آسانی ہو جاتی ہے -

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir the Minister has very kindly made a mention about the Hyderabad Drainage Scheme. May I ask him that this scheme is pending consideration of the Government since the last fifteen years.

Minister of Basic Democracies : I, Sir, can't say exactly fifteen years, but no doubt it was started before the One Unit came into being. Then after that it was shelved; then again it has been taken up. If the Member wants I have got the complete data about it stage-wise and date-wise and I can provide him the whole details of what action has been taken, on what date, and it is now pending in the National Economic Council.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir now it has been proved beyond doubt that Hyderabad needs a drainage scheme at the first

opportunity. From the statement of the Minister it appears to me that the Provincial Government is not spending from its own resources and it is waiting for the higher authorities to sanction a comprehensive scheme. So I ask the Minister will he be able to give some date by which the scheme will be started?

Minister of Basic Democracies : I think I have been misunderstood to this extent that any scheme which is beyond fifteen lakhs of rupees has to go to the National Economic Council, and it has to be approved by it. This scheme involves an expenditure of nearly four crores of rupees and it has to go to the National Economic Council.

DRAINAGE SCHEMES FOR HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*8020. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total number of Drainage Schemes sanctioned during the year, 1966-67 in the Province ;

(b) the number of schemes out of those mentioned in (a) above which were sanctioned for Hyderabad and Khairpur Divisions alongwith (i) names of towns of the said Divisions for which the said schemes were approved (ii) amount sanctioned for each of the said schemes and (iii) the amount that was actually spent out of the allocation made for the said year?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No. Drainage Schemes were sanctioned during 1966-67 in the Province due to paucity of funds.

(b) Question does not arise.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Basic Democracies kindly let me know what is the policy of the Government for sanctioning the drainage scheme?

Minister of Basic Democracies : I have already mentiened the policy.

Mr. Speaker : This supplementary has already been answered.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Basic Democracies kindly let me know whether any allocation was made in the last year's budget for on-going schemes?

Minister of Basic Democracies : In this question it is given "the total number of drainage schemes sanctioned during the year..." and I have mentioned that no drainage scheme was sanctioned during this year. The supplementary question of the Member must arise out of the main question that he has put.

URBAN WATER SUPPLY SCHEMES FOR HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*8021. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the number of Urban Water Supply Schemes approved for Hyderabad and Khairpur Divisions during the year, 1966-67 alongwith (i) the names of places for which the schemes were approved (ii) estimated cost of each scheme (iii) amount earmarked in the budget for 1966-67 for each of the said schemes and (iv) the amount that was actually spent on each scheme?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : No new Urban Water Supply Schemes pertaining to Hyderabad and Khairpur Divisions was admitted by the Government in the Annual Development Programme for 1966-67 due to tight position of funds.

I may explain here Sir that as the question relates only to Khairpur and Hyderabad Divisions, so I have mentioned these two Divisions here. Otherwise the position is that as a matter of fact no new scheme was sanctioned in any Division of West Pakistan except the Greater Rawalpindi Water Supply Scheme.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Basic Democracies kindly let me know whether there was any consideration of shortage of funds for the Khairpur and Hyderabad Divisions only?

Minister of Basic Democracies : I knew my friend was going to put this question. As a matter of fact, it should have formed the part

of the Answer itself, as I have explained. As a matter of fact, no other Division got any new Water Supply Scheme. You had mentioned only Khairpur and Hyderabad Divisions. So in the Answer we mentioned them. But actually the position is that-no Division, except Greater Rawalpindi Water Supply Scheme, got any scheme. That too was for many considerations, of defence; that is the headquarters of the Army, and people have spent their money from their own pockets, there has been a great demand. Except that scheme, no new Urban Water Supply Scheme or Rural Water Supply Scheme was sanctioned.

Major Muhammad Aslam Jan : The Minister has mentioned about the Rawalpindi Greater Water Scheme, so, that question comes out of that answer.

آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مئی ۱۹۶۷ء میں پانی مل جائیگا ۔ مئی گزر گیا جون آیا جون گزرا جولائی اور اگست آ گیا ۔ ایسی حالت میں کیا آپکی واٹر سپلائی سکیم کامیاب ہو رہی ہے اور اگر ہو رہی ہے تو کہاں کامیاب ہو رہی ہے ؟

Minister for Basic Democracies : During the last session the date, as to when this water supply scheme was likely to be completed was given as the end of August or September. I have been checking up the progress of this scheme and I was informed that though the scheme was not hundred percent complete, because its inauguration had not taken place and certain things had yet to be checked, but the water was supplied this year since they had already constructed those tanks by which they were able to provide water from August 8 or some date during August. I think, the work has been progressing quite satisfactorily under the given circumstances because, due to rains, the progress of the work could not be maintained as expected.

Major Muhammad Aslam Jan : I think, the learned Minister has not given the correct answer because due to personal knowledge I can say that nothing at all has been done.

Mr. Speaker : Please put a separate question for that.

RURAL WATER SUPPLY SCHEMES FOR HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*8022. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the number of Rural Water Supply Schemes sanctioned for Hyderabad and Khairpur Divisions during the year 1966-67 along-with (i) the names of places for which these schemes were approved, (ii) the estimated cost of each of the said schemes (iii) the amount provided in the year 1966-67 budget for each of the said schemes and (iv) the amount that was actually spent on each scheme ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd Yasin Khan Wattoo) : No new Rural Water Supply Scheme pertaining to Hyderabad Khairpur Divisions was admitted by the Government in the Annual Development Programme for 1966-67 due to tight position of funds.

Here, I would again add the same sentence that, as a matter of fact, no new scheme was sanctioned in any Division during the period mentioned above.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : I don't know why both these divisions have been totally ignored ? Will the Minister kindly let me know the reasons ?

Minister for Basic Democracies : The reason is very clear that all the divisions have been ignored. Had the Member asked about these two things as to when the new Rural Water Supply Scheme was sanctioned during this year and when the Rural Water Supply Scheme was sanctioned for these two divisions then we would have given those things clearly.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : In respect of Rural Water Supply Scheme. . . . .

Minister for Basic Democracies : No new schemes were sanctioned in other divisions.

DEVELOPMENT SCHEMES IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*8023. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the aid granted by the Government to Municipal Committees

and District Councils in the Province for Development Schemes during the year 1966-67;

(b) the aid granted to each Municipal Committee and District Council in Hyderabad and Khairpur Divisions for Development Schemes during 1966-67 and the amount of aid that was actually given?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) (i) Rs. 5,00,00,000 out of Rural Works allocations to District Councils only as Municipal Committees are not entitled to it.

(ii) The grant given to the Municipal Committees for Urban Water Supply Schemes for 1966-67 on the basis of 1/3rd grant-in aid was Rs. 43,10,286.

(b) (i) The aid granted to each District Council in Hyderabad and Khairpur Divisions under Rural Works Programme is as under :—

Name of Division	*Name of District Council*	*Aid granted*	*Aid actually given*
		Rs.	Rs.
Hyderabad ...	Hyderabad	12,19,333	8,82,390
	Thatta	7,03,153	4,99,600
	Dadu	7,76,893	5,51,200
	Tharparkar	9,24,373	6,93,280
	Sanghar	7,52,313	5,34,000
	Total ...	43,76,065	31,60,470
Khairpur	Khairpur	7,52,313	5,34,000
	Jacobabad	8,01,473	5,68,400
	Sukkur	9,73,530	6,88,000
	Larkana	8,50,633	6,02,800
	Nawabshah	8,99,793	6,37,200
	Total	42,77,742	30,31,200

(ii) The aid granted to each Municipal Committee and District Council in Hyderabad and Khairpur Divisions for development schemes during 1966-67 is as under :—

Hyderabad Civil Division—

		Rs.
1.	Hyderabad Water Supply and Drainage Scheme.	43,653
2.	Mirpurkhas Water Supply Scheme	1,45,993
3.	Thatta Water Supply Scheme	35,604
4.	Tando Allah Yar Water Supply Scheme	1,06,826
	Total	3,32,076

Khairpur Civil Division—

		Rs.
1.	Sukkur Water Supply and Drainage Scheme	2,49,260
2.	Jacobabad Water Supply Scheme	35,604
3.	Nawabshah Water Supply Scheme	7,120
4.	Khairpur Water Supply Scheme	1,68,783
	Total	4,60,767

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister of Basic Democracies kindly let me know as to why out of rupees five crores only about rupees fifty-two lakhs have been allotted to Hyderabad and Khairpur District Councils ?

Minister for Basic Democracies : I have already mentioned that we have not to look after the interest of only one area but we have to look after the interest of everybody in every part of the Province. We have to

take into consideration the people living in Quetta Division, the people living in Kalat Division, the people living in Khairpur Division, the people living in Hyderabad Division, the people living in Lahore Division, the people living in Peshawar Division and the people living in D. I. K. Division. So, every area has to be given proper consideration and for that purpose we have laid down a policy taking into consideration all the factors which go to safeguard the interest of everybody. The position is that out of 75%, half the amount has to go on the basis of number of districts, the other half has to go on the basis of population and the remaining 25% has to go on the basis of performance. These three considerations have to be taken into consideration from the last year. Before that, this 25%, which is now given on the basis of performance, was not taken into consideration but then we saw that in some districts lakhs of rupees were not properly spent. Therefore, in order to give an incentive to the workers in the field, it was decided that 25% should be kept for the purpose of performance. Again, that has to be distributed in the whole of the Province and not in different divisions. So I would beg of my friend to ascertain the position himself. I assure him that the Government has the cause of all the backward and under-developed areas, as a matter of fact every citizen of Pakistan, very dear to its heart. Why should they only try to put things in such a way which would wrongly give this impression that one particular area was being ignored? A policy has been laid down and according to that policy the share of every district is determined. If my friend, on the basis of my statement, works out the figures he will come to the conclusion that Hyderabad and Khairpur Divisions have not been ignored but they have got their proper share and I would not say it about Hyderabad and Khairpur only but about every district and division of Pakistan.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : From the figures supplied in the table it seems that rupees forty-three lakhs were granted to Hyderabad Division as an aid but actually only rupees thirty-one lakhs were given. May I know whether the remaining amount has lapsed or is being spent?

Minister for Basic Democracies : I would submit that in that year we did not receive the rest of the amount. It has now been received and is being spent. I would like to mention another thing. My friend, while working out the total amount, has perhaps ignored that rupees forty-three lakhs went to Hyderabad Division alone and rupees forty-two lakhs to Khairpur Division. That means near-about rupees eighty-six lakhs

out of rupees five crore. I think, the Member, while adding the sums, has just in the chivalrous spirit of serving his region ignored this fact.

MR. IJAZ AHMAD, CIVIL DEFENCE INSTRUCTOR, KOHAT

*8040. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Mr. Ijaz Ahmad, Civil Defence Instructor, Kohat, is being paid Rs. 350 per mensem out of the funds of Municipal Committee, Kohat by the orders of the Deputy Commissioner, Kohat, who is the Controlling Authority of the said Municipal Committee ;

(b) whether it is a fact that the said Civil Defence Instructor is on the establishment strength of Deputy Commissioner, Kohat and not on that of the Municipal Committee, Kohat ;

(c) whether it is a fact that an audit objection No. 39, on Voucher No. 93 of June 1966 for Rs. 3,033·33 regarding irregular payment to the said Civil Defence Instructor was made by the Audit Party and was incorported in the Audit Note;

(d) whether it is a fact that the audit objection referred to above was brought to the notice of the Deputy Commissioner/Controlling Authority, Kohat ;

(e) whether it is a fact that instead of recovering Rs. 3, 033·33 as pointed out in the said Audit Note a further payment of about Rs. 2,800 was made to the said official by the orders of the said Deputy Commissioner ;

(f) if answer to (a) to (e) above be in the affirmative, the steps Government intend to take for recovering this illegal payment made to the said Civil Defence Instructor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(*a*) Yes.

(*b*) No, he was borne on the establishment strength of Municipal Committee, Kohat.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

The facts are that Municipal Committee, Kohat, unanimously resolved on 31st May 1967 that the services of Civil Defence Instructor should be terminated. However, Deputy Commissioner, Kohat, quashed the said resolution and ordered that further amount of Rs. 2,800 on account of his arrears of pay be paid to the Instructor and that the post should continue till final decision of the Government. Simultaneously, the Deputy Commissioner, Kohat, requested the Director, Civil Defence West Pakistan, Lahore, to sanction continuance of the post of Civil Defence Instructor on permanent basis. However, the Director, Civil Defence, West Pakistan, Lahore, did not agree to the proposal and the post was terminated with effect from 31st August 1967.

(*f*) The matter will be looked into by Government. A detailed report is being called for from the Commissioner.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اس سوال کے پارٹ (سی) کے objection note 39 کے متعلق پوچھا گیا تھا جسکے متعلق جواب اثبات میں دیا گیا ہے اگر objection note 39 آپ کے پاس ہو تو بتا دیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - وہ objection یہ ہے -

Sir, the payment of Rs. 3033.33 was made irregulary to one Civil Defence Instructor on account of his pay, etc. , i. e. , Rs. 350/- p. m., for the period from 11-9-1965 to 31-5-1966. The post of the Civil Defence Instructor is said to have been sanctioned by the Provincial Government on the establishmant strength of Deputy Commissioner, Kohat. The charge is not a legitimate one and is held under objection. The matter is brought to the special notice of the higher authorities. Further, it is desired that the amount of Rs. 3033.33 may be claimed from the Deputy Commissioner's office for refund into

the Municipal Funds at a very early date under intimation to the Audit. This I think is the basic question. It was being considered that he is on the strength of the Municipal Committee and that's why the Municipal Committee passed a Resolution on 31st May recommending that his post should should be abolished but the controlling authority did not agree with that. Now the resolution of Municipal Committee and the decision of the Civil Defence authorities of the Government all these things will be taken into consideration after the detailed report is received from the Commissioner.

Chaudhri Muhammad Idrees : Don't you think that the payment is illegal ?

Minister for Basic Democracies : Sir, I am not in a position to say something at this stage exactly on the legal side of the case. That's why we have called for a detailed report from the Commissioner.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : What are the reasons given by the Deputy Commissioner for quashing this resolution ?

Minister for Basic Democracies : For that, I just read :

> "The Municipal Committee, Kohat resolution No. 15 dated the 31st May, 1967, whereby it terminated the services of the Civil Defence Officer is hereby quashed. The Civil Defence is the responsibility of the Municipal Committee under section 89 of the Municipal Administration Ordinance, 1960, and the Municipal Committee cannot abdicate its responsibility with regard to Civil Defence of citizens of whom it is the civic body. The amount sanctioned by the Government could not be utilized by the Municipal Committee due to their failure to furnish account of their expenditure in time. They seem to have kept the auditor in dark about their gross ineptitude and inefficiency. The services of this officer appear to be quite necessary and Agha Hussain Vice-Chairman as acting Chairman, had in his Memo. dated the 21st February

1967, recommended to the Director of Civil Defence West Pakistan, the continuation of this post.

I had also recommended this case to the Government and till such time as the final decision is made by the Government this post should continue.

The sum of Rs. 2800/- on account of arrears of pay of the Civil Defence Officer till the 31st May, 1967, may be paid from the emergency fund.

C.D. Officer should get his pay from the emergency fund as long as the final order of the Government with regard to the termination of this post or otherwise are not received. An urgent reminder should be issued to the Government for the sanction of the post."

So Sir, these are the reasons given by him for quashing the resolution.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اگر آخری examination کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ یہ payment اُس آفیسر کو illegal طریقے سے ہوئی اور اُس سے پھر یہ رقم واپس نہ مل سکی تو کیا آپ ان افسران سے جن کی وجہ سے یہ غیر قانونی ادائیگی ہوئی surcharge وصول کرینگے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - یہ بہت سی چیزیں pre-suppose کرنیسے بنیں - اگر اس میں کوئی سقم دیکھا گیا تو اُسے قانون کے مطابق کر دیا جائیگا -

---

AMOUNT BELONGING TO KARACHI MUNICIPAL CORPORATION LYING DEPOSITED IN EACH BANK AND CO-OPERATIVE SOCIETY

*8047. **Mian Saifullah Khan**: Will the Minister of Basic Demo-

cracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount belonging to Karachi Municipal Corporation lying deposited in each Bank and Co-operative Society on 30th June 1965, 30th June 1966 and 30th June 1967, separately ;

(*b*) the rate of interest and the amount of interest which was due to Karachi Municipal Corporation from each of the said Banks and Co-operative Societies mentioned in (*a*) above upto 30th June 1967 ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The requisite information is contained in Appendix 'A'.*

(*b*) The rate of interest and the amount of interest due to Karachi Municipal Corporation from each of the said Banks and Co-operative Societies for the period ending of 30th June, 1965 is given in Appendix 'B',* for the period ending on 30th June, 1966 in Appendix 'C'* and for the period ending on 30th June, 1967 in Appendix 'D'.*

Mian Saifullah Khan : Will the Minister please state whether the interest due, has been collected or not, specially from the co-operative bodies ?

Minister for Basic Democracies : Sir, from most of the banks, it is being collected but in the case of some co-operative banks, it is not being realised. Anyhow, proper action is being taken in all the cases.

Mian Saifullah Khan : Which are the co-operative bodies which have not paid the interest ?

Minister for Basic Democracies : These are 7 banks and the position about different amounts deposited on different stages in different banks is different. So I shall have to state about every individual bank.

Mian Saifullah Khan : Sir, my question is which co-operative bodies have not paid the interest ; I want to know the names of those bodies which are unable to pay the interest.

Minister for Basic Democracies : I state that :

**Please see Appendix I at the end.*

(1) About Industrial Urban Co-operative Bank, the position is : Matured for repayment, proceeds not paid so far. Fresh F. D. R. issued by the bank arbitrarily matter is under consideration with F. A., even full interest has not been received.

(2) About Sind Agricultural Co-operative Bank, the position is :

Amount not realised so far. Called upon to refund, paid Rs. 2 lacs against the principal and Rs. 10,000 as interest. Has been served with a legal notice.

(3) About Sind Baluchistan Provincial Co-operative Bank Ltd., the position is :

Matured for repayment, proceeds not paid ; Reminder issued.

(4) About City Co-operative Bank Ltd., the position is Matured for repayment. Amount and interest accrued not paid. Matter under correspondence with the Registrar Co-operative Societies ; legal notices have been served. Payment has not been received in spite of that F. D. R. have been handed over to Habib Bank for recovery.

(5) About National Co-operative Bank Ltd. the position is :

Matured for repayment ; repaid Rs. one lac only.

(6) About Urban Co-operative Bank of Karachi, Ltd. the position is ;

Matured but proceeds not paid so far ; have been asked to pay.

(7) About Karachi Central Co-operative Bank, the position is :

Amount has not yet matured.

Malik Muhammad Akhtar : Is the Minister aware that Municipal Funds relating to this question are not recoverable in principal as well as in interest ?

Mr. Speaker : That is not a specific question.

Malik Muhammad Akhtar : But Sir, the scandal is there.

Begum Ashraf Burney : Sir, would the Minister of Basic Democracies & Local Government agree that the funds of the Municipal Corporation are very badly invested.

As for the Co-operative Banks I wonder if we will even be able to get back our funds. But at least the amounts invested with schedule Banks should have been properly invested. I would like to point out to the Minister that Habib Bank Ltd. holds half the funds of the Karachi Municipal Corporation, and if he sees the appendix Rs. 2-crores has been invested at the rate of 2¼ percent. Why was it not invested at a long term fixed deposit of 5%.

If the funds were off and on required and long terms not possible why not at least in the saving bank account of 3½%.

Mr. Speaker : I think the entire amount has not been invested at the rate of 2¼ per cent.

Begum Ashraf Burney : If you see Appendix 'D'—Habib Bank Ltd. page 18—serial no : 1, two crores and five lakhs have beea invested at 2¼ percent. Only small amounts of twenty ten and thirty lakhs have been invested at about 4¾ percent. The large amount of 2 crores if put in the Savings Bank Account for five percent the extra interest that we would be losing is two lakhs with which we could make schools, hospitals, dispensaries, child welfare centres and so many other things. Would the Minister Basic Democracies give me an assurance that he will go into the question why funds are so badly invested and have an enquiry conducted for the matter.

Minister for B.D. & Local Government : There are so many parts of the question—say about Co-operative Banks—where the lady Member has pointed out that the amount has been wasted. I would submit, let us hope for the best and be ready to accept the worst. We will try our best to realise the amount and I hope, Inshaullah, it will be done. About the second part of the question, Sir. . . . . .

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Sir, is the Minister prepared to prosecute the persons who made these investments (*interruptions*).

Mr. Speaker : Under what Rules of Procedure has the Member raised this point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have alerted him because millions of rupees have been invested in that way and wasted.

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister for B. D. & Local Government: He has risen under Akhtarian procedure.

I agree with the Member that our efforts should be to invest the amount in such a way that we get the maximum benefit out of it. But the position is and she will agree with me that in some cases, perhaps by the very nature of the functions of the Municipal Corporation, it becomes very difficult for them to invest the whole amount and they have to keep some amount to be available with them. What they are supposed to do is to plan their investment in such a way that whenever they are in need of any amount some amount is available. Taking into consideration the public benefits this type of adjustments have to be made. As for the question that in regard to a particular case something wrong or illegal has been done, it is a separate question. But these are the basic considerations otherwise. If somebody does something irregular or illegal or something which is against public interest Government is not only ready to take action but keen to take action.

Malik Muhammad Akhtar: Again on a point of order. Sir, I have written a D. O. to the Minister comprising of an appendix which runs into twenty-two pages. Has he ordered an enquiry into the serious allegations that I have made against the Municipal authorities of Lahore for making investments in contravention of the Rules and indulging in irregularities as well as corruption.

Mr. Speaker: No point of order but the Minister Basic Democracies would reply to the D. O. letter of Malik Akhtar.

Minister for B. D. & Local Government: I have done something about it.

Khan Ajoon Khan Jadoon: Please treat his D. O. letter as a love letter.

Minister for B. D. & Local Government: As love letter it is filed.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): Reasons? *(interruptions)*

Begum Ashraf Burney: Sir, I do not agree with the reasons given by the Minister for the investment of these amounts. I have been associated with the Banks for fifteen years. I know exactly how

these amounts should be invested. As far as these two crores are concerned even if we invest it in a Savings Bank Account we can always draw a quarter of the sum invested per week and we would also be getting 3½ percent as interest. There is no reason to invest it at 2¼ percent. I am associated with the Finance Committee of the Corporation and am more than sure that at no time in a week we would be needing more than quarter of the sum invested.

Minister for B. D. and Local Government : I assure the Member that as this matter is important and we have been receiving some complaints from different quarters we would go into the whole question at the Government level to frame such a policy which takes into consideration all these aspects of the question and then frame the rules which go to give the guide-lines to different Municipal Committees and District Councils.

Begum Ashraf Burney : One or two more questions.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

(At this stage, Mr. Hamza rose to ask a question)

Mr. Speaker : Today Mr. Hamza has not put any supplementary question.

He may put a supplementary question. I allow him.

مسٹر حمزہ - میں جناب کھڑا ہوتا رہا ہوں لیکن آپ نے مجھے نظر انداز کیا ہے - کیا جناب وزیر بلدیات اس ایوان میں اس امر کا یقین دلائیں گے کہ یہ اعداد و شمار جو بینکوں میں رقومات جمع کرانے کے متعلق ہیں اور جو اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں ان سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کراچی کارپوریشن کے مفادات کی پوری حفاظت نہیں کی گئی - کیا آپ ان حقائق کے پیش نظر ایک سپیشل انکوائری کمیٹی مقرر کریں گے اور اس کے نتائج سے ہمیں آگاہ کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - اگر آپ ہر کام میں انکوائری شروع کردیں تو بہت سے کام مشکل ہو جائیں گے - ویسے میں آپ کو یقین دلاتا

ہوں ۔ کہ ہم رپورٹ منگوا لیں گے اس بارے میں اور اگر اس میں کوئی ایسی چیز نظر آئی تو ہمیں انکوائری کرنے سے انکار نہیں لیکن ہمارے سامنے حقائق ہونے چاہئیں اور رپورٹ آنے کے بعد ہی میں عرض کر سکتا ہوں ۔ ہمیں ایک جنرل گائیڈ لائین چاہئے جس کے پیش نظر ہم مفادات کو مدنظر رکھتے ہیں ۔ ہم ایسے رولز بنانے کی کوشش کریں گے کہ جن سے مختلف میونسپل کمیٹیوں میں جو شکائت کی گنجائش ہے وہ نہ رہے ویسے بعض اوقات سیاسی وجوہات بھی ہوتے ہیں ۔ اور بعض دفعہ genuine چیزیں بھی ہوتی ہیں ۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان کو گائیڈ لائین دیں تاکہ پھر ایسی چیزیں نہ ہو سکیں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Sir, I am very much impressed by the statement of my worthy friend, the Minister for Basic Democracies ..

Minister for B. D. & Local Government : We are no more friends because I have filed your love letter.

Malik Muhammad Akhtar : We will continue to be friends until I am expelled from this House.

Mr. Speaker : What is the point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : My point of order is that questions No : 8962, 8963, 8965 and 9002 stand in my name relating to the financial affairs of Lahore Corporation wherein fixed deposits have been illegally invested by these persons after accepting illegal gratification. I would like the Minister to very kindly probe into these affairs. The answers that have been supplied to me are incomplete and incorrect and I will be dealing with them as required under the Rules of Procedure. In the meanwhile I will request the Minister to look into these affairs and make a general enquiry about these things.

Minister for B. D. & Local Government : I have not yet promised that an enquiry would definitely be made. We will first call a report from the concerned people and after that report is received I will make

up my mind whether an enquiry may be held or not. (*interruptions*)

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - حضور والا - میرا ایک سوال نمبر ۸۲۱۶ fixed deposit کے متعلق ہے - وہاں کراچی میں میونسپل کمیٹی کے چیئرمین نے ۶ لاکھ کا deposit حبیب بینک میں رکھوا دیا ہے اور اس سے پہلے وہ نیشنل بینک آف پاکستان کی کسی برانچ میں رکھا ہوا تھا - پھر حبیب بنک میں رکھ کر اپنی کوٹھی کے لئے مراعات حاصل کی ہیں -

Mr. Speaker : What is the point of order?

چودھری محمد نواز - جناب والا - میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ سوال بھی اسی نوعیت کا ہے تو میں حضور والا آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ اس سوال پر وزیر موصوف ایک انکوائری کرائیں -

Mr. Speaker : This is not a point of order.

میاں محمد شفیع - پوائنٹ آف آرڈر - آج کی سوالات کی کتاب میں ۱۱۲ سوالات تھے - آنریبل وزیر نے بحث کو اتنا لمبا چوڑا کرکے کراچی اور خیر پور سے آگے آنے ہی نہیں دیا - اب یہ کتاب ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے گی - میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ایسے سوالات جن کا جواب رہ جاتا ہے ان کے جوابات کا کچھ اور انتظام کیا جائے اور اس سلسلہ میں رولز آف پروسیجر میں کوئی ترمیم کر دی جائے - آج کے سوالات میں میرا سوال نمبر ۹۱۷۹ آخری سوال ہے اس میں یہاں کے میموریل کے متعلق پوچھا گیا تھا - جو بات میں نے پوچھی ہے جواب میں اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے - میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس میموریل میں جو آئٹم ڈیپارٹمنٹ نے بنایا ہے آیا اس کا خرچ اس کنٹریکٹر کے بل سے کاٹا جائیگا یا نہیں - اس کا جواب نہیں دیا گیا - اس لئے میری التماس ہے کہ اس سوال کا جواب اگلی باری پر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - جو چیز آپ کے سوال کے جواب میں نہیں آ سکی آپ اسے repeat کر دیں اور نیا سوال پوچھ لیں -

Minister of Basic Democracies : Sir, I lay the Answers to the remaining Questions on the Table of the House.

Malik Muhammad Akhtar : Yet an other point of order Sir. The Minister has very kindly agreed to ask for the report about the scandalous fixed deposits. I hope the report will not be to the persons who. . . .

Mr. Speaker : This is not a point of order.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

D. A. V. GROUND LOCATED IN WARD NO. 6 OF QUETTA CITY

*8052. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Khan Qurban Ali Khan, Agent to the Governor General and Chief Commissioner, Baluchistan, during the tenure of his office declared D.A.V. Ground, located in Ward No. 6 of Quetta City, as a play ground for children ; if so, the number and date of the order or notification issued in this behalf ;

(b) the area in sq. yards of the D.A.V. Ground which is under the control of Quetta Municipality ;

(c) whether it is a fact that Quetta City Union Committee 'A' passed resolutions recommending the establishment of (*i*) Middle School (*ii*) High School on the D.A.V. Ground ; if so, the dates on which the said resolutions were passed by the Union Committee 'A' of the Quetta City;

(d) whether it is a fact that Nawabzada Jahandar Shah Jogezai, Chairman of Quetta Municipality approved in writing the establishment of a Middle School or a High School on D.A.V. Ground and the said written approval is on the record of the Quetta Municipality as well as on the record of Quetta City Union Committee 'A' ;

(e) whether it is a fact that the Chairman, Quetta Municipality wrote to the Director of Education, Quetta agreeing to the establishment of a High/Middle School on D.A.V. ground ; if so, the number and the date of the said letter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes. The order of the late Agent to the Governor General is contained in Political Agent, Quetta Pishin's Memo. No. 1881, dated 21st September 1953 ;

(b) Total area of D.A.V. Ground under the control of Quetta Municipality is 46, 133 sq. yards.

(c) Yes. The resolution was passed by the Union Committee 'A' in its meeting held on 14th April, 1964 in which it recommended opening of one primary and one Middle School for Boys ;

(d) Yes. The Municipal Committee, Quetta in its meeting held on 14th May, 1964 under presidentship of Nawabzada Jahandar Shah Jogezai, Chairman of the said Committee, resolved,—*vide* Resolution No. 52 that the Education Department may be approached for the establishment of a primary Girls school and a Boys Middle School at the site proposed by the Union Committee 'A'. A copy of the Municipal Committee's letter to the Director of Education, Quetta was endorsed to the Union Committee 'A',

(e) Yes. The Chairman, Municipal Committee, recommended to the Director of Education, Quetta, for the opening of a primary and a Middle School under No. I (621) 1370/Edu, dated 3rd June, 1964.

EXECUTION OF LEASE DEEDS BY KARACHI MUNICIPAL CORPORATION IN FAVOUR OF RESIDENTS OF COLONIES OF KARACHI

***8054. Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the progress made upto date towards the execution of lease deeds by Karachi Municipal Corporation in favour of the residents of the following Colonies in respect of plots of land in their possession :—

(i) Agra Taj Colony,

(ii) Bihar Colony,

(iii) Kalari, I and II,

(iv) Shah Beg Lane I and II,

(v) Singhulane,

(vi) Kalakot,

(vii) Miran Naka,

(viii) Bakra Perhee,

(ix) Kumber wara, and

(x) Chakiwara ;

(b) whether it is a fact that the Government had decided to engage contractors for surveying the said plots ; if so, the progress made up-to-date ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) (i) *Agra Taj Colony*—The Corporation has sanctioned the grant of lease hold right to the occupants. The applications have been invited from individual occupants and action is being taken to grant the plots to them.

(ii) *Behar Colony*—The approval to the layout plan has been received from Commissioner, Karachi. Now the individual holdings are being determined and as soon as it is completed the matter for grant of lease hold right to the individual occupants will be taken up by the Corporation.

(iii) *Kalri*—The KDA re-examined the position in consultation with the Divisional Councillors Karachi. The area is being released for regularization.

(iv) *Shah Beg Lane I*—The survey has been done and the layout is being prepared.

Shah Beg Lane II—The KDA re-examined the position in consultation with the Divisional Councillors, Karachi. It is being released for regularization.

(v) *Singu lane*—This area is released to KMC by the KDA. Work will start as early as possible.

(vi) *Kalakot*—This area is released to KMC by the KDA. Work start as early as possible.

(vii) *Miran Naka*—The KDA re-examined the position in consultation with the Divisional Councillors, Karachi. It is being released for regularization.

(viii) *Bakra Perhee*—The position is being re-examined by the KDA.

(ix) *Kumbar wara*—The KDA re-examined the position in consultation with the Divisional Councillors Karachi. It is being shifted outside Layari and the site will be used for amenities.

(x) *Chakiwara*—This area has been released to KMC by the KDA. Work will start as early as possible.

(b) The Corporation have approved the quotation of M/s. Kureshi Siddiqi Associates for the survey of one of the authorised colonies as an experiment. This has been done in order to get the work or regularization done as early as possible.

DRAINAGE SYSTEM IN JHELUM TOWN

*8073. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the inhabitants of Jhelum Town have been drawing the attention of Government to the very unsatisfactory state of drainage system in Jhelum town ; if so, the action so far taken by Government to remedy the said situation ;

(b) whether it is a fact that some citizens and tax payers of Jhelum Municipality complained to the District Magistrate and the Commissioner sometime ago about the mal-administration in the Municipal Committee in regard to the blocking of certain culverts and nullahs and the construction of buildings at the site of nullah resulting in obstruction to the flow of rain and drainage water thereby causing damage to the property and inconvenience to the public of the said area ;

(c) whether it is a fact that the Vice Chairman, Municipal Committee, Jhelum sanctioned the construction of a building near Civil Lines bridge on the site, including Municipal land by one Bashir Ahmad, thereby blocking the nullah and culverts and causing undue gain to the said person ;

(d) whether it is a fact that said matter was brought to the notice of the District Magistrate concerned ; if so, the action taken or intended to be taken by Government against the said Vice Chairman for the abuse of powers ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The Government have not received any complaint about the unsatisfactory state of drainage system in Jhelum Town by the inhabitants of the City. Therefore, no action has been taken by Government so far.

(b) Yes, it is now reported that an application was received by Municipal Committee, Jhelum, from some citizens of Jhelum complaining about the blocking of certain culverts. It appears that one Mr. Muhammad Bashir had unauthorisedly blocked certain culverts of the Municipal Road Bridge. The Municipal Committee served notice on him to remove the blockades. On non-compliance of notices by him the Municipal Committee, Jhelum, itself arranged removal of the blockades and the drainage has since been working satisfactorily.

(c) The Vice Chairman, Municipal Committee, Jhelum, who was duly authorised, sanctioned the construction of a building near Civil Lines Bridge on the site adjoining Muuicipal land on the owner's own land i.e., Mr. Muhammad Bashir. However, Mr. Muhammad Bashir encroached upon some Municipal land for which he has been prosecuted in the Court of the Additional District Magistrate, Jhelum and decision in the case is awaited.

(d) The plan was sanctioned according to the rules and regulations of the Municipal Committee for construction over land which belong to Mohammad Bashir. There was no abuse of power by the Vice Chairman. Hence, the question of taking action against him does not arise.

LAYING CHILDREN PARKS ON AN OLD SITE ON G. T. ROAD AT JHELUM

*8074. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an old site on G. T. Road at Jhelum was transferred to the Municipal Committee sometime ago for maintenance and some of the plots were reserved for Children's Parks, etc ;

(b) whether it is a fact that the said Committee has not so far laid Parks at the said sites and has, on the other hand, leased the plots to some individuals who were allowed to put up structures thereon and causing congestion ;

(c) whether it is a fact that the Commissioner, Rawalpindi Division directed the Municipal Committee to cancel the said leases and not to renew any of them and in future not to allow any such constructions ;

(d) whether the said directions have been given effect to by the said Municipal Committee ; if not, the action taken by Government against the officials responsible for defying the directions of the Controlling Authority and disregard of public interest ;

(e) whether it is a fact that some residents of the said area made representations to the District Magistrate and the Controlling Authority in this respect ; if so, the action taken by Government in this regard ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) An area measuring 30 acres, 2 kanals and 12 marlas of land situated on old G. T. Road. Jhelum, was transferred by Government to Municipal Committee, Jhelum, in May 1941. This land was transferred to Municipal Committee, Jhelum, without any specific condition by Government to provide children's park on the site.

(b) The Municipal Committee proposes to provide parks on some of these plots, but for want of sufficient water for maintenance, it has not been possible to lay the parks so far. Some constructions of purely temporary nature have been allowed on these plots on the specific condition that the same will be removed as and when directed by the Municipal Committee. There is, however, no congestion.

(c) Yes.

(d) It is reported that as a result of these orders no further structures have been allowed. Efforts are being made to remove the existing structures and notices have been issued. No action could be taken by Government, as no report regarding non-compliance of orders of the Controlling Authority was received.

(e) Government are not aware of any representation made to Deputy Commissioner or Commissioner in this regard, and so no action could be taken at Government level.

A report is, however. being called from the Controlling Anthority, and action will be taken in the light thereof.

CONSTRUCTION OF KULAH BRIDGE ON RIVER HARRO IN TEHSIL ABBOTTABAD

*8075. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my Starred Question No. 2942, given on the floor of the House on 7th July 1966, and state whether Kulah Bridge on river Harro in Tehsil Abbottabad has since been constructed ; if not, reasons therefor and the time by which the same will be constructed ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The Kulah bridge on river Harro has since been completed.

OPENING OF A DISPENSARY NEAR COMMITTEE CHOWK ON MURREE ROAD, RAWALPINDI

*8076. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a building for dispensary was constructed by the Municipal Committee near Committee Chowk on Murree Road, Rawalpindi in 1963 ;

(b) whether it is a fact that no dispensary has so far been opened in the said building in spite of several representations from the residents of the nearby Mohallahs;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative whether any action has been taken against the persons responsible for depriving the residents of medical facilites?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No.

The work order for this dispensary was placed on 19th March 1964. The building was completed in the end of 1965. The work on the building was, however, found defective in as much as the floor of the rooms was not good, so also plastering of the walls and wood-work was not of the requisite standard. They had, therefore, to be replaced with good material, which was done through another Contractor at a cost of Rs. 4,988. Payment to the former Contractor to the extent of Rs. 9,877

was withheld for defective work, he was black-listed and the amount of Rs. 4,988 was paid to the new Contractor from the amount withheld.

(b) Yes. Representations were made by the public for opening the dispensary, but it could not be started because of two reasons :—

(i) The building was defective and had to be reconditioned.

(ii) There was no provision for starting the dispensary in the last year's budget. However, a provision has been made in the budget 1967-68 and this dispensary will now start functioning shortly.

(c) The Executive Engineer, Municipal Committee, Rawalpindi, who was retired on 8th November 1965 and is no more in Municipal service, has been served with a notice to show cause why action should not be taken against him for inefficient supervision of the building which was found to be defective. The final payment of the bill of the Contractor amounting to Rs. 9,877 is held up and disciplinary action is being taken against the Engineer.

Leakage of Question Papers for the Local Council Service Examination

*8077. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that question papers for the Local Council Service Examination held on 25th November 1966 had leaked out; if so, the action taken by Government against the officials responsible for the same ;

(b) in case the said question paper did not leak out reasons for which the said examination was postponed at the eleventh hour?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No.

(b) A rumour about the leakage of the paper led to the postponement of the examination. On enquiry, howevever, it was found that the rumour was false.

PLACING FIXED DEPOSITS OF LANDHI-KORANGI MUNICIPALITY IN A BANK OTHER THAN THE NATIONAL BANK OF PAKISTAN

*8216. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Landhi-Korangi Municipality had, by a resolution, decided that all its fixed deposits be placed in the National Bank of Pakistan ;

(b) whether it is a fact that inspite of the said resolution the Chairman of the said Municipality has placed a sum of Rs. two lac as fixed deposit in a Bank other than the National Bank of Pakistan; if so, the name of the Bank in which the said fixed deposit has been placed and the reasons for not giving the same to the National Bank of Pakistan;

(c) whether it is a fact that fourteen Members of the Municipality out of a total of fifteen members staged a walk out from the meeting of the Municipality as a protest against the said action of the Chairman?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(b) In exercise of the powers conferred upon him under Municipal Committee Business Rules, 1960, the Chairman. Landhi-Korangi Municipal Committee operated the Municipal funds and deposited Rs. 2 lacs surplus funds of Municipal Committee in Habib Bank for six months as fixed deposit with the approval of Controlling Authority due to the following reasons.

(1) The rate of interest offered by both Habib Bank and National Bank was the same.

(2) Habib Bank was also well established scheduled bank duly approved by the Finance Department of West Pakistan Government for the investment of surplus funds of local bodies.

(3) The Habib Bank Ltd., were given a preference, in view of the assurance of the Habib Charitable Trust for a substantial financial assistance to the Municipal Committee for setting up a dispensary.

It may also be stated that an amount of Rs. 3 lacs have been invested

as fixed deposits in the National Bank of Pakistan and additional funds are being kept with them as current account.

(c) No. Ten members of the Municipal Committee staged a walk out from the meeting held on 6th May 1967 but in a meeting held on 13th May 1967 the Municipal Committee by a majority vote has requested the Controlling Authority to reconsider the decision.

CONSTRUCTION OF ROADS BY DISTRICT LOCAL BOARD, SAHIWAL

*8219. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the tehsil-wise roads constructed by District Local Board, Sahiwal during the period from 1954 upto the imposition of Martial Law alongwith locations thereof ;

(b) the expenditure incurred on the construction of each of the said roads;

(c) the Tehsil-wise details of roads upon which soling work was done but were not metalled during the said period and the expenditure incurred on each such road?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) Metalling of Roads from 1954 to 1958 (up to the imposition of Martial Law)

Tehsil Okara

1. Satghara Link road and 3 furlongs.
2. 20/2-L Link Road 1 mile and 1 furlong.

Tehsil Sahiwal

Iqbal Nagar-Kamand Road, 4 miles and 2 furlongs.

(b) (1) Satghara Link Road—Rs. 11,300.

(2) 20/2-L Link Road—Rs. 27,607.

(3) Iqbal Nagar-Kamand Road—Rs. 79,189·87.

(c) Soling of roads from 1954 upto the imposition of Martial Law.

	Rs.
Okara Tehsil	
(1) Okara-Jabboka, 1½ furlongs	3,990
Sahiwal Tehsil	
(1) Iqbal Nagar-Kamand, 18 miles	2,28,517·20
(2) Harappa-Naiwala, 2 furlongs and 65 feet	4,711
(3) Mian Chanun-Kamand, 1 furlong	2,346
(4) Dipalpur-Sahiwal, 3 furlongs	7,237
Tehsil Pakpattan	
(1) Pakpattan-Gogera, 2 furlongs	4,205

AMOUNT EARMARKED BY MUNICIPAL COMMITTEE, LYALLPUR FOR DEVELOPMENT SCHEMES

*8225. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Municipal Committee, Lyallpur earmarked an amount of rupees sixty-six lac for development schemes during the year 1966-67 ;

(b) whether it is a fact that only half of the amount, out of that mentioned in (a) above, has been spent during the year 1966 67; if so, the reasons for not spending the entire amount and the action Government intend to take against those who are responsible for this?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : **(a)** Yes.

(b) No. 82 per cent of the amount has been spent, i.e., Rs. 54,60,422 out of Rs. 66.21,490.

PROVIDING TRANSPORT FACILITIES TO THE CORPORATION STAFF AT GULBERG, LAHORE

*8262. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Corpoation Sub Office for recording deaths and births at Gulberg, Lahore is functioning under the open space of the water tank of Lahore Improvement Trust which a common man cannot locate easily;

(b) whether it is a fact that no transport facilities have been provided for the Sanitary Inspector and Vaccinators attached to the said office with the result that they cannot perform their duties properly;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to take any steps in this respect ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No. The Sub-Office of the Lahore Municipal Corporation vaccination and registration of births and deaths in the Gulberg Area is located in a room below the Water Tank of the Lahore Improvement Trust. A Name Plate is affixed on the said Office for the guidance of the visiting public.

(b) The Sanitary Inspector and Vaccinators, working in the Gulberg Area are in receipt of Cycle Allowance for performing their duties and there has been no complaint from them on this account.

(c) Does not arise in view of the replies to questions at (a) and (b).

CONSTITUTING UNION COUNCILS AND TEHSIL COUNCILS IN KHYBER AGENCY

*8288. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is neither any Union Council nor Tehsil Council in Khyber Agency ;

(b) whether it is also a fact that an Agency Council has been formed at Jamrud ;

(c) whether it is also a fact that the agenda for the meeting of the Agency Council is distributed amongst the members of the Agency Council, but the members there are not entitled to express their views on any item included in the agenda ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative. whether Government intend to constitute Union Councils and Tehsil Councils in the Agency and permit the members of the Agency Council to express their Views in the meetings of the said Councils ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) There are no Union Councils in the Khyber Agency but Tehsil Councils have been set up.

(b) Yes.

(c) No, the members have got full freedom of speech.

(d) In view of replies to (a) (b) and (c) the question does not arise.

EXPANSION OF ROADS IN SAHIWAL

*8333. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the amount reserved by Sahiwal Municipal Committee for the expansion, repair aud widening of roads of Sahiwal during 1965-66 and 1966-67 ;

(b) the amount that remained unutilised in the said years alongwith the reason therefor and the action taken against the officials responsible for the same ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) The amounts reserved by Sahiwal Municipal Committee for expansion, repair and widening of the roads of Sahiwal during 1965-66 1966-67 are shown below :

	Rs.
1965-66	75,000
1966-67	3,50,000

(b) The amounts actually utilized during the said years are indicated below :—

	Rs.
1965-66	75,576
1966-67	3,35,278

The amounts which remained unutilized from the sanctioned allotment, are given below :—

	Rs.
1965-66	17,424
1966-67	24,722

The non-utilization of the full provision during 1965-66 is arttributable to the Declaration of Emergency due to war with India when the utilization of expenditure on emergent measures was considered more essential. In 1966-67 while executing the work on the spot they were completed in less than the rough cost estimates. Thus, the works were completed with a saving.

CONSTRUCTION OF ROAD FROM A STABLE TO CHAK NO. 68/10-R

*8416. **Malik Miraj Khalid** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to starred question No. 4191, given on the floor of the House on 15th June 1967 and state :—

(a) whether the case of construction of the road from a stable to Chak No. 68/10-R, was considered by the District Council Multan before the preparation of the budget for 1967-68 ; if so, decision taken thereon and if not, reasons therefor ;

(b) whether any funds have been provided in the current financial year for the construction of the said road ; if so, details thereof and if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) Yes. On 15th May 1967 the District Council, Multan, decided to postpone the construction of this road in favour of more important ones.

(b) No. The matter will be considered by the District Council at the time of framing the next year's budget. This road was estimated to cost Rs. 3 lakhs and the District Council could not spare so much money for this road in view of the more pressing demand by the public for other important roads.

RETIREMENT CASES OF OFFICERS OF LOCAL COUNCIL SERVICE

*8424. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the cases of Officers of Local Council Service who had attained the age of superannuation were to be disposed of during 1966-67 ; if so, the number of Officers who (i) have been retired uptil now and (ii) would be retired during 1967-68 ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes.

(i) The number of retired Officers uptil now is 24. (ii) During this year 13 Officers will reach the age of superannuation ; they will be retired if they are not given extension under the Rules.

GRANT-IN-AID PROJECTS UNDER RURAL WORKS PROGRAMME

*8447. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the grant-in-aid for the Projects under the Rural Works Programme for the years 1966-67 was not released to some Local Councils upto 31st December, 1966 ;

(b) whether it is a fact that non-availability of funds in time resulted in delay in the completion of the said Projects ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative (i) the names of the Local Councils which did not receive the grant in time (ii) reasons for delaying the release of grant and (iii) action taken or intended to be taken against those responsible for the said delay ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) (i) all the Local Councils in West Pakistan ;

(ii) the funds for Rural Works Programme are received from the Central Government. The release of funds of these two agencies was delayed during the year 1966-67 resulting in delay in making the funds available to the local councils.

(iii) since the release of funds was not due to fault of any individual, the question of taking action does not arise.

IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT SCHEMES BY UNION COMMITTEES IN LAHORE MUNICIPAL CORPORATION AREA

*8465. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the majority of Union Committees within the Lahore Municipal Corporation area submitted their development schemes to Government and asked for some financial aid for their implementation during 1965-66 and 1966-67;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the names of Union Committees which applied for the aid in 1965-66 and 1966-67 alongwith (i) the amount applied for by each of them (ii) given to them (iii) spent by them and (iv) remained unspent and returned by them;

(c) the development projects implemented by each Union Committee alongwith the amount spent on each work during the said years ;

(d) whether it is a fact that the expenditure incurred on the implementation of each of the said Projects was checked by any Officer ; if so, the name and designation of the Officer or Officers who checked the expenditure in the said years ;

(e) whether it is a fact that there was any embezzlement by any Chairman of the Union Committee in the said years; if so, the names of the Chairmen who were found guilty and the action taken against them ;

(f) whether Government intend to inerease the said financial aid and encourage the Union Committees?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No.

(b), (c), (d), (e) and (f) In view of the answer to (a) above, question does not arise.

RECRUITMENT TO THE WEST PAKISTAN LOCAL COUNCIL SERVICE CLASS II

*8475. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago a written test was held by the West Pakistan Local Council Services Selection Board to fill up Class II posts ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of candidates who appeared in the said test from Bahawalpur Region (ii) the names of those out of them who qualified in the said test and were called for interview ;

(c) whether it is a fact that the candidates mentioned in (b) above were told by the said Board that as no Class II posts existed in Bahawalpur Region they would not be interviewed; if so, the reasons for calling the said candidates for interview when no such posts were vacant there and the action Government intend to take for this irregularity ;

(d) whether it is a fact that the said Board also verbally informed the said candidates that when such posts fell vacant those would be filled in from amongst the said candidates in accordance with the merit list prepared as a result of the written test; if so, whether a copy of the said merit list will be placed on the Table of the House?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(b) (i) 5

(ii) All were called for interview. Following are the names of the candidates :—

(1) Mr. Sultan Ahmad Akhtar.

(2) Mr. Wasim Khalid.

(3) Mr. Mohammad Suleman Akhtar.

(4) Mr. Mohammed Akhtar Lodhi.

(5) Syed Aftab Hussain.

(c) No.

(d) No. One candidate has been selected on merit. The names mentioned in (b) above are in order of merit.

RECRUITMENT TO THE WEST PAKISTAN LOCAL COUNCIL SERVICE CLASS I

*8476. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago a written test was held by the West Pakisan Local Council Services Selection Board to fill up some Class I Junior posts in Bahawalpur Region; if so, a copy of the merit list prepared as a result of the said written test for the said posts be placed on the Table of the House ;

(b) whether it is a fact that according to the said list candidates were called for interview by the said Board at Bahawalpur ;

(c) whether it is a fact that the said Selection Board told the candidates referred to in (b) above that as they were lacking five years experience of gazetted service, they could not be considered for the selection to the said posts;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons for calling the said candidates first for written test and then for interview when they were not eligible and the action Government intend to take against the officers responsible for doing such irregular work ;

(e) if answer to (c) above be in the negative, the names of the candidates selected for Class I posts from Bahawalpur Region?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes. The list is as under :—

Serial No.	*Roll No.*	*Name*
1.	B-1-S . .	Mr. Mohammad Zulfiquar Afghan.
2.	B-6-S . .	Mr. Naseemud Din Siddiqui.
3.	B-2-S . .	Mr. Afzal Ahmad Panwar.
4.	B-4-S . .	Mr. Mohammad Jalil-ur-Rehman.
5.	B-3-S . .	Sh. Mohammad Saleh.
6.	B-1 . .	Mr. Zubair Ahmad Qureshi.

(b) Yes.

(c) No.

(d) In view of (c) above the question does not arise.

(e) Only one candidate, Mr. Mohammad Zulfiquar Afghan has been selected for Class I (Junior) post.

COMPETITIVE EXAMINATION HELD BY THE WEST PAKISTAN LOCAL COUNCIL SERVICES SELECTION BOARD

***8477. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Local Council Services Selection Board held a competitive examination in December, 1966 and February, 1967 to fill up the posts in Class I (Junior) and Class I (Senior) ; if so, (i) the regionwise number of such posts (ii) the regionwise number of applications received (iii) the number of candidates who were allowed to appear in the said test (iv) the number of those who qualified the said test (v) their names regionwise as were called for interview and (vi) the dates and the places where written test and then interviews were held ;

(b) the names of the candidates as have been elected for appointment against the posts in Hyderabad and Bahawalpur Regions, separately ;

(c) whether it is a fact that written test was postponed once in

November, 1966 and the interviews in Hyderabad and Bahawalpur Regions were also postponed twice ; if so, the reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that the said Board visited Bahawalpur to interview the candidates for final selection ; if so, the total amount spent by the said Board on account of their T.A., D.A., and other allowances?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(i) The number of posts region-wise is as follows :—

Region		*Class I Junior*	*Class II Senior*
(1) Peshawar	..	2	2
(2) Lahore	..	7	7
(3) Bahawalpur	..	2	—
(4) Hyderabad	..	6	3
(5) Quetta	..	—	4
(6) Karachi	..	3	3
Total	..	20	19

(ii) The region-wise number of applications received is as under:—

Region		*Class I Junior*	*Class II Senior*
Peshawar	..	16	25
Lahore	..	59	235
Hyderabad	..	47	123
Bahawalpur	..	9	8
Quetta	..	2	18
Karachi	..	12	29
Total	..	145	438

(iii) The number of candidates who were allowed to appear in the written test is 416.

(iv) The number of those who qualified the said test is 227.

(v) The names region-wise of those candidates who were called for interview is shown in the attached list.*

(vi) The written test was held at Peshawar, Lahore, Bahawalpur, Quetta and Karachi on 25th February 1967. The dates for interviews were as under :—

Region	*Date*
Peshawar	. . 25-26/5/1967.
Lahore	. . 22-23/5/1967.
Bahawalpur	. . 1-2/7/1967.
Hyderabad	. . 29-30/5/1967.
Quetta	. . 15-16/5/1967.
Karachi	. . 20/5/1967.

(b) The names of candidates selected for appointment in Hyderabad and Bahawalpur Regions are shown as under ;—

Hyderabad Region (Class I Junior)

(1) Mr. Inayat Ullah Junejo.

(2) Mr. Jamal Ashraf Ansari.

(3) Sh. Abdul Sattar.

(4) Mr. Abdul Hakeem Shaikh.

(5) Mr. Iftikhar Ahmad Siddiqi.

(6) Habibullah Memon.

Class II (Senior)

(1) Mr. Nazir Ahmad Bhutto.

(2) Mr. Mushtaq Ahmad Khan.

**Please see Appendix II at the end.*

Accounts Cadre (Class II Senior)

Mr. Allah Ditta Shah.

Bahawalpur Region (Class I Junior)

Mr. Muhammad Zulfiqar Afghan.

Class II (Senior)

Mr. Sultan Ahmad Akhtar.

(c) Yes. The test was to be held on 25th November, 1966. The test and interview were postponed due to administrative reasons. It was later held on 25th February 1967.

(d) Yes. The total amount on account of T.A./D.A. and other allowances comes to Rs. 925.00.

PROVIDING RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO OFFICERS OF KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

*8479. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the names of Officers of the Karachi Municipal Corporation who own houses in Karachi which they have rented out and are themselves living in bungalows provided to them by the Karachi Municipal Corporation ;

(b) whether it is a fact that some Officers of the Karachi Municipal Corporation who do not own houses in Karachi have not been provided with Karachi Municipal Corporation bungalows ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) The following officers of KMC own houses in Karachi but are living in KMC Bungalows :—

(1) Mr. S. A. Hakeem, Chief Engineer.

(2) Mr. Tahir Ali, XEN Water.

(3) Mr. M. A. Ghani Ch. M. Officer.

(4) Mr. M. A. Khan, Chief Fire Officer.

(b) Yes. The reasons being that it is not obligatory for KMC to provide accommodation to all the officers nor does KMC possess Bungallows equal to the number of KMC officers.

K. D. A. SCHEME NO. 17

*8502. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to answer to my starred question No. 4617 given on the floor of the House on 12th December 1966 and state :—

(a) since when the scheme involving an expenditure of Rs. 2,33,70,000 for Karachi water-supply, utility and sewerage services is under the scrutiny of the Provincial Development Working Party :

(b) whether this scrutiny has been completed ; if so, the recommendations of the Provincial Development Working Party ;

(c) how the amount of Rs. 4½ lac provided by Government was spent ;

(d) the extent upto which the residents of Lyari will be benefitted from this scheme ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The scheme is under scrutiny of the Government since 1964.

(b) No scheme was scrutinized and approved in principle by the Provincial Development Working Party on 8th December 1965. It was, however, observed that the Additional Chief Secretary Planning and Development Department will personally visit Karachi and further discuss the scheme with representatives of KDA and KMC for final decision. The Additional Chief Secretary visited the site at Karachi in early 1966 and decided that though the scheme is apparently feasible the same should be discussed in A. D. P. meeting after the same is recast. At present the scheme is under examination of KMC.

(c) Funds have not been released by Government.

(d) Residents of Lyari would get adequate supply of filtered water and by regular drainage and pumping sewage would be disposed of (in Sewage Treatment Plant No. I at Manghopir). By such supply of water in abundance and disposal of sewage, sanitary conditions of the area should be improved towards required public health standards.

STREET LIGHTING ON DHARAMPURA ROAD, LAHORE

*8723. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are no street lighting arrangements on Dharampura Road, Lahore as well as the streets served by it ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons therefor and the time by which street lighting would be provided there ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) Yes.

(b) LMC had deposited a sum of Rs. 3,293·00 with Executive Engineer, Second Lahore Division on 30th June 1964 for the purpose. Thereafter, WAPDA transferred this area to the Executive, Engineer, Shahlamar Division. It has been reported that the former Executive Engineer has not so far transferred the relevant papers, together with the amount, to the latter in spite of several reminders. LMC has again requested that the matter may be expedited.

SETTING UP 'BAITUL-MAALS' TO COLLECT ZAKAAT

*8728. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the date when Government issued instructions to all the Union Councils and Union Committees for setting up '*Baitulmaal*' to collect *Zakaat* and other donations for helping the local destitute families ;

(b) whether the said instructions are being complied with by all the Union Committees and Union Councils in the Province ; if not, the action Government intend to take in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) No such instructions have been issued. However, the West Pakistan (Union Councils and District Councils Baitul-Mal Rules, 1964 and the West Pakistan Union Councils and Municipal Committees) Baitul-Mal Rules, 1966 were issued on 30th April 1964 and 28th August 1966 respectively.

(b) In accordance with these rules, any Muslim may pay Zakat, Fidia, or other charities to the Union or District or Municipal Baitul-Mal. Payments to the Baitul Mal Fund are purely voluntary.

———

AMOUNT SPENT ON DEVELOPMENT OF VILLAGE JODHU DHIR

*8744. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the year-wise amount granted to Union Committee Raiwind for its developmental programmes during 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(b) whether the amounts mentioned in (a) above have been spent on the programmes for which the same were granted ;

(c) whether it is a fact that a part of the amount, out of that mentioned in (a) above, was granted for the development of village Jodhu Dhir of the said Union Council ;

(d) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the said amount has been spent for this purpose ; if so, details thereof and if not, reasons therefor and the action taken or intended to be taken against the officials responsible for it ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian

Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) :—

		Rs.
1964-65	...	10,975
1965-66	...	Nil
1966-67	...	Nil

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) The following amounts were released for the development of village Johdu Dhir :—

(1) Rs. 375 for construction of two culverts.

(2) Rs. 750 for the construction of drains.

Both the schemes have been completed.

Allocation of Amount under Rural Works Programme in 1965-1966 for Quetta, Hyderabad, D. I. Khan, Peshawar Kalat, Khairpur, Karachi and Bahawalpur Divisions

*8745. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the Division-wise total amount allocated under Rural Works Programme in the year 1965-66 for Quetta, Hyderabad, D. I. Khan, Peshawar, Kalat, Khairpur, Karachi and Bahawalpur Divisions alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in each District of the said Divisions during the said year and balance at the close of the year ;

(b) whether the balance was utilised during 1966-67 ; if not, reasons therefor ;

(c) in case there was any excess expenditure during 1965-66, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Division-wise allocation in 1965-66

are as follows :—

Name of Division	*Allocation* Rs.
Quetta	54,95,000
Hyderabad	86,15,000
D. I. Khan	48,34,000
Peshawar	1,39,94,000
Kalat	38,36,000
Khairpur	84,23,000
Karachi	21,50,000
Bahawalpur	58,89,000

Expenditure—It is not possible to supply the month-wise expenditure figures as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Yearly expenditure figures in respect of each district alongwith the balance at the end of the year, are, however, given below :

Name of Division	*Expenditure during the Year*	*Balance*
	Rs.	Rs.
Quetta Division—		
Quetta . .	4,73,344	7,69,656
Sibi . .	8,58,975	2,40,025
Chagai . .	3,70,653	6,32,347
Loralai . .	5,46,101	5,52,899
Zhob . .	3,13,178	7,37,822
Hyderabad Division—		
Hyderabad . .	14,35,596	9,59,404
Dadu . .	11,96,000	3,35,000
Tharparkar . .	8,13,179	10,05,821
Sanghar . .	5,70,558	9,12,442
Thatta . .	12,29,684	1,57,316

D. I. Khan Division—			
D. I. Khan	..	10,91,095	5,81,905
Bannu	..	8,48,403	8,72,597
North Waziristan	..	5,77,576	94,424
South Waziristan	..	5,04,963	2,63,037
Peshawar Division—			
Peshawar	..	18,71,017	8,61,983
Hazara	..	18,32,871	9,44,129
Mardan	..	14,10,329	5,04,671
Kohat	..	12,25,119	6,87,881
Malakand Agency	..	23,04,000	Nil
Mohmand Agency	..	2,82,961	5,33,039
Khyber Agency	..	2,53,928	5,62,072
Kurram Agency	..	2,97,330	4,22,670
Kalat Division—			
Kalat	..	5,57,038	5,89,962
Mekran	..	5,32,000	7,000
Kharan	..	4,34,178	5,68,822
Kachhi	..	6,06,539	5,40,461
Khairpur Division—			
Jacobabad	..	12,95,420	2,83,580
Sukkur	..	19,15,000	Nil
Larkana	..	16,75,000	Nil
Nawabshah	..	12,17,911	5,53,089
Khairpur	..	14,09,807	73,193

Karachi Division

Karachi	..	7,80,033	3,18,967
Lasbella	..	10,51,000	Nil

Bahawalpur Division—

Bahawalpur	..	7,24,849	10,94,151
Bahawalnagar	..	6,37,581	12,77,419
Rahimyarkhan	..	19,42,511	2,12,489

(b) No, except Chagai, Hyderabad, Dadu, Thatta, D. I. Khan, Peshawar, Malakand, Kalat and Mekran districts.

Reasons for non-utilization during the subsequent years.

(i) due to period of emergency in 1965-66 and late release of funds the districts carried huge balances at the close of the year as such the districts which had to implement the programme of both the years could not spend the amount.

(c) Does not arise.

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1964-65 FOR KALAT, KHAIRPUR, KARACHI, BAHAWALPUR, HYDERABAD, D. I. KHAN, PESHAWAR AND QUETTA DIVISIONS

*8746. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the division-wise total amount allocated under Rural Works Programme in the year 1964-65 for Kalat, Khairpur, Karachi, Bahawalpur, Hyderabad, D.I. Khan, Peshawar and Quetta Divisions alongwith the month wise expenditure incurred therefrom in each district of the said Divisions during the said year and balance at the close of the year :—

(b) whether the balance was utilised during 1965-66; if not, reasons therefor ;

(c) in case there was any excess expenditure during 1964-65, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Allocation 1964-65—

Name of the Divisions	*Allocation*
	Rs.
Kalat	31,94,160
Khairpur	94,20,768
Karachi	20,49,880
Bahawalpur	67,36,368
Hyderabad	86,12,008
D. I. Khan	43,02,309
Peshawar	1,36,79,059
Quetta	70,34,776

Expenditure—It is not possible to supply the monthwise expenditure figures as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Yearly expendiure figures are, however, given below in respect of each district of the divisions mentioned above—

Name of District	*Expenditure*	*Balance*
	Rs.	Rs.
Kalot . .	10,11,319	1,23,361
Mekran . .	11,41,642	64,558
Kharan . .	8,02,314	50,966
Khairpur Division—		
Jacobabad . .	12,33,287	4,21,113
Sukkur . .	18,64,415	1,38,585
Larkana . .	14,16,080	Nil
Nawabshah . .	13,78,297	14,14.191
Khairpur . .	7,50,261	8,04,539

Karachi Division—			
Karachi	. .	10,56,838	87,062
Lasbella	. .	6,71,965	2,34,015
Bahawalpur Division—			
Bahawalpur	. .	10,15,815	18,91,473
Bahawalnagar	. .	15,86,565	30,515
Rahimyar Khan	. .	22,52,000	Nil
Hyderabad Division—			
Hyderabad	. .	16,48,842	3,70,238
Dadu	. .	12,95,480	Nil
Tharparkar	. .	13,06,457	15,60,831
Sanghar	. .	11,22,966	1,32,314
Thatta	. .	8,89,135	2,85,745
D. I. Khan Division—			
D. I. Khan	. .	11,91,582	2,42,771
Bannu	. .	8,68,065	6,01,091
North Waziristan	. .	5,58,668	21,332
South Waziristan	. .	7,09,693	1,09,107
Peshawar Division—			
Peshawar	. .	14,73,598	7,64,755
Hazara	. .	23,21,153	Nil
Mardan	. .	15,70,802	46,278
Kohat	. .	16,78,355	2,10,318
Malakand Agency	. .	28,76,379	7,16,021
Mohmand Agency	. .	2,12,053	4,88,547
Khyber Agency	. .	3,26,531	3,74,069
Kurram Agency	. .	6,00,359	19,841
Quetta Division—			
Quetta	. .	18,53,479	1,16,209
Sibi	. .	15,81,356	1,63,932
Chagai	. .	6,36,349	4,20,451
Loralai	. .	8,62,077	2,94,323
Zhob	. .	8,14,810	2,91,790

(b) No, except by districts of Kalat, Mekran, Kharan, Karachi, Hyderabad, Thatta, D. I. Khan, Peshawar, Mardan and Quetta.

Reasons for non-utilization—(i) Due to pre-occupation of local councils with election to the electoral college and the Presidential Election and late release of funds, the districts carried much balances at the end of the year.

(ii) a period of emergency in 1965-66 during which all the development activities remained suspended.

(c) Does not arise.

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1963-64 FOR PESHAWAR AND D. I. KHAN DIVISIONS

*8756. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total amount allocated under Rural Works Programme in the year 1963-64 for Peshawar and D. I. Khan Divisions alongwith the monthwise expenditure incurred therefrom in each District of the said Division during the said year and balance at the close of the year;

(b) reasons for the saving or excess expenditure during the year, if any, and whether the saving was utilised during the subsequent year ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Allocation 1963-64—

	Rs
Peshawar Division	1,44,21,538
D. I. Khan Division	50,45,076

Expenditure—It is not possible to furnish the monthwise expenditure figures as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Yearly expenditure figures in respect of each District of Peshawar and D. I. Khan Divisions are however given below :—

Name of District	*Expenditure* Rs.	*Balance* Rs.
Peshawar . .	18,65,493	8,78,263
Hazara . .	22,10,749	6,80,607
Kohat . .	8,57,274	11,48,482
Mardan . .	14,56,541	5,51,001
Malakand Agency . .	17,69,372	5,92,410
Mohmand Agency . .	4,61,644	3,74,938
Khyber Agency . .	5,09,457	3,27,125
Kurram Agency . .	2,23,934	5,14,248
D. I. Khan Division—		
D. I. Khan . .	8,40,331	9,19,425
Bannu . .	10,21,922	7,87,034
North Waziristan . .	5,14,187	1,74,795
South Waziristan . .	4,67,836	3,19,546

(*b*) *Reasons for saving of amount during the year*—(i) 1963-64 was the first year of the programme and many obstacles had to be surmounted before the implementation started.

(ii) the setting up of a suitable technical organization in each district for implementing the schemes took considerable time.

(iii) the release of funds to the districts was delayed.

(iv) No.

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1966-67 FOR PESHAWAR AND D. I. KHAN DIVISIONS

*8759. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the total amount allocated under the Rural Works Programme in the year 1966-67 for Peshawar and D. I. Khan Divisions alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in each District?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Allocation—

Name of Division	*Amount*
	Rs.
Peshawar	48,09,600
D.I. Khan	15,12,000

Expenditure—It is not possible to supply the monthwise expenditure figures as the labour involved in supplying the information is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. The yearly expenditure figures are, however, given as follows :—

Name of District	*Expenditure*
	Rs.
Peshawar	5,47,190
Hazara	14,000
Mardan	4,60,475
Kohat	1,18,416
Malakand Agency	2,85,791
Mohmand Agency	Nil
Kurram Agency	7,308
Khyber Agency	72,407
Dir Agency	Nil
Chitral Agency	1,68,228
D. I. Khan Division—	
D I. Khan	2,50,340
Bannu	43,944
North Waziristan Agency	37,671
South Waziristan Agency	59,717

DRINKING WATER FOR VILLAGE SANDAW IN MARDAN DISTRICT

*8861. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago a scheme for drinking water was prepared by the Public Health Engineering Department for Village Sandaw in Mardan District ; if so, the estimated cost thereof ;

(b) whether Government intend to provide the required amount for the said scheme ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes, the estimated cost of the works is Rs. 1,00,000.

(b) This scheme was proposed for inclusion in the Annual Development Programme for 1966-67 as a Government sponsored new scheme but it could not be admitted as no new scheme was entertained by Planning and Development Department due to paucity of funds. However, the scheme is likely to be proposed for inclusion in the Annual Development Programme for 1968-69. Its execution will only be possible if funds are provided by the Government.

RECRUITMENT OF STENOGRAPHERS IN LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

*8939. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that according to rules, Stenographers in the Lahore Municipal Corporation are recruited after qualifying in the test ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that Mr. Abdul Hamid, Stenographers to the Chairman, Lahore Municipal Corporation has been appointed and subsequently confirmed without his having qualified in the required test ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) There is no provision in the qualification bye-laws of the Lahore Municipal Corporation (sanctioned,—

vide former *Punjab Gazette* notification No. 2527-52/2468-C & T, dated, 5th September 1952) for holding of any such test.

(b) Mr. Abdul Hamid is not working as a Stenographer, but as a Stenographer, but as a Steno-typist in the office of the Vice Chairman, Lahore Municipal Corporation. Previously, he was working as Junior Clerk in the Abiana Branch of the Corporation but was being utilised is Steno-typist. On the occurrence of a vacancy of Steno-typist in the office of the Vice-Chairman, he was appointed against that post on 22nd January 1962. No test was given by him as it was not necessary under the relevant bye-law. After completion of probationary period of one year, he was confirmed on 2nd February 1963, because his work as Steno-typist was found satisfactory.

(c) Does not arise.

AMOUNTS DEPOSITED BY LAHORE MUNICIPAL CORPORATION IN CERTAIN BANKS

*8962. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Lahore Municipal Corporation has deposited a sum of Rs. 1,44,96,000, as fixed deposit in certain Banks as shown in the Budget Statement for the year 1967-68 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative (i) the names of the Banks and the amount deposited with each bank (ii) whether the said amount was deposited with the sanction of the Controlling Authority or the Government ; if so, a copy thereof may be placed on the Table of the Assembly ;

(c) whether it is a fact that no rules have been framed so far by the Government under section 32 of the Municipal Administration Ordinance, 1960 read with Article 49 of the Basic Democracies Order, 1959 for depositing local funds in any Bank other than a Government Treasury or in a Bank transacting the business of a Government Treasury?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Not Rs. 1,44,96,000 but Rs. 1,73,96,000 stand invested in the various Banks.

(b) (i) A statement furnishing the requisite information is placed at the table of the House.

(ii) The investments were made in anticipation of sanction of the Controlling Authority, i.e. Commissioner, Lahore Division, in order to minimize loss of interest on such large sums of money. The requisite sanction of the Controlling Authority was, however, subsequently obtained in all cases except in respect of the following :—

	Name of Bank	*Date of investment*	*Amount* Rs.
1.	Australasia Bank, Ltd.	29th June 1966 . .	4 lac.
2.	Commerce Bank, Ltd. . .	Ditto . .	2 lac.
3.	United Bank, Ltd. . .	23rd May 1966 . .	30,96,100

Sanction for these investments had also been applied for and the matter is under correspondence with the Controlling Authority. A statement showing number and date of communications in which sanction of Controlling Authority was accorded, is placed at the Table of the House. The time and labour involved in making out copies of all these communications would not be, commensurate with the objective in view of the Member.

(c) No such rules have so far been framed by Government. However, Government issued circular letter No. SOII (LG)-3 (122)/65, dated 6th April 1966, a copy of which is placed on the Table of the House.

STATEMENT SHOWING THE INVESTMENT MADE WITH VARIOUS BANKS AND SANCTION REFERENCE OF THE CONTROLLING AUTHORITY

S. No.	Name of Bank.	Date of investment	Amount invested	Sanction references	
1	2	3	4	5	
1.	United Bank	29. 6.64	500000/00	C-VI-34/3143	3. 4 .65
		18.12.65	1000000/00	C-VI-34/13593	28.12.66
		19. 6.65	700000/00	C-VI-34/ 4274	15. 4.66
		30.10.64	500000/00	C-VI-34/ 3856	8. 4.66
		23. 5.66	3096100/00	— —	—
		23. 6.66	400000/00	C-VI-34/ 7747	30. 7.66
		11. 2.66	500000/00	A-53	9.1. 67
2.	National Commercial Bank.	16. 6.65	300000/00	C-VI-34/4274	15. 4.66
		11. 8.65	500000/00	C-VI-35/3382	7. 4.65

		19. 8.65	300000/00	C-VI-34/3856	1. 4.66
		28. 8.65	200000/00	Commissioner's order dated	
		29.12.65	700000/00	16.6.66	
3.	National Bank of Pakistan.	13.1.66	500000/00	C-VI-34/9014	25.1.67
		23.6.66	700000/00	C-VI-34/7747	30.7.66
		15.6.67	500000/00	C-VI-34/4985	30.5.67
4.	Lahore Commercial Bank.	19.12.65	500000/00	C-VI-34/ 3142	2.4.65
		29.12.65	300000/00	C-VI-34/13593	28.12.66
5.	Habib Bank.	23.6.65	500000/00	C-VI-34/4274	15.4.66
		23.6.67	500000/00	C-VI-34/7747	30.7.66
		27.3.67	1000000/00	PA-53	9.1.67
6.	Muslim Commercial Bank.		200000/00	B-VI-34/7747	30-7.66
7.	Standard Bank.	23.6.66	200000/00	C-VI-34	30.7.66
		1. 4.67	1000000/00	PA/53	9.1.97

1		2	3	4	6
8.	Australasia Bank.	11.12.65	500000/00	C-VI-34/4274	15.4.66
		29.7.65	600000/00	—do—	—do—
		21. 7.65	400000/00	C-VI-34/7747	30.7.66
		23. 6.66	200000/00	C-VI-34/4274	15.4.66
		29. 6.66	200000/00	—do—	—do—
		—do—	200000/00	—do—	—do—
9.	Commerce Bank.	22.12.65	500000/00	C-VI-34/3382	7.4.65
		29. 6.66	200000/00	L-VI-34/4985	30.5.67

From

The Secretary to Government of West Pakistan, Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department.

To

All Commissioners of Divisions in West Pakistan.

No. SOII-3 (122)/65

Dated Lahore, the 6th April, 1966.

Subject :— INVESTMENTS.

Sir,

I am directed to address you on the subject noted above and to say that instances have come to the notice of Government where surplus funds of Municipal Committees are deposited in banks which are not on the approved list of Government. This leads to unhappy situations some times with the result that on the maturity of investments the bank authorities are not in a position to release the funds.

The matter of investment of funds by local bodies has thoroughly been discussed and it has been decided that no local body in any circumstances should invest its funds in unscheduled banks. It has further been decided that funds of local bodies deposited in such banks should be withdrawn gradually and deposited in the authorised banks. I am to request you kindly to bring these instructions to the notice of all local bodies in your jurisdiction for immediate necessary action.

Your obedient servant,

Sd/- (Saeed Ahmed) CSP.,

Deputy Secretary (LG).,

for Secretary to Government.

No. S.O. II-3 (122)/65, dated Lahore, the 6th April, 1967.

A copy is forwarded to all Sections Officers and other incharges of Sections in Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department for information.

Sd/- (Syed Riaz Hussain Bokhari)

Section Officer II

for Secretary to Government.

OPENING OF UNITED BANK LIMITED BRANCH AT PREMISES OF TOWN HALL, LAHORE

*8963. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on 31st December, 1966, United Bank Limited, has been allowed to open its Branch at the premises of the Town Hall, Lahore by the Chairman, Lahore Municipal Corporation on monthly rent of Rs. 500 without the sanction of the Corporation or the Controlling Authority (Commissioner) as required under the Municipal Committee Property Rules 1962 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for the lease of the land without proper sanction ;

(c) whether the advice of the Legal Adviser of the Lahore Municipal Corporation was obtained in the matter ; if so, a copy of the opinion given by him be placed on the table of the House ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) It is a fact that the Lahore Municipal Committee permitted the United Bank Limited, Lahore, to open its Branch, on 31st December 1966 in the premises of the Town Hall, Lahore, on payment of ground rent of Rs. 500 per mensem on lease for one year only. Under rule 8 (2) of the West Pakistan Municipal Committees (Property) Rules, 1962, the Chairman was competent to grant this lease and sanction of the Corporation or the Controlling Authority was not required.

(b) Does not arise in view of the answer to (a) above.

(c) Yes. The advice of the Legal Adviser, Lahore Municipal Committee, is placed on the table of the House.*

COLLECTION OF HOUSE TAX BILLS BY UNITED BANK LIMITED

*8965. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on 19th June 1967, the Chairman,

---

**Please see Appendix III at the end.*

Lahore Municipal Corporation entrusted the work relating to preparation of Bills of House Tax and collection of House Tax from assessees to the United Bank Limited ;

(b) whether it is a fact that the advice of the Legal Adviser, Lahore Municipal Corporation was obtained in the matter ; if so, a copy of his advice be placed on the Table of the House ;

(c) the amount to be collected by the United Bank Limited annually in the form of House Tax and the rate of interest to be paid thereon by the Bank alongwith the period for which the Bank would retain the said amount ;

(d) whether it is a fact that no tenders were called from Local Banks other than the United Bank Limited for entrusting the said work to the Bank ; if so, reasons therefor and the action Government intend to take in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) ; (a) Yes, the Lahore Municipal Corporation had entrusted the United Bank Ltd., Lahore, with the work of preparation of bills relating to House Tax with effect from the Ist July 1967. The bills of demand, after printing, are made over by the bank to the Lahore Municipal Corporation where the competent authority signs these bills and arranges their service on the assessees through the Corporation staff as usual. For the convenience of the assessees, it has been agreed that they can pay their bills in the nearby branches of the United Bank Ltd., but it does not debar them from paying to the taxation staff of the Corporation at the time of presenting of the bill or directly in the Town Hall Branch of the National Bank of Pakistan as before.

(b) Yes, a copy of the advice of the Legal Adviser, Lahore Municipal Corporation, dated 29th June 1967, is placed on the table of the House.

(c) The arrangement with the United Bank is that the payment of bills of the Municipal Property Tax made at their branches would be retained by them for a period of one month after which the amount would be transferred by it to the Town Hall Branch of the National

Bank of Pakistan. The likely amount at any one time with the bank should not exceed 3-4 lacs in any month. On this short term investment the bank pays to the Corporation interest at the rate of 2½ per cent.

(d) Under rule 2 (K) and (L) of the West Pakistan Municipal Committee Business Rules, 1960, the Chairman, Lahore Municipal Corporation, is empowered to take a decision, in public interest, in respect of assessment, collection, regulation, recovery of taxes, rates, fees and other dues and the receipt of all moneys on behalf of the Corporation. The question of inviting tenders was not, therefore, involved. Moreover, it is reported that no other bank had computor facilities.

مشیر قانون کی رائے

میری رائے میں یہ کام بینک کے سپرد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ کام بزنس رولز کی رو سے چیئرمین صاحب کے نوٹس میں داخل ہے ۔ بزنس رولز کے رول نمبر ۴ کی رو سے یہ کام کسی افسر و دیگران کے سپرد منظوری گورنمنٹ سے کیا جا سکتا ہے ۔ کام بینک کے سپرد اس رول کے ماتحت نہیں کیا جا سکتا ۔

دستخط ۔ محمد اشرف

مشیر قانون

مورخہ ۲۹ - ۶ - ۱۹۶۷ء

COLLECTION OF OCTROI BY UNITED BANK LIMITED

***8966. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that collection of octroi at 9 major Octroi

Posts in Lahore Municipal area has been entrusted by the Chairman or the Municipal Corporation to the United Bank Limited without the prior sanction of the Controlling Authority ;

(b) whether it is a fact that tenders were not called before entrusting the said work to the said Bank ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons therefor ;

(d) the amount to be collected by the said Bank and the rate of interest to be paid thereon ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes, with effect from December, 1966, in the public interest to ensure safe/speedy transit of the Octroi Income. The Chairman, Lahore Municipal Corporation, was himself competent to do so under rule 2 (K) and (L) of the West Pakistan Municipal Committees Business Rules, 1960. This new arrangement was further confirmed by the Corporation in its resolution No. 795, dated 31st January 1967. However, in view of the subsequent instructions issued by the State Bank of Pakistan to the effect that Banks in Pakistan are henceforth prohibited from undertaking collection of funds on behalf of their constituents at places outside their regular branch premises, this arrangement was withdrawn on 20th February 1967.

(b) Yes. In view of the position explained above, there was no need to invite tenders.

(c) In view of answer to (a) and (b) above, the question does not arise.

(d) Under the agreed arrangement the Bank was allowed to collect the octroi income daily in the evening on a purely temporary basis from the 9 octroi barriers and godowns.

No celling of amount to be collected was fixed. It was agreed that the amount so collected will be placed in short term fixed deposit at 2½ per cent interest per annum.

KEEPING OF FUNDS OF LOCAL BODIES IN GOVERNMENT TREASURY

*9002. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Ministry of Finance Government of Pakistan in its circular No. F. 6 (I) LF/IV/65, dated 16th February 1965, asked the Provincial Government to direct all Local Bodies to keep their funds in a Government Treasury or sub-Treasury or in the National Bank of Pakistan where no such Treasury exists and the Provincial Government issued directions accordingly ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that Lahore Municipal Corporation is maintaining its current account with the United Bank Limited in contravention of the aforesaid direction ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Government of Pakistan, Ministry of Finance's Circular No. F-6 (1) LF-IV/65, dated 16th February 1965, or any directions consequent to the same have not been received in this Department.

(b) The Lahore Municipal Corporation maintains its account with National Bank of Pakistan and United Bank Ltd., which are Scheduled Banks.

(c) In view of the answers to (a) and (b) above, the question does not arise.

———

CONSTRUCTION OF A LINK ROAD FROM QADIRABAD BARRAGE TO SARGODHA-GUJRAT ROAD

*9061. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Basic

Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago the District Council Gujrat passed a resolution for the construction of a link road from Qadirabad Barrage to Sargodha-Gujrat Road connecting it with the Tehsil Headquarter Phalia ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the time by which the construction work on the said road would be taken in hand ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) & (b) Not exactly.

The actual position is that Ch. Ghulam Rasool Tarar, M. N. A., Member District Council, Gujrat made a proposal in the District Council meeting held on 6th June 1967 saying that the Government has a proposal under consideration for connecting the Qadirabad Barrage with Sargodha-Gujrat Road. The District Council should recommend to Government that the Barrage Qadirabad may be linked with Sargodha-Gujrat Road at Tehsil Headquarter and the proposal when planned may be sent to the Minister for Communications and Works for necessary action. The same was carried out unanimously,—*vide* Resolution No. K-23 in the meeting held on 14th September 1967. While explaining the report of Sargodha-Gujrat Road it was pointed out by Ch. Ghulam Rasool Tarar that the Government is not prepared to connect the Barrage with Sargodha Road at Phalia Headquarter due to heavy expenditure. The Government may be moved to connect the Barrage with Jokalian-Pahrianwala Road which will connect the Barrage with Sargodha Road at Pahrianwala and the people of the locality are willing to give land free of cost for the road from Barrage to Jokalian. This was passed by a Resolution No. C-3, dated 14th September 1967. Work will be taken in hand subject to the availability of funds in due course of time.

METALLING OF GUJRAT-AWAN SHARIF ROAD FROM GUJRAT TO FATEHPUR

*9071. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the District Council Gujrat has sanctioned the metalling of the first nine miles of the Gujrat-Awan Sharif Road, i.e., from Gujrat to Fatehpur ;

(b) whether it is a fact that the total length of the said road is 23 miles ;

(c) whether it is a fact that the District Council Gujrat could not sanction the metalling of the entire length of the road due to paucity of funds ; if so, whether Government intend to provide funds for the construction of the remaining portion of the road ; if so, when ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) It is a fact that owing to paucity of funds, the District Council is not in a position to provide funds for the metalling of the entire length of this road. The District Council has not moved the Government so far to provide funds for the construction of the remaining portion of the road.

COMMERCIAL BUILDING AND HIRAMANDI SCHEMES OF LAHORE

*9082. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Commercial Building and Hiramandi Schemes in Lahore have been shelved ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) *Commercial Building Scheme*—The Commercial Building Scheme known as Central Commercial Area Scheme has been framed and notified by the Lahore Improvement Trust under section 36 of the Town Improvement Act, 1922. Objections filed against this scheme are under examination of the Trust. The detailed feasibility report prepared by the Consultants is also been currently scrutinized by the Trust.

(b) *Hiramandi Scheme*—As for the Hiramandi Scheme, there are in fact two such schemes. One of these has since been sanctioned by the

Government and the execution is now held up mainly on account of disputed cases (regarding award to the owners of the acquired land) pending before Lahore Improvement Trust Tribunal.

The other Scheme envisaged the setting up of the General Bus Stand. This Bus Stand has since been constructed in the Badami Bagh Area. The question of abandoning this Scheme is now, therefore, under consideration of the Trust.

TWO THOUSAND ACRE SCHEME OF THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

*9083. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the present stage of 2,000 Acre Scheme of the Lahore Improvement Trust ;

(b) the area covered by the said Scheme ;

(c) the amount likely to be spent on the said Scheme and the time by which the work on the said Scheme will be taken in hand ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The feasibility study of this Scheme has been completed and is currently under scrutiny by the Lahore Improvement Trust.

(b) Approximate area is 2,000 acres.

(c) Exact figures will be available only after the feasibility report is scrutinised and the Scheme finally prepared by the Trust.

After the Scheme is finally prepared by the Trust it will be considered and the Provincial Development Working Party. Thereafter it will be placed before the Central Government Development Working Party/ National Economic Council. Efforts are being made to expedite action at all levels.

Acquisition work is expected to be taken in hand during the current financial year while development work will commence early next year.

SCHEMES UNDER CONSIDERATION OF LAHORE IMPROVEMENT TRUST

*9085. **Mian Muhammad Shafi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total number of schemes as are presently under consideration of the Lahore Improvement Trust alongwith their details and the likely dates by which the said Schemes will be implemented ;

(b) the number of Schemes of the Lahore Improvement Trust which are pending with the Government for the last more than 15 years along with the dates since the same are pending and reasons for delay in their approval, and in case Government intend to give them up, the time by which the same will be announced ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) There are II (Eleven) Schemes presently under consideration of the Lahore Improvement Trust. A statement showing their details and present stage is placed on the table of the House* for information. In view of the position explained against each Scheme, it is difficult to give the exact time by which these schemes are likely to be completed.

(b) Nil.

SUB-SOIL WATER LEVEL IN PESHAWAR CITY

*9093. **Syed Yusuf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my Starred Question No. 184 given on the floor of the House on 6th July 1965 and state whether sewerage scheme has since been prepared and more tubewells installed to control the subsoil water level in Peshawar City ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The Public Health Engineering

---

**Please see Appendix IV at the end.*

Department has already started work on the sewerage scheme costing Rs. 1 crore. The Peshawar Municipal Committee has paid its share for the work up to 30th June, 1967. The work has now reached upto Bala Hissar Fort. Three shallow wells have already been dug and completed, Additional three tubewells are expected to be completed during the current financial year.

INCLUSION OF ENGINEERS AND MEDICAL OFFICESS OF HEALTH IN LOCAL COUNCIL SERVICE

*9095. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my Starred Question No. 182 given on the floor of the House on 6th July 1965 and state whether the scheme to treat Engineers and Medical Officers of Health as members of the Local Council Service has since been implemented ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The proposal to include the Engineers and Health Officer in the Local Councils Service is still being worked out. The necessary material has been collected from the local officers. The rules are being framed in consultation with the Law Department.

SEWERAGE AND DRAINAGE SCHEME FOR PESHAWAR CITY

*9105. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a five year comprehensive sewerage and drainage scheme for Peshawar City was prepared at an estimated cost of rupees one crore in 1963 ; if so, the amount so far allocated by the Government for the implementntion of the said scheme ;

(b) whether it is a fact that a sum of rupees one lac only has been allocated for the said scheme during the current financial year 1967-68 ;

(c) whether it is a fact that the Commissioner, Peshawar Division and the residents of Peshawar have been repeatedly requesting to allocate at least rupees ten lac for the purpose during the current financial year ;

(d) whether it is a fact that the unsatisfactory and defective drainage system of Peshawar City is resulting in worsening the waterlogging situation in the City and as such it is more than ever necessary to complete the said scheme without the least delay ;

(e) whether the work of preparing a feasibility report on this scheme has been taken in hand, along with reasons for not appointing any Consulting Engineers for this scheme so far ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes.

(e) The scheme has been entrusted to Consultants for preparation of feasibility report. It has since been assigned priority No. I and taken in hand. The preliminary work of survey, etc., has been taken in hand by the Consultants.

URBAN WATER-SUPPLY SCHEMES

*9106. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the number of Urban Water Schemes in West Pakistan under execution ;

(b) the number of such schemes in the former N. W. F. P ;

(c) whether there is any such scheme for Peshawar City also ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The number of urban water-supply scheme in execution in West Pakistan is 43.

(b) The Number of such schemes in the former N. W.-F. P. is 3.

(c) There is no such Water Supply Scheme or Peshawar City.

CONDITION OF ROADS IN SUKKUR

*9121. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the mileage of each road under the control of the District Council Sukkur ;

(b) the amount spent on the repair of the said roads during 1966-67 and the amount proposed to be spent during 1967-68 ;

(c) the number of persons employed on maintenance of the said roads ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The total mileage of roads under the control of Disrtict Council, Sukkur is 1,614 miles.

	Miles
Kutcha Roads . .	1,526
Pacca Roads . .	88
Total . .	1,614

(b) Amount spent on roads during 1966-67 :—

	Rs.
Katcha Road . .	59,501
Metalled Roads . .	2,13,866
Amount proposed to be spent during 1967-68	1,41,300

(c) Number of persons employed on maintenance of these roads during 1966-67 .. 44

1967-68 .. 56

DEVELOPMENT OF RURAL AREAS IN KHAIRPUR DIVISION

*9133. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the District-wise amount allocated under the Rural Works Programme for the development of rural areas in Khairpur Division during 1965-66 ;

(b) the amount, out of that mentioned in (a) above, which was spent for the said purpose in each Tehsil of each District in the said Division ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Allocation 1965-66, Khairpur Division—

		Rs.
Jacobabad	..	15,79,000
Sukkur	..	19,15,000
Larkana	..	16,75,000
Nawabshah	..	17,71,000
Khairpur	..	14,83,000

(b) The tehsil-wise figures of expenditure during the year 1965-66

are as follows :—

Name of Tehsil		*Expenditure*
Jacobabad District—		
		Rs.
Jacobabad	. .	1,62,830
Gari Khairo	. .	73,800
Jhat Pat	. .	71,800
Ustamohd	. .	75,100
Thul	. .	3,30,589
Khandkot	. .	3,05,400
Kashmore	. .	1,56,800
Total	. .	11,76,319

Sukkur District—

All the schemes in the district during 1965-66 were administered by the District Council as such tehsil wise expenditure figures are not available. Total expenditure of the districts is Rs. 10,24,623.

Larkana District—

Larkana	. .	3,24,032
Dokri	. .	3,43,374
Ratadero	. .	1,28,758
Kambar	. .	56,409
Warah	. .	4,03,722
Miro Khan	. .	2,07,838
Shahdadkot	. .	64,818
Total	. .	15,28,951

Nawabshah District—

Nawabshah	..	1,64,786
Naushahro	..	99,492
Sakrand	..	3,01,668
Moro	..	1,56,564
Kandiaro	..	1,72,589
Total	..	8,95,099

Khairpur District—

Khairpur	..	76,000
Gambat	..	57,000
Kotedigi	..	1,77,429
Mirwah	..	4,15,521
Faizaganj	..	5,52,041
Nara	..	15,500
Total	..	12,93,491

DATE OF CREATION OF THE LOCAL COUNCIL SERVICE

*9163. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the date of creation of the Local Council Service;

(b) the number of Officers of the said Service who have since retired after completion of the approved length of service;

(c) whether Pension Rules for the Officers of the said service have been notified; if not, reasons therefor;

(d) the number of pension cases of the Retired Officers of the Local Council Service pending action with the Department and whether they have been given any anticipatory pension?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) 6th April 1964.

(b) 24.

(c) No. The rules are being finalized in consultation with the Law Department.

(d) No case is pending in the Department. Instructions have been issued to the Local Officers to send the pension papers of Retired Officers for sanctioning anticipatory pension.

DECLARATION OF 'LAHORE' AND 'FEZ' AS 'TWIN CITIES'

*9173. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a proposal of the Moroccan Government to declare the Cities of 'Lahore' and 'Fez' as "Twin Cities" has been received by the Provincial Government from the Ministry of Foreign Affairs, Government of Pakistan;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government has given approval to the said proposal; if not, how long will it take to give such approval ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(b) Yes, the Governor of West Pakistan has been pleased to agree, as a gasture of good will and as an expression of mutual esteem and regard, to the proposal to declare Fez and Lahore as "Twin Cities" having similar background and culture.

The Ministry of Foreign Affairs, Islamabad, have consequently now been requested to intimate details of the formalities for the various ceremonies which have to be completed in connection with formal declaration of Fez and Lahore as Twin Cities. Reply thereto is awaited.

CONSTRUCTION OF PAKISTAN MEMORIAL, LIAQAT PARK, LAHORE

*9179. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Basic

Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total amount spent so far on the construction of Pakistan Memorial, Liaqat Park, Lahore;

(b) the total amount out of that mentioned in (a) above spent on the work done by the Contractor;

(c) the total amount out of that mentioned in (a) above spent on the work done by the Department itself;

(d) the estimated cost of the work being conducted by the Department as present;

(e) whether the work now being conducted by the Department itself and the work already done by the Department was to be done by the Contractor according to the agreement with him; if so, reasons for not getting the said work done by the Contractor;

(f) the details of work on the Project still to be completed and the time required for the same;

(g) whether it is a fact that the date fixed for the completion of the work on the said Memorial has since expired; if so, reasons for not completing the same within the scheduled period?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) (a) Rs. 58,62,560·00 (Out of this Rs. 3 lacs have been deposited with B. & R. for a reconstruction of Road).

(b) Rs. 40,52,990·00

(c) Rs. 18,09,570·00 (Out of this Rs. 3 lacs have been deposited with B. & R.

(d) Rs. 3,46,000·00.

(e) So far marble work is concerned, it was to be done by Contractor. Due to finances and delicacy of work, it is being done by the Pakistan Day Memorial Committee,—*vide* their decision dated 22nd June 1964.

(f) The following items of work are in progress and are still to be

completed :—

(1) Electric Work.

(2) Screen round lift.

(3) Marble flooring of hall.

(4) Inscription work of Marble slabs.

(5) Providing plemi glass.

(6) Shifting of Circular Road along Pakistan Day Memorial Park.

(7) Time required for the completion of above items will be about 5 months. In addition to the extension work of Park of Buddah Ravi is still to be taken in hand.

(g) Yes. The marble supplier and Contractor did not fulfil their commitments to complete work within stipulated time.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

CASES IN RESPECT OF MUNICIPAL OFFENCES IN QUETTA

347. Mian Saifullah Khan : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have posted Special Magistrates to try cases in respect of Municipal offences committed in the jurisdictions of some Municipal Committees and Corporations;

(b) the year-wise number of such cases referred by Quetta Municipality to Courts during the years 1964, 1965 and 1966;

(c) the number of pending cases as on 1st July, 1967 in Courts in connection with Municipal offences relating to Quetta, Municipality alongwith the names of Courts in which those are pending;

(d) whether it is a fact that Quetta Municipality has requested the Government for the posting of a Special Magistrate for trial of Municipal offences committed in Quetta; if so, the steps Government intend to take in the matter?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes. This practice is being followed in the case of Corporations only.

(b) The information regarding year-wise number of cases of Municipal offences instituted against offenders in the Courts, their disposal and those which remained pending in that year is given below :—

Year	Cases instituted	Cases disposed of	Cases which remained pending during the year
1964	.. 71	.. 68	.. 3
1965	.. 77	.. 73	.. 4
1966	.. 176	.. 175	.. 1

(c) The number of cases pending on 1st July 1967 and the names of Courts in which they were pending is shown below :—

Court in which pending	*Number of cases*
Senior Civil Judge, Quetta ..	22
Civil Judge, Quetta ..	9
Railway Magistrate ..	12
Total ..	43

(d) In view of shortage of Magistrates, it has not been possible to post Special Magistrates. The whole question is presently under examination of the Government.

ADJOURNMENT MOTIONS

DEMOLITION OF 500 KUTCHA HUTS BY THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

Mr. Speaker : Now the Adjournment Motions.

First adjournment motion is No. 30 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I beg to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Lahore Improvement Trust has demolished 500 kutcha huts constructed 15 years ago by refugees on Saidan Shah Wazir Ali Road (Upper Mall) on 27th July, 1967. The Trust Authorities have failed to provide alternate accommodation to dispossessed persons required under the provisions of the Town Improvement Act. The negligence of Improvement Authorities to provide alternate accommodation to move 5000 persons dispossessed has perturned the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Opposed Sir. The position is that I will oppose this motion on technical as well as factual grounds. Technically speaking, it is not a single specific matter. He wants to discuss firstly the demolition of houses, and secondly the provision of alternate accommodation. This mention of two different facts makes the thing ambiguous and it does not remain a single specific matter.

Now Sir factually speaking the position is that a Residential-cum-Commercial Scheme covering an area of 222.26 acres has been sanctioned for the Upper Mall, Lahore. A notification under section 36 of the Town Improvement Act, 1922, (again an action taken in accordance with the law and in the execution of ordinary law.) was issued in June 1955, and after observing the required formalities the scheme was sanctioned by the Government in 1962. On the land covered by the Scheme, unauthorized kutcha structures have been constructed by the squatters, who have forcibly got the land acquired by the Trust. The Land Acquisition Collector has partially demolished about 80 such kutcha structures of his own as he is quite independent in the matter of execution of the provision of land acquisition, and there has been no negligence on the part of the Trust to provide alternate accommodation as :—

(a). the persons concerned are squatters, who are occupying the Trust land in an un-authorised manner. It is reported that mischievous elements managed to plant people on Trust lands and made money out of their under-hand dealings.

(b) In any case Sir the Trust is not bound to provide alternate accommodation to every unauthorised occupant of valuable Trust property.

All possible efforts will, however, be made by the Trust to provide alternate accommodation in deserving cases, and for this the Government has already agreed to allocate a considerable number of quarters built in the Kot Lakhpat Township.

This is the position Sir. After this I think this motion should meet the fate it deserves.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the Minister will agree that I am more conversant with the local bodies.

Minister of Basic Democracies : This is one thing I will never agree to.

Malik Muhammad Akhtar : There is a definite provision under the housing scheme that when they frame a scheme . . .

Mr. Speaker : Can the Member quote the provision?

Malik Muhammad Akhtar : Unfortunately I can't quote it, but I will answer the rest of the objections raised by the Minister. You might also be knowing Sir that there is a provision.

Mr. Speaker : I don't know.

Malik Muhammad Akhtar : Any how, to term those people as unauthorized persons, who occupied the place on Independent when they came as refugees from East Punjab, is not justified. The Trust framed a scheme and now if they continue, as it has been alleged, they continue with the connivance of the Trust Authorities for that illegal and corrupt action. The Chairman of the Trust is responsible for taking the necessary action, and the Minister can't shield their actions for delaying the real procedure. They should have framed an alternative housing scheme, and then they should have shifted them. If they are going to be shifted in the very near future, then what about the hardship which has been caused to them during all that period. So I have got to press my motion.

Mr. Speaker : The action has been taken under the ordinary administration of law. Moreover, the facts, as stated by Malik

Muhammad Akhtar, have been denied by the Minister of Basic Democracies. There is no provision in law to provide alternate accommodation to the unauthorized persons, who have been displaced from a particular locality. I, therefore, hold the motion out of order.

PUBLICATION OF THE MATRICULATION RESULTS EIGHTEEN HOURS BEFORE THE SCHEDULED TIME

Mr. Speaker : Next motion No. 31 from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Matric result was published 18 hours earlier than the time scheduled by the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore. The Result so published on 21st July, 1967 was sold in broad day light even before the office of the Board of Secondary Education, Lahore. The failure of the Executive to take appropriare action so far against the culprits who with the connivance of the office of the Board committed the offence has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed Sir. The Board of Intermediate and Secondary Education has been trying in vain to elicit the cooperation of the local principal dailies in Lahore to publish their results. It was on account of this refusal of these newspapers that the Board requested the Press Information Department to give them a list of all the other approved newspapers and magazines so that they may be requested to print their results in time. It is on solemn assurances and declarations given by those newspapers that the Board usually gives these very results to those newspapers, two or three days before their official announcement, so that they may be able to compile these results because they are very very voluminous. The Board had laid down certain specific terms and conditions that the result would not be published before time. So, this practice has been in vogue since the inception of this Board. Suddenly, on the 21st, some newspapers brought out this result without any intimation. The matter was brought to the notice of the Board and the authorities had to lodge a complaint with the Police. The Police in their investigation have stated that their

inquiry has revealed that one Mr. Zaigham, proprietor of the daily 'Safeena', Lahore, applied through the Director, Press Information, Lahore, for the supply of a copy of the Matriculation result of 1967 for publication of the same in their daily 'Safeena'. The proprietor undertook to abide by the rules and regulations of the Board. This application was made on the 7th July, 1967, to the Deputy Secretary, Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore. The application was strongly recommended by the Director of Press Information, West Pakistan. The Deputy Secretary, after accepting the application of Mr. Zaigham, gave a clear warning that the result should not be published before the 27th of July, 1967, at 5 AM. Mr. Zaigham received one complete set, that is four volumes of secondary school annual examination result on the 19th July so that he might be able to compose and compile all those results. Mr. Zaigham, however, did not abide by the terms and regulations of the Board and published the result on the 21st July, 1967 through the 'Chattan' press, which was sold in the city in open market at the price of fifty paisas. This 'results supplement' did not contain the name of the publisher or the printer or the editor. A copy of this unauthorized result was seized by the Police on which the Gowalmandi Police Station filed a complaint under the Press Ordinance against the printer, publisher and the proprietor of daily 'Safeena'. The Board usually lays down certain conditions on those papers which are given the results supplement two or three days in advance so that they might be able to compose those results.

Mr. Speaker : Is the case pending investigation in the court?

Minister for Education : It is with the Police at the moment. Now, the responsibility has been fixed on that specific paper, namely, 'Safeena' that they have flouted those conditions of the Board and printed this result earlier.

Mr. Speaker : Has not the investigation been completed so far?

Minister for Education : The investigation, probably, is under process.

Mr. Speaker : Will the Minister for Home Affairs be attentive.

The Minister for Education has stated in response to the adjournment motion moved by Malik Muhammad Akhtar that a case has been

reported to the Police and the investigation is pending since July about the declaration of results before time. The investigation has not so far been completed inspite of the fact that two months have elapsed. Will the Minister kindly look into it?

Minister for Home (Qazi Fazlullah Ubaidullah) : Certainly, Sir.

Minister for Education : Sir, the responsibility has been squarely placed on the shoulders of that newspaper. The Board has been trying its best that the result should not be published before time and every newspaper, which is given this result supplement for printing, gives written assurance and undertaking and the written assurances and undertakings of each individual newspaper are lying with the Board. So, the responsibility, according to the Police investigation, has been laid on the daily 'Safeena' and action would definitely be taken against the proprietor, publisher and the editor.

Mr. Speaker : Action is already being taken and, I hope, the Minister will get the matter expedited.

Minister for Education : Definitely, Sir. It is a very urgent matter and we will take a very serious view.

Malik Muhammad Akhtar : I am very much indebted to the learned Minister for Education but, unfortunately, my adjournment motion pertains to the failure of the executive to take appropriate action so far. I am quite specific in my motion and the Minister has himself admitted that the action is a delayed one and, therefore, it is a delayed justice.

Mr. Speaker : They have got a case registered. The investigation is pending and they promise to expedite the matter.

Malik Muhammad Akhtar : The delay has been for two months. Also, the result was published 18 hours before the scheduled time.

Mr. Speaker : The Minister for Home Affairs has also promised to look into the matter.

Does the Member press the motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly, I press my motion.

Minister for Education : Sir, the matter was reported to the Police immediately when it was brought to the notice of the Board.

Mr. Speaker : The Government has already taken action in the matter. A case has already been registered and the matter is under investigation of the Police. The motion is, therefore, ruled out of order.

DEATH OF IMTIAZ BEGUM IN MAYO HOSPITAL, LAHORE DUE TO TRANSFUSION OF WRONG TYPE OF BLOOD.

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, Mussamat Imtiaz Begum, a patient of Mayo Hospital, Lahore, was given blood of 'A' and 'B' groups instead of blood of 'O' group. The patient due to this negligence of the doctors died on 21st July, 1967, before operation. The news of the negligence of the concerned doctor has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) - میں اسکی مخالفت کرتی ہوں -

حضور والا - اس تحریک التوا میں ہمارے اوپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ایک مریضہ امتیاز بیگم کی موت غلط blood دینے کی وجہ سے واقع ہوئی - مسٹر سپیکر - واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ امتیاز بیگم ۱۵-۱۶ جولائی کو رات کے ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر میوہسپتال میں داخل ہوئی اس وقت اسکو شدید بخار تھا اور اسکی حالت پہلے ہی بیماری کے باعث خراب تھی بلکہ وہ collapsing condition میں تھی چنانچہ اس کی جان بچانے کی کوشش میں فوری طور پر اسکو یونیورسل گروپ ''او،، کا خون دیا گیا جو عام بیماروں کو دیا جا سکتا ہے - اس سے بخار قدرے کم ہوا مگر دوسرے دن اسکا اصلی خون گروپ اے - بی تشخیص ہوا جو اسکو دیا گیا - مگر چونکہ پہلے ہی بیمار رہ کر اسکی حالت خراب ہو چکی تھی اس لئے وہ اڑھائی گھنٹوں

کے اندر ہسپتال میں مر گئی ۔ افسر انچارج انتقال خون کی رپورٹ سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ اسکی موت غلط خون دینے سے ہوئی اسکے باوجود ہسپتال کے تین پروفیسروں سے انڈیپنڈنٹ تحقیقات کرائی گئی اور یہی نتیجہ دیا کہ مریضہ کی موت غلط خون دینے کے باعث واقع نہیں ہوئی ۔ پھر بھی شک و شبہ کی بنا پر لواحقین نے پولیس میں رپورٹ درج کرا دی ہے جو کہ زیر تحقیقات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ کی طرف سے پولیس میں کوئی مقدمہ درج کروایا گیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ وارثوں نے مقدمہ دائر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا عدالت میں کوئی استغاثہ کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کے وارثوں نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I beg to submit that the deceased lady was the daughter of a famous and welknown Ahrar Leader and is the wife of a Deputy Superintendent of Police. They have got a case registered against the doctor with the Gowalmandi Police Station.

Mr. Speaker : And that is pending investigation.

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir.

Mr. Speaker : Then according to the Member's own argument, the motion is ruled out of order.

RAILWAY ACCIDENT NEAR KOT ADU RLY. STATION ON 13TH SEPT., 1967.

Mr. Speaker : Next motion No. 42.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, on 13th September, 1967, an accident took place between a passenger train and goods train near Kot Adu Railway Station. According to a hand out issued by Government, sixteen persons have been injured. Many boggies and engine of passenger train have been altogether damaged. The negligence of Railway staff which has caused accident has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I oppose it Sir. The facts are that on 14. 9. 67 at about 12. 10 a. m.....

Mr. Speaker : And not on 13th September ?

Minister for Law: It is between the night of 13th and 14th September, Sir, at 00/10 hours, while engine of up shunting goods train with 6 wagons attached in rear of it and 6 in front, was performing shunting at Kot Adu, 47 up Thal fast passenger entered the yard and collided with the wagons attached to the engine of up shunting goods train at a point between the up "Home" signal and the Shunting Limit board. As a result of this accident 16 persons, including 3 railway employees, sustained bruises and simple injuries. First-aid was promptly rendered to them by the Railway staff. The Civil doctor of Kot Adu also gave medical aid. After being rendered first-aid, the injured persons were allowed to go home. Only one passenger was taken to Civil Hospital at Kot Adu for observation and he was discharged from there after a few hours. The accident resulted in derailment of engine of 47 up Thal fast passenger by 6 front wheels, derailment of 3 empty goods wagons by all wheels and derailment of the 4th empty wagon by 2 wheels. None of the carriages of 47 up was derailed or damaged. The engine and the wagons which derailed suffered damages as also the track. Cost of damages has been estimated as Rs. 18,000/00.

Immediately after that, a Committee of Senior Officers of Multan Division has been appointed to enquire into this accident and its report is expected shortly. The driver of the 47 up passenger, guard of the up shunting goods train, Assistant Station Master Kot Adu and Pointsman Kot Adu have been placed under suspension. As soon as the result of the Enquiry is reported, action against those who are responsible for this accident will follow on the basis of the conclusion of the inquiry.

The Government is fully aware of it. They are taking necessary steps. Of course, in the nature of things, it is rather difficult to eliminate altogether the possibility of any accident in such a big organisation as the Railway where daily about 12 lakhs passengers do travel. These things are inherent in the nature of this organisation but the facts are that even during the past year the in incidence of accidents has been comparably very small ; and in one particular year, there were 32 accidents which works out to .02%. You will agree that it is humanly impossible to eliminate certain factors, for instance, some sort of negligence, the failure of the equipment, the failure of the signals and all that. Considering the situation in this case, prompt action has been taken and as soon as the result of the inquiry received, action will follow. I suppose this will satisfy the learned Member that there has been no negligence on the part of the Government. Some times, however, these accidents do take place but these are unavoidable. All that is necessary, is to reduce the possibility as much as one can humanly control. But altogether eliminating the possibility of accidents, is perhaps very difficult and nobody can safeguard anything like that.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, unfortunately my learned friend the Law Minister has made observations which are just in anticipation of the inquiry report's results. He has been pleased to observe that negligence has been committed by the Railway authorities concerned.

Mr. Speaker : He has not said so.

Minister for Law : I have not said that.

Malik Muhammad Akhtar : I stand corrected Sir. Unfortunately, Sir, these railway accidents have become so frequent that they cannot run this ordinary process of travelling and transport without mishap. The railway have become instrumental in killing persons and the accidents have become frequent. As a matter of fact, they could set up an inquiry Committee to look into all these common cases and save the lives of the people. They just hold a specific inquiry and after that they prosecute somebody and he is acquitted or removed from services and I have been given to understand that they are appointing chowkidars for 24 hours duty. Of course, this does not pertain to this adjournment motion, but they are not revising their policy of protecting the lives of passengers.

Mr. Speaker : The matter is already under inquiry & the Government is taking action ; Is the Member not satisfied with this ?

Malik Muhammad Akhtar : I am not satisfied with the functioning of the Government.

Mr. Speaker : The matter is already under inquiry ; the Government is already taking action in the matter. The motion is, therefore, ruled out of order.

USE OF RE-SOLD RLY. TICKETS BY PASSENGERS TRAVELLING IN RACHNA EXPRESS ON 15TH JULY, 1967

Mr. Speaker : Next-No : 47. Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance namely, during a raid conducted on 15th July, 1967 by the Special Ticket Checking Staff on Rachna Express it has been detected that all the passengers travelling in Second Class including an Additional District and Sessions Judge and two Magistrates had tickets which had been re-sold to them after use. It has been also revealed that the resale of used tickets is done by subordinate railway staff with the connivance of the railway officers. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Opposed. The information given to me shows that there has been no such thing on 15-7-67. My friend's information seems to be incorrect. The facts are that a report was received that Second Class tickets for Lahore were being sold at Lyallpur. As a result of this report a surprise check of this train by the contingent of the Travelling Ticket Examiners was arranged at Qila Sheikhupura Railway Station on 10th June, 1967. The raiding party found six passengers in the Second Class compartment. Their tickets were collected and they were given some other tickets in lieu for the journey. The tickets so collected were checked with the relevant records at Lyallpur. A scrutiny showed that all the six tickets had been correctly issued and none of them was used. I don't know from where my friend has got all this information.

Mr. Speaker : The Minister means to say that nothing happened on the 15th July.

Minister of Law : The information given by the Railway Department shows that there was nothing on the 15th. Perhaps the incident of 10th June has been reported on the 15th of July. The incident of the collection of tickets and the complaint with regard to the resale of used tickets relates to 10th June, 1967 when a checking was arranged and all the tickets of all the passengers travelling in Second Class were collected. They were checked up and it was found that not one of them was a resold ticket or which had already been used. Factually this is incorrect.

Malik Muhammad Akhtar : It is so unfortunate on the part of the Government officials and the Railway in particular as far as this case is concerned. Sir, I have got the paper in my hand and I can show it to the House. This news item could not have been ignored by the Government. If no such incident had happened I do not know why a contradiction was not issued by them.

Mr. Speaker : What is the paper?—Pakistan Times?

Malik Muhammad Akhtar : It is 'Imroze' dated 16th July. They also told the source of their information. I can read it out.

اس کا عنوان ہے ''ریلوے کی ایک چوتھائی آمدنی جعلسازوں کے ہاتھ میں پڑ جاتی ہے ۔،، ''منظم گروہ فروخت شدہ ٹکٹ استعمال کر کے لاکھوں روپیہ کما رہا ہے اور ریلوے کے بعض اعلیٰ حکام بھی ان کی اعانت کر رہے ہیں،، ۔ اب یہ اعلیٰ حکام غلط جواب بھی دے رہے ہیں ۔ کیونکہ اس وقت انہوں نے اس خبر کی تردید نہیں کی تھی ۔

''ریلوے کے با اختیار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مالی نقصان کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مال برداری اور مسافروں کی تعداد دو چند اضافہ کے باوجود ریلوے کی آمدنی پچیس فیصد کم ہو گئی ہے ۔ چنانچہ ریلوے کے حکام نے اس تشویشناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے

لئے ایک خاص عملہ مقرر کیا ہے ۔'' وغیرہ ۔ وغیرہ ۔ اس کے آگے وہ یہ کہتے ہیں کہ ''پچھلے دنوں ریلوے کے خاص عملہ نے لاہور آنے والی رچنا ایکسپریس پر چھاپا مارا تھا جس سے پتہ چلا کہ سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے والے کچھ مسافروں کے پاس استعمال شدہ ٹکٹ تھے اور ان مسافروں کو جن میں ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور ایک میجسٹریٹ تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ''

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ کیسے اخذ کر لیا ہے کہ یہ واقعہ پندرہ جولائی کو ہوا تھا ۔

Malik Muhammad Akhtar : It is reported as if it occurred on 15th of July.

Mr. Speaker : The words used are .. ''پچھلے دنوں''

Malik Muhammad Akhtar : Then I don't press the motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ABSENCE OF ALL THE DOCTORS FROM THE DISTT. HEADQUARTERS HOSPITAL, SARGODHA DURING A SURPRISE VISIT BY THE COMMISSIONER, SARGODHA DIVISION.

Mr. Speaker : Next—No : 48. Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance namely, Mr. Ahmed Raza, Commissioner Sargodha Division made a surprise raid at District Headquarters Hospital Sargodha. No doctor including the Medical Superintendent was present and a large number of patients were waiting for them. All the three air conditioners of Operation Theatre were out of order and there were no antibiotic medicines. The news of this sad state of affairs had perturbed the minds of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں ۔ کمشنر صاحب نے جو رپورٹ ہمارے پاس بھیجی ہے

اس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ سرگودھا کے کچھ لوگوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے ۔ ورنہ یہ بات ایسی نہیں ہے جیسے اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات ہمارے پاس anti-biotics کی کمی ہو جاتی ہے لیکن بالکل ختم نہیں ہوتیں ۔ کبھی کبھی جب آخر سال ہوتا ہے تو میں آپ سے پہلے بھی یہ عرض کر چکی ہوں کہ بعض بعض ہسپتالوں میں کمی ہو جاتی ہے ۔ میں نے یہ خود بھی کہا ہے کہ ڈینٹل سرجن وہاں پر نہیں تھا ۔ لیکن جہاں تک دوسرے ڈاکٹروں کا تعلق ہے ، یہ درست نہیں ہے کہ وہ سب کے سب وہاں پر موجود نہ تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کس کے متعلق فرمایا ہے ۔

وزیر صحت ۔ ڈینٹل سرجن کے متعلق ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور دوسرے ڈاکٹر موجود تھے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں وہ سب ہی موجود تھے ۔ انہوں نے ان کے متعلق شکایت نہیں کی ہے ۔ اخبارات میں جو خبر آئی ہے اور جس کے متعلق عوام نے احتجاج کیا ہے ۔ وہ سب کے متعلق نہیں ہے ۔ اخبارات کے تراشے میرے پاس موجود ہیں ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ ہسپتال میں ڈاکٹر موجود نہیں تھے بلکہ اسکے برعکس پورا عملہ موجود تھا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ بیشک وہاں پر کچھ نہ کچھ دواؤں کی کمی ہے ۔ اور ایرکنڈیشنر کے متعلق جو کچھ فرمایا گیا ہے اسکے متعلق میں یہ عرض کروں گی کہ وہاں پر پانچ ایرکنڈیشنر ہیں جن میں چار خراب ہیں جن کو چیف انجینیر بی اینڈ آر کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کمشنر کی رپورٹ آپ کے پاس ہو تو میں اسے دیکھنا چاہوں گا ۔

وزیر صحت - جی ہاں - موجود ہے -

(اس مرحلے پر کمشنر کی رپورٹ مسٹر سپیکر کو دی گئی)

سرگودھا میں چونکہ فاضل پرزے وغیرہ دستیاب نہیں ہوتے - اس لئے اس سہولت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان ایرکنڈیشنروں کو بروقت مرمت نہ کروا سکے- اب ہم نے محکمہ مذکور کو لکھا ہے کہ وہ اس کام کو فوری طور پر سر انجام دیں اور وہ سرانجام دے رہے ہیں - میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے مقامی طور پر ان کو مرمت کرانے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں پر فاضل پرزوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے - اور دوائیوں کے متعلق جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں وہاں پر دوائیوں کی کوئی کمی نہ تھی - صرف بعض دوائیں یعنی anti-biotics کی وہاں پر کمی ہو گئی تھی لیکن وہ بھی کوئی زیادہ کمی نہیں تھی - اور کمشنر صاحب نے وہاں کے متعلق جو اعتراضات کئے ہیں - وہی ہیں ، ورنہ عام طور پر وہ بالکل مطمئن ہیں -

مسٹر سپیکر- بیگم صاحبہ - ڈینٹل سرجن کے متعلق آپ نے کیا کارروائی کی ہے - کیونکہ ان کے خلاف کمشنر صاحب نے سخت قسم کے الزامات عائد کئے ہیں -

وزیر صحت - اس کو وہاں سے تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس کے بارے میں تحقیقات بھی ہو رہی ہیں -

Mr. Speaker : Is the Member not satisfied with the statement of Begum Sahiba ?

Malik Muhammad Akhtar : She has corroborated my statement. How can I be satisfied.

مسٹر سپیکر - جہاں تک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا تعلق ہے -

The Commissioner has written that ..

"... Dr. Rab Nawaz has done excellent work. Great improvement has been made since he has taken over. The other officials are well spoken of but the Dental Surgeon does not seem to be interested in his job."

He has made observations in respect of the Dental Surgeon and he has been transferred.

وزیر صحت - اس کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہیں

Malik Muhammad Akhtar : What about the antibiotics?

Mr. Speaker : Some requirements of the hospital were not being attended to perhaps due to financial stringency. As for the financial diffiulty she says that all the things which are required have now been sent. Therefore you should be satisfied.

وزیر صحت - میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے کہ تھوڑی بہت کمی ہے جسے ہم جلد از جلد پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔

Malik Muhammad Akhtar : With due respect to the lady, I have got to press the motion.

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister for Health the necessary steps have been taken to supply the medicines and other requirements in the District Headquarters Hospital, Sargodha. Morever, as the motion says no complaint was made by the Commissioner against the Medical Superintendent, therefore, the motion is not based on established facts, and it is ruled out of order.

I think we will take up the remaining adjournment motions on Monday.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 44 *(contd)*

Mr. Speaker : The House will now resume consideration of the

West Pakistan Land Revenue Bill, 1965, clause by clause. Clause 44 was under consideration when the House rose for the day yesterday.

Yes, Malik Akhtar.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - کل میں اپنی ترمیم جو لینڈ ریونیوبل کی دفعه ۴۴ کے متعلق ہے اس پر بحث کر رہا تھا - میرے نقطه نظر میں یه نہایت ہی اهم ترمیم ہے اور میں یه سمجھتا ہوں که ہمارے دوست یقیناً بہت بیتاب ہیں که یه بل جلدی پاس ہو جائے - میں ان کو یقین دلاتا ہوں که ہم ان سے زیادہ بے تاب ہیں -

Sir we are conducting the proceedings inconsistent with the provisions of the Constitution. There is no quorum in the House.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*). The House is not in quorum, let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is now in quorum. Yes, Malik Akhtar.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - میں یه گذارش کر رہا تھا که اس کلاز میں وہ اصول جو زیر بحث ہیں اور جن سے **summary proceedings** میں کسی شخص کو **dis-possess** کیا جاسکتا ہے یا انکوائری افسر جس کو **dis-possess** کرنا چاہے کرسکتا ہے وہ ہمیں قابل قبول نہیں - اس پر طویل بحث ہوئی اور جو ترمیم دی گئی ہے اس کے مطابق یه قرار پایا ہے که یه انکوائری اس گاؤں میں ہوگی جس میں **mutation** ہورہی ہو- ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں که جب **preparation of record** یا اس میں **revision** ہو رہی ہو تو اس وقت انکوائری کے دوران **dispute** پیدا ہوسکتا ہے - نیز ہم دفعه ۴۲ کے تحت **mutation** کی **preparation** کے اصولوں سے اتفاق کرتے ہیں - لیکن ہم محسوس کرتے ہیں که جہاں تک **revision of record** کی تیاری کا مسئله ہے آپ اس سے انحراف کرتے ہیں اور اس لئے آپ نے ہماری ترمیم کو قبول نہیں کیا -

جناب سپیکر - اب میں صرف اس کے نقائص کا ذکر کروں گا -

CLAUSE 44 (a)

"The inquiry shall be made in the common assembly . . ."

Mr. Speaker : The Member need not read the clauses.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly not Sir. You have been so patiently hearing today and I am indebted to you and I thank you on behalf of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : I thank the Member who may please come to the bill now.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ summary inquiry ہونی چاہئے یا نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ قانون میں summary کا لفظ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ basic principles کے خلاف ہے اور اس کے علاوہ justice کے بھی خلاف ہے -

جناب سپیکر - میں نے یہ کہا تھا کہ بھائی جہاں آپ نے record of rights کو revise کرنا ہے یا نیا بنانا ہے وہ inheritance کی وجہ سے ہویا purchase کی وجہ سے تو ہمیں محتاط رہنا پڑتا ہے کیونکہ بعض اوقات registered documents بھی fraudulent documents ہوسکتے ہیں اس لئے جب ایسا کوئی شخص mutation کے لئے آئے - یا پٹواری یہ پائے کہ اسمیں کچھ dispute ہے تو یہ انکوائری جلسہ عام میں ہو اور وہ جلسہ عام اسی گاؤں میں ہو جس میں وہ mutation ہورہی ہے جیسا کہ immovable پراپرٹی کے سلسلے میں سول پروسیجر کوڈ کے تحت سول جج یا ڈسٹرکٹ جج کا jurisdiction مانتے ہوئے سول جج یا ڈسٹرکٹ جج کے پاس ہوتی ہے اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری اسی گاؤں میں ہو جس کے متعلق متعلقہ mutation ہو رہا ہے - جناب والا - اسکے بعد میں نے یہ گذارش کی ہے کہ ایسی انکوائریاں اور مقدمات عارضی ملازموں کے نکالنے کے سلسلے میں بھی ہوتے ہیں تو اسکے

لئے ھائی کورٹ کی رولنگ موجود ھے تو ھمیں انکو موقع دینا چاھئے لہذا میں یہ عرض کر رہا ھوں کہ تمام پارٹیوں کو سمن جاری کئے جائیں یعنی الف وھاں پر درخواست دیتا ھے کہ اسکے ۶-۷ بھائی بہن ھیں اور وہ شریعت لاکے مطابق inherit کرتا ھے تو یہ mandatory ھے اور ایسے لوگوں کے حقوق تلف نہ کئے جاسکیں - میں نے جناب والا انکے بادشاہ ''پٹواری،، پر کچھ پابندی لگائی ھے کہ وہ پارٹیز کو سمن کرے اور پارٹیز انکوائری افسر کے سامنے پیش ھوں - پھر جناب والا ایک اور دقت ھوسکتی ھے تو اسکو بھی میں نے ختم کر دیا ھے کہ جن کو انکوائری افسرکے سامنے بلایا جائے اگر وہ ذاتی طور پر پیش نہ ھوں تو وہ سمن کی تعمیل کے جواب میں اپنے authorised representative بھیج دیں -

جناب والا - آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ authorised representative جو ھوں وہ وکیل ھوں وہ چار روپے کے اسٹامپ پر اپنے مختار کا نام دے سکتے ھیں اگر پردہ نشین ladies ھوں تو وہ بھی authorise کرسکتی ھیں - جناب والا میں نے بسا اوقات اس ملک میں غلط رپورٹیں کرانے کا طریقہ کار دیکھا ھے تو ایسی صورت میں میں نے request کی ھے کہ اس سمن کی نقل یونین کمیٹی کے چیئرمین کو بھی کر دی جائے تاکہ وہ یہ سمجھے اور یہ خیال کرے کہ یہ کسی پردہ نشین یا کسی غیر حاضر شخص کا سمن ھے جو ملک سے باھر ھے یا جو abroad ھے - جسکی تعمیل میسر نہیں آسکتی تو وہ انکوائری آفیسر لکھ بھیجے گا کہ وہ شخص اسوقت نہیں مل سکتا -

اسکے بعد دوسرا step یہ ھے -

> "The order to determine the entry to be made as to the matter in dispute shall be made in open assembly."

اسکے بعد انکی سماعت جو ھو وہ کھلی عدالت میں ھو اور اسکے

بعد ریونیو آفیسر یا attesting آفیسر کے دفتر میں اگر کوئی منشیانہ غلطی رہ گئی ہو تو ۳۰ - دن کے اندر Revenue آفیسر کے پاس review کی درخواست دے دی جائے - یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے یہ مروجہ اصول ہے اور review کے اختیارات - - - -

I consider we are again not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is now in quorum.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں مجبوراً کہہ رہا ہوں کہ review کے اختیارات انکوائری آفیسر کے پاس ہونے ضروری ہیں کہ اگر کوئی منشیانہ غلطی رہ گئی ہو یا کوئی اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرے اور وہ جوڈیشل آدمی ہے یا صحیح کام کرنا چاہتا ہے تو اس کے ہاتھ میں اور مضبوط کرنا چاہتا ہوں - اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ میں نے اپیل کا حق دینے کیلئے بھی اس کلاز میں پراویژن کیا ہے کہ انکو اپیل کا حق ہونا چاہئے جو کہ اس گورنمنٹ کے مقرر کردہ افسر کے پاس ۳۰- دن کے اندر اندر ہونا چاہئے - جناب والا - میں نے اس proviso کے لگانے کے بعد اسکو قابل قبول دفعہ بنا دیا ہے اور وہ اس پروسیجر سے اپیل کرنے سے debar نہیں ہوگا - اور وہ کسی سول کورٹ میں جاکر اپنی remedy seek کرسکتا ہے اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے پٹواری کو جو اختیارات دیئے ہیں کہ وہ کسی کو بیدخل کرسکتا ہے اور اسکی جگہ کسی دوسرے کو قبضہ دے سکتا ہے تو یہ چیزیں غیر قانونی ہیں - جناب والا میں نے انہیں یہ بھی بتایا ہے کہ جو آفیسر انکوائری کرے وہ محض ریکارڈ آف رائٹس کی ترمیم کرسکتا ہے اسکو بیدخل نہیں کرسکتا جناب سپیکر آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے اور قائد ایوان بھی جو اسوقت تشریف رکھتے ہیں مجھ سے متفق ہونگے کہ باھمی گفت وشنید کے موقع پر فرد حقیت کے بارے میں جو

گفتگو ہوئی تھی اسمیں انکا اعتراض یہ تھا کہ اگر ریکارڈ آف رائٹس میں provisional entry نہ کریں تو ہم کیسے مالیہ وصول کریں ۔ وہ کہتے تھے کہ باہمی گفت وشنید اور منتخب کمیٹی کی رپورٹ کی کارروائی کا ایوان میں حوالہ نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ پارلیمانی طریقہ نہیں ہے ۔ مگر چونکہ یہ بات مفاد عامہ میں نہیں ہے اسلئے یہاں میری یہ گذارش ہے اور اس پر انکو اعتراض نہیں ہوگا ۔ انکا استدلال یہ تھا کہ ممکن ہے ایوان میں یہ دلیل دی جائے کہ اگر ہم اندراج کو صحیح نہ کریں گے تو حکومت اپنا مالیہ کیسے وصول کرے گی ۔ حکومت تو اپنا مالیہ وصول کرنے میں ہمیشہ دلچسپی رکھتی ہے اگر ایسا نہ ہوا اور مالیہ وصول نہ ہوا تو اس کی کس پر ذمہ داری جائیگی ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ ایسی مثال ہے کہ مجھے اگر کسی شخص سے ۵۰ روپے وصول کرنے ہیں تو میں اس کی گردن پر پستول رکھ دوں اور کہوں کہ اگر تم پچاس روپے نہیں دیتے تو میں گولی چلا دوں گا ۔

یعنی یہ اس شخص کو اپنے provisional action سے correction کی entry اس خاطر کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا لینڈ ریونیو جو لاکھوں روپیہ کی زمین پر پچاس یا سو روپیہ بنتا ہے یا زائد سے زائد پانچ سو رروپیہ بنے گا اس کو یہ proprietary rights سے debar کرنا چاہتے ہیں ۔ اور وہ کیوں ۔ وہ بھی محض اس لئے کہ ان کو پچاس ۔ سو یا پانچ سو روپیہ سالانہ ملتا رہے ۔ چاہے کسی شخص کی لاکھوں روپیہ کی ownership کیوں نہ ہو وہ آپ کے اس عمل کے ذریعہ debar ہو جائے ۔ جناب والا ۔ اس لئے میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ جو کاغذ دیا ہے یہ summary ejectment کا کاغذ وہ قانون کے تحت نہیں دے سکتے ہیں ۔ جناب والا Criminal Procedure Code میں ایک فیصلہ موجود ہے کہ Revenue Officer جو ہے وہ Competent Court نہیں ہے ۔

A Revenue Officer, Sir, is not a competent Court within the meaning of Section 141 of Criminal Procedure Code. The intention of the Section is to provide among other things, that land which is subject of dispute may.....

یہ جناب والا 146-A کا منشا ہے ۔

Mr. Speaker : That is quite a separate issue. Revenue Officer is not, in fact, a court.

ملک محمد اختر ۔ میں آگے عرض کرتا ہوں کہ صرف Competent Court کو eject 'under ordinary law of thel and کرنے کا اختیار حاصل ہے ۔ میں اس نکتہ کو یہاں پر چھوڑتا ہوں ۔ If I am not able to get it appreciated by your kind honour میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریونیو آفیسر کو جو اختیارات دئیے گئے ہیں ۔ مجوزہ ریونیو ایکٹ میں ۔ وہ اختیارات اور وہ authority متصادم ہوتے ہیں پرانے ریونیو ایکٹ سے ۔

Mr. Speaker : These powers were there in the Punjab Land Revenue Act.

Malik Muhammad Akhtar : These may be there but they are inconsistent everybody cannot go to the Court. I challenge it and I am prepared to retire from politics if I am unable to satisfy, Sir.

Mr. Speaker : Is there any reported case that it is inconsistent and it is ultra vires and it is illegal.

Malik Muhammad Akhtar : Decisions are, of course, there. This is an established fact that Revenue Officer cannot...

Mr. Speaker : Nobody says he will act as a Court.

Malik Muhammad Akhtar : I am leaving it there and you can correct me at any time, Sir.

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب ایک procedure موجود ہے ۔ اور جناب قائد ایوان اس argument کو negative کر سکتے ہیں اس کے ذریعے سے۔ مگر ان کو اس بات کا اندیشہ ہے

کہ Civil Procedure Code میں سالہا سال کے بعد فیصلے ہوا کرتے ہیں کہ کون زمین کا مالک ہے اور کس سے ہم آبیانہ یا مالیانہ حاصل کریں ۔ تو ان حقائق کی روشنی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے اور نہ یہ حقائق پر مبنی ہے ۔ اس لئے انکا حضور والا ۔ version درست نہیں ہے dispute جو ہے اس کے متعلق Criminal Procedure Code میں اختیارات کا اندراج ہے ۔ اور بعض لوگ جن کو authority دی جائے وہ صرف false transfer ہی کر سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ کسی کو impossession کر سکتے ہیں ۔

اب جناب والا۔ میں اس نکتے کو چھوڑتا ہوں اور جو کچھ اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ زیادہ اہم ہے ۔ جناب والا summary enquiry کی جو definition ہے ۔ میں اس سے متفق نہیں ہوں ۔ یعنی summary enquiry جیسا کہ جناب نے ابھی فرمایا ہے ۔ سابقہ قانون مالیہ پنجاب کے اندر موجود ہے ۔ لیکن اس کے تحت جو summary proceedings ہیں ان کے متعلق انہوں نے notification بھی کیا ہوا ہے ۔ یہ notification نمبر ۸ Dated Ist March 1888 ہے ۔ جو کہ سابق قانون مالیہ پنجاب کی دفعہ دس کے ماتحت ہے ۔ اور پھر اس میں انہوں نے گارنٹی دی ہے ۔ اس لئے جناب والا ۔ آپ مجھ سے اتفاق کرینگے کہ اس Notification 'dated Ist March 1888 کے ماتحت ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : What is the notification ?

ملک محمد اختر ۔ یہ کہ Asst. Collector جو فرسٹ گریڈ ہو گا وہی صرف action لے گا لیکن میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کہ rules continue کریں گے ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ جب rules پر آئیں گے ۔ تو اس وقت آپ یہ اعتراض کیجئے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ حضور عالی یہ جو first grade کے collectors ہیں ان کے اوپر بھی مجھے اعتراض ہے ۔ اس لحاظ سے present position یہ ہو گی کہ اس کو بھی یہ اختیارات نہیں دینا چاہئے ۔ حضور عالی ۔ اب میں چاہتا ہوں کہ یہ جلد ختم کر دوں ۔ ابھی مجھے ایک یا دو چھوٹے چھوٹے نکتے اور عرض کرنا ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک case Permanand vs. Ramlal کے متعلق عرض کر دوں ۔ مگر یہ دیکھیں کہ کتنے اختیارات ہیں ۔ جن کو کہ ہم legislate کر رہے ہیں ۔

> "It has been held that no change in the previous revenue record can be effected by Revenue Officer . . . ."

In this case it has been held. . . . اسی سلسلے میں میں جناب والا ۔ آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کون determine کرے گا ۔ وہ تو change کر دیں گے لیکن یہاں پر یہ Ruling ہے ۔ یہ جناب والا LLT 29 ہے ۔ اس میں یہ ہے جناب والا کہ سول کورٹ کے اختیارات Revenue Officer استعمال نہیں کر سکتا ہے ۔ کہیں اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ Revenue Officer کو لاتعداد اختیارات دیتے ہیں جہاں پر disputed possession ہو وہاں پر اب dispossess کرنے کے اختیارات Civil Court کو ہیں ۔

Mr. Speaker : But these powers are subject to the decisions of the Civil Court.

Malik Muhammad Akhtar : بالکل ٹھیک ہے جناب But they will be exercised and sub-sequently a person will have to go and seek the remedy.

کیا وہ بعد میں جا کر جہانگیر کی گھنٹی بجائے گا کہ صاحب میرے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ہے ۔

And then there will be adjudication.

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that he should directly go to the Civil Court and he should not avail of the summary remedy ?

ملک محمد اختر - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ Criminal Procedure Code کے ماتحت اپنا possession لے -

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that this is effective and speedy remedy ?

Malik Muhammad Akhtar : Much effective and much more speedy remedy Sir.

تو جناب سپیکر - اب میں ذرا سی بات کر کے اس کلاز کو چھوڑ دینا چاہتا ہوں جناب والا - اگر وہ نکتہ کسی اور موقع پر discuss کیا جا سکتا تو میں اسکو چھوڑ دیتا لیکن آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو آپ نے اختیارات دیئے ہیں revision کے تو ایسا کر کے آپ نے اختیارات کو لا محدود کر دیا ہے کیونکہ موجودہ حالت میں جو قانون ہے اسے آپ کسی وقت بھی entry کو revise کر سکتے ہیں اب ان کا Limitation Act بھی ختم ہو گیا -

اب جناب والا کل والا argument مجھے ذرا دھرانا ہو گا - - - کہ (پھر یہاں پر presumption کا سوال پیدا ہو جاتا ہے) -

آپ اندازہ فرمائیے کہ یہ inheritance کا مسودہ ہے - یہ ریکارڈ کی تیاری کے متعلق کلاز ہے - جناب سپیکر میں اپنی باتوں کو دوھرانا نہیں چاہتا ہوں لیکن جو تائید کنندہ افسر ہے مجھے نہیں معلوم کہ اس کو کون کون سے قوانین سے واقف ہونا چاہئے - جناب والا وہ ایک attesting officer ہے اور ایک اندراج کرتا ہے اور ایسا کرنے کے بعد چلئے میں ایک مثال دونگا - جناب والا - ایک کیس کی ہیرا نند بنام جمعہ آئی پی آر ۱۹۰۱ آر وی ۶ پی ایل آر ۱۹۰۱ - جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ سمری انکوائری کے بعد جو اندراجات ہونگے وہ یہ ہونگے کہ اس سے mutation کی presumption of truth attach کی جائیگی -

Mr. Speaker : No, No. No presumption of truth is attached to the mutation.

Malik Muhammad Akhtar : It is attached. (*interruptions*) I may be allowed to stress this point, Sir.

جناب والا ۔ میرے پاس پہلا پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ ہے جس کو یہ continue کر رہے ہیں ۔ اس کا میں ایک سیکشن پڑھتا ہوں ۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ یہ جو record of rights میں اندراج ہے یہ presumption of truth ہے ۔

Mr. Speaker : This is not the record of rights.

Malik Muhammad Akhtar : Subsequently it is to become record of rights after revision.

Mr. Speaker : The Member is talking of mutation.

Malik Muhammad Akhtar : It will become record of rights when it is certified.

Mr. Speaker : This presumption of truth would be attached to the record of rights or the Jamabandi not to the register of mutation.

ملک محمد اختر ۔ جمع بندی تو یہ بن جائے گی ۔

after subsequent procedure of course . . . .

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ بیدخلی کے اختیارات میں اور سمری کارروائی کے جو اختیارات ہیں ان کو آپ ذرا ملاحظہ فرما لیں ۔ میں جناب تین لائینیں پڑھوں گا جن میں کم و بیش سات مقدمات ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Member need not quote the cases.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir.

جناب مجھے ایک کیس quote کر لینے دیں ۔ جو ممدوٹ صاحب کا ہے ۔

The Nawab of Mamdot died. There was a dispute as to succession.

کیونکہ میں نے کہا تھا کہ succession پر آ کر جھگڑا ہوتا ہے ۔

One party claimed that the ownership of the estate should go by custom in the male line as impartable estate. The widow of the late

Nawab claimed that the estate should divided according to the Mohammadan law or at least that she was entitled to a life interest. The decision of the question of the apparent right was one of great difficulty and complexity. Fiduciary possession actually existed in the shape of the possession of the Court of Wards. Mutation was ordered to be effected in respect of all rights or interests in land of the late Nawab as described in Sections 34 and 35 of the Land Revenue Act in the name of the Court of Wards, Punjab, on behalf of the heirs of the late Nawab.

آگے کیس کا نام ہے ۔

"In the matter of mutation of Mamdot Estate 1932 LDT/39 following 5 PR. (Rev.)"

تو جناب والا کیا وہ ایسا طریقہ کار پسند نہیں کر سکتے ۔ جو کریمینل پروسیجر کوڈ میں lay کیا گیا ہے تو یہ جائدادوں کو کورٹ آف وارڈز میں دے دیں لیکن یہ سمری کارروائی کا جو طریقہ ہے یہ ٹھیک نہیں ہے اور میں اس طریقہ کار سے اتفاق نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment. The question is :

> That for clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "44. If during the making, revision or preparation of any record, or in the course of any inquiry under this Chapter a dispute arises as to any matter of which an entry is to be made in a record or in a register of mutation, a Revenue Officer may of his own motion, or on the application of any party interested, may hold an inquiry in the following manner :—
>
> (a) The inquiry shall be made in the common assembly and in the village to which the mutation, which is the subject matter of the inquiry relates.
>
> (b) The parties shall be summoned to appear before the Inquiry Officer personally or through an authorised representative by service of summons in the prescribed manner. A copy of the summons shall also be served on the Chairman of the Union Council in the limits in which the land is situated.

(c) The order to determine the entry to be made as to the matter in dispute shall be made in open assembly.

(d) The aggrieved party shall have a right to make an application to the Inquiry Officer within thirty days to review his order.

(e) The aggrieved party shall have a right to make an appeal to an Officer to be appointed by the Government against the order within sixty days of such order :

Provided that nothing in the aforesaid paras. (a) to (e) shall debar an aggrieved party to seek remedy in a Court :

Provided further that an Officer making an inquiry under this section shall only be authorised to determine the subject matter of an entry to be made in record of right and shall have no powers to dispose any person from the land in his occupation."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Speaker : Agha Sadruddin Khan Durrani.

Agha Sadruddin Khan Durrani : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (i) of clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee between the word "matter" and full-stop occurring at the end, the words "and record his reasons therefor" be inserted.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Not opposed.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is :

That in sub-clause (i) of clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee between the word "matter" and full-stop occurring at the end.

the words "and record his reasons therefor" be inserted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next. Wali Muhammad Khan Talpur.

(*Not moved*)

Mr. Speaker : Does Malik Sahib want to move his amendment? It is similar to the one by Khawaja Safdar at No : 20.

Malik Muhammad Akhtar : I will be moving but not making a speech.

Sir, I beg to move :

That in clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee the brackets and figure "(1) and sub-clauses (2) and (3) be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee the brackets and figure "(1) and sub-clauses (2) and (3) be deleted.

Minister of Revenue : Opposed.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) ۔ جناب سپیکر۔ جیسا کہ میرے دوست ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے اس کلاز میں جو سب سے زیادہ اور لا محدود اختیارات دیئے گئے ہیں وہ درست نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میجر صاحب آپ یہ فرمائیے کہ بریکٹس اور الفاظ کیوں ہٹانے چاہئیں ۔ اگر آپ کلاز کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ بعد میں بولیئے گا ۔ آپ بریکٹس اور فگرز کے متعلق فرمائیے کہ یہ کیوں اڑا دیئے جائیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب میں سب کلاز ۲ کے متعلق کچھ کہنا

چاهتا هوں ۔ اس میں سمری انکوائری پاورز دی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ اس میں ریونیو افسر کو لا محدود پاورز سمری انکوائری کی دی گئی ہیں ۔ اس وقت ہمارے لینڈ ریوینیو ایکٹ میں یہ کلاز موجود ہے اور یہ کلاز ایسی ہے جس سے تمام صوبے کے لوگوں کو شکایت ہے ۔ میں اکثر لوگوں کو ملا ہوں جنہوں نے یہ شکایت کی ہے ۔ کہ ریوینیو افسر کی کوئی عدالت نہیں کہ جس کی چاہے سمری انکوائری کرے اور جس کی نہ چاہے اس کی نہ کرے اور اگر کرے تو ایسا کر کے اسکو بیدخل کر دے ۔ اب جو کلاز ۳ ہے اس کے تحت عدالت کے دروازے کھٹکھٹائے جا سکتے ہیں ۔ جب کسی آدمی کو نقص امن کا خطرہ ہو اور اس کو قبضے کی ضرورت ہو تو کریمنل پروسیجر کوڈ کی دفعہ ۱۴۵ کے تحت وہ قبضہ لے سکتا ہے لیکن یہ جو سمری پاورز دی گئی ہیں ریوینیو افسر کو کہ وہ سمری انکوائری کرے اور جس کو چاہے رہنے دے اور جس کو نہ چاہے نہ رہنے دے تو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک عجیب طریقہ ہے جس سے کام دوگنا ہو جاتا ہے ۔ جو کہ duplication of work ہے ایک سول کورٹ اور ریونیو افسر کا ۔ جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے سمری انکوائری کی جائے ۔ اس کے متعلق اگر کسی آدمی کو کوئی شکایت ہو تو وہ سول کورٹ میں جائے ۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ اتنا اچھا طریقہ نہیں ہے ۔ یہ دو دھاری تلوار ہے ۔ اگر اس افسر کو اس وقت کی ایڈمنسٹریشن استعمال کرنا چاہے تو کر سکتی ہے ۔ کسی کے خلاف کسی سے شکایت کرادے ۔ وہ افسر کہہ دے گا کہ میں نے فلاں شخص کا ریکارڈ چیک کیا ہے ۔ اس میں اس کا کام نہیں ہے ۔ اس لئے اسے بیدخل کر دیا جائے ۔ پھر وہ عدالتوں میں دھکے کھاتا پھرے ۔ پھر کوئی دوسری پارٹی بر سر اقتدار آ جائے تو وہ کسی اور سے شکایت کرا دے ۔ اس قسم کے حالات آئے دن ہوتے رہتے ہیں ۔ ریکارڈ آف رائٹس بنانے کے جو اختیارات ہیں وہ بے شک استعمال کرے مگر وہ سول کورٹ کے اختیارات استعمال نہ کرے کہ جسے جب چاہے نکال دے ۔ جیسا کہ ملک

اختر صاحب نے فرمایا ہے سیکشن ۲ کو ڈیلیٹ کرنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ ڈپلی کیشن آف ورک ہے ۔ اور انہیں خواہ مخواہ پاورز دی جا رہی ہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is—

> That in clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the brackets and "(1)" and sub-clauses (2) and (3) be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Mir Wali Muhammad Khan Talpur.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir I beg to move—

> That for sub-clause (2) of clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) If in any such dispute, the Revenue Officer is unable to satisfy himself as to which of the parties thereto is in possession of any property to which the dispute relates, he shall—
>
> (a) if he be not below the rank of Assistant Collector of the first grade, ascertain, after an enquiry in which an opportunity shall be given to all the parties to the dispute of being heard and adducing evidence in support of their claims, who is the person best entitled to the property, and shall by written order direct that that person be put in possession thereof, and that entry in accordance with that order be made in the record or register ; and
>
> (b) if he be below the rank of Assistant Collector of the first grade, report the matter to the Assistant Collector of the

first grade, who shall thereupon proceed in the manner provided in clause (a).".

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is—

That for sub-clause (2) of clause 44 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(2) If in any such dispute, the Revenue Officer is unable to satisfy himself as to which of the parties thereto is in possession of any property to which the dispute relates, he shall--

(a) if he be not below the rank of Assistant Collector of the first grade, ascertain, after an enquiry in which an opportunity shall be given to all the parties to the dispute of being heard and adducing evidence in support of their claims, who is the person best entitled to the property, and shall by written order direct that that person be put in possession thereof, and that entry in accordance with that order be made in the record of register ; and

(b) if he be below the rank of Assistant Collector of the first grade, report the matter to the Assistant Collector of the first grade, who shall thereupon proceed in the manner provided in clause (a).".

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is—

That clause 44, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 45.

Mr. Speaker : First amendment to clause 45 is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for clause 45 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"45. (1) Entries in a record of rights or in a periodical record made under sections 42 or 43 with respect to undisputed acquisitions of interest shall not be varied in subsequent records otherwise than by making entries as are agreed to by all the parties interested therein or are supported by a degree or order of competent Court binding on those parties.

(2) Entries in a record or rights or in a periodical record with respect to acquisitions of interest under dispute determined under a foregoing sections of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court.

(3) Entry in a record of rights or in a periodical record may be cancelled if—

(a) it has been got recorded with an intention to evade the provisions of the Punjab Alienation Act, 1900 and Rules framed thereunder or any similar law for the time being in force in the Province ;

(b) it has been got recorded being an oral transaction and one of the parties thereto has refused to acknowledge the transaction ;

(c) it has been got recorded without being duly registered under Section 17 or 18 of the Registration Act, 1908 (XVI of 1908) and any of the parties has made an application making a complaint in this respect ;

(d) there is documentary proof that it is a benami transaction ;

(e) a document is produced to show that it is in contravention of sections 53, 56 and 59 of the Punjab Tenancy Act, 1887 ;

(f) a document is shown that it is in contravention to section 11 of the Pakistan Contract Act ; and

(g) a document is produced to show that it is in contravention to the Provisions of the Punjab Muslim Personal Law (Shariat) Application Act, 1948 or any other similar law.

(4) A clerical mistake in a record of right may be corrected at any times."

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for clause 45 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"45. (1) Entries in a record of rights or in a periodical record made under sections 42 or 43 with respect to undisputed acquisitions of interest shall not be varied in subsequent records otherwise than by making entries as are agreed to by all the parties interested therein or are supported by a degree or order of competent Court binding on those parties.

(2) Entries in a record or rights or in a periodical record with respect to acquisitions of interest under dispute determined under a foregoing sections of the Act shall be varied only on decree or order of competent Court.

(3) Entry in a record of rights or in a periodical record may be cancelled if—

(a) it has been got recorded with an intention to evade the provisions of the

Punjab Alienation Act, 1900 and Rules framed thereunder or any similar law for the time being in force in the Province ;

(b) it has been got recorded being an oral transaction and one of the parties thereto has refused to acknowledge the transaction ;

(c) it has been got recorded without being duly registered under Section 17 or 18 of the Registration Act, 1908 (XVI of 1908) and any of the parties has made an application making a complaint in this respect ;

(d) there is documentary proof that it is a benami transaction ;

(e) a document is produced to show that it is in contravention of sections 53, 56 and 59 of the Punjab Tenancy Act, 1887 ;

(f) a document is shown that it is in contravention to section 11 of the Pakistan Contract Act ; and

(g) a document is produced to show that it is in contravention to the Provisions of the Punjab Muslim Personal Law (Shariat) Application Act, 1948 or any other similar law.

(4) A clerical mistake in a record of right may be corrected at any times."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - اس ترمیم سے محض مقصد یہ تھا کہ جس فارم میں یہ کلاز ۵م کو لا رہے ہیں وہ بھی رہے مگر اس کے سکوپ میں ذرا سی توسیع ہو جائے - میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جوڈیشل ہو گیا ہے اگر دونوں پارٹیاں مان جائیں یا آرڈر آف کورٹ ہو تو اس کے بعد یہ ہوسکتا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ جو نمبر ۲ میں الفاظ استعمال کئے گئے ہیں -

What does the Member mean by them?

> "Entries in a record or rights or in a periodical record with respect to acquisitions of interest under dispute determined under a foregoing sections of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court."

Malik Muhammad Akhtar :

> "...under a foreging section of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court."

جناب سپیکر - کسی کورٹ کی ڈگری یا آرڈر کی بنا پر ثابت شدہ واقعات کے مطابق یا رجسٹرڈ documents کے مطابق ہی کسی ریونیو ریکارڈ آف Rights میں variations کی جانی چاہئیں مگر چونکہ ریونیو افسروں کو اختیارات حاصل ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سول کورٹ کے پروسیجر کی پیروی کے بغیر ریکارڈز کو vary نہ کیا جاسکے -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب یہ جو آپ سب کلاز ۲ delete کر رہے ہیں پہلے اسکا مطلب سمجھائیے ؟

> "Entries in a record of rights or in a periodical record with respect to acquisitions of interest under dispute determined under a foregoing section of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court."

ملک محمد اختر - اس کا مطلب یہ ہے جناب والا کہ Record of Rights یا Periodical record میں acquisition of interest کے جو اندراج ہوں گے اور جن کو foregoing section میں decree of Court کے ذریعہ determine کیا گیا ہو تو یہ اسی صورت میں verify کیا جائے گا -

Mr. Speaker : But I have still not been able to follow the meaning of—

> "...acquisitions of interest under dispute determined under a foregoing sections of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court."

ملک محمد اختر - اسکے لئے پھر جناب والا مجھے دفعہ ۴۵ ھی quote کرنا پڑے گی جو یہ ھے -

I will read out the original clause.

> "Entries in a record-of-rights or in a periodical record, except entries made in periodical records by Patwaris under clause (a) of section 43 with respect to undisputed acquisitions of interest referred to in that section, shall not be varied in subsequent records otherwise than by—
>
> (a) making entries in accordance with facts proved or admitted to have occurred ;
>
> (b) making such entries, as are agreed to by all the parties interested therein or are supported by a decree or order binding on those parties ; and
>
> (c) making new maps where it is necessary to make them."

جناب والا - دفعہ ۴۵ کا مطلب یہ ھے بلکہ اس کا عنوان یہ ھے "Restriction on the variation of the entries of Record." اب ریکارڈ میں دونوں چیزیں cover ھوگئی ھیں یعنی Record of rights بھی اور periodical record بھی - چنانچہ میں اس کلاز کو اپنی ترمیم میں دی ھوئی کلاز سے substitute کر رھا ھوں - پہلے طریقہ کار میں دو شرائط لگائی گئی تھیں اور میں نے آٹھ شرائط لگا دی ھیں -

مسٹر سپیکر - مگر ملک صاحب یہ فرمائیے -

"Entries in a record of rights or in a periodical record with respect to acquisition of interest under dispute determined under a foregoing sections of the Act shall be varied only on decree or order of a competent Court."

کا کیا مطلب ہے ؟

ملک محمد اختر - جناب والا - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر Revenue Court کسی disputed title کو determine کر دے تو Civil Court کی ڈگری کے بعد ہی change کیا جائے - پھر بھی اسے یہ میرا view ہے - It may be a wrong view

Mr. Speaker : It is grammatically incorrect and your amendment is ruled out of order.

Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That in clause 45 of the Bill, as reported by the Select Committee, for paras (a), (b) and (c), the following be substituted, namely :—

"(a) making entries in accordance with facts proved by a registered document or supported by a decree or order of a Court ; and

(b) making entries in favour of the persons entitled to inheritance on death of an owner of a land in accordance with law of Quran and Sunnah."

Mr. Speaker : There is one motion by Khawaja Muhammad Safdar for the substitution of clause, I think, it shonld have been moved first.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not moving it.

Mr. Speaker : The Member is not moving the motion.

Now the Amendment moved is :

> That in clause 45 of the Bill, as reported by the Select Committee, for paras (a), (b) and (c), the following be substituted, namely :—
>
> "(a) making entries in accordance with facts proved by a registered document or supported by a decree or order of a Court ; and
>
> (b) making entries in favour of the persons entitled to inheritance on death of an owner of a land in accordance with law of Quran and Sunnah."

Minister for Revenue : Opposed.

I had hoped that the Member would withdraw his motion because he was not supposed to move it.

Malik Muhammad Akhtar : Why not ?

Minister for Revenue : You said so.

Malik Muhammad Akhtar : If my previous amendment would have been discussed I would not have moved it. However, I shall not be moving any other amendment to this clause. I want to restrict myself to at least one amendment in each clause.

جناب سپیکر ۔ دفعہ ۴۵ کے تحت record میں variation کرنے پر restrictions لگائی گئی ہیں ۔ اس صورت میں جبکہ record بنایا جا چکا ہو اور اس کے بعد کوئی ایسی contingency یا emergency arise ہو تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کلاز جس صورت میں کہ حکومتی پارٹی اسے پاس کرنا چاہتی ہے مکمل نہیں ہے ۔

یہ restrictions ضرور لگائی جائیں کہ جب اندراج میں variation بعد میں کی جائے تو وہ صرف اسی صورت میں کی جائے جیسا کہ میں نے اپنی

ترمیم میں تجویز کیا ہے کہ

"making entries in accordance with the facts proved by....."

جناب والا ۔ facts تو اس طرح prove ہو سکتے ہیں کہ ایک تو یہ ثابت کیا جائے کہ زمین کی خرید و فروخت Alienation of Land Act کے منافی ہے ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کر دوں کہ کل قائد ایوان نے ایک نکتہ اٹھایا تھا جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ West Pakistan Alienation of Land Act, 1900 تو منسوخ ہو چکا ہے ۔ لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو repeal کرنے کے لئے ایک بل ضرور آیا تھا جس کو مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ! اسے کسی اور وقت میں discuss کر لیجئے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ نہیں جناب والا پھر وقت کب ملے گا ۔ انہوں نے تو مجھے روک دیا تھا کہ Alienation of Land Act کا اب کوئی تعلق نہیں رہا ۔ میں تو یہی کہہ رہا تھا کہ variation ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ سب اس وقت ہو سکتا ہے جب واقعی رجسٹری ہو چکی ہو یا آپ کے پاس ڈگری آرڈر موجود ہو ۔ آپ سب کلازوں کے متعلق یہ چاہتے ہیں کہ یہ اس وقت کیا جائے جب facts proved ہوں اور registered deed ہو یا کسی عدالت کی ڈگری ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ۔ تو اس میں Land Alienation کے تحت بھی یہ جزئیات آ جاتی ہیں ۔ میں اپنے اس نکتہ کو اس طرح explain کروں گا کہ مثلاً اگر Punjab Alienation of Land Act, 1900 کے تحت

کوئی transaction جو mortgage کی صورت میں ہو کسی کورٹ کی اجازت سے اسے ultra vires declare کر دیا جائے کہ یہ شخص اسے بیچنے یا خریدنے کا مجاز نہ تھا اس لئے یہ transaction غلط ہے تو اس صورت میں اسے void یا کالعدم قرار دیا جائے جب یہ ثابت ہو کہ اس میں Registration Act کی متعلقہ دفعہ جو لاگو ہو اسے لاگو نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں جناب والا اسے لاگو کیا جائے یا اگر benami transaction ثابت ہو تو اس صورت میں variation کی جائے۔ یا پھر جناب والا اگر Tenancy Act کی دفعات ۵۳ - ۵۶ اور ۵۹ کے مطابق وہ transaction متاثر ہوتی ہو تو اس صورت میں اسے لاگو کیا جائے یا Contract Act کی دفعہ ۱۱ کے تحت وہ void ہوتی ہو تو اس صورت میں اسے vary کیا جائے یعنی subsequent variation صرف اس صورت میں ہو کہ جو پہلے variation تھی وہ Punjab Muslim Shariat Law Application Act سے متصادم تھی۔ تو جناب والا میں اس بات کو restrict کرنا چاہتا ہوں کہ variations بلا وجہ نہ ہوں بلکہ اس وقت ہوں جب کہ decree of court ہو یا 'in accordance with the facts proved in all cases' ہو۔

Mr. Speaker : But according to the Member the facts proved would be by registered document or supported by decree or order of the Court.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے اور میں بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ جب decree or order of court میں یہ باتیں آ جائیں گی یا registered document میں یہ باتیں آ جائینگی تو variation اس وقت ہو گی یا جب دونوں پارٹیاں متفق ہوں تو اس صورت میں variation ہو۔

Mr. Speaker : Major Aslam Jan.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) ۔ جناب والا ۔ یہ جو کلاز (اے)

ہے میں اسے پڑھتا ہوں ۔

"that making entries in accordance with facts proved or admitted to have occurred." Sir, 'facts proved' are the usual facts that are proved in a competent Court.

اس کے لئے پہلے جو کلاز (بی) ہے اسمیں انہوں نے provision دی ہے کہ

"that the facts that are proved in a competent Court will be admitted."

لیکن جہاں پر یہ لفظ آتا ہے or admitted تو یہ vague ہے ۔ زبانی بھی انتقال زمین ہوتے ہیں ۔ مثال کے طور پر شریعت لا کے تحت ایک شخص کی بہنوں کو حصہ ملتا ہے وہ شخص کسی عورت کو برقعہ پہنا کر لے آتا ہے اور وہ آ کر کہہ دیتی ہے کہ میں نے فلاں زمین فلاں کے نام انتقال کرا دی ہے تو اس سے یہ مطلب لیا جائیگا کہ

The facts have been admitted there.

اس کی clarification چاہئے ۔

Mr. Speaker : If both the parties admit the fact.

میجر محمد اسلم جان ۔ اگر دونوں پارٹیاں اتفاق نہ بھی کریں تو بھی آپ کا انتقال ہو جاتا ہے ۔

This has been the fact admitted.

دونوں پارٹیوں کا انہوں نے یہاں کہیں ذکر نہیں کیا ہے ۔

There both the parties admit it.

خواجہ محمد صفدر کی جو ترمیم تھی اس میں انہوں نے اس کو clarify کیا تھا ۔ کہ where both the parties admit the fact انتقال زمین کا اندراج ہو گیا ۔

Mr. Speaker : If the fact is admitted.

میجر محمد اسلم جان ۔ اس میں defect ہے ۔ it has been admitted اس کو انہوں نے ''بی،، میں clarify کر دیا ہے ۔ میرے خیال میں سب کلاز ''اے،، کی ضرورت نہیں ہے ۔

M. Speaker : I think this is the language of the present Punjab Land Revenue Act.

Major Muhammad Aslam Jan : Yes Sir. We will assume it to be proved in a competent court of law. It is clarified already in (b) ; so it is redundant.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is :

> That in clause 45 of the Bill, as reported by the Select Committee, for paras (a), (b) and (c), the following be substituted, namely :—
>
> "(a) making entries in accordance with facts proved by a registered document or supported by a decree or order of a Court ; and
>
> (b) making entries in favour of the persons entitled to inheritance on death of an owner of a land in accordance with law of Quran and Sunnah."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar ; the amendment is not moved. Next amendment is also not moved. Next amendment again by Khawaja Muhammad Safdar ; it is not moved. Next amendment by Mr. Hamza ; he is not present. I will now put the clause to vote. The question is :

> That Clause 45 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 46.

Mr. Speaker : Clause 46 ; there is an amendment by Malik Muhammad Akhtar. He may please move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for sub-clause (2) of clause 46 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(2) All fee in respect of any entry shall be payable in the following manner :—

(a) by the person in whose favour the entry is made ;

(b) by any department of Government in whose interest the land is acquired ;

(c) in case of exchange of land in equal share from the parties ;

(d) in case of mortgage of land to the Government the fee shall be charged from the Government ;

(e) no fee shall be levied in respect of holding of which the revenue is fluctuating for making any entry in that respect ; and

(f) no fee shall be levied on corrections of mistakes in a previous record of rights.

(3) For the transactions not mentioned in sub-section (2), the fees shall be payable by the person to be specified."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for sub-clause (2) of clause 46 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(2) All fee in respect of any entry shall be payable in the following manner :—

(a) by the person in whose favour the entry is made ;

(b) by any department of Government in whose interest the land is acquired ;

(c) in case of exchange of land in equal share from the parties ;

(d) in case of mortgage of land to the Government the fee shall be charged from the Government ;

(e) no fee shall be levied in respect of holding of which the revenue is fluctuating for making any entry in that respect ; and

(f) no fee shall be levied on corrections of mistakes in a previous record of rights.

(3) For the transactions not mentioned in sub-section (2), the fees shall be payable by rights.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب والا - میں اس کے متعلق کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاهتا میں صرف اپنا نقطه نظر تهوڑا سا بیان کر کے اس کو چهوڑ دوں گا - یه ایک اصول کی بات تهی ورنه میں اس ترمیم کو پیش نه کرتا - میں اپنے محترم وزیر مال صاحب کی خدمت اقدس میں مودبانه گذارش کرتا هوں انهوں نے کلاز ۴۶ میں یه لکها هے clause 46 یه هے -

"46. (1) The Board of Revenue may fix a scale of fee for all or any class of entries in any record of register under this Chapter and for copies of any such entries.

(2) A fee in respect of any entry shall be payable by the person in whose favour the entry is made."

جناب والا - ان کی یه زیادتی هے - ان کو جو اپنا قانون هے - یعنی

جو پنجاب کا قانون لگا رہے ہیں رات میری نظر سے وہ نوٹیفیکیشن گزرا میں سمجھا شائد یہ میری بات مان جائیں ۔

Notification No. (as amended by Not. No 1952-R (5) dated the 10th August, 1942) 2825-R dated the 8th August, 1934.

> In supersession of Punjab Government Notification No. 1334-R dated the 26th June, 1925, and Land Revenue Act, XVII of 1887 the Governor in Council is pleased to direct that, with effect from the 8th August 1934, the following scale of fees shall be levied for every entry relating to the acquisition of any right or interest in an estate made in a mutation register under sub-section (3) of section 34 or under section 35(b) of the said Act : . . . . . "Fees" a fees of annas four shall be. . . . ."

Mr. Speaker : I think it must be a notification under the Rules.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس کو incorporate کرانا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Board of Revenue has power to frame rules.

ملک محمد اختر ۔ یہ ایک اصول ہے کہ

These things, as far as practicable, should form part of the legislation.

Mr. Speaker : The Member is not prescribing the scale of fees.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ سوائے سب کلاز (B) کے باقی سب بات اس میں دی ہوئی ہے ۔ اب اگر آپ یہ بتائیں کہ **fluctuating Land Revenue** کہاں کہاں لاگو ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح کہ بورڈ آف ریونیو فیس prescribe کرے ۔ میں تو یہی سمجھا ہوں ۔

The Board of Revenue may fix the scale of fees.

میں یہ کہتا ہوں کہ ہم خود ہی یہ سکیل کیوں نہ prescribe کریں اور اسے fix کریں ۔ صرف اتنا تضاد ہے ۔ میں اپنی support میں جو دلائل پیش کر رہا ہوں ان کے نصف حصے کا حوالہ تو میں دے چکا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Member's amendment does not give scale of fees.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں تو نمبر ۲ پر آ رہا ہوں ۔ نمبر ۱ میں تو یہ دیا ہوا ہے کہ بورڈ آف ریونیو prescribe کرے ۔

Mr. Speaker : There is no amendment as far as sub-clause (1) is concerned.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ نمبر ۲ میں جو سکیل prescribe ہو گا اس کا ذمہ دار کون ہو گا ۔

who will be responsible for making the payment.

دیکھئے ۔ ہم تو ان کو over-ride کر سکتے ہیں ۔ ہم بورڈ آف ریونیو کو ہدایات دے سکتے ہیں ۔ ہم ان کو یہ اختیار دے کر بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ رقم کا تعین کریں کہ یہ فلاں شخص سے واجب الوصول ہو گی ۔

Mr. Speaker : Sub-clause (2) says :

> "A fee in respect of any entry shall be payable by the person in whose favour the entry is made."

The Member is narrating the same thing in his amendment.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں نے بھی یہ عرض کیا ہے کہ سوائے اس کے باقی سب باتیں اس میں دی ہوئی ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member's amendment is not different from the original sub-clause.

Malik Muhammad Akhtar : It may not be very much different but it is different.

Minister of Revenue : It is not.

Mr. Speaker : As pointed out by the Minister 2 (e) is quite different and the Member can speak on that.

ملک محمد اختر (e) 2 ۔ جناب والا ۔ میں وزیر مال صاحب کا مقصد نہیں سمجھ سکا ہوں ۔ کچھ confusion پیدا ہو گئی ہے ۔ اگر وہ اسکی تشریح کر دیں تو مہربانی ہو گی ۔

Can you explain it again. I am sorry to bother you.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ آپ کی جتنی بھی دیگر ذیلی شقیں ہیں ۔ وہ سب موجودہ حصے کو cover کرتی ہیں ۔ جو کہ آپ propose کرتے ہیں جو موجودہ کلاز ہے ۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ سوائے اس سب کلاز (e) کے جس میں کہ آپ فرماتے ہیں ۔ کہ

> "no fee shall be levied in respect of holdings of which the revenue is fluctuating for making any entry in that respect."

میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب خود بھی اس سلسلے میں clear نہیں ہیں ۔ میں تو آپ کا مطلب یہی سمجھا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ جہاں پر fluctuating Land Revenue ہو وہاں پر کوئی فیس نہیں ہو گی ۔ I think like that اگر اس کا مطلب یہ ہو تو میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ fluctuating Revenue بہت سے علاقوں میں ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی transaction میں یعنی یہ کہ اگر کوئی زمین خریدتا یا بیچتا ہے تو اگر وہاں پر یہ فیس وصول نہ کی گئی تو اس سے حکومت کو بہت زیادہ نقصان ہو گا ۔ میں تو آپ کا مقصد یہی سمجھا ہوں ٹھیک سمجھا ہوں کہ نہیں یہ آپ بتا دیں ۔ میرے خیال میں

تو وہ خود بھی اسے نہیں سمجھے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : What is the basis of his argument. Why is the Member exempting land on which revenue is fluctuating. Under sub-clause (e) he wants to levy no fee on the holdings on which revenue is fluctuating.

ملک محمد اختر- جناب والا ۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عوام پر سے جس قدر بوجھ بھی ہلکا ہو سکے اسی قدر بہتر ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس اراضی کا مالیہ **fluctuating** ہو آخر وہ بھی تو کسی کے حق میں منتقل ہو گی ۔ وہ بھی تو بکے گی تو جس کے حق میں یہ زمین منتقل ہو گی ۔ وہی اس زمین کی فیس بھی دیگا یہ تو بڑی سیدھی سی بات ہے فیس بہر حال انہیں دینی ہو گی چاہے مالیہ **fluctuating** ہو یا نہ ہو ۔ میرا تو پھر بھی یہی خیال ہے کہ ملک صاحب خود بھی اس سلسلے میں **clear** نہیں ہیں ۔

Minister for B.D. & Local Government : Mr. Akhtar is not clear himself.

ملک محمد اختر- میں بالکل **clear** ہوں اور میں کوئی بات خود مطمئن ہوئے بغیر نہیں کیا کرتا ہوں ۔ البتہ یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں آپ کو **convince** نہیں کر سکتا ہوں ۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس دفعہ نمبر ۴۶ کی سکیم کیا ہے ۔

> 46 (1) The Board of Revenue may fix a scale of fee for all or any class of entries in any record of register under this Chapter and for copies of any such entries."

اور اس کی دفعہ نمبر ۲ میں یہ ہے کہ

> "(2) A fee in respect of any entry shall be payable by the person in whose favour the entry is made."

اور میں دفعہ نمبر ۲ اس طرح سے بدلنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I know that.

ملک محمد اختر - تو پھر اس میں confusion کیا ہے - میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو فیس ہے - یہ کس طرح سے واجب الادا ہوں گی - اول تو یہ کہ جس شخص کے حق میں یہ اندراج کیا جائے - - - -

Mr. Speaker : This is all what sub-clause (2) says.

ملک محمد اختر- جناب والا - آپ نے مجھے وہ قواعد پڑھنے ہی نہیں دئیے ہیں جن میں کہ یہ دیا گیا ہے کہ جب تمام کی تمام زمین حکومت خریدے گی تو اس کا بوجھ بھی دوسرے لوگوں پر ڈالا گیا ہے - اگر آپ مجھے ان قواعد کا موازنہ کرنے کی اجازت دیں تو پھر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ طریق کار کیا ہے - اور اسی لئے میں وہ نوٹیفیکشین پڑھ رہا تھا کہ آپ کو یہ بتا سکوں کہ میں اس میں کیا تبدیلی کرنا چاہتا ہوں - اگر آپ مجھے اس کے پڑھنے کی اجازت دیں تو بات واضح ہو سکتی ہے -

وزیر مال - اختر صاحب - آپ ہمیں یہ سمجھا دیں کہ سب کلاز (e) کا مطلب کیا ہے -

مسٹر سپیکر - ہاں - ملک صاحب آپ سب کلاز (e) کے متعلق بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں -

ملک محمد اختر - جناب والا - میں (e) کے متعلق تو بعد میں بات کروں گا - میں پہلے a, b, c, d, کے متعلق کیوں بات نہ کروں -

وزیر مال - یہ سب کچھ تو اس کلاز میں دیا گیا ہے -

ملک محمد اختر - میں معافی مانگتا ہوں کیونکہ آپ بزرگ ہیں لیکن You are not clear.

مسٹر سپیکر - ملک صاحب - آپ نے a, b, c, d, میں جو کچھ کہا

ہے یہ وہی چیز ہے کہ جس شخص کے حق میں انتقال تصدیق کیا جائے گا اس سے فیس وصول کی جائے گی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس لئے آپ کی کوئی کلاز سب کلاز (2) سے مختلف نہیں ہے ۔ اس کے بعد سب کلاز (e) آتی ہے ۔ آپ اس میں یہ کہتے ہیں کہ جس زمین کا مالیہ **fluctuating** ہو اس سے کوئی فیس وصول نہ کی جائے ۔ اس کے بارے میں آپکی دلیل کیا ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ اسکے متعلق میری دلیل یہ ہے کہ فیس اسی قدر لی جائے جسقدر کہ پہلے مقرر ہو ۔ آپ مجھے پڑھنے دیں ۔ اگر آپ مجھے وہ دفعہ پڑھنے کی اجازت دیں جس میں کہ **existing rules** ہیں ۔ کیونکہ میں نے اسکا موازنہ کر کے ہی یہ ترمیم بنائی ہے ۔

and if it is not in order it may be ruled out of order.

Mr. Speaker : I am not going to rule it out of order. But the position is that it should be clear to the House.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ میں ایوان پر اپنی بات تبھی واضح کر سکوں گا کہ جب آپ مجھے یہ چار سطریں پڑھنے کی اجازت دیں ۔ اور وہ یہ کہ نوٹیفیکیشن کے مطابق

if annas four shall be charged on such property holding provided when the land revenue does not exceed rupees five. . . .

Mr. Speaker : The Member is not relevant. I will now put the amendment.

The question is :

> That for sub-clause (2) of clause 46 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :--

(2) All fee in respect of any entry shall be payable in the following manner :—

(a) by the person in whose favour the entry is made ;

(b) by any department of Government in whose interest the land is acquired ;

(c) in case of exchange of land in equal share from the parties :

(d) in case of mortgage of land to the Government the fee shall be charged from the Government;

(e) no fee shall be levied in respect of holding of which the revenue is fluctuating for making any entry in that respect and ;

(f) no fee shall be levied on corrections of mistakes in a previous record of rights.

(3) for the transactions not mentioned in sub-section (2), the fees shall be payable by the person to be specified."

The motion was lost.

Mr. Speaker : The quesion is :

That clause 46. . . .

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : Yes, please.

ملک محمد اختر (لاهور-۲) - جناب سپیکر - اب میں ایک نئی طرز سے اسے oppose کروں گا - کلاز (۱) ۶۴ میں یہ قرار دیا گیا ہے -

"The Board of Revenue may fix a scale of fee for all or any class of entries in any record or register under this Chapter and for copies of any such entries."

جناب والا - میری پہلی ترمیم چونکہ یہ ہاؤس reject کر چکا ہے اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ

بورڈ آف ریوینیو کو جو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ fees کا scale fix کرے اور پھر ریکارڈ میں کوئی entry ہو ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس چکر میں نہ پڑیں ۔ بلکہ اس legislation کو کچھ comprehensive کر دیا جائے ۔ پرانے حکمرانوں کو تو یہ بات suit کرتی تھی ان کے مزاج کے مطابق تھی ۔ وہ اس میں سے جو بات نکالنا چاہتے تھے یا اسے جیسا تعبیر کرنا چاہتے تھے کرتے رہتے تھے لیکن میرے نقطہ نظر کے مطابق تو یہ ہے ۔

I regret Sir we are not proceeding in accordance with the provisions of the Constitution. The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count (*count was taken*). The Member's point of order is ruled out of order. The House is in quorum.

Malik Muhammad Akhtar : With all the respect and esteem I may be allowed to say that the House was not in quorum when I pointed out.

Voices : It was in quorum.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir, might is right.

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ اختیارات کہیں نہیں ہیں ۔ یہ اختیارات ہمارے ریوینیو منسٹر صاحب اور اس ایوان کے معزز ارکان کو ہونے چاہئیں ۔

بورڈ آف ریوینیو کر اختیارات دینا زیادتی ہے ۔ اس کے پاس یہ اختیارات نہیں ہونے چاہئیں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے ۔ کلاز (۱) ۴۶ میں بورڈ آف ریوینیو کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیے گئے ہیں اور یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ رولز کے تحت mutation fees fix کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس میں کوئی maximum ceiling نہیں رکھی گئی کہ کتنی fee لیں ۔ ان کا جی چاہے تو وہ ۱۰ روپیہ لے لیں ان کا جی چاہے تو ۱۰۰/- روپیہ یا ۱۰۰۰/- روپیہ لے لیں ۔ وہ

اس سے بھی بڑھا سکتے ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادہ powers دی گئی ہیں ۔ اس میں کوئی ایسی provision نہیں کہ اگر mutation fee ادا کر دی جائے اور جو اندراج ہوتا ہے وہ پاس نہ ہو یا اگر mutation reject ہو جائے تو اس کی کوئی گارنٹی نہیں کہ فیس کتنی ہونی چاہئے ۔ اور اس کا کوئی تحفظ نہیں خواہ وہ پانچ گنا کر دیں ۔ اگر یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ maximum fee کتنی ہو گی تو زیادہ صحیح ہے ورنہ یہ تو بورڈ آف ریونیو پر منحصر ہے جو چاہے کر دے اور ہمیں کچھ کہنے کی گنجائش نہیں کیونکہ اس کے متعلق کوئی رولز وغیرہ نہیں ہیں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ ایسے اختیارات جب پٹواری یا تحصیل دار کے پاس ہوں تو اعتراض ہو سکتا ہے لیکن یہ مسئلہ تو بورڈ آف ریونیو کا ہے انہوں نے کبھی بھی کوئی قابل اعتراض کام نہیں کیا ۔ ان کے متعلق کبھی کوئی شکایت نہیں سنی گئی ۔ سو سال سے کبھی کوئی شکایت نہیں سنی ۔ بورڈ آف ریونیو میں بڑے ذمہ دار افسران ہوتے ہیں وہ ادارہ ریونیو کے معاملات میں سب سے بڑی اتھارٹی ہے ۔ اس سے ایسی توقع کرنا بڑی زیادتی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That clause 46 do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 47.

Mr. Speaker : Clause 47. First amendment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for sub-clause (1) of clause 47 of the bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(1) A land-owner, mortgagee with possession, occupancy tenant, lease-holder, tenant-at-will or

any other person responsible to Government for payment of land-revenue or responsible to land-owner for payment of rent or heirs or successors of any aforesaid person shall be bound on being summoned by an Officer to be appointed by the Government to render required information and produce oral or documentary evidence or attested copies of the documents permissible under Chapter V of the Pakistan Evidence Act, 1872 relating to an entry necessary for preparation of record."

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ نے occupancy tenant کا لفظ استعمال کیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس میں کوئی حرج نہیں جناب ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھئے occupany tenancies جو ہیں وہ تو اب extinguish ہو چکی ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : In that case Sir I may be allowed to withdraw the amendment.

Mr. Speaker : I have not proposed the amendment to the House. I think I will now put the clause to the vote of the House. The question is—

That clause 47 do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 48.

Mr. Speaker : Clause 48. First amendment is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir I hereby move—

That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the figures "47" and the comma, occurring in line 7, the words, brackets and figures "or the Patwari who fails to enter in his register of mutations as laid down in sub-clause (3) of clause 42" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the figures "47" and the comma, occurring in line 7, the words, brackets and figures "or the Patwari who fails to enter in his register of mutations as laid down in sub-clause (3) of clause 42" be inserted.

Minister of Revenue : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - آپ کو علم ہے کہ انتقالات کے اندراج کے سلسلہ میں اس معزز ایوان کے معزز ممبران کر ایسا فارمولا یا طریق کار ایجاد کرنے کے لئے جس سے ان پڑھ اور سادہ لوح کاشتکاروں کی حفاظت ہو سکے کتنی کاوش اور محنت برداشت کرنی پڑی ہے اور انہوں نے محکمہ مال کے اہلکاروں کو دیئے گئے اختیارات پر کسقدر خدشات کا اظہار کیا ہے - ان خدشات کے پیش نظر ہی دفعہ ۴۲ کو پاس کرنے میں اتنی دماغی محنت اور وقت خرچ کرنا پڑا ہے - دفعہ ۴۲ جس شکل میں بھی اس مالیہ کے قانون کا ایک حصہ بن گئی ہے میرے نزدیک حکومتی پارٹی نے اپنے خاص نقطہ نظر سے ان تمام خدشات یا شکوک کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے یہ خطرہ ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ مجھے سابقہ تجربات نے یہ بتایا ہے کہ جس قسم کا طریقہ کار ہم نے تجویز کیا ہے اس پر عملی زندگی میں عمل درآمد کرنا بہت ہی مشکل ہو گا - جناب سپیکر - اس سے پہلے انتقال کے اندراجات کے بارے میں جو قانون موجود تھا اور قانون کے تحت بعض ضوابط اور سٹینڈنگ آرڈرز بورڈ آف ریونیو کی طرف سے جاری کئے گئے تھے اور آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ ایسے انتقالات کو uptodate رکھنے کیلئے - - -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب کیا آپ اس کے متعلق کچھ زیادہ لمبی تقریر کرنا چاہتے ہیں -

مسٹر حمزہ - لمبی تقریر تو ایک relative term ہے لیکن میں ملک اختر صاحب کیطرح لمبی تقریر نہیں کروں گا -

مسٹر سپیکر - آپ کتنے منٹ کی تقریر کرنا چاہیں گے -

مسٹر حمزہ - میں کچھ عرصہ تقریر کروں گا اگر آپ اجلاس ملتوی کر دیں تو بہتر ہے وگرنہ میں اسکے ساتھ انصاف نہ کر سکوں گا -

مسٹر سپیکر - میں نے صرف اس لئے پوچھا تھا کہ اگر مختصر ہو تو اسکو ختم ہی کر لیا جائے -

مسٹر حمزہ - میں مختصر وقت میں کچھ عرض نہیں کر سکوں گا -

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8.30 a.m. on Monday.

The Assembly then adjourned (at 12.00 noon) till 8.30 a.m. on Monday, the 2nd October, 1967.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8047)

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. INVESTED IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPRATIVE BANKS UPTO 30TH JUNE 1967

S. No.	Name of Banks	30-6-65	30-6 66	30-6-67
1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs.
1	Habib Bank Ltd.	1,02,00,000	1,07,00,000	2,82,00,000
2	National Bank of Pakistan . .	24,50,000	47,00,000	58,70,000
3	United Bank Ltd. . .	47,50,000	55,50,000	57,50,000
4	Standard Bank Ltd. . .	20,00,000	42,50,000	40,00,000
5	National Commercial Bank Ltd. . .	75,00,000	72,00,000	60,00,000
6	Muslim Commercial Bank . .	—	10,00,000	7,00,000
7	Commerce Bank Ltd. . .	3,50,000	12,00,000	36,00,000
8	Bank of Bahawalpur Ltd. . .	7,00,000	2,00,000	—
9	Industrial Development Bank of Pakistan	—	—	—
	Total . .	2,79,50,000	3,48,00,000	5,46,20,000

APPENDIX 1—*(Contd.)*

(Ref : Starred Question No. 8047)

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. INVESTED IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPRATIVE BANKS UPTO 30TH JUNE 1967

S. No.	Name of Banks	30-6-65	30-6 66	30-6-67
		Rs.	Rs.	Rs.
	Co-operative Banks			
10	City Co-op. Bank Ltd. . .	7,00,000	7,00,000	7,00,000
11	National Co-op. Bank Ltd. . .	10,00,000	10,00,000	9,00,000
12	Industrial Urban Co-op. Bank . .	37,00,000	37,00,000	37,00,000
13	Sind Agricultural Co-op. Bank . .	15,00,000	15,00,000	13.00,000
14	Sind Regional Co-op. Bank . .	15,00,000	15,00,000	10,00,000
15	Karachi Central Co-op. Bank . .	4.50,000	1.50,000	1.00,000
16	Karachi Urban Co-op. Bank . .	3.00,000	50,000	5,00,000
	Total . .	91,50,000	86,00,000	82,00,000
	Grand Total	3,71,00,000	4,34,00,000	6,28,20,000

APPENDIX 'B'

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. INVESTED IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPERATIVE BANKS AS ON 30TH JUNE 1965

S. No.	Name of Bank.	Amount of deposit	Rate of interest	Interest due
1	2	3	4	5
		Rs.	Percent	Rs.
1	Habib Bank Ltd.	15,00,000	2¼	33,750.00
		49,00,000	3	14,70000.00
		28,00,000	3¼	91,000.00
		5,00,000	3½	17,500.00
		5.00,000	4	20,000.00
	Total ...	1,02,00,000		3,09,250.00

APPENDIX 'B'—(*Contd.*)

1	2	3	4	5
2	National Commercial Bank Ltd	10,00,000	3	30,000.00
		65,00,000	4½	2,92,500.00
	...	75,00,000		3,22,500.00
3	United Bank Ltd.	10,00,000	2¼	22,500.00
		2,00,000	2½	50,000.00
		25,50,000	3	76,500.00
		10,00,000	3¼	32,500.00
	Total ...	47,50,000		1,81,500.00

4	Commerce Bank Ltd.		3,00,000	3½	10,500.00
			50,000	3	1,625.00
		Total ...	3,50,000		12,125.00
5	National Bank of Pakistan		5,00,000	2½	11,250.00
			8,50,000	3	25,500.00
			6,00,000	3¼	19,500.00
			9,00,000	4	20,000.00
		Total ...	24,50,000		76,250.00
6	Standard Bank Ltd.		4,00,000	3	12,000.00
			6,00,000	3½	21,000.00
			10,00,000	6	60,000.00
		Total ...	20,00,000		93,000.00

APPENDIX 'B'—(*Contd.*)

1	2	3	4	5
7	Bank of Bahawalpur Ltd.	7,00,000	3½	24,5000.00
	Grand Total of Schedule Banks ...	2,79,50,000		10,19,125.00
	CO-OPERATIVE BANKS	2,00,000	6¼	12,500.00
8	City Co-operative Banks Ltd.	50,00,000	6	30,000.00
	Total ...	7,00,000		42,500.00
9	National Co-operative Bank Ltd. ...	4,00,000	6	24,000.00
		6,00,000	6½	39,000.00
	Total	10,00,000		63,000.00

10	Industrial Urban Co-operative Bank ...	37,00,000	6½	2,40,500.00
11	Sind Agricultural Co-operative Bank ...	5,00,000	5	25,000.00
		10,00,000	6	60,000.00
	Total ...	15,00,000		85,000.00
12	Sind Regional Co-operative Bank Ltd. ...	15,00,000	6	90,000.00
13	Karachi Central Co-operative Bank ...	4,50,000	6	27,000.00
14	Urban Co-operative Bank of Karachi Ltd....	3,00,000	6½	19,500.00
	Grand Total of Co-operative Banks ...	91,50,000		5,67,500.00
	GRAND TOTAL	3,71,00,000		15,86,625.00

APPENDIX 'C'

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. INVESTED IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPERATIVE BANKS AS ON 30TH JUNE 1966

S. No.	Name of Bank	Amount of deposit	Rate of interest	Interest due
1	2	3	4	5
		Rs.	Per cent	Rs.
1	Habib Bank, Ltd.	30,00,000	2¼	67,500.00
		20,00,000	2½	50,00.00
		20,00,000	3¼	65,000.00
		32,00,000	4	1,20,000.00
		5.00,000	5	26,000.00
	Total ...	107,00,000		3,5,5000.00
2	National Bank of Pakistan	5.00.000	2¼	11,250.00
		2.00.000	4	1.68.000.00
	Total ...	7,00,000		1,79,250.00

3	**United Bank Ltd.**	10,00,000	2½	25,000.00
		7,00,000	3¼	22,750.00
		33,50,000	4	1,34,000.00
		5,00,000	4½	22,500.00
	Total ...	55,50,000		2,04,250.00
4	**Standard Bank Ltd.**	15,00,000	2¾	41,250.00
		2,00,000	3	6,000.00
		1,50,000	4½	6,750.00
		3,00,000	4¾	14,250.00
		21,00,000	5	1,05,000.00
	Total ...	42,50,000		2,37,000.00
5	**National Commercial Band Ltd.** ...	65,00,000	4½	2,79,000.00
		7,00,000	3½	24,500.00
	Total ...	72,00,000		3,03,500.00

APPENDIX 'C'—(*Contd.*)

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. INVESTED IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPERATIVE BANKS AS ON 30TH JUNE 1966

S. No.	Name of Bank	Amount of deposit	Rate of interest	Interest due
6	Muslim Commercial Bank Ltd. ...	1,00,000	4	4,000.00
		4,00,000	4½	18,000.00
		5,00,000	5	25,000.00
	Total ...	10,00,000		47,000.00
7	Commerce Bank Ltd.	7,00,000	4	28,000.00
		5,00,000	5	25,000.00
	Total ...	12,00,000		53,000.00
8	Bank of Bahawalpur Ltd.	2,00,000	4½	9,000.00
	Grand Total of each Bank ...	3,48,000		13,68,500.00

CO-OPERATIVE BANKS

9	Sind Agricultural Co-operative Bank ...	5,00,000	5	25,000.00
		10,00,000	6	60,000.00
	Total ...	15,00,000		85,000.00
10	Karachi Urban Co-operative Bank ...	50,000	3¼	1,625.00
11	City Co-operative Bank Ltd.	2,00,000	6¼	12,500.00
		5,00,000	6	30,000.00
	Total ...	7,00,000		42,500.00
12	National Co-operative Bank Ltd. ...	4,00,000	6¼	24,000.00
		6,00,000	6½	39,000.00
	Total ...	10,00,000		63,000.00
13	Industrial Urban Co-operative Bank Ltd. ...	37,00,000	6½	2,40,500.00
14	Sind Baluchistan Provincial Co-operative Bank Ltd.	5,00,000	6	30,000.00
		10,00,000	7	70,000.00
	Total ...	15,00,000		1,00,000.00

APPENDIX C—*(Contd.)*

1	2		3	4	5
15	Karachi Central Co-operative Bank Ltd.	...	1,50,000	6	9,000.00
	Grand Total of Co-operative Banks	...	80,00,000		5,41,625.00
	GRAND TOTAL	...	4,34,00,000		19,10,125.00

APPENDIX 'D'

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPERATIVE BANKS AS ON 30TH JUNE 1967

S. No.	Name of Bank.	Amount of deposits	Rate of interest	Interest due
1	2	3	4	5
		Rs.	Percent	Rs.
1	Habib Bank Ltd.	20,00,000	2½	50,000.00
		20,5,00,000	2¼	4.61,250.00
		27,00,000	4	1,08,000.00
		20,00,000	4½	30,000.00
		10,00,000	5	50,000.00
	Total ...	2,82,00,000		7,59,250.00
2	United Bank Ltd.	2,00,000	2¼	4,500.00
		10,00,000	3½	35,000.00
		33,50,000	4	1,34,000.00
		12,86,000	4½	54,000.00
	Total ...	57,50,000		2,27,500.00

APPENDIX 'D'—(*Contd.*)

STATEMENT SHOWING THE SURPLUS FUND OF K.M.C. IN VARIOUS SCHEDULE AND CO-OPRATIVE BANKS UPTO 30TH JUNE 1967

S. No.	Name of Banks	Amount of deposits	Rate of interest	Interest due
3	National Bank of Pakistan	5,00,000	2½	12,500.00
		19,00,000	4	76,000,00
		5,00,000	4½	21,250.00
		29,70,000	4½	1,33,650.00
	Total ...	58,70,000		2,43,400.00
4	Muslim Commercial Bank Ltd.	4,00,000	4	16,000.00
		3,00,000	4½	13,500.00
	Total ...	7,00,000		29,500.00
5	Commerce Bank Ltd.	5,50,000	4	22,000.00
		3,50,000	4¼	14,875.00
		20,00,000	4½	90,000.00
		7,00,000	5	35,000.00
	Total ...	36,00,000		1,61,875.00

6	National Commerce Bank Ltd.	60,00,000	4½	2,70,000.00
7	Standard Bank Ltd.	2,00.000	3	6,000.00
		3,00.000	4¼	14,250.00
		15,00,000	2¼	41,250.00
		20,00,000	5	1,00,000.00
	Total . .	40,00,000		1,61,500.00
8	Industrial Development Bank of Pakistan . .	5,00,000	4¼	21,250.00
	Grand Total of Scheduled Banks . .	5,46,20,000		18,74,275.00
	CO-OPERATIVE BANKS			
9	Industrial Urban Co-operative Bank Ltd. . .	37,00,000	6½	2,40,500.00
10	Sind Agricultural Co-operative Bank Ltd. . .	3,00,000	5	15,000.00
		10,00,000	6	60,000.00
	Total . .	13,00,000		75,000.00
11	Sind Baluchistan Provincial Co-operative Bank Ltd.	5,00,000	6	30,000.00
		5,00,000	7	35,000.00
	Total . .	10,00,000		65,000.00

APPENDIX 'D'—(*Contd.*)

1	2		3	4	5
12	City Co-operative Bank Ltd. . .	. .	2,00,000	6¼	1,25,000.00
			5,00,000	6	30,000.00
	Total	. .	7,00,000		1,55,000.00
13	National Co-operative Bank Ltd.	. .	3,00,000	6	18,000.00
			6,00,000	6½	39,000.00
	Total	. .	9,00,000		57,000.00
14	Urban Co-operative Bank Ltd. . .	. .	1,00,000	6	6,000.00
			1,00,000	6¼	62,50.00
			1,00,000	6½	6,500.00
			1,00,000	6¾	6,750.00
			1,00,000	7	7,000.00
	Total	. .	5,00,00		32,500.00
1	Karachi Central Co-operative Bank	. .	1,00,000	6	6,000.00
	Grand Total of Co-operative Banks	. .	82,00,000		5,18,500.00
	GRAND TOTAL	. .	6,28,20,000		23,92,775.00

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 8477)

LIST OF CANDIDATES CALLED FOR INTERVIEW

Lahore Region

1. Mr. Ghulam Sarwar.
2. Mr. S. D. Niaz.
3. Mr. Zafar Amar.
4. Mr. Muhammad Akhtar.
5. Mr. Shah Nawaz Jafri.
6. Mr. Ijaz Hussain Malik.
7. Ch. Muhammad Hussain.
8. Mr. Gazanfar Ali.
9. Mr. Fazal-e-Elahi.
10. Mr. S. M. Iqbal.
11. Ishtiaq Mohammad Khan Tareen.
12. S. Zaheer-ul-Hassan.
13. Mr. Abdul Matin Khan.
14. Mr. Manzoor Ahmad Khan.
15. Mr. Aftab Ahmed Khan.
16. Rai Mushtaq Ahmad.
17. Mr. Mohammad Rafiq Gill.
18. Mr. Muhammad Sarwar.
19. S. M. Abdul Basit.

Lahore Region—(Contd.)

20. Mr. Haneef Iqbal Malik.
21. Mr. Muhammad Ismail Khan.
22. Mr. Muhammad Ahmad.
23. Mr. Muhammad Asghar.
24. Mr. Muhammad Anwar Beg.
25. Mr. Muhammad Ahmad.
26. Muhammad Hayat Shahbaz.
27. Muhammad Jamil Gishkari.
28. Mr. Nazir Ahmad.
29. Mr. Muhammad Aziz.
30. Mr. Ijaz Aslam Sheikh.
31. Mr. Muhammad Ajmal.
32. Mr. Muhammad Ayyub Khan.
33. Mr. Mohammad Safdar Khan.
34. Mr. Hafeez Ahmed.
35. Mr. Ashfaq Ahmad Khan.
36. Mr. Abdul Hameed.
37. Mr. Aziz Akhtar Chughtai.
38. Mr. Pervez Jahan Dad.
39. Agha Shamim Ahmad.
40. Muhammad Aslam Qureshi.
41. Mr. Ghulam Sarwar.
42. Mr. M. Azam Khan.

Lahore Region—(Contd.)

43. Mr. Haneef-ur-Rehman.
44. Mr. Khadim Hussain.
45. Mr. Abdul Sattar.
46. Mr. Walim Akhtar.
47. Abdul Shakoor Malik.
48. Mr. Arshad Ahmad.
49. Mr. Azim Khan.
50. Maqbool Ahmad Khan.
51. Mr. Abdul Majid.
52. Mr. Sardar Muhammad.
53. Mr. Muhammad Asif.
54. Mr. Abdul Hamid Jalib.
55. Ch. Rashid Ahmad.
56. Mr. M. Hussain.
57. Mr. Ashraf Ali.
58. Mr. Yaqoob Qureshi.
59. Mr. Muhammad Riaz.
60. Mr. Zafrullah Khan.
61. Mr. Kamal-ud-Din.
62. Mr. M. Yousaf.
63. Mr. Muhammad Haneef.
64. Mr. S. Ahmad Khayyam.
65. Mr. Muhammad Abid Hussain.

Lahore Region—(Contd.)

66. S. Sarfarz Hussain.

67. Malik M. Akram.

68. Muhammad Shafi.

69. Mr. Aziz-ur-Rehman.

70. Mr. Akbar Ali.

71. Mr. Akhtar Ali Pirjiani.

72. Mr. Muhammad Aslam.

73. Mian Shabbir Ahmad.

74. Mr. Abdur Rehman.

75. Sheikh Hashim Ali.

76. Mr. Saeed Akhtar Khan.

77. Mr. Abdul Aziz.

77A. Mr. Allah Dad Tarar.

77B. Mr. Haq Nawaz Khan.

78. Sh. Muhammad Firdous.

79. Mr. Bashir Ahmad Bhatti.

80. Mr. Abdul Hameed,

81. Mr. Ali Ahmad.

82. Mr. Abdul Latif.

83. Mr. Rafiq Akhtar.

84. Mr. M. Munir Khan.

85. Mr. Agha Fuzail Ahmad.

Lahore Region—(Contd.)

86. Mr. S. Shafqat Hussain Naqvi.
87. Mr. Inyatullah Jami.
88. Mr. Zafar Hussain.
89. Mr. Muhammad Aslam Malik.
90. Mr. Muhammad Bashir Abid.
91. Rai Khizar Hayat.
92. Mr. Imdad Hussain Shah.
93. Mr. Khalil Akhtar.
94. Mr. Muhammad Rafique.
95. Mr. Muhammad Azim.
96. Mr. Manzoor Hussain.
97. Mr. M. Alam Anwar.
98. Mr. Rashid Ahmad Lodhi.
99. Mr. Amanat Ali.
100. Mr. M. Iqbal Akbar.
101. Mr. Naseem Mahmood.
102. Mr. Mubarik Ali Shakh.
103. Mr. Muhammad Aslam.
104. Mr. Allah Ditta.
105. Mr. Abdul Mannan.
106. Mr. M. Iqbal.
107. Mr. Abrar Hussain.
108. Mr. Nazir Ahmad.

Lahore Region—(Contd.)

109. Mr. Waheed-ud-Din Ahmad.

110. Mr. Ghulam Hussain.

111. Mr. Muhammad Afzal.

112. Sh. Hameed-ud-Din.

113. Mr. Mushtaq Hussain Bhatti.

114. Mr. C. M. Sharif.

115. Mr. Shah Muhammad.

116. Mr. Imtiaz Ahmad.

117. Mr. Abdul Ghani.

118. Mr. Faryar Hussain Malik.

119. Mr. Zamir Ahmad Khan.

120. Ch. Abdul Ghafoor.

121. Mr. Muhammad Nawaz Gill.

122. Mr. Mushtaq Ahmad.

123. Mirza Sana Ullah Beg.

124. Mr. Mian Muhammad.

Peshawar Region

1. Mr. Laiq Khan.
2. Mr. Abdul Latif Swati.
3. Mr. Shah Ghaus Ali.
4. Mr. Dost Muhammad Khan.
5. Mr. Dil Khan.
6. Mr. Zahoor-ul-Hassan.
7. Mr. M. Masud Akhtar.
8. Mr. M. Kabul Khan.
9. Mr. Rahim Bakhsh.
10. Agha Athar Ali Khan.
11. S. Hidayat Hussain Jafri.
12. Mr. Dilawar Khan.
13. Mr. Ghulam Hussain Khan.
14. Mr. Fida Hussain.
15. Mr. Abdul Rauf.
16. Mr. Shaukat Ali Shah.
17. Mr. Khalil-ur-Rehman.
18. Mr. Arbab M. Iqbal.
19. Mr. S. Gohar Ali Shah.
20. Mr. Aminullah Khan.
21. Mr. Rehmani Gul Khattak.

Bahawalpur Region

1. Mr. Muhammad Zulfiqar Afghan.
2. Mr. Nasim Ahmad Siddiqui.
3. Mr. Afzal Ahmed Panwar.
4. Mr. Muhammad Jalil-ur-Rehman.
5. Sh. Muhammad Saleh Siddiqui.
6. Mr. Zubair Ahmad Qureshi.
7. Mr. Sultan Ahmad Akhtar.
8. Mr. Wasim Khalid.
9. Mr. Muhammad Suleman Akhtar.
10. Mr. Muhammad Akhtar Lodhi.
11. Syed Altaf Hussain.

Hyderabad Region

1. Mr. Inayat Ullah Junejo.
2. Mr. Jamal Ashraf Ansari.
3. Mr. Abdus Sattar.
4. Mr. Abdul Hakeem Sheikh.
5. Mr. Iftikhar Ahmed Siddiqui.
6. Mr. Habib Ullah Memon.
7. Mr. Rasool Bux Umer.
8. Mr. Ali Bux.
9. Mr. Sajjad Ali.
10. Mr. Ghulam Sabiri.
11. Mr. Badur-ud-Din.
12. Mr. Akhtar Ahmed Butto.
13. Mr. Badur-ud-Din Qadri.
14. Mr. Mazhar-ud-Din.
15. Mr. Sikandar Khan.
16. Mr. Mazhar-ul-Jamal.
17. Mr. Nazir Ahmad Butto.
18. Mr. Mushtaq Ahmed Khan.
19. Mr. M. Bashir Qazi.
20. Mr. Muhammad Idrees Qazi.
21. Mr. Muhammad Usman Khan.
22. Mr. Asif Ali Hashmi.
23. Mr. Mukhtar Ahmed Salik.

Hyderabad Region—(Contd.)

24. Mr. Abrar-ur-Rehman Alvi.
25. Mr. Noor Hussain Dogar.
26. Sh. Muhammad Firdous.
27. Mr. Muhammad Hussain Memon.
28. Mr. Abdul Qayoom.
29. Khan Ghafar Raza.
30. Mr. Zia-ur-Rehman Ansari.
31. Mr. Ainnal Haq Warsi.
32. Mr M. Nawaz Akhtar.
33. Mr. Abdur Rahim.
34. Mr. Abbas Salam Beg.
35. Mr. Asghar Ali.
36. Mr. Muhammad Hussain.
37. Rajput Muhammad Idrees.
38. M. A. Chishti.
39. Mr. Muhammad Anwar.
40. Mr. Noor Muhammad Memon.
41. Mr. Mubarik Ali.
42. Mr. Ghulam Qadir M. Sheikh.
43. Mr. Zulifiqar Ali Khan.
44. S. Muhammad Abbas Zaidi.
45. Mr. Habibullah.

Hyderabad Region—(Contd.)

46. Mr. Allah Ditta Shah.

47. Mr. Abdul Rashid Bughti.

48. Mr. Muhammad Umer Sheikh.

49. Mr. Fida Hussain Zaidi.

Quetta Region

1. Mr. Muhammad Saeed Pervez.
2. Qurban Ali Bughti.
3. Mr. Akhtar Hussain.
4. Mr. Sabir Ali.
5. Mr. Abdul Ghafar.
6. Mr. Muhammad Aniz.
7. Mr. Jahi Murad Ali.

Karachi Region

1. Mr. Saeed-ul-Hassan.
2. Mr. S. T. H. Naqvi.
3. Syed Shah Rukh Bukhari.
4. Mr. Mazar-ul-Jamal.
5. Mr. Qamar-uz-Zaman.
6. Syed Ashfaq Hussain.
7. Mr. Shafi Muhammad.
8. Mr. Mohi-ul-Islam.
9. Miss Kaneez Zohra.
10. Mr. Qurban Ali M. Jafri.
11. Syed Ashfaq Hussain Zaidi.
12. Mr. Habib-Ullah.
13. Mr. Riaz-ud-Din Ahmad.
14. Mr. Allah Wasayo.

APPENDIX III

(*Ref*: Starred Question No. 8963)

Opinion of the Legal Adviser of 30. 5. 67.

2. 6. 67 and 5. 7. 67.

Rule 9 (I) of the West Pakistan Municipal Committees (Property) Rules, 1962 reads as follows :—

(1) A Municipal Committee may, with the sanction of the Controlling Authority, specify—

(a) The properties, movable or immovable, the use whereof could be permitted to the public or which could be let on hire, and

(b) the terms and conditions (including the charges) to be levied for such use or hire".

(2) Rule 1 (ja) of the West Pakistan Municipal Committees Business Rules, 1960 reads as follows :—

"grant of lease of any immovable property belonging to the Municipal Committee, including any right . . . . . of which the premium or rent or both, as the case may be, does not exceed Rs. 600/-, for any period not exceeding 12 months at a time."

(3) According to Rule 4, read with Schedule I of the West Pakistan Municipal Committees (Contract) Rules, 1960, the Chairman, the Lahore Municipal Committee can lease out immovable property of the Lahore Municipal Corporation, if the value or amount of contract does not exceed Rs. 20,000/-.

(4) There is contradiction between the provision of above-mentioned rule of the Business Rules and rule 4 of the Contract Rules. The Contract Rules would prevail and the Business Rules (R. 1 (ja) shall be deemed to have been repealed by implication, because Contract Rules were subsequently framed and deal with specific subject of contracts. So the provision of Business Rules, 1960 is to be ignored.

(5) Rule 9 (1) of the Property Rules and Contract Rules are to be read together. As I understand Rule 9 (1) of the Property Rules is a condition precedent for entering into contract. In other words a specified property of the Lahore Municipal Corporation can be leased out with the sanction of the Controlling Authority (Commissioner).

(6) The provision of Contract in respect of lease extends only to a case of simple lease and case of the present nature with the Bank is not covered by the Contract Rules. In the instant case the sanction of the Controlling Authority is necessary, which has not been obtained so far.

(7) The other matter for consideration is like this. The building has been constructed by the Bank and it will become the property of the Corporation, when the Bank is ejected. This may happen even in the shortest possible time. Whether the Bank is prepared for such consequences. If you agree with my note, then further details will be discussed later on.

Sd/-Mohammad Ashraf,
L. A.
30. 5. 67.

C. O/C. M. C

I believe that neither the Business Rules nor the Contract Rules are applicable in this case. It is governed by rule 8 (2) of the Property Rules and not by rule 9 (1) as referred to by L. A. In a similar case of lease of land, it was specifically opined by L. A. that it is the jurisdiction of the C. M. C. to grant such leases for a period of one year and to renew them subsequently for a period not exceeding one year at a time. We are already acting on this advice for the last few years and the case, under reference, is of the same type.

Sd/-M. S. Farooki.
C. O.
1. 6. 67.

L. A.

R. 8 (2) applies subject to R. 9 (1) in this case, that is, this case is also governed by R. 9 (1) of the Property Rules. A portion, out of the premises of Municipal Offices popularly known as "Town Hall", has been leased out to a Bank with a permission to erect a building over there and that building would become the property of the Lahore

Municipal Corporation, when vacated by the Bank or got vacated from the Bank. This portion of premises of Corporation was never let out (leased out) to any body before this. Rule 9 (1) of Property Rules clearly applies to the present case. It cannot be said that the provisions of Rule 9 (1) are to be treated as redundant. It has not been pointed out why R. 9 (1) is not applicable to the facts of the present case and R. 8 (2) of the Property Rules is only applicable. A property, which was never leased out previously, cannot be leased out without complying with the provisions of R. 9 (1). If R. 9 (1) is not applicable to the facts of the present case, then the intention of R. 9 (1) of the Property Rules is to be ascertained. The intention is to be gathered from the language used in the rule itself.

As far as I remember this case is the first of its kind, which has been referred to me. I shall be obliged if my opinion in "the similar case" is shown to me. Facts of that case must be different.

R. 9 (1) serves as a proviso to other provisions in respect of leasing out the property including R. 8. There are many contradictions in Business Rules, Property Rules and Contract Rules. It is advisable to request the Government to remove the defects in the Rules.

If inspite of this I am required only to correct the draft agreement, I will do it.

Sd/-Mohammad Ashraf.
L. A.
2. 6. 67.

C. O.

آج آپ کی موجودگی میں چیئرمین صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا ۔ صاحب موصوف نے آپ کی رائے سے اتفاق فرمایا ۔ مسودہ کرایہ نامہ تحریر کردہ میں مناسب ترمیمات کر دی ہیں ۔ اس مسودہ میں بعض کوائف ابھی درج کئے جانے ہیں ۔ اس لئے مسودہ کو ٹائپ کرا کر پھر سے مجھے دکھا لیا جائے ۔ اسٹامپ کے کاغذ پر یہ کرایہ نامہ تحریر کرنا ہوگا ۔ مالیت اسٹامپ کرایہ نامہ ماہوار کی بنا پر خرید کرنا ہوگا ۔

دستخط ۔ محمد اشرف
ایل اے
مورخہ ۵-۶-۶۷

An extract of the West Pakistan Municipal Committee (Property) Rules, 1962, Notification No. SOI (LG) 38-Misc/61, dated the 13th March, 1960

8. Alienation of property.—Any movable property of a Municipal Committee may be disposed of by sale or otherwise in accordance with the provision of the West Pakistan Municipal Committees (Contracts) Rules, 1960.

(2) Notwithstanding anything to the contrary contained in the West Pakistan Municipal Committees (Contracts) Rules, 1960, any immovable property of a Municipal Committee may be leased, disposed of by sale or otherwise alienated by the Chairman ;

(a) on his own authority, if the period of the lease does not exceed one year.

(b) with the previous sanction of the Municipal Committee, if the period of the lease is more than one year but not more than three years ;

(c) with the previous sanction of the Controlling Authority in any other case.

9. Use of municipal property.—(1) A Municipal Committee may, with the sanction of the Controlling Authority, specify—

(a) the properties, movable and immovable, the use whereof could be permitted to the public or which could be let on hire ; and

(h) the terms and conditions (including the charges) to be levied for such use or hire.

(2) No property of a Municipal Committee, whether movable or immovable, shall be used by any official or member of the Committee, except for official purpose.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 9085)

STATEMENT SHOWING THE DETAILS AND PRESENT STAGE OF THE SCHEMES UNDER CONSIDERATION OF THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

S. No.	Name and details of the scheme.	Present Stage
1.	2.	3.
1.	**Ichhra Developments Scheme.** The area of this scheme is approximately 233.18 acres. It was notified by the Trust under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in May, 1963. Objections have been heard and Income and Expenditure Statements approved by the Trust.	The Scheme is being submitted to Government for sanction.
2.	**Katcha Multan Road (2,000 Acres) Scheme.** It covers an area of about 2,000 acres. It was notified by the Trust under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in May, 1965. The scheme has been included in the 3rd Five Year Plan.	The feasibility study has been prepared and is under scrutniy of the Trust.

3. Central Commercial Area Scheme.	
The area of this scheme is approximately 11 acres. It was notified under Section 36 of the Town Improvement Act, in May, 1965. This scheme is also included in the 3rd Five Year Plan.	-do-
4. Model Town Area Scheme.	
It covers an approximate area of 1265. 6 acres. It was notified by the Trust under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in June, 1965. Objections have been heard.	The Statements of Income and Expenditure are under preparation.
5. Takia Berian Wala O/S Bhati Gate Scheme.	
The area of the scheme is approximately 5 kanals of Nazul land. It was notified under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in August, 1958. Objections received have been heard.	Efforts are being made to get this Nazul land vacated by large number of lessees, who are at present occupying it and are not willingto vacate it.
6. Jia Musa Scheme.	
The area under this scheme is 103 acres approximately. It was notified under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in July, 1962. Objections have been heard.	The Income and Expenditure Statements are under scrutiny by the Member Finance of the Trust.

APPENDIX IV—*Contd.*

S. No.	Name and details of the scheme	Present stage
1	2	3
7.	**Ravi Park Scheme.** It covers an area of about 84.15 acres, and was notified under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922 in March, 1963.	In view of the objections raised by the Forest & Agriculture Department, the question of abandoning this scheme is under consideration of the Trust.
8.	**Chauburji Scheme.** This scheme has an approximate area of 212 kanals. It was notified by the Trust under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in April, 1954.	The scheme included a portion of the Miani Sahib Area, which has been excluded from the scheme. The Plan is being revised in the light of the directiors received from Govt.
9.	**Garhi Shahu Scheme No. 2.** This scheme has an area of about 15-10 acres and was notified under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922. in September, 1955.	Since most of the area in this scheme is is built up, his and scheme is under revision.
10.	**Industrial Housing Scheme.** This scheme extends over an area of 1280 acres approximately. It was notified by the Trust under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in June, 1965.	Objections received are under consideration.

Outfall Road Scheme.

It covers an approximate area of 53 acres and notified under Section 36 of the Town Improvement Act, 1922, in November, 1958. The scheme was referred to Government for sanction in July, 1963. It was returned with certain observations and again notified on 8. 2. 65. It was re-submitted to Government on 5. 11. 65.

As directed by the Government, sanction of the Central Government for the acquisition of the evacuee property has been sought and is awaited.